



**Call No.....**

**Acc. No.....**

--	--	--







五、附註

جنت اعلیٰ بہارِ شکر و برکت  
مبارک بادِ بختِ شکر و برکت

تختیاری

SV02

ہندو کہیں نام مرقیہ چایا  
تو کہیں کہیں  
ابنیں میں دودہ لڑ لڑ مومے  
میں موم















[illegible]

वह एक नाम है कि देरा की तरफ़ी की रफ़ात में और देरा की आबादी के सफ़र में हिन्दुस्तान की रेलगादियां बारा-गादियां बनी हुई हैं। जब जब उनके बच्चे खोलें गए हैं तब तब वह देखें गए हैं बाराओं से पड़े हुए और बून से बड़े हुए, इससे भी इनकार नहीं किया जा सकता कि इस समय इनसानी बून और वह भी हिन्दुस्तानी बून—इसकी बतानी शिराबानी और आदानी (अबादती और सत्याप्त) है कि सारा भारत आब बेदी (मजबा) बना हुआ है। वह बाराओं के तख़्ते और ख़ूनों के बन्धे देखते हुए भी क्या कोई त्यागी और प्रेमी इनसान संगीत की मद्दलित ख़ाजने और ग़ोरे बजाने पसन्द करेगा ? ऐसी दाख़त में भेरे पक़ली बोलेंगे पर वो हर राग और न्यामें का नाम नामक बिज का काम करता है।

सब देश के साहू और कज्जाल, सब निहत्थों और बेबसों पर हमले करते जाते और बूट मार मचाते जाते आखिर कौन खोता है जो सबको भरपूर, अपनी मन्तियों आकर दे आकर जाते फिरते हैं, किन्तु दे निवार हमसे जाते हैं, और बाद के संगठन आत्म करके फिर से सब सबको फिर खदे हैं, सब मार मचा कर जाते जा रहे हैं ।

نیا پسند  
کمان کا لڑا کیا بجایا  
جنمیں

ۛ عالم جہاں بھی کہیں پہنچ رہی ہو انسانوں کو بکڑ بکڑ کر  
ڈنک کر رہی ہو، دہروج دہروج کر جان لے رہی ہو۔ اللہ اپنے سے  
عالم یہ کہ اٹھنا اٹھنا کر پھینک بھی دیتی ہو۔ لیکن وہ کس طرح؟  
اگر دھڑک اُدھر ف دھر اُدھر (پاؤں سر اُدھر تو دھڑک اُدھر۔

یہ ایک عاقل اور درویش کی خوبی کی رفتار میں اور دین کی آزادی کے سفر میں ہندوستان کی یہ ایک کائناتیں لاش کو بیاں پتی ہوئی ہیں۔ منہب جیہ ان کے ڈوبے کو لے گئے ہیں تب جب وہ دلچسپے گئے ہیں، وطنوں سے بچے ہوئے اور وطن سے آئے ہوئے۔ اس سے بھی انگارہ نہیں کیا جاسکتا کہ اس کے انسانی خون اور وہ بھی ہندوستانی وطن۔ اس کی اپنی فرطانی اور اورانی (زیادتی اور سستی پنا) کو کہ سارا بھارت آج ویدی (دندہ) بنا ہوا ہو۔ یہ لاشوں کے تختے اور حروف کے پتھے دیکھے ہوئے بھی کیا کوئی تائی اور پوری انسان سنگیت کی فصلیں بھلے اور گائے ریا نے پسند کر سکا۔ ایسی حالت میں میرے دشمنی کیجئے۔ ہر ملک اور نئے مائنام تک مربع کا نام کرتا ہو۔

[illegible]











بکری کو میڈانے اور زنا کرنے والے کما دیا وہی نہیں، پاوی نہیں !

یاد کرو سچے دم حق کی تباہی بربادی اور اس کی فوج کھسوت  
 کر گزرتی ہے نہ خود سے اگر نہ بے الزام رکھتے تھے لیکن اب جب  
 کر اگر نہ ہاگل اگل مصلک ہو اور اس کی بددیشی پیش (مخبر) بنایا  
 ہو۔ تم ہی افسانے سے بناؤ اب الزام کس پر رکھا جائے اور وہ  
 کس کو دیا جائے؟ ایک دیش میں سچے دم سے اگل دوسرے کی ملکات  
 ایک گھر میں سچے دم سے ایک دوسرے سے اگل دلائل کی کوئی جھگڑا  
 ہو؟ یہ بددیش اور دوشمنی دیش کی بددیشی کی سب سے بڑی دلیل ہو  
 گی کہ اس میں دونوں کا نقصان ہو۔ ہاں بھی، گھبرا بھی، بھلائی  
 نہ لفظ میں ہے، دیکھو دیکھو، اگلیت ہو، بددیشی ہو، ہمارے نقصان  
 سے ہمیں دیکھو مصلحت اور بددیشی ہونی چاہیے۔ اسی کا نام ہو  
 میل محبت اور اسی کا نام ہو افسانیت !  
 دیش میں جو زبردست فائز گئی اور خاندانوں میں ہر وہ  
 کی بات ہو جس سے زعم ابھی تک اسے ہیں اور رکھوں میں  
 آئے ابھی تک بھرتے ہیں۔

فصل کہیں جائو بھرت پد میں مسلمان کو گولی کا نشانہ دیکھو۔ اللہ میں  
 اسی کے اور قرب خانہ دیکھو بنایا ہے میں اسے ڈھائی دیکھو۔ گوالیر پر  
 پکار دھڑلے کھلے پت تک خیال لے جاؤ اور دل کا حمل طاق دیکھو۔  
 ہم نے اپنا دوسری طرف بھی کچھ ایسی ایسی چیزیں ہیں یہ وہ  
 ان کی طرف سے بھی جی کی حالت یہ ہوئے دوشے ہیں اور ہاتھ میں  
 دلی

دوسری بات ! دوسری بات بھی کچھ ایسی ایسی چیزیں ہیں کہ وہ  
 دوسری بات ہے دوسری بات ہے دوسری بات ہے دوسری بات ہے دوسری بات ہے  
 دوسری بات ہے دوسری بات ہے دوسری بات ہے دوسری بات ہے دوسری بات ہے

بکری کو میڈانے اور زنا کرنے والے کما دیا وہی نہیں، پاوی نہیں !

یاد کرو سچے دم حق کی تباہی بربادی اور اس کی فوج کھسوت  
 کر گزرتی ہے نہ خود سے اگر نہ بے الزام رکھتے تھے لیکن اب جب  
 کر اگر نہ ہاگل اگل مصلک ہو اور اس کی بددیشی پیش (مخبر) بنایا  
 ہو۔ تم ہی افسانے سے بناؤ اب الزام کس پر رکھا جائے اور وہ  
 کس کو دیا جائے؟ ایک دیش میں سچے دم سے اگل دوسرے کی ملکات  
 ایک گھر میں سچے دم سے ایک دوسرے سے اگل دلائل کی کوئی جھگڑا  
 ہو؟ یہ بددیش اور دوشمنی دیش کی بددیشی کی سب سے بڑی دلیل ہو  
 گی کہ اس میں دونوں کا نقصان ہو۔ ہاں بھی، گھبرا بھی، بھلائی  
 نہ لفظ میں ہے، دیکھو دیکھو، اگلیت ہو، بددیشی ہو، ہمارے نقصان  
 سے ہمیں دیکھو مصلحت اور بددیشی ہونی چاہیے۔ اسی کا نام ہو  
 میل محبت اور اسی کا نام ہو افسانیت !  
 دیش میں جو زبردست فائز گئی اور خاندانوں میں ہر وہ  
 کی بات ہو جس سے زعم ابھی تک اسے ہیں اور رکھوں میں  
 آئے ابھی تک بھرتے ہیں۔

فصل کہیں جائو بھرت پد میں مسلمان کو گولی کا نشانہ دیکھو۔ اللہ میں  
 اسی کے اور قرب خانہ دیکھو بنایا ہے میں اسے ڈھائی دیکھو۔ گوالیر پر  
 پکار دھڑلے کھلے پت تک خیال لے جاؤ اور دل کا حمل طاق دیکھو۔  
 ہم نے اپنا دوسری طرف بھی کچھ ایسی ایسی چیزیں ہیں یہ وہ  
 ان کی طرف سے بھی جی کی حالت یہ ہوئے دوشے ہیں اور ہاتھ میں  
 دلی















आता, दार्जिलिंग की शहरीय से आये, अगला दूसरा गांव होला। बरह  
दुसी का गांव है। खुसी। एल। खुसी को हम आयेते लखनौ में ईद  
कहलें और आये। अपने राधों में एकही अगलास्ट को दीवाली  
का गांव देखें। दोनों का अकसर दार्जिलिंग ! एते अकसे टटे कतल।  
अगर अकसर है दवावाती और खुसा दिल्ही की ! लेकिन आब के  
हमसाय की दालत यह है कि बह गदगाट। खुल के घूंट पी रहा है  
—बह भी फिद गद ! खुल को खुल समझकर और बहर का  
अकसर आनकर। बरना अपनी खिन्दगी से दाल जो रहा है। और  
जो आस से बह रहा है वह तम के आंसू पी रहा है। आज के  
हिन्दुस्तान का आजब समां है। हर तरफ मंगदोह मची हैं, सोरा  
रोरा है, खुल। खुली है, गुलगाणा है और एक मंगला, है कि  
कि भला है, मोला गहर। गहर बसमक है, कांठ कांठ प्रकल है,  
दुर्भाग इसका अकसर है कि उसे खुल नहीं बहर कि बह कहीं  
है लेकिन उसे कोई काम में उसके बह रहा है—

मैं अपनी मर्यादा की हूँ, तु आरक्षण मर्यादाओं में हूँ.

मन्त्र एक कलागत की चक्री से किसी भी राग रागिनी से जीवन्त मोरग कीर बनाकर मिल सकता है ? केराक संगीत आत्मा की यादित कीर दसक पुँचाने वाली चीज है. केराक संगीत कला एक आत्मा है आत्मनिकाय का. अगर हर चीज का एक बाण होता है. तो आत्मा मुख्य होता है तो सीठा राग भी उसको कबुल करता है. कीर मन्त्रों को उसको काटता आदर होता है. और मोरग कीर कला से किसी भी हस्तगत को न बनने से आकाश

پہلے خطابی کو رحمت دی جاتی، اس کا مصطلحات ہوتا۔ بس اس کا نام  
 ہو توئی۔ بس خوشی کو کہ ہم اپنے لفظوں میں مسد کہ نہیں اللہ آپ اپنے  
 خیالوں میں اس کی جگہ لکھتے کہ دیوان کا نام دے لیں۔ دونوں کا  
 مقصد حاصل اسارے عجولے شئے ختم۔ مگر ضرورت ہو مدد داری اللہ  
 خوش ولی کی! لیکن آج کے انسان کی حالت یہ ہو کہ وہ خطا غلط  
 خون کے گھونٹ لی رہا ہو۔ وہ بھی کس طرح! خون کو خون سمجھ کر  
 اللہ زہر کہ زہر جان کر۔ دوز اپنی زندگی سے باعثہ دھو رہا ہو۔  
 اور جو حرام سے نکل رہا ہو وہ ہم کے آسنوں کی رہا ہو۔ آج کے  
 ہندوستان کا محض سماں ہو۔ ہر ملک جگہ و زبانی ہو، شہر و سفلی ہو  
 چٹا خونی ہو، گل مضبوط ہو اور ایک جگہ رہے جو۔ انسان و شہر جو اس سے  
 غافل ہو، غفلت کھینچ پڑے جو۔ انسان و شہر جو اس سے  
 غافل نہیں خبر کر وہ کہاں ہو لیکن جیسے کوئی کائنات میں اس کے کہ رہا ہو۔

کہ میں اندر آئند بل سکتا ہوں! بے شک سلطنت آج کل کو  
ظاہری طور پر بھی پہنچانے والی چیز ہو۔ بے شک سلطنت کا  
ایک کل ہو کہ ہر ممالک کا۔ مگر ہر چیز کا ایک وقت ہوتا  
ہے۔ جب اس کا ٹکڑا ہوتا ہو تو پھر ایک ہی اس کو کرنا  
نہیں ہوتا ہو۔ اور  
اس کے بعد اس کا ٹکڑا ہو۔ اس کے بعد اس کا ٹکڑا ہو۔



सर्वोच्च न्यायालय

**संस्कृत-विद्यापीठ**

विष्णु का नाम ली रखी तन्नामन और चौकनाकी से बचताकर, प्रलयान की अवधारितय और लक्ष्मी रागाहकमी से बहारात आकर बालितर रागी की पिछा की कडे मे और अपन-मीन को लो देने का लीकना करने 'मेराय मत' रख दी काका भा. और महान प्रलयानितय और प्रलयानितय की कातिर देरा के हर दित आधीय कीकर (लोकोधीय कैसा) और भिचारवान को अपना प्रसमदान वापस कराना ही गुना भा. जिसका बलीका यह प्रकर हुआ कि प्रोथ की बलि बर्षी पड़ी पर प्रकसोच यह है बिलकुल ठंकी नहीं पड़ी. फिर भी दराय मत है कि प्रीको से संसार गुंज रहा है. आरों से आकाश प्रलय हुआ है. यह भावकम भा. का कसेका है कि प्रान है. राम का प्रान है, हुआ पै कुल प्रता रहा है, बरदास पै बरदायत कर रहा है. जिसका इसकी बरदायत भी। कतरनाक है. न माहस कब यह गतरा पने भीर कब यह बरस पड़े. इस, किये बराबर बर लगा हुआ है. यह एक भिचरापी कयाकार मकुरि की आराय से वाकिककार देका है इस किये यह अपना कर्ष समझता है कि अचाव-बरसने से अपने और प्रदान नविक देने से आगे असाचार को आगे आगे करके से दोरिचार करदे.

मैं यह चरणा देना चाहती सामान्यता हैं कि मैं तो बलिष्ठा हूँ न  
 बलिष्ठा तो बलिष्ठा है। मैं प्रेम हूँ। प्रेम मेरा बलिष्ठा  
 है और प्रेम मेरा बलिष्ठा है।

आज का दिन भी दूसरा था है कि विप्लवों की सफलता पद

三才圖會

پہلے وہ اس کی تباہ کاری سے وحشت کھاکر آخر تک اندھی  
 ہی رہے تھے اور اپنے جیہاں کو کھونے کا فیصلہ کر کے مرنے پر تیار  
 ہو چکے تھے۔ مگر بعض انسانیت اور کیسایت کی خاطر دلچسپی کے  
 دھڑلے میں ایک بہتے پتلا ابھ چلا تھا کہ اپنا کھانا دالیں  
 یا تو پلاٹیں جس کا تجربہ یہ فرقہ بھاکر کھودھ کی آگنی مندی پڑی  
 خبروں سے ہو کر بالکل بھٹکی نہیں چڑی۔ پھر بھی حالات یہ ہو  
 چکے تھے کہ سنسار گدگد رہا ہو۔ آہوں سے آکاش بھرا ہوا ہو۔  
 جہاں ہی جا لیجئے ہو کہ غم پر دم کھایا ہو، ٹوٹے ہوئے  
 دل پر بد وحشت کمرہ ہو، لیکن اس کی بدعاشت بھی خلونک  
 نہ ہو، کب وہ گھبراہٹ سے اللہ کب وہ پریشان ہوئے۔ اس لئے  
 یہ کہہ سکتا ہوں۔ ہر کو ایک دشواری کا کار۔ پریشانی کی حادثہ  
 یہ حادثہ کار ہوتا ہو اس لئے وہ اپنا فرض سمجھتا ہو کہ خدا  
 کے پہلے اور میں نے نازل ہونے سے آگے اتنا چار کو آملے  
 کے خطرے سے پریشان کر دے۔

میں نے یہ سب دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں نہ بینکار ہوں نہ  
مستحق ہوں نہ آواز ہوں۔ میں بینکار ہوں۔ بدقسم میرا قصہ یہ

میں نے اس کی حالت یہ ہو کر دیکھی کہ میں نے اس کی

SECRET











संस्थाएँ हैं जिनको देखकर भाँसों से आँसू के दरिया बहते हैं। क्या हम आँसूवालों की सुनकर, क्या हम नऊँसवालों को देखकर कोई बहसवाणी बिल शांति पा सकता है ? कोई ईमानदार अरसा मंजोष ले सकता है ?

येही ब्रह्मत्व में शान्ति, सुख, दुःखियायी है, जब कि संगीत, सुख, रंजनीय है, जब कि कुटुम्ब कुटुम्ब मातम है, जब कि घर घर कोहराम है जब कि नगर नगर बावैला है और जीवन जीवन रोना है—बस जी यही चाहता है कि संगीत के सारे रिकार्डों को तोड़ दो और सारे संगीतकारों को रखा पर छोड़ दो।

सुभक्त का हृत्पास है कि मज्जमूल अन्तर्गते से उपादा तूल पकड़  
गया है जिसका मज्जमूल था है—

दृष्टिं ददं पितामेव दाताने हस्त  
किं लोक मेव देहद नृं दयावत गत

इसका धर्म की बात अपनी विचाररूप धारण होती है जो मन को बहुत बहुत भाती है। यही वजह है कि वह जिनकी लग्ना होती जाती है, शौक बहुत जाता है।

1

وہ اپنے لیے جس کو دیکھ کر انہوں نے اشدیں کے دنیا جیتے ہیں۔  
 کیا بات آدمیوں کو متحرک کرے؟ ان نظاموں کو دیکھ کر کوئی انسان  
 دل شافی پاسکے ہو؟ کوئی انسانی آتما سنشوش نہ کر سکتی ہو؟  
 ایسی حالت میں شائقِ خود دکھائی ہو۔ جب کہ سبکدستی، خود  
 ہیئت ہو، جس کو کج خلق نام ہو، جب کہ گھر گھر کلام  
 ہو جب کہ نگر نگر دوا دلا ہو اللہ جیوں جیوں دنا ہو۔ کبیں  
 ہی یہی خواہتا ہو کہ سنگیت کے سارے رکاوٹوں کو توڑ دے اور  
 سارے سنگیت کا دل کو رضا پر چھوڑ دے۔  
 مجھ کو احساس ہو کہ معنوں اندازے سے زیادہ طول پکڑ

گم ہو جس کا سبب یہ ہو۔  
 صلیب درد دل آویزہ داستانِ هست  
 کہ ذوقِ بیش و بہ چوں دلاز تر گردد  
 نکلے درد کی بات بڑی دلچسپ داستانِ ہستی ہو جو سن کہ  
 بہت بھائی ہو۔ یہی وجہ ہو کہ وہ جتنی لمبی ہستی جانی ہو،  
 وہی چھٹا جاتا ہو۔



بین (مکمل)

١٢

(۱۱)  
 اے بھائی کیا نگہری کے پیالے پر پیالے ڈھال رہا ہو!  
 کی حالت کا یہ خدا کی طرح تیرے پراتوں پر کیوں نش پیران  
 ہو کہ نہ پیالے سے ساقی کی انگلیوں کا وہ جام نہ جس کے خد سے  
 نہ ہر پیر کی شہ سوہو ہو گا۔ اے بھائی

(3)

3

اے حسین دل ربا میں چلا ہی جاؤں۔  
 جس پر بے زبان درد مند پھٹاؤں کا برباد ہونا میں نہیں  
 دیکھ سکتا۔  
 اے حسین دل ربا، مجھے چلے ہی جانا چاہیئے۔  
 باخبر محض کل کر دے کہ ہم چاند کی سفید ٹھنڈی کرنوں کے ہی  
 سایہ میں بیٹھ جائیں۔  
 ان سینے زبان درد مند بدھنوں کی بربادی سے رات کی ہونٹوں  
 کا دھڑکاؤ ہی اچھی







مولانا عبید اللہ سندھی  
(رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

در شرف عالی جلال

مولانا علی ہجوٹ کے بچے امام مولانا محمد افسان صاحب  
کے اسی ساتھیوں سے شاگردوں میں، جنہوں نے ملک کی آزادی  
کی جدوجہد میں ثابت دہری کے ساتھ ساتھ لیا، مولوی جمیل  
سیدی کا نام ہمیشہ بڑی عزت کے ساتھ لیا جائے گا۔ مولانا  
محمد افسان سیدی کو اپنی زندگی کا بہت بڑا حصہ ملائی کی دل  
کش کیفیت والی مشکلوں میں جتانا پڑا۔

مردانہ جیڈائٹ سٹدی کا جنم اکر مارچ ۱۸۷۷ء کو  
مراٹھ (پنجاب) کے ایک ہندو سے سکھ بنے ہوئے  
خانین میں ہوا تھا۔ ان کے باپ کا نام رام سنگھ تھا، جو  
سناگری اور ساہوکاری کا پیشہ کرتے تھے اور اپنے اس پیشے  
کے جرگے سے چار مہینے پہلے ہی مل بیٹھے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ  
جیڈائٹ صاحب کو اپنے باپ کی محبت نہ مل سکی، لیکن ان  
کے ابا جیست رام ان کے پیدا ہونے کے قریب دو سال بعد  
ایک ذبحہ رہے۔ اس کے بعد جیڈائٹ صاحب کی ماں اپنی گھڑی  
کے ساتھ ایسے آگئیں۔ کچھ عرصے کے بعد وہ اپنے بھائی کے  
ساتھ چاندیل ضلع قنورہ خالی جلی گئیں اور وہاں رہنے لگیں  
جہاں پر مولانا نے شروع کی تعلیم پائی اور یہیں بہ











کا ایک سنگٹھن مولانا عبید اللہ نے بنایا جس کا نام جمعیت الانصار ہے۔ مولانا عبید اللہ خود اس کے جرنل سیکریٹری بنے۔ یہیں اس وقت تک مدرسہ دیوبند میں کچھ ایسے لوگ بھی گھس آئے تھے جن کو برٹش حکومت کی مخالفت کا نام سننے ہی سیکڑی آنے لگی تھی۔ ایسے لوگوں کو مولانا عبید اللہ صاحب کا دیوبند سے مدرسے میں رہنا کھٹکا اور انھوں نے ان پر طرح طرح کے الزام لگانے شروع کر دیئے۔ بدقسمتی سے اس وقت ان الزام لگانے والوں میں کچھ ایسے لوگ بھی شریک ہو گئے تھے جن کو مولانا عبید اللہ بہت عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مولانا عبید اللہ کا من دیوبند سے اُٹنے لگا اور وہ سندھ واپس جانے کی سوچنے لگے۔ یہیں مولانا محمود الحسن صاحب اپنے اس شاگرد کی غیر معمولی بچائی اور دفاعی طاقت سے واقف ہو چکے تھے۔ اس لئے انھوں نے مجھ پر بھجا کر مولانا عبید اللہ کو مدلی بھیج دیا، وہاں وہ سندھ کے نام سے ایک مدرسہ چلانے لگے۔ اس مدرسے کا مرکزی انتظام کرنے کے لئے وہ مولانا محمود الحسن صاحب مدلی بھیجے اور حکیم اہل خانہ صاحب و ڈاکٹر انصاری صاحب وغیرہ اپنے خاص خاص کاموں سے مولانا عبید اللہ کی جان بچان کر لائے ان سے یہ وعدہ لے لیا کہ وہ وقت ضرورت مدرسے کی مدد کرتے رہیں گے۔

یہاں تک کہ وہ کسی کی رپورٹ سے بھی شک نہ ہو، دیکھ لیا کہ اپنے کے پاس وہی مولانا عبید اللہ مولانا محمود الحسن صاحب سے دیکھنے کے لئے واپس رہے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ مولانا

کا ایک سنگٹھن مولانا عبید اللہ نے بنایا جس کا نام جمعیت الانصار ہے۔ مولانا عبید اللہ خود اس کے جرنل سیکریٹری بنے۔ یہیں اس وقت تک مدرسہ دیوبند میں کچھ ایسے لوگ بھی گھس آئے تھے جن کو برٹش حکومت کی مخالفت کا نام سننے ہی سیکڑی آنے لگی تھی۔ ایسے لوگوں کو مولانا عبید اللہ صاحب کا دیوبند سے مدرسے میں رہنا کھٹکا اور انھوں نے ان پر طرح طرح کے الزام لگانے شروع کر دیئے۔ بدقسمتی سے اس وقت ان الزام لگانے والوں میں کچھ ایسے لوگ بھی شریک ہو گئے تھے جن کو مولانا عبید اللہ بہت عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مولانا عبید اللہ کا من دیوبند سے اُٹنے لگا اور وہ سندھ واپس جانے کی سوچنے لگے۔ یہیں مولانا محمود الحسن صاحب اپنے اس شاگرد کی غیر معمولی بچائی اور دفاعی طاقت سے واقف ہو چکے تھے۔ اس لئے انھوں نے مجھ پر بھجا کر مولانا عبید اللہ کو مدلی بھیج دیا، وہاں وہ سندھ کے نام سے ایک مدرسہ چلانے لگے۔ اس مدرسے کا مرکزی انتظام کرنے کے لئے وہ مولانا محمود الحسن صاحب مدلی بھیجے اور حکیم اہل خانہ صاحب و ڈاکٹر انصاری صاحب وغیرہ اپنے خاص خاص کاموں سے مولانا عبید اللہ کی جان بچان کر لائے ان سے یہ وعدہ لے لیا کہ وہ وقت ضرورت مدرسے کی مدد کرتے رہیں گے۔



कर्मदुल्ला ने हिलाता में एक इनकलाबी पार्टी खड़ी कर ली थी जिसका माकड़ दियारा के कार्य में प्रमोखा को हिन्दुस्तान से बाहर निकाल देना था. यह सन् १९१३ का जमाना था और हिन्दुस्तान के दूसरे हिस्सों में भी खापकर बंगाल और पंजाब में इसी तरह के और भी बहुत से संगठन कायम हो चुके थे. मौलाना अबेदुल्ला सिन्धी ने इन संगठनों से भी अपना ताल्लुक कायम करने की कोशिश की जिसका शिक हिन्दुस्तान के एक बहुत बड़े कानिकारी भी राबीन्द्र नाथ सन्याल ने अपनी किताब 'बन्दी जीवन' में किया है. इसके कुछ दिन बाद ही यूरप में लार्ड के नगाड़े गलना बटें.

मौलाना महमूद उलहसन साहब ने इस मौके से फायदा उठाना चाहा और मौलाना उबेदुल्ला सिन्घों को काबुल जाने के लिये कहा. मौलाना महमूद उलहसन साहब की आशय थी कि वह नजदीक से नजदीक के आशमों को भी सिर्फ उतनी ही बातें बताते थे जितनी बचाना जरूरी होता था. इस वजह से मौलाना उबेदुल्ला नहीं आनते थे कि काबुल में मौलाना महमूद उलहसन साहब का कितना असर है. इसर वह देहली में काफी काम कर चुके थे. इस लिये उनकी राय काबुल जाने की नहीं थी. इसी वजह से जब एक दिन मौलाना महमूद उलहसन साहब ने अकस्मात ही मौलाना उबेदुल्ला से कहा “उबेदुल्ला ! काबुल जाओ” तो उबेदुल्ला साहब ने कुछ हैरानी के साथ पूछा—“क्यों ?” मौलाना महमूद उलहसन साहब ने इसका कुछ जवाब न दिया और जामोश हो गए. दूसरे दिन भी उन्हें मौलाना उबेदुल्ला से इसी तरह कहा और मौलाना के काबुल जाने की वजह जानी पर जामोश हो गए. लेकिन अन्त में उन्होंने











मौलाना जबेदुल्ला सिन्धी ने इन तमाम फैसलों की जबर मौलाना महमूदउल्लहसन साहब तक पहुँचाना जरूरी समझा. मौलाना महमूदउल्लहसन साहब इस वक़्त मक़्के में थे. मौलाना जबेदुल्ला साहब ने पीले रेशम पर उनके लिये एक ख़त लिखवाया, जो इस करीगरी से लिखा गया था कि देखने में तो बहू पूज़ से भाव्य होते थे, लेकिन इर अचल उसमें लड़ाई का तमाम नक़्शा और इन तमाम कामों की रिपोर्ट थी. यह रेशम पर कढ़ा हुआ ख़त अब्दुल हक़ नाम के एक विद्यार्थी को सौंपा गया, कि वह उसे रोख़ अब्दुरहीम तक पहुँचादे. इसके बाद रोख़ अब्दुरहीम उसे मौलाना महमूदउल्लहसन साहब के पास तक पहुँचावा देते. लेकिन अब्दुलहक़ ने हिन्दुस्तान में आते ही यह ख़त खान बहादुर हफ़्ताबाज़ खाँ को दे दिया और खाँ साहब ने उसे सर माइकेल क्रोयावर तक पहुँचा दिया. इसका नतीजा यह हुआ कि अँगरेज़ों को यह तमाम भेद मालूम हो गया. मौलाना महमूद-उल्लहसन साहब मक़्के में फ़ौरन गिरफ़्तार कर लिये गए. रोख़ अब्दुरहीम के नाम भी वारंट निकला, लेकिन वह फ़रार हो गए. अँगरेज़ों ने काबुल के अमीर हबीबुल्ला खाँ पर यह जोर डाला कि वह मौलाना जबेदुल्ला सिन्धी और उनके साथियों का अँगरेज़ों के हथको कर दें. अमीर हबीबुल्ला इस वक़्त अँगरेज़ों के हाथों की कठमुठली बने हुए थे. इस लिये वह इन तमाम लोगों को अँगरेज़ों के हाथों में देने को भी तय्यार थे. लेकिन अमीर के छोटे भाई नसरुल्ला खाँ और अमीर के लड़के अमानुल्ला खाँ वगैरह अँगरेज़ों के खिलाफ़ थे. इन लोगों ने अमीर को ऐसा तो

مولانا عہدید اللہ سندھی نے ان تمام فیصلوں کی خبر مولانا محمد حسن صاحب تک پہنچانا ضروری سمجھا۔ مولانا محمود الحسن صاحب اس وقت کے میں تھے۔ مولانا عبید اللہ صاحب نے پہلے بشیم پیر اُن کے لئے ایک خط لکھوایا، جو اس کارگری سے لکھا گیا تھا کہ دہشتے میں تو وہ پھول سے معلوم ہوئے تھے، لیکن دراصل اُس میں لڑائی کا تمام نقشہ اور ان تمام کاموں کی رپورٹ تھی۔ یہ بشیم پیر لکھا ہوا خط عہدالمحت نام کے ایک وڈیا رکھی کہ سونپا گیا، کہ وہ اُسے شیخ عہدالرحیم تک پہنچا دے۔ اس کے بعد شیخ عہدالرحیم اُسے مولانا محمود الحسن صاحب کے پاس تک پہنچا دیتے۔ لیکن عہدالمحت نے جہ و ہندستان میں آئے ہی یہ خط خان بہادر حق فوار خاں کو دے دیا اور وہ خاں صاحب نے ہم سے سر ہانگیل اوڈا پیر تک پہنچا دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انگریزوں کو یہ تمام عہدید معلوم ہو گیا۔ مولانا محمود الحسن صاحب کہتے ہیں فوڈا گرفتار کر لئے گئے۔ شیخ عہدالرحیم کے نام بھی وارنٹ نکلا، لیکن وہ فرار ہو گئے۔ انگریزوں نے کابل کے امیر حبیب اللہ خاں پر یہ زور ڈالا کہ وہ مولانا عہدید اللہ سندھی اور اُن کے ساتھیوں کو انگریزوں کے ہاتھوں جاملے کر دیں۔ امیر حبیب اللہ اس وقت انگریزوں کے ہاتھوں کی کھچھ پکلی بنے ہوئے تھے۔ اس لئے وہ ان تمام لوگوں کو انگریزوں کے ہاتھوں میں دینے کو بھی تیار تھے۔ لیکن امیر کے چھوٹے بھائی نصرت اللہ خاں اور امیر کے بڑے امان اللہ خاں وغیرہ انگریزوں کے خلاف تھے۔ ان لوگوں نے امیر کو ایسا تو



朱子

मौजाना खेतपुरा सिन्धी

जनपदी सन् ४८

न करने दिया। फिर भी मौलाना को गिरफ्तार करके काबुल की जेल में तो बाबू ही दिया गया। मौलाना ने जेल से भी अपने काम को जारी रखना और वह अफगानिस्तान की उस पार्टी को बचाव मदद करते रहे, जो अंगरेजों के खिलाफ थी।

कुछ दिन बाद १९ फरवरी. सन् १९१९ को अभीर हबीबुल्ला खाँ अंगरेजों से मिले रहने की अपनी पालिसी के कारन कल कर दिये गए और अमानुल्ला खाँ काबुल की गयी पर बैठे. अमानुल्ला खाँ ने सबसे पहला काम यह किया कि उबैदुल्ला साहब और उनके साथियों को जेल से छोड़ दिया और मौलाना से अपने राजकार्जी मामलों में भी सलाह लेने लगे.

इस वक्ता तक यूरोप को नहीं लक्ष्य हो सका हो चुकी थी, जिसमें हालाँकि अंगरेज जीत गये थे लेकिन उनकी तमाम साक्षर कार्य हो चुकी थी। इस हिन्दुस्तान में सैलट बिल के खिलाफ सत्याग्रह बाबू आ और पञ्जाब में तो सिक्रि मारोला के बल पर हुकुमत बलार्ह जा रही थी। उदुल्ला साहब ने मद्रास किन्ना कि अगर इस वक्ता काहुल हिन्दुस्तान पर बलार्ह कर दे तो काहुल और हिन्दुस्तान दोनों ही अंगरेजों के पंजों से बूट सकते हैं। उन्होंने बारम्बार अमानुल्ला खाँ साहब के सामने अपना यह सत्याग्रह रखा। इसका यह नतीजा हुआ कि ६ मई सन १८९६ को बलाग्रह अमानुल्ला ने अंगरेजों के खिलाफ लक्ष्य का ऐलान कर दिया। इस ऐलान के होते ही साहब के आचार्य कबीले भी मोलाय अदुल्ला साहब के एक दूसरे साथी मुदंगबर्ह के हाजी अदुल्ला के पदार्थों में अंगरेजों के खिलाफ कार्य हो गए। यह

150

مولانا عبید اللہ سندھی

زکریا نے دیا۔ پھر بھی مولانا کو گرفتار کر کے کابل کی علیحدگی تو ڈال ہی دیا گئی۔ مولانا نے جیل سے بھی اپنے کام کو جاری رکھا اور وہ افغانستان کی آہستہ آہستہ کی طرف بڑھ رہے تھے۔ جو انگریزوں کے خلاف تھے۔

کچھ دن بعد ۱۹ فروری ۱۹۱۹ء کو امیر حبیب اللہ خاں اگکریٹیا

سے غے ریح کی اپنی پالیسی کے کارکنان قتل کر دئے گئے اور امان اللہ خاں خاں خاں کی گتلی پر بیٹھے۔ امان اللہ خاں نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ حبیب اللہ صاحب اہل ان کے ساتھیوں کو جیل سے بچھڑا دیا اور مولانا سے اپنے راج کچھی معاملہ میں بھی صلاح لینے لگے۔

اس وقت تک یورپ کی بڑی ممالی ختم ہو چکی تھی، جب

میں حالانکہ گھریزہ جیت گئے تھے لیکن ان کی تمام طاقت  
خوش ہو چکی تھی۔ اودھ ہندوستان میں لوٹ بل کے خلاف  
سٹیڈیزہ چالو تھا اور پنجاب میں تو صرف مارشل لا کے بل  
پر حکومت چلائی جا رہی تھی۔ عبید اللہ صاحب نے محسوس

کیا کہ اگر اس وقت کابل ہندوستان پر چڑھائی کر دے تو

کابل اور ہندوستان دونوں ہی انگریزوں کے بیچوں سے چھوڑ دیے گئے ہیں۔ انہوں نے بادشاہ امان اللہ خان صاحب کے سامنے اپنا یہ خیال رکھا۔ اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ ور مئی ۱۹۱۹ء کو

کر دیا۔ اس اعلان کے ہوتے ہی سرحد کے آزاد قلعے بھی

مولانا عبداللہ صاحب کے ایک دوسرے ساقی رنگ نئی کے

عالمی سطح پر خواتین کی آوازوں کے ساتھ ساتھ



کچھ ۲۵ جولائی تک تھی۔ اس کے باوجود بنگالوں کو بنگالیوں سے ملنا نہ دیا گیا، جس کے نتیجے میں بنگالیوں کی ہمت کم ہو گئی۔ بنگالیوں نے بنگالیوں کو بنگالیوں سے ملنا نہ دیا گیا، جس کے نتیجے میں بنگالیوں کی ہمت کم ہو گئی۔ بنگالیوں نے بنگالیوں کو بنگالیوں سے ملنا نہ دیا گیا، جس کے نتیجے میں بنگالیوں کی ہمت کم ہو گئی۔

کچھ ۲۵ جولائی تک تھی۔ اس کے باوجود بنگالوں کو بنگالیوں سے ملنا نہ دیا گیا، جس کے نتیجے میں بنگالیوں کی ہمت کم ہو گئی۔ بنگالیوں نے بنگالیوں کو بنگالیوں سے ملنا نہ دیا گیا، جس کے نتیجے میں بنگالیوں کی ہمت کم ہو گئی۔

پیش رو

پیش رو

پیش رو

۱۹۴۷ء میں بنگالیوں کی ہمت کم ہو گئی۔ بنگالیوں نے بنگالیوں کو بنگالیوں سے ملنا نہ دیا گیا، جس کے نتیجے میں بنگالیوں کی ہمت کم ہو گئی۔ بنگالیوں نے بنگالیوں کو بنگالیوں سے ملنا نہ دیا گیا، جس کے نتیجے میں بنگالیوں کی ہمت کم ہو گئی۔

۱۹۴۷ء میں بنگالیوں کی ہمت کم ہو گئی۔ بنگالیوں نے بنگالیوں کو بنگالیوں سے ملنا نہ دیا گیا، جس کے نتیجے میں بنگالیوں کی ہمت کم ہو گئی۔ بنگالیوں نے بنگالیوں کو بنگالیوں سے ملنا نہ دیا گیا، جس کے نتیجے میں بنگالیوں کی ہمت کم ہو گئی۔







مہیہ دیکھا کہ مہیہ نے اس مہیہ کے پاس پہنچنا ضروری تھا اور وہ مہیہ کے پاس پہنچنے کے لئے پہلے پہلے وہ جب کہ پہنچے تب تک کانفرنس ختم ہو چکی تھی اور ہندوستان کے خاتمہ تک وہاں سے پہلے دئے گئے تھے۔ اس کے بعد مولانا نے کہ میں ہی رہتا ہوں اور وہاں پہنچنا شروع کر دیا۔

میں نے دیکھا کہ مولانا نے اس موقع پر کہ پہنچنا ضروری تھا اور وہ مہیہ کے پاس پہنچنے کے لئے پہلے پہلے وہ جب کہ پہنچے تب تک کانفرنس ختم ہو چکی تھی اور ہندوستان کے خاتمہ تک وہاں سے پہلے دئے گئے تھے۔ اس کے بعد مولانا نے کہ میں ہی رہتا ہوں اور وہاں پہنچنا شروع کر دیا۔

(۱)

سن ۱۹۳۶ میں کامپس نے مولانا کو ہندوستان آنے کی دعا کرتے ہوئے کے لئے آواز اٹھائی۔ کچھ دن بعد سندھ میں خان بہادر الشہ مجتبیٰ کی سرکار بنی اور کانگریس کو اپنی اس تحریک میں کامیابی ہوئی۔ اور نومبر ۱۹۳۷ء کو پرنسپل حکومت سے مولانا کو یہ اطلاع ملی کہ وہ ہندوستان آسکتے ہیں۔ اور جنوری ۱۹۳۸ء کو مولانا نے پرنسپلرٹ بھی حاصل کر لیا اور وہ چل کر قریب ۳۳ سال بعد اپنی بیماری پر مجبور ہو کر گود میں واپس آ گئے۔ یہاں آکر پہلے وہ اپنے تمام میرا نے ساتھیوں سے ملے اور اس کے بعد دلی میں آکر شاہ ولی اللہ کے اصولوں کا پرچار کرنا انھوں نے شروع کر دیا، جو اپنی آخری سالوں تک کرتے رہے۔ جالاندی کی تنظیمیں اور پرنسپلرٹیاں ان کے دل سے نکلتی تھیں کہ نہیں کر سکتی تھیں۔

مولانا کا انتقال ۲۱ اگست ۱۹۴۸ء کو دلی میں (جبالپور) میں ہوا۔ اسے آخری وقت تک وہ ہندو مسلم ایکٹ سے زبردستی طاعی رہے۔ وہ انٹرکام کرتے تھے کہ سب سے بڑی خدا پرستی یہی ہے کہ ہم بھی انسانوں سے بھر جائے وہ کسی کو قتل نہ کرے بلکہ سب کے لئے ایک دل سے محبت کریں۔ اپنے ایک



सभा दिनांक १०/११/२०१८

कलकत्ता में कर्वेले अपने इस खयाल को बाहिर करते हुए लिखा था—

“इमान बेहलिखाह या खुदापरस्ती की एक मंजिल इन्सानियत  
 ऐसी भी है, अगर आदमी यह मानता है कि साते इन्मान उसी के  
 देस किये हुए हैं, और उसको खालिक से हकोंका मुहब्बत है, तो  
 आदमी है कि उसे उसकी मखलूक से भी मुहब्बत हो और अगर  
 उसे उसकी मखलूक से मुहब्बत नहीं, तो यह समझिये कि वह  
 खुदा की मुहब्बत के दावे में सबा नहीं, हमारे मुकिया अक़ाय ने तो  
 खुदापरस्ती को अमला राकल में इन्सानियत दोस्ती को ही असल  
 दीन करार दिया था, उनका तो यह अर्कोदा हो गया था कि जिसे सिर्फ  
 अपने गिरोह और जमात से मुहब्बत है और वह दूसरों को, जो हम-  
 अर्कोदा नहीं हैं, नकरत की निगाह से देख ग है, वह सबा मूहिद और  
 खुदापरस्त हो नहीं है.”

काता ! आन्ध्र का हिन्दुस्तान अपने इस देश भक्त राहिव के दल सोने के दूरकों में लिपे जाने लायक लफ्फों का असल। गरम समझ सके और धन पर अमल कर सके.

نیا ہند مولانا جہیاد اللہ سندھی جنوری ۱۹۳۷ء  
مضمون میں انہوں نے اپنے اس خیال کو ظاہر کرتے ہوئے کہا  
تھکا۔

”ایمان باللہ یا خدا پرستی کی ایک منزل انسانیت مدتی بھی ہو۔ اگر آدمی یہ مانتا ہو کہ سارے انسان اُسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں، اور اُس کو خالق سے حقیقی محبت ہو، تو لازمی ہو کہ اُسے اُس کی مخلوق سے بھی محبت ہو اور اگر اُسے اُس کی مخلوق سے محبت نہیں، تو یہ سمجھ کر وہ خدا کی محبت کے دھوسے میں پھنسا نہیں۔ ہمارے صوفیائے کرام نے تو خدا پرستی کی عملی شکل میں انسانیت دوستی کو ہی اصل دین قرار دیا تھا۔ اُن کا یہ عقیدہ ہو گیا تھا کہ جسے صرف اپنے گروہ اور جماعت سے محبت ہو اور وہ دوسروں کو، جو اہم عقیدہ نہیں ہیں، نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہو، وہ سمجھا موحّد اور خدا پرست ہی نہیں ہو۔“

کاش! کج کاہندستان اپنے اس دلش بھکت شہید  
کے ان سونے کے حرفوں میں بکھے جانے لائق لفظوں کا  
اسی مرم سمجھ سکے اور ان پر عمل کر سکے۔















जबकि हिन्दू कट्टरपन से चण्डालना परहेजा जनकरी सन् '४८  
 उसे किष्का ज़ाराफ करने का साकल हमेरा देते रहेंगे. हिन्दुओं के  
 कट्टरपन से करगोर भी किस्ती बल्लत हिन्दुस्तान से निकल सकता  
 है. हिन्दुस्तान के सूर्यों में अफसरियत की तंगकवरियाँ करगोर के  
 राष्ट्रीय खयाल के मुदलमानों को बर्खान कर देंगी. उस बल्लत  
 रोख अचट्टुरजा काम नहीं देंगे. पाकिस्तान का हाथ मजबूत करने  
 के लिये हैदराबाद एक दूसरा हथकंढा है, जो लगातार खौकनाक  
 सूरत अखिनवार कर रहा है. यह सब बातें मिस्टर खिजा और लोग  
 का साकल देने वाली हैं.

जो लोग यह दलील पेश करते हैं कि अब तक हिन्दुओं ने सुलसमानों के साथ शिष्टता की. पर अब वह ऐसा करने के लिये दरबार नहीं है, भूल करते हैं. बात तो यों है कि जब दरबार खिलाने की जरूरत नहीं थी, जब इनकलाबी तरीके से ब्रिटिश सरकार का खतम करने की जरूरत थी, जब मिस्टर जिन्ना और लीग को नजरबन्द्याब करने की जरूरत थी उस वक़्त उन्हें जरूरत से ज्यादा बर्हमियत दी गया और आज जब किसी क़दर बीजों का दरागुजर करना चाहिये उस समय बर्जोब कट्टरपन है.

किसी किरके को अपनी हिकायत का पूरा हक है। हिन्दुस्तान सरकार को आत्मरक्षा का उससे भी अधिक हक है। पर अभी तो हिन्दुस्तान आजाद मुक्त बन भी नहीं पाया। अभी तो उसकी 'हिकायत' ब्रिटिश साम्राज्यशाही खुद ही कर रही है। ब्रिटिश शाही नोबि अपने छुंटे साफ़ोबारों, यानी हिन्दुस्तान के सरमायादारों को खलल करने का नहीं है, मरुज उन्हें फँसाये रखने की है।

आचार्य कृष्णाजी श्री का कहना है कि हिन्दुस्तान की हिमाक्ष

میا حسد  
حرف سے پھیلتا جرتے گا  
جنتی شلم  
اُسے فنا خواب کرنے کی طاقت ہمیشہ دیتے رہی گے۔ ہندوؤں کے  
کوہریں سے کچھ بھی کسی وقت ہندوستان سے نکل سکتا ہو۔ ہندوستان  
کے صوبوں میں اکثریت کی طرفاریاں کشمیر کے ریشتر خیال کے  
مسلمانوں کو بدظن کر دیں گی۔ اس وقت شیخ عبد اللہ کام نہیں  
دی گئے۔ پاکستان کا باعث مضبوط کرنے کے لئے حیدر آباد ایک  
دوسرا ہتھکنڈا ہو، یہ لکھنؤ غوث ناکی صورت اختیار کر رہا ہو۔ یہ  
سب باتیں مسٹر جناح اور ایک کو طاقت دینے والی ہیں۔  
جو لوگ یہ دہلی پیش کرتے ہیں کہ اب تک ہندوؤں نے مسلمانوں  
کے ساتھ رعایت کی، پر اب وہ ایسا کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں،  
بھول کر رہتے ہیں۔ بات تو یوں ہو کہ جب ادارنا بکھلنے کی ضرورت  
نہیں تھی، جب انقلابی طریقے سے برکٹس سبکار کو ختم کرنے کی  
ضرورت تھی، جب مسٹر جناح اور ایک کو نظر انداز کرنے کی ضرورت  
تھی اس وقت انھیں ضرورت سے زیادہ اہمیت دی گئی اور کچ جب  
کسی قدر چھڑوں کو دنگر کرنا چاہئے اس سے عجیب کوہنپ لو۔  
کوہنپ کوہنپ کا اس سے بھی ادھک حق ہو۔ پر ابھی تو ہندوستان  
آزاد ملک بن بھی نہیں پایا۔ ابھی تو اس کی حفاظت، برکٹس  
سامراج شاہی خود ہی کر رہی ہو۔ برکٹس شاہی نیکی اپنے چھوٹے  
سامراجی داروں، یعنی ہندوستان کے سرکامداروں کو ختم کرنے  
کی تہیں ہو، محض انھیں چھینا لے رکھنے کی ہو۔

آجادیہ کے بلانی می کا کہتا ہو کہ ہندوستان کی مخالفت















( श्री ब्रह्मपात्र जैन )

三

كفر

دختر لیلی پال مجی

[آغا اہظم محمد علی جناح کی مدد سے بھارتیوں کے لئے ایک نئے سرے پر شہروں میں بد امنی پھیل گئی تھی۔ بجلی کی دہشت میں بد امنی پھیل گئی تھی۔ مناسب سمجھ کر انہوں نے ایک تبدیلی کر دی گئی اور، لیکن، واقعوں میں کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کیا گیا اور — ایکسکس]

三

مہرے شہروں کی طرح اُن دونوں کی میں بھی بڑا طوفان  
اُٹھ اُٹھا۔ اُن دنوں کا ریختہ ملا نہیں ہو۔ کام سے کیا تھا اور  
پیسے نہ تین دن کو لے کر گھر لوٹ رہا تھا۔ بیکسرے درجے کا  
مستازوں سے کھینچا۔ بڑی مشکل سے اُس نے سات آٹھ  
لکھ کر لئے، لیکن گاڑی جب چھانسی پتیلی تو حد ہو گئی۔ اتنے تو  
مال بہت تھوڑے۔ پورے اپنے کر اُن کو بچانہ سلنا کھن ہو گیا  
اس پر بھی ایک مسلمان بھائی اپنے تیز نکلے کر کھڑکی سے  
خارج ہو کر دوسرے آدمیوں کو لا لٹھے میں اُن کے سر  
پر آگ سوار ہوئے۔ اُن کی دیکھ لینے سے لختہ پٹے اور ہائی کچی  
اور اُن کے پھرے کو دیکھ کر صاف ظاہر تھا کہ انھیں کافی  
پسند آئے۔ اگر انھوں نے



भाषा इन्द्र

दो घटनाएं

जनवरी सन् '४८

नेव से रणाल निकाल कर पसोला पोछा और कुत्तों से मुंह की हवा करते हुए बोले, "बड़ो गर्मी है, साब"

अकल को उनकी हरकत अच्छी नहीं लग रही थी. फिर भी इसने जवाब दिया—

"बबराइय नहीं, गाड़ी के चलते ही सब ठीक हो जायेगा. कहीं जाइयेगा?"

"खरबवा."

"ओफो, बड़ा लम्बा सफर है"

"जी हाँ लम्बा तो है हो. इन दिनों को सुसाकिरी बाकई बड़ो जहमत की चीज है. आपकी टोकरी में लोटा है, चरा दोजियेगा ? गन्ना सूख गया है."

अकल ने लोटा निकाल कर दे दिया. खिरकी से हाथ बढ़ा कर उन साहब ने पानी बाले को आवाज दी और पानी लेकर लोटे से मुंह लगा दिया. उनका लोटे से मुँह लगाना था कि पास बैठे एक हिन्दू भारे को हँसी आगई जिसे उन्होंने देख लिया. वह कुछ ऊँचे और अकल को सरक मुखातिब हो कर बोले, "माफ कीजियेगा. मुझसे बोली गलती हुई."

अकल ने कहा, "जी नहीं, आप! किफ न करें. मेरे लिये सब दूसान एक से हैं. सब भारे हैं. और मुझे कितां से भी किसी किस्म का परहेज नहीं है."

"जी हाँ, यही चाहिये." वह बोले, "इंसानियत कहानी लम्बा है. और मैं सब कहता हूँ असली मजहब यही है. जो आपस के कर्तब को दूर करके एक दूसरे को नजदीक लाता है. जो बरत

जंगल

दुश्मनाई

निराशा

जंगल से رجال نکال کر پسینہ بوجھا اور کرتے سے منہ کی ہوا کرتے ہوئے بولے، "بڑی گرمی ہے، صاحب"

اکھن کو انکی حرکت اچھی نہیں لگ رہی تھی۔ پھر بھی اس نے جواب دیا—

"کھیر بچے نیکو، کھاڈی کے چلے ہی سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

"اوٹ آؤ، بڑا لمبا سفر ہے"

"جی ہاں لمبا تو ہے، ان دونوں کی مسافری ذاتی بڑی زحمت ہے۔"

اکیس کی گرمی میں لٹا ہوا، ڈیڑھ بجے کا، کھانسی کا ایک کھانسی سے بڑھا کر اس

صاحب نے پانی والے کو آواز دی اور پانی لے کر لوٹے سے منہ لگا دیا۔ ان کا لوٹے سے منہ لگانا کھانسی کا ہی تھا۔ ایک

ہندو بھائی کو سنسی آگئی تھی انھوں نے دیکھ لیا۔ وہ کچھ جھینٹے اور

ان کی طرف مخاطب ہو کر بولے تمناں جیسے کا۔ مجھ سے خوشنودی غلطی ہوئی۔

انھوں نے کہا، "جی نہیں، آپ فکر نہ کریں۔ میرے لئے سب انسان ایک سے ہیں۔ سب بھائی ہیں۔ اور مجھے کسی سے

کوئی قسم کا برتری نہیں ہے۔"

"جی ہاں، یہی چاہیے۔" وہ بولے، "انسانیت کا یہی

مقصد ہے۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں اسلی مذہب وہی ہے جو آپس کے فوری کو دور کر کے ایک دوسرے کو نزدیک لاتا ہے۔ جو دوسرے



آپ کا یہ کہنا ہے کہ خداوند تعالیٰ کا دوسرا منہ نہیں ہے، خداوند تعالیٰ کا ہی اللہ اس سے کہہ دے کہ یہ اللہ ہی ہے۔

اس کے بعد کہتا ہے کہ میں اللہ ہی ہوں۔ سب مسافروں نے میں کی بات سن لی۔ اہل اللہ اس کے اس کے مسافر نے کھڑے ہو کر کہہ دیا کہ میں اللہ ہی ہوں۔ ان کے جیسے ہی اللہ نے پوچھا کہ آپ اللہ ہی ہیں؟

خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اللہ ہی ہوں۔

اس کے بعد کہتا ہے کہ میں اللہ ہی ہوں۔ سب مسافروں نے میں کی بات سن لی۔ اہل اللہ اس کے اس کے مسافر نے کھڑے ہو کر کہہ دیا کہ میں اللہ ہی ہوں۔ ان کے جیسے ہی اللہ نے پوچھا کہ آپ اللہ ہی ہیں؟

خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اللہ ہی ہوں۔

اس کے بعد کہتا ہے کہ میں اللہ ہی ہوں۔ سب مسافروں نے میں کی بات سن لی۔ اہل اللہ اس کے اس کے مسافر نے کھڑے ہو کر کہہ دیا کہ میں اللہ ہی ہوں۔ ان کے جیسے ہی اللہ نے پوچھا کہ آپ اللہ ہی ہیں؟

خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اللہ ہی ہوں۔

اس کے بعد کہتا ہے کہ میں اللہ ہی ہوں۔ سب مسافروں نے میں کی بات سن لی۔ اہل اللہ اس کے اس کے مسافر نے کھڑے ہو کر کہہ دیا کہ میں اللہ ہی ہوں۔ ان کے جیسے ہی اللہ نے پوچھا کہ آپ اللہ ہی ہیں؟

خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اللہ ہی ہوں۔











महर्षि धार तो पकले पकले गीने बाहर जाकर भक्तान के पिछवाड़े वाले खंडहर के एक हिस्से में, जहाँ किसी को जरा भी राह नहीं हो सकता था, उन्हें रस दिया. दो रोख बर बर्षों रहे. तीसरे दिन धर्म को तागे पर पर्यां बाँध कर मैं ओर बड़ों को उनको बुर्का कर बाहर ले गये और खतर से बाहर छोड़ आये. उस बक्त मन को जो सुशा! हासिल हुई उसे बयान नहीं कर सकता.”

हिन्दू के उस हिस्से में सभाटा-सा छा गया और वहाँ बैठे सब मुसाफिरों के हृदय गद् गद् हो गये.

( २ )

बेचारी दया को क्या पता था कि सखर और देहाड़ी धीरज पर बड़ी गढ़ बढ़ हो गई है। उसे मुन्नी को हाथुर को दिलाना था। खाले पीने से निपट कर उसने मुन्नी को गोद में लिया और जामा गरिजद से दाम में बैठ गई। दाम चल पड़ी तो पहले तो उसने कुछ इधर उधर की बातें सोचो, फिर उसका जयान मुन्नी की बीमारी की तरफ चला गया। बेटा का मुँह कैसा पीला पड़ गया है और कैसी दुबली हो गई है। ऐसा लगता है दिलकों की झरोखेवा इसे शुष्मांकिक नहीं है..... और न जान क्या क्या सोचने लगी। दाम तेजी से चला रही थी। चॉण्डी चौक आया। दया ने देखा कि वहाँ सब अलसी चढ़ल पहल नहीं है।











यह साध साध है सीधे अग्रा तो छपने मुन्नी की आन ब बाने गाते  
 बस बहिरों की तरफ एक बार फिर आरसान की नजार से देखा।  
 बस कहीं की टाक देखा रहे थे। उनको बाँझों गोली बों और उनके  
 नेहरे पर दया के बचने की सुग्री के साथ साथ दुख की एक  
 गहरी ककीर साक दीख पड़ता था, मातों बर कहते हों कि हाय,  
 यह मुनिया कैसा हो गई है !

दूर करने के लिये बर्तन नहीं था। राम नाथ ने मट्टपट द्वारा जोड़ और छिद्र मुका कर उन्हें समरकर किंवा और छिद्र दया के साथ लेकर लुब्ध के भावर जला गया।

पंजाब हमें क्या सिखाता है

# सिखक-पंडित सुन्दराज

वर्तित सुन्दरालाल जी ने, महात्मा गांधी की चलाह से, अपरूपर वर्ष '४७ में पर्याकुर्मी और पूरबी पंजाब का दौरा किया था। इस छोटे से बयान में उन्होंने वहाँ की भयंकर बरबादी और आपसी भारकाट की चलाह से जो जो नतीजे लोगों को मुताबते पड़ रहे हैं, उनका बहुत ही वर्तुत्ताक बयान किया है। आखिर में, भासकल की मुतीबतों को हल करने के लिये, कुछ सुझाव भी पेश किये हैं। हमें विश्वास है कि पंजाब की औजूरा हलाल को ठीक तरह से समझने में इस बयान से बड़ी मदद मिलेगी।

क्रियाएं और और नागरी दोनों लिखावटों में मिल सकती है।

卷之五

—मैनेजर 'नया हिन्दू'

ॐ, नमो नमो, नमो नमो

[illegible]

پنجاب میں کیا حکمت ہے

تیکم - بدست نندمال

[illegible][illegible]



# हिंदुस्तानी कलचर और संगीत

**रत्नाची**  
**ज्ञानदान**

( पंडित गणेश प्रसाद द्विवेदी )

(५)

‘तिलक कामोद’ हिंदुस्तानी संगीत का एक मशहूर और बड़ा सुन्दर राग है। यह कोई पुराना रागही नहीं है। इसकी ईजाद प्यार झां साहब रवाबिये ने की। इसके ईजाद की एक अनौपचारिक कहानी है। प्यार झां साहब को भोर की रात में जाकेले धूमने का बड़ा शौक था। वह ज्यादातर देहाती बस्तियों की तरफ या राहूर बाहूर जंगलों की तरफ सुनसान जगहों में निकल आया करते थे। एक बार यह किसी पहाड़ की तलहटी में एक अर्धरात की बस्ती से गुजर रहे थे। सुबह होने में घंटे भर की देर थी। एक भोपड़ी से जात (देहाती घर की बच्ची) जिसे औरतों द्वारा से चला कर रोच का आटा रोच पीस लेती हैं।) पीसने को आवाज आ रही थी। कोई औरत बच्चों पीसती हुई गा रही थी। यह एक भगवत की सुन थी जो ‘जांते पर का गीत’ कहलाता है। इस गीत की छंद या चर्चा

कहभारे सुने के देहावों में खास खास सामाजिक मौकों पर सैफ्यों तरह की घुलें गार्हे जाती हैं जो 'प्रामाणीय' (Fidelity) के नाम से मशहूर हैं. इनमें हमारी संसदे जमाने की सम्मता और संकल का सारा इतिहास मया पड़ा है. इससे है कि जमी तब किसी ने इनको हथुला कर इनके

پیشانی خاندان  
(پیشانی خاندان پر سادہ و دیوید)

(۴)  
حکیم کامود ہندوستانی سنگیت کا ایک مشہور اور بڑا مستند راگ ہے۔  
یہ بڑا شاہسری راگ نہیں ہے۔ اس کی ایجاد پیار خاں صاحب  
بیہ لے کی۔ اس کے ایجاد کی ایک عجیب کہانی ہے۔ پیار خاں  
محب کو بھور کی رات میں ایسے گھومتے کا بڑا شوق تھا۔ وہ زیادہ تر  
ان بستیوں کی طرف یا شہر یا پھر جنگلوں کی طرف منسلک جگہوں میں  
بایا کرتے تھے۔ ایک بار یہ کسی سہاڑ کی تلہٹی میں ایک الہیروں  
استی سے گزر رہے تھے۔ صبح ہونے میں تھے بھوکے دیر تھی۔ ایک  
موتی سے ہانت (دھپائی گھر کی پانی جے عورتیں ہاتھ سے جالگر ہوندا  
موتی چلتی ہیں) بیٹے کی آواز آرہی تھی۔ کوئی عورت پانی پیتی ہوئی  
اسی تھی۔ یہ ایک نرا گیت کی دھن تھی جو دھناتے پر گانے لگاتا ہوا  
اس گیت کی دھن یا طرز پیار خاں صاحب کو اتنی

وہ کہہ رہے تھے کہ وہ بھائیوں کے درمیان میں خاص خاص سماجک  
وضوئوں پر سیکیڑوں طرح کی دشمنیں لگائی جاتی ہیں جو دیگر آدمیوں کی  
( *Discrimination* ) کے نام سے مشہور ہیں۔ ان میں ہماری پہلی  
فہمائے کی سبھی باتوں سے ملتی ہے کہ اس کا احساس بھرا پڑا ہو۔  
چونکہ اس کو کہ ابھی تک کسی نے ان کو احساس کر ان کے



अथ हिन्दु विदुषाणां अपभ्रंश और गीतः अन्तरी सप्तः १८

अपभ्रंश गीतों कि वह देर तक इसे नहीं खड़े खड़े सुनते रहे। इन्होंने देखा कि इस देहाती जुल में बिहग, कामोद और सोरठ का ऐसा ऐसा चीन पुलने राखी रागों की बड़ी सुन्दर मिलावट है। वह इस जुल को गुलजुलाते हुये बर आये। कई दिन तक इसी पर काम करते रहे और फिर इसे अपने अतर पर बजाकर बरबार में भी सुना दिया लोगों को बेहद पसंद आया। इस नये राग का नाम पूछा गया। तब इन्होंने सारा क्रिया बताया और इसका नाम रेकर्ड करा देने की कोशिश नहीं की है। प० राम नरेश त्रिपाठी ने अपभ्रंश 'आस गीत' नाम की किताब में सैकड़ों आम गीत इकट्ठे कर अपना तो विषय है पर अब तक इनको देहाती गाने वालों से गवा कर इनके रेकर्ड नहीं बनवा सिये जाते तब तक इनकी गायकी या जुलों का पला पढ़ी लिखी दुनिया को न चलेगा। अब हिन्दुस्तान आबाद है। कोई बजाह नहीं कि एक आबाद देश में संस्कृति के इतिहास से संभव रखने वाली इन चीजों की तरफ लास तौर से न्यान न दिया जाय। और अगर जल्दी ही इस तरफ ध्यान न दिया गया तो यह सब गीत और जुलें लोप हो जायंगीं। हमें और भी दुख है कि देहाती दुनिया भी अब अपने पुराने गीतों को भूल चली है। इसी तरह शादी ब्याह, जनेऊ, आदि संस्कारों के मौकों पर गाए जाने वाले गीतों का रिवाज भी उठता जा रहा है। दुनिया के आबाद देशों में लोक विद्या का एक अलग विभाग या मुहकमा हुआ करता है। यूनिवर्सिटियों में भी इसके क्लास होते हैं। अगर देहाती आबाद सरकार इन तरफ जल्दी हो ध्यान नहीं देगी तो यह भी हमें हमेशा के लिये लोप हो जायंगीं।

بنی ہند      ہندوستان کلمہ اور عقیدت      جنوری ۱۹۱۷ء  
 چھٹی گئی کہ وہ دیر تک ایسے وہیں کھڑے کھڑے سنتے رہے۔  
 مہنتوں نے دیکھا کہ اس دیوانہ مہنت میں پہاڑ، کامود اور سوہاگ  
 بادشاہ ایسے تین بڑے شاہی راجوں کی بڑی مسند طاوت  
 ہو۔ وہ اس مہنت کو لگاتار دے ہوئے کھڑے۔ کئی دن تک اسی  
 پر کام کرتے رہے۔ پھر اسے اپنے بستر پر جب کہ صدار میں  
 بھی لٹا دیا۔ لیکن نہ بے حد پسند آیا۔ اس نے رات کا  
 نام لے لیا گیا۔ تب انہوں نے سارا قصہ بتایا اور اس کا نام







क्या दिनांक हिन्दुधर्माधीन नकर और संगीत जनवरी सन् १८८०

इतना सुप्रसन्न बना दिया कि वह पुराने अरुणि सुनियों की बनोली सूर्य ग्रह से निकले भौरों, भी बरौरा पांच या ढी बुधियायी रागों का सुझावना करने लगे. यह हिन्दुस्थान में हिंदू और मुसलमानों की सुखी मिली संस्कृति की बेजोड़ मिसाल है. संगीत की मायूली जानकारी रखने वाला भी कह सकता है कि काफी राग की सुन देसी शंखी की सुन से हृष्य मिलती है. इस काफी को अपनी सुंदरो ने पहले पहले 'राग' का रूप दिया जो मँजले मँजले, अरुन्माय राह दँगीले के जमाने में यहाँ तक जमान बढी कि बदे से बदे रागों के सुझावले में रखा जाने लगा. हालाँ कि चीनकार और युरपिये आसीर तक काफी बरौरा से किमकते रहे पर राग संगीत में इनका स्थान तो हो ही गया. असीर, जूसरो का ही बनाया हुआ ईमान राग तो इतना जमान कि इसमें सुरप्र भी बहुत से बने और चीनकारों ने इसे दिला, कोक कर जपनमा. इसी तरह जैजैवंली और शिलक भी बहुत ऊँचे रहे. जैजैवंली कान्दरों की, और शिलक दोधी या आसावरी की बनंत में पहुँची.

جنتی  
ہندستان  
ہندستان



परमेश के बाहर बहुत से लोगों में फैली। इनके घरों में वह नियम सा था कि अपने पुत्रों के बाहर वह किसी को अपना कल नहीं सिलखाते थे, पर इनके घरों से वह नियम लोगों को और और चीजें सिलखाते रहे, अपनी खास धरमाव खाँ ने नवाब जुजुबुरौला को सितार सिलखाया और इनसे भी ज्यादा गुलाम सुहभमद को बड़े सितार पर आलाप की पूरी गालीम दी। यही बड़ा सितार आगे चल कर सुराबादर कदवाया और गुलाम सुहभमद के बेटे सज्जाद सुहभमद इसके साथ से बड़े बस्ताद हुए, इन्होंने सज्जाद सुहभमद के रागिर्द भरपूर सितारिये इस्साह खाँ और उनके बेटे इनायात खाँ वे जो हिन्दुस्थान में साथ से बड़े सितारिये माने गये, इनके लड़के बिलायत खाँ मौजूद हैं और यह भी अच्छा नाम कर रहे हैं, सज्जाद सुहभमद खाँ राजा अर्वाह मोहन ठाकुर के दरबारी गुनी थे और कलकत्ते में इनको सुने हुए बहुत से लोग अब भी मौजूद हैं, पर इन्होंने सिलखाया और किसी को नहीं।

इसी तरह प्यार को साहब ने भी अपने घराने के बाहर अपनी  
 किया था, खूब, खूब प्रचार किया. वो तो इनके शार्पार्ण बोखों हुए  
 पर सब से ज्यादा इन्त्योंने अपने भींचे महादुर सेन को बताया. इनके  
 यह इनके खास शार्पार्ण बेतिया के राजा नंदकिशोर और टंक  
 के नबाब असमद बंग महादुर थे. ज्ञान देने की बात यह है कि  
 महादुर सेन को वा इन्होंने राजा को पूरी जाजीब दी, पर बेतिया

جہاں سے لکھا ہے کہ یہ ایک ایسا فن نہیں سکھاتا ہے۔  
 مرنے کے باہر بہت سے لوگوں میں پھیل گیا۔ ان کے لیے تک نہ تھیم  
 لکھا کہ اپنے سب کے باہر یہ کسی کو ایسا فن نہیں سکھاتا ہے۔  
 ان کے وقت سے یہ نیم ٹوٹ چلا۔ پر انھوں نے بھی یہ نیم تو  
 لیا ہی کہ باہر کے لوگوں کو اور اور چھری سکھاتے رہے، اپنی  
 ماس چھری یعنی بین اور باب اپنے ہی تک رکھی۔ امر کا خاں  
 نے قلاب تکلیب اللہ کو استاد سکھایا اور ان سے بھی زیادہ  
 غلام محمد کو بڑے استاد پر آلاپ کی پوری تعلیم دی۔ یہی  
 چرا استاد آئے جیل کو مشہور سکھایا اور غلام محمد کے بیٹے  
 سجاد محمد اس کے سب سے بڑے استاد ہوئے۔ انھیں  
 سجاد محمد کے شاگرد مشہور استاد کے امداد خاں اور ان کے  
 بیٹے عنایت خاں تھے جو ہندستان میں سب سے بڑے مشایخ  
 مانے جاتے۔ ان کے لڑکے ولایت خاں مہمود لہی اور یہ بھی اچھا  
 نام کر رہے ہیں۔ متحدہ علی خاں رام پندر مورخ شاگرد  
 دہادی لکھی تھے اور لکھتے ہیں ان کو محض ہوئے بہت سے لوگ  
 اب بھی مہمود ہیں، پر انھوں نے سکھایا اور کسی کو نہیں۔  
 اسی طرح پیسار خاں صاحب نے بھی اپنے گھرانے کے باہر اپنی  
 قادیان کا خوب خوب پرچار کیا۔ یوں تو ان کے شاگرد بیسیوں ہوئے  
 پر سب سے زیادہ انھوں نے اپنے بھائی کے شاگردین کو بتایا ان کے  
 ہمہ ان کے خاص شاگرد بہتیا کے رام چندر کشدہ اور شکر کے  
 قلاب عصمت جنگ ہمارے تھے۔ دھان دھپنے کی بات یہ تو کہ  
 جہاں سے لکھا ہے کہ یہ ایک ایسا فن نہیں سکھاتا ہے۔



کتاب دینار دینارنامہ کی کتاب اور ساری کتابوں میں  
 اور ان کے ناموں سے ان کے ناموں سے ان کے ناموں سے (اور ان کے ناموں سے)

اور ان کے ناموں سے ان کے ناموں سے ان کے ناموں سے (اور ان کے ناموں سے)

اور ان کے ناموں سے ان کے ناموں سے ان کے ناموں سے (اور ان کے ناموں سے)

اور ان کے ناموں سے ان کے ناموں سے ان کے ناموں سے (اور ان کے ناموں سے)











नया हिन्दू हिन्दुस्तानी कलमर और संगीत जनवरी सन १८८८  
 कैद हो कर कलकत्ते के मटिया बुर्ख में कैद रहे उन दिनों अफ़रेजों  
 से ज़ाख तौर पर इज़ाज़त लेकर बासित खां को वह अपने साथ  
 ले गये थे।

करीब दो साल वासित खां कलकत्ते रहे और इस बीच इन्होंने बहुत से लोगों को तालीम दी जिनमें सबसे मशहूर थे उस्ताद नियामत उल्ला खां सरोदिये. यह लोग सरहद्दी पठान थे. सरोद इनका क्रौमो बाजा है. नियामत उल्ला को सिकं साल भर वासित खां से तालीम मिली पर सरोद पर अगर कोई रबाब के पूरे करतब दिखा सका तो नियामत उल्ला खां और फिर उनके बेटे करामत उल्ला खां और कौकब खां साहब ही. इनके अलावा हारुणार ठाकुर नाम के एक बांगाली राजा को भी वासित खां ने अच्छी बालीम दी थी. कलकत्ते में एक बहुत बड़ी सभा करके इन ठाकुर साहब ने वासित खां को 'संगीत-नायक' की पदवी दी थी. इनकी तालीम का अंतग भी कुछ अजीब था. पहले बहुत दिनों तक यह रंजर साधन ही कराते थे जैसा कि ज्ञात खां ने इन्हें कराया था. राजा हारुणार को भी यह है महीने तक सरगम और उनके पलटे ही रटाते रहे. वह ऊब चले. पर खां साहब ने बताया कि मुझे बारह बरस तक सरगम ही रटाया गया था, तुम तो छै महीने में ही ऊब गये. इसके बाद के छै महीनों में ही उन्होंने खास खास सभी रागों की तालीम राजा साहब को दे दी.

हम देखते हैं कि बड़े गुनी जितने भी हुए हैं उन्हें एक लम्बे बरसे तक सरगाम ही रटाया गया है. अलाउद्दीन खां भीहर बाले खिलजी बर्बा हो चुकी है. बाराह बरस तक स्वर और अलंकार

نیا ہند  
ہندوستانی پھر اور سنگیت  
جنوری ۱۹۱۷ء

قید ہو کر اگلے کے مٹا بُرج میں قید رہے ان دنوں انگریزوں سے فحاشی  
طور پر اجازت لے کر باسط خاں کو وہ اپنے ساتھ لے گئے تھے۔  
قریب دو سال باسط خاں اگلے رہے اور اُس تک انھوں نے  
ہست سے لگوں کو تعلیم دی جن میں سب سے مشہور تھے استاد  
نصرت اللہ خاں سہروردی۔ یہ لوگ سرحدی پٹھان تھے۔ سروردی ان  
کا قوی باپا ابوی نصرت اللہ کو صورت سال بھر باسط خاں سے تعلیم  
لی بہ سروردی بہ لکھ کوئی بابا کے پورے کرتب دکھانے کا وقت تھا  
خاں اور پھر ان کے بیٹے کریم اللہ خاں اور کوکب خاں  
صاحب ہی۔ ان کے علاوہ ارگنار شاہ نام کے ایک جنگلی  
ایمان کو بھی باسط خاں نے اچھی تعلیم دی تھی۔ کلکتے میں ایک  
بہت بڑی جگہ ایک کے ان شاہکار صاحب نے باسط خاں کو  
رسیت۔ ایک اکی پیدہ دی تھی۔ ان کی تعلیم کا ڈھنگ بھی  
کچھ عجیب تھا۔ پہلے بہت دنوں تک یہ سہ سادھن ہی کرتے تھے  
جیسا کہ صوفیوں نے انھیں کرایا تھا۔ راجا ارگنار کو بھی یہ  
تھے مینے تک سرگم اور ان کے بیٹے ہی دھاتے رہے۔ وہ انہیں  
چلے۔ بہر حال صاحب نے بتایا کہ مجھے بارہ برس تک سرگم ہی دھاتا  
تھا، مگر وہ تو مجھے مینے میں ہی اُور گئے۔ اس کے بعد مجھے چھ مہینے  
میں ہی انھوں نے خاص خاص سبھی اُور کی تعلیم دیا صاحب کو دس دن  
اکم دیکھتے ہیں کہ بڑے گنی جتنے بھی ہوئے ہیں انھیں ایک  
بے عرصے تک سرگم ہی دھاتا گیا ہو۔ علاوہ الدین خاں میر والے  
جن کی جیڑھا ہو چکی ہو، بارہ برس تک سرگم اور انکار



नवा हिन्दू हिन्दुस्तानी कलाचर और संगीत जनवरी सन् १९८८  
सावते रहे हैं. फ़ैयाज़ खां साहब (आफ़ताबे मौजूकी) १४ बरस  
की छमर तक सिर्फ़े सरगम याद करते रहे हैं.

एक दृष्टि का क्रिसमा है कि टिकरी में सात भर तक बारिश न होने की वजह से अकाल पड़ा. सारी प्रजा मुखों मरने लगी. राजा साहब ने वासित खां को बुला कर कहा कि आपके जुजुग मिथां तानसेन मलार गाकर पानी बरसा सकते थे, आष में भी वह करतब होना चाहिये. वासित खां ने कहा-वह लोग अवतारी पुरुष थे. उतकां साधना इनसानो ताकत के बाहर की बात थी. हम लोग तो उनके सामने कुछ भी नहीं. पर राजा साहब ने बहुत ज़िद की. आखिर इन्होंने तीन दिन तक अपने जुजुगों मिथां तानसेन की मूरत सामने रख उनका ध्यान किया. फिर मिथां-मलार राग का आवाहन लगातांर सात दिन तक किया. कहते हैं सातवें दिन तीसरे पहर सबभुब आकाश बादलों से घिर गया और रात को बनघोर बारिश हुई. इनके मलार गाने के फल से हो या उस दिन बारिश होनी हो या, जो भो हो, बारिश हुई जरूर. राजा साहब ने इन्हें कई गाँव दिये जो पुरवहा पुरत के लिये भागी की वीर पर इनके खानदान को लिख दिये गए.

بنیامین  
ہندستان کی چار اہم سنگتیں  
جندی شکر  
سادھو ریجہ ہیں۔ تینوں خلیفہ صاحب آفتاب موسیقی ۱۲۱ برس  
کی عمر تک صرف سرنگریا کرتے رہے ہیں۔  
۱۰ سال تک نہ کھانا کھا کر اسی طرح خالی صاحب کو چیری کے راجا صاحب نے  
پیسے آدھ سے بکرا بھیجا۔ یہ گئے۔ یہ اپنا گستا گیا کے اس کو بھروسے کے  
بعد سے آخری دم تک یہ چیری اور لکھا میں ہی رہے۔ چیری کے  
راجا صاحب کو خوب خوب سکھایا اور گیا کے کچھ سنگت پر بھی پڑنے

دھرم سے اگلاں بھڑا۔ ساری بڑھ بھجولوں مرنے لگی۔ راجا صاحب نے باسٹھا  
 کو ٹاکر کہا کہ آپ کے بزرگ میاں تان سین ملہ لگا کر پانی برساتے تھے،  
 آج آپ ہیں بھی وہ بزرگ ہونا چاہیے۔ باسٹھا خاں نے کہا: ”وہ لوگ اگلاں  
 چلے پڑے تھے۔ ان کی سادھنا انسانی طاقت کے ابھرنے کی بات تھی۔ آج  
 لوگ تو ان کے سامنے کچھ بھی نہیں، پر لاٹھا صاحب نے بہت ضد کی۔  
 آخر انھوں نے تین دن تک اپنے بزرگ میاں تان سین کی مورت سامنے  
 رکھ کر ان کا دھیان کیا۔ پھر میاں - ملہ لگ کر آقا بہن لگاتار سات  
 دن تک کیا۔ کہتے ہیں سراقویں دن تیسرے ہی دن سے آگلاں بادلوں  
 سے پھیر گیا اور کھات کو کھنگھد بارش ہوئی۔ ان کے کارگزار نے کے پھل  
 سے ہو یا آس دن بارش ہوئی ہی تھی جو بھی ہو، بارش ہوئی ضرور  
 راجا صاحب نے انھیں کہی گئیں وہ بے جو کھتا ایشیت کے لئے مٹائی  
 کی طور پر۔ ان کے خاندان کو کھ دے دیئے۔







نمایا دینار دینارستانی کمال پور اور संगीत जनकरी सप्त १८

मजल करने वाले जाया करते थे. प्राणायाम (हवसेवम) का साधन वह निश्चय से करते थे. गया में मन्दिर बहुत हैं. इनका ज्यादातर बड़ मन्दिरों में मजल बैठता में ही करता था. यह सच्चे साधू थे. इनके रचे हुए गुराणों में महादेव और सरस्वती की प्रार्थना की गई है.

जपर सां, प्यार सां और वासित सां इन तीनों माहयों में से प्यार सां ने शाही नहीं की थी. उन्होंने अपनी बहन के लवके बहादुर सेन को गोद लेकर अपनी पूरी विद्या सिखावाई. जपर सां के चार बेटे थे—कायम अली सां, सारिक अली सां, अहमद अली सां और लिसार अली सां. इनमें से बंस चला सिक्र कायम अली का. इनके लवके का नाम कासिम अली था. इन चारों माहयों में कायम अली और सारिक अली ने अपने जुबुनों का नाम बर्कतार रक्खा. कायम कर सारिक अली माहसात और संगीव शाही की जानकारी में सबसे आगे निकल गए. इन्हें लोग 'पंडित' कहा करते थे. इन्होंने संस्कृत के भाषा पंडितों से भाषायका संस्कृत पढ़ी थी और इलोकों का पाठ वो ऐसा सुंदर और चारखा इतना सही करते थे कि कारी के पंडित तक इन्हें मान गए. नवीये यह थे ही. रागों में जब यह गीतगोविंद के पदों को गाते तो सुनने वालों में हाथ तोला नच जाती थी. इनके समेरे आई बहादुर सेन और इनमें वेद का बट यही थी. बहादुर सेन में जानकारी ज्यादा न थी, पर हाथ में वेद, कुदरती मिठाव और 'रियाज' बहुत ज्यादा था, जिसकी वजह से मद्रिकल ज्यादातर बहादुर सेन के ही हाथ रहती थी. और से राग में और सा सुर किस तरह बरतता चाहिये इस

نمایا دینار دینارستانی کمال پور اور संगीत जनकरी सप्त १८

بھین کرنے کے لیے جایا کرتے تھے۔ پرائام (ہوسےو) کا سادھن سے کرتے تھے۔ گیا میں مندر بہت ہیں۔ ان کا زیادہ تر وقت مندروں میں بھین بیٹھ کر ہی کرتا تھا۔ یہ سچے سادھو تھے۔ ان کے بچے ہم بیٹھوں میں بیٹھ کر اور سرگرمی کی پڑھتھا کی کرتی تھی۔

ظفر خان، پربار خان اور باسط خان ان تینوں بھائیوں میں سے پربار خان نے غلامی نہیں کی تھی۔ انھوں نے اپنی بہن کے بڑے بھائی میں کو گود لے کر اپنی پوری دنیا سکھائی۔ ظفر خان کے چار بیٹے تھے—کاظم علی خان صادق علی خان، احمد علی خان اور نثار علی خان۔

ان میں سے کچھ چاروں کاظم علی خان کا۔ ان کے بڑے کا نام کاظم علی تھا۔ ان چاروں بھائیوں میں کاظم علی اور صادق علی نے اپنے بڑوں کا نام برقرار رکھا۔ خاص کر صادق علی ملاقات اور صحبت ظفر کی جان کا ہی میں سب سے آگے نکل گئے۔ انھیں لوگ پندت، کن کرتے تھے۔ انھوں نے سنسکرت کے بڑا فن پندت سے بااختصاص سنسکرت پڑھی تھی اور اشوکوں کا پانچ تو ایسا مشہور اور آثار ان کے کچھ کرتے تھے کہ کاشی کے پندت تک انھیں مان گئے جو کہتے ہیں تھے ہی۔ انھوں میں جب یہ گیت گوند کے پندوں کو کہتے تو کہنے والوں میں ہر ایک کو جانی تھی۔ ان کے غم سے بھلائی بہانہ ہیں اور ان میں ہر ایک طاقتور تھی۔ بہادر میں ہیں

جانت کاری زیادہ نہ تھی۔ ہر پانچ میں سے صد قدی مٹھاں اور 'سیاہی' رحمت زیادہ تھا۔ ان کی وجہ سے محفل زیادہ تر بہادر میں کے ہی تھے

وہ تھی کہیں سے ایک ایک کلمہ سا شعر کہیں طرح برتنا چاہئے اس







نوا دھیت۔ دھیتورانی کالہر और संगीत जनवरी सव '४८

मार्ग के लकड़ों के पहले हो बहादुर सेन से बजवाने की कैफियत होते हुये उन्कोने कहा कि बहादुर खोटा है, पहले यह थोड़ा बजाते तब तुम लोग बजाना, पर भीतर से उन्हें पक्का यकीन था कि बहादुर सेन के बजाने के बाद और किसी का गाना बजाना हरगिज नहीं उम सकेगा, और मुमकिन है जकर खां के लकड़ों को फिर बजाने को दियमत हो न पड़े. अक्सर ऐसा हुआ करता था कि जिस महकिल में पहले बहादुर सेन बजा चुकते थे उसमें फिर काजम अली और सादिक अली बजाना नहीं पसंद करते थे. बजाह इसकी जाहे जो कुछ भी हो. असल में बात यह थी कि जकर खां को हुकम था कि जिस महकिल में बहादुर सेन शरीक हों उसमें तुम लोग दिल्सा मत लिया करो. खैर, तो बहादुर सेन ने बिना बजाया, दो घंटे जालाप किया, और सारी महकिल फड़क उठी. सबने जी खोलकर तारीफ की. जब यह पूरा बजा चुके तब थार खां ने आपने भतीजों से भरी सभा में आवाज उंची करके कहा—“अब इसके बाद तुम लोगों को और कुछ मालूम हो तो बजाओ”. काजम अली और सादिक अली ने अपने जुबुनों का ध्यान कर रबाब उठाई. बहादुर सेन ने सुरसिंगार बजाया था, इन्होंने रबाब बजाई. दोनों बाजों की तासीर अलग अलग है. सुरसिंगार बहुत मीठा और और नीचा जोलता है पर रबाब की आवाज बहुत उंची होती है. खैर, तो रबाब पर बिहाग के स्थाई अंतरे पूरे कर यह यकायक जब एक तब ही रास्ते से सचारी में घुसे तो ऐसा जान पड़ा मानो कहीं से बाँध छूट हो गया हो. सारी महकिल में सनसनी पैदा गई और शब्द ‘सुरंगत अस्वा’ की गूँह अकरी लगी कि देर तक रुकी ही

نہایت  
ہندستانی لکچر اسٹیلیٹ  
جندی مشہور  
بجائی کے بلکل کے پہلے ہی سادہ سین سے بجائے کی کیفیت دیکھ  
نے انہوں نے لاکھوں بھڑکائی. پہلے یہ غلطی بجائے تب ہم جوں بجا  
پر بحیرت سے انھیں لگا فطین تھا کہ سادہ سین کے بجائے کے بعد  
کسی کا غلطی بجا کر گزرتی نہیں جم کے ہوا. اور انھیں یہ غلطی خال کے  
بلکل کو پھر بجا کی بہت ہی نہ ہنس. اکثر ایسا ہوا کرتا تھا کہ  
جس غلطی میں پہلے سادہ سین بجا جاتے تھے اس میں پھر غلطی  
اور صادق علی بجا نہیں پسند کرتے تھے. وہ اس کی پابندی نہ  
کرتے تھے. اصل میں بات یہ تھی کہ غلطی کو حکم تھا کہ جس غلطی  
میں سادہ سین ضرر پہ اس میں ہم لوگ کھت مت لیا کرو.  
خیر، تو سادہ سین نے بہانہ بجاا، وہ غلطی آپ کیا اور سادی  
غلطی پھر ایک آگلی سب نے ہی کھول کر تصویر کی. جب یہ لہرا  
بجائے جب یہ پسند خال نے اپنے کھینچوں سے پھری بھارتیں  
آواز اونی کر کے کہلا—“اب اس سے بعد ہم لوگوں کو اور کچھ معلوم  
ہو تو بجاؤ”. کاظم علی اور صادق علی نے اپنے بڑوں کا دھیان کر  
باب اٹھائی. سادہ سین نے سرسنگار بجا یا تھا، انھوں نے  
باب بجائی. وہیں باجھ کی تاثیر ایک ایک ہو. سرسنگار بہت  
مٹھا اور نیچا بولتا ہے یہ باب کی آواز بہت اونچی ہوتی  
ہو. خیر، وہ باب پر بہانہ کے استغالی (نچر) پورے کر کے  
پاک کر جب ایک سے ہی لائے سے سجادی میں گھسے تو ایسا جان بول  
لا لہریں سے چاند آمد آگیا ہو. سادی غلطی میں سنسنی نہ ڈگتی اور  
پائے سجات لائے کی وہ مجبوری کی کہ وہ ایک کی











गारुधीर

## सुके प्यार की चाँदनी में सुला दो

( श्री रघुवीर सहाय )

सुके प्यार की चाँदनी में सुला दो.

सुनहरी सजी जब थी चारों दिसाहँ

अदाओं में अपनी क्यामत खियाए

ये क्योँ छा गई हैं गगन में पटाहँ

कहीं चाँद मेरा न खिप जलमें जाए

सुला दो—अरी, नींद मुझको सुला दो

सुके प्यार की चाँदनी में सुला दो.

अजब भीनी भीनी महकती हवाएँ

भबुर अपकियाँ दे के हमको सुलाएँ

ये सपने अजब हमको किसने दिलाए

कहीं फिर से एक बार आइ आ न जाए

सुला दो—अरी, बात जग की सुला दो

सुके प्यार की चाँदनी में सुला दो.

مجھے پیار کی چاندنی میں سلا دو

( دشتری نگہ بدیر سلائے )

مجھے پیار کی چاندنی میں سلا دو

ادائوں میں اپنی قیامت چھپائے

تو کہیں چھائی ہی میں کھن میں گھٹائیں

کہیں چاند میرا نہ چھپ ان میں جائے

سلا دو — ادی، نیند مجھ کو سلا دو

مجھے پیار کی چاندنی میں سلا دو

جب بھیجی بھیجی سکتی ہو

نہ سو چٹکیاں دے کے آ کر سلاؤں

یہ سننے پر جب آ کر کس نے دکھائے

سلا دو — ادی، بات جب کی چھپا دو

مجھے پیار کی چاندنی میں سلا دو

( ४४ )

( ५५ )



# راشر پرجاشا کا سوال اور پکاری نہیت

دوسرا احمد صاحب 'الودھ'

پارے دوسرے کی سوال کی طرح پجاشا کا سوال بھی ایک  
ایک سوال ہے۔ عام جنتا کی بیداری نے اللہ ان طاقتوں نے جنہیں  
نے عام جنتا کو بیدار کر دیا ہے، انھوں نے ہی اس سوال کو بھی

پیدا کر دیا ہے۔

پکاری ساری زندگی میں جو چیز سب سے زیادہ کھلی چلی  
جو یا جس میں ہم اللہ سب چیزوں کا محسوس دیکھ سکتے ہیں وہ  
سیاست یعنی تاریخ ہے۔ عام جنتا کو اللہ ساری کے جڑ سے  
(۱) جیسے نوپ کو ہم ملک کی سیاست میں ہی دیکھ سکتے ہیں۔ اس  
کے فیصلے ہم جنتا کے زیادہ سے زیادہ نزدیک پہنچتے ہیں۔ اس  
طرح سیاست ایک طرف تو ہماری ساری سماجی زندگی کا محسوس  
ہو، اور دوسری طرف سطح پر ہمارے ملک میں ہی ہماری زندگی اور  
زندگی کی اہمیت ہے۔ پجاشا ۵۵ جنوری ۱۹۵۱ء ہماری سماجی زندگی کے  
شرع اللہ آؤں گا وہ ہمارے جیسے پیکر پر ہماری سماجی جموں  
کو پکڑ سکتے ہیں۔ سماجی جموں کے ساتھ پجاشا کا نا دیا ہی ہے  
جیسا زندگی کے ساتھ پڑاؤں کا۔

اگر ہم آج کی مہمانی اللہ مادی زندگی دونوں پر  
نکالے جائیں تو ہمیں پتہ چلے گا کہ آجی ایک طرف تو اپنے  
آپ کے دوسروں سے پیکر کھٹا چاہتا ہے، اپنے دوسروں سے

## راشر ماہی کا سवाल और हमारी जहनिघत

(रसूल आहमद साहब 'अबोध')

हमारे दूसरे मुलकी सवालों की तरह भाषा का सवाल भी एक  
आहम सवाल है. आम जनता को बेदारी ने, और जन ताकतों ने  
जिनहोंने आम जनता को बेदार कर दिया है, उन्हें ही इस सवाल  
की भी पैदा कर दिया है.

हमारी समाजी चिन्तनी में जो चीज़ सब से ज्यादा खुली  
बनकरती है, या जिसमें हम और सब चीज़ों का आकस देख सकते  
हैं वह सियासत याने राजनीति है. आम जनता को और समाज  
के बड़े से बड़े रूप को हम मुलक की सियासत में ही देख सकते हैं.  
कसी के बारे में हम जनता के ज्यादा से ज्यादा तबदीक पहुँचते हैं.  
इस तरह सियासत एक तरह तो हमारी सारी समाजी चिन्तनी  
का आकस होती है और दूसरी तरह समाज बनाकर रहने में ही  
हमारी चिन्तनी और चिन्तनी की अवलियत है. भाषा वह चीज़ है,  
हमारी समाजी चिन्तनी के शुरु और आखिर का वह सिया है जिसे  
पकड़ कर हम पूरे समाजो जीवन को पकड़ सकते हैं. समाजी जीवन  
के साथ भाषा का नाता बिल्कुल वैसा ही है जैसा चिन्तनी के साथ  
भाषा का.

अगर हम आहमी की रुहानी और आरी चिन्तनी दोनों पर  
गौर करें तो हमें पता चलेगा कि आहमी एक तरह तो अपने  
आपको दूसरों से अलग कर रखना चाहता है, अपने को अलग से











और बंगालों के बोध से एक नयी बहती है, नयी का पानी कितना साफ है, पवित्र तो कलेजा ठहरा हो जाए, बकान सिट जाए, और एक रास्ता साहब का वह पक्का तालाब है, जिसमें बाट और धीरे-धीरे बनी हुई है। अगर कितनी कार है उसके पानी में। पीने का क्या सवाल, नहाया भी नहीं जा सकता, कितनी बदबू आती है, यह है फर्क, कुरत को जनता को देने और कुछ लोगों की ईजाद की हुई बोध में। जोवन देने वाली बोधें समय के बहाव के साथ, खुद ही रूप ले लेती हैं। उन्हें देखनी इथोरी लेकर गढ़ना नहीं पड़ता, और गढ़ो हुई बोध समय के बहाव को कभी रोक नहीं पाते— जनता को भाषा, समाजी भाषा, हिन्दुस्तान की कौमी जवान जो भाषा हमारो समाजी कितरत का तकाजा है उसे बनाना नहीं है, न बनाना जा सकती है। बह बनी बनाना है, सिर्फ हमें उसे कुछलाना छोड़ देना है। सबसे बड़ी मुसीबत यही है कि जनता को कुरतरी मोली का, जिसे कबोर साहब ने 'बहता नोर' कहा है, हम तरह तरह से कुछलाने, तोड़ने, मरोड़ने और बिगाड़ने हैं। हिन्दुस्तानी या कौमी जवान के सामने सबसे बड़ा मसाला यही है। भाषा के बारे में टॉम आइने वाले लोगों में दो तरह के जीव शक्ति हैं। एक वह जो एक भाषा, एक कौमी जवान को बात ही नहीं सुनना चाहते, और जिन्हें इस बात को सुनकर ठेस लगती है। दूसरे वह हैं जो जवान की एकता, कौमी जवान या हिन्दुस्तानी के तरफदार हैं पर जिनके दिल में कोई न कोई चोर छिपा बैठा है।

हमारो सारी बिनवारी—समाजी और बिनवारी—में सबसे कुछ भी बात है—हिन्दू, मुसलमान, बुद्धि

اور ہندوستان کے لئے ایک نئی روشنی کا اندازہ کیا جائے گا۔ ایک نئے اور کھلی ہوئی دنیا کے لئے ایک نیا راستہ ملے گا۔ اور ایک نیا صاحب کا وہ نیا طالب ہو، جس میں کھلے اور شریعتوں کی۔ ملے گی۔ نگرستی کا ہی اس کے پانی میں۔ اپنے کام کی سوال بنانا بھی نہیں چاہتا، کہنی بڑھاتی ہے۔ یہ جو فرق قدرت کی جنتا کی دین اور کچھ لوگوں کی ایجاد کی ہوئی چیز میں۔ جہنم دینے والی چیز سے کے بہانے کے ساتھ خود ہی لاپتہ لے لیتی ہیں۔ انہیں چھیننے سے کوئی شرم نہیں پڑتا، اور گرمی ملتی چیز سے کے بہانے کو کبھی تک نہیں پاتے۔ جنتا کی بھاشا، سماجی بھاشا، ہندوستان کی قومی زبان جو آج ہماری سماجی فطرت کا تقاضا ہے اسے بنانا نہیں ہو، نہ بنائی جاسکتی ہو۔ وہ بنی بنائی ہو۔ صرف ہمیں اسے بھٹکانا چھوڑ دینا ہو۔ سب سے بڑی مصیبت یہی ہو کہ جنتا کی قدرتی بلبل کا، جسے کہیں صاحب نے درست نہیں کیا ہو، اور طرح طرح سے جھٹھلنے کوڑنے، مروتے اور بگاڑتے ہیں۔ ہندوستانی یا قومی زبان کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ یہی ہو بھاشا کے بارے میں رائے اور رائے والے لوگوں میں دو طرح کے جھگڑاں ہیں۔ ایک وہ جو ایک بھاشا، ایک قومی زبان کی بات ہی نہیں سنتا چاہتے، اور جنہیں اس بات کو کوئی شرم نہیں ملتی ہو۔ دوسرے وہ ہیں جو زبان کی ایکٹائی قومی زبان یا ہندوستان کے طرفدار ہیں، جن کے دل میں کوئی نہ کوئی جھجکا ہو۔

ملی ساری ہند کی ساری ملکی ساری سب سے کھلی بات ہو۔ ملکی زبان



अं कोई ऐसा ऐसा नहीं जहाँ कोई मजहबों और धर्मों के मानते वाले न हों। अगर हिन्दुत्वान ही ऐसा मुल्क है जहाँ हिन्दू और मुसलमान अलग-अलग के अपनाय नहीं राजकाजी सिपासी कारवणों से सधियों के लिये कलकत्त जवान कर एक दूसरे के शिरो और सारे मुल्क के शिरो पर भार बन गये हैं। एक दूसरे का विरोध करना ही दोनों जवानों जवानों धर्मों का पाकान करना समझते हैं। नतीजा यह है कि किसी रूप में भी और जिस दिख में छिपा है फिर देखा जा प्रवेश कर दिख में हो तो कैसे हो ?

हिन्दू मुसलमानों दोनों में एक तो यह है जो कौमी ज़बान या भाषा की एकता जैसी बातों से अपना आसन हिलाता हुआ देखते हैं। दूसरे यह हैं जो मानते के लो कौमी ज़बान की एकता जैसी सब बातें मानते हैं मगर चोर दिला से नहीं निकलता। ऐसी हालत में हिन्दुस्थानी का आन्दोलन एक मसला बन गया है। लोग पूछते हैं, हिन्दुस्थानी किसे फरे। हर तरफ के आवाज आती है—हमारी ज़बान को, हमारी भाषा को। पूछते वाला चौपाहे तक आकर लौट जाता है और फिर अपनी कैकरीली पथरीली पगडंडी पर चढ़ना शुरू कर देता है। जो लोग कौमी ज़बान या जनता की भाषा की सुहाबनी छुराती घरत को कुठलाता नहीं चाहते उन्हें चाहिए कि अपने दिलों को दबोचें और उस चोर को जो दिला को घिराया समझ कर घुस बैठा है निकाल बाहर करें, और इस मामले में अपने आपको ज्यादा से ज्यादा ईमानदार बनाएँ। यह देखते कि यह हजारों राइड जो जनता तक पहुँच चुके हैं, उनके सामने किल्ली ठेकी और बल्ली से आ जाते हैं, आँदिले, रायों का मसाला को घसावा की ज़रूरतों के मुताबिक

Pr  
Guz?

ایشاد مجاشاد سال

五

میں کوئی دشمن ایسا نہیں جہاں کئی خدا ہیوں اللہ دھرموں کے ماتھے والے نہ ہوں۔ مگر ہندوستان ہی ایسا ملک اور جہاں ہندو اللہ مسلمان مذہب کے کلام نہیں واضح کا ہی سیاسی کاروائی سے صدیوں کے ٹکڑے کرکٹ کرکٹ کرکٹ کرکٹ ایک دوسرے کے لئے اللہ سارے ملک کے لئے ایک اکرم سطر بنے ہوئے ہیں۔ ایک دوسرے کا حدودہ کرنا ہی دونوں اپنے اپنے دھرموں کا پالٹ کرنا سمجھتے ہیں۔ نتیجہ یہ آکر کہ کسی مذہب میں بھی پور جس حل میں چھپا ہو پھر دوتا کا پرہیز اس دل میں ہو تو کہتے ہوئے ہندو مسلمانوں دونوں میں ایک تو وہ ہیں جو قوی زبان یا بھاشا کی ایکتا جیسی باتوں سے اپنا آسرا پاتا ہوا دیکھتے ہیں۔ دوسرے وہ ہیں جو ماننے کو تو قوی زبان کی ایکتا جیسی سب باتیں مانتے ہیں مگر چھپاؤں سے نہیں نکلتا۔ ایسی حالت میں ہندوستان کا اندرون ایک مسئلہ بن گیا ہو۔ لوگ پوچھتے ہیں، ہندوستانی کسے کہیں، دھرطن سے آواز آتی ہو۔ ہندی زبان کو، ہندی بھاشا کو۔ پوچھتے ہیں، چارے تک اگر کوٹ جاتا ہو اللہ پھر اپنی ٹکڑی مل پھریں گیلہ بندی پر جتنا شروع کر دیتا ہو۔ جو لوگ قوی زبان یا جنتا کی بھاشا کی مشہورانی قدرتی صورت کو جھٹلاتا نہیں چاہتے انہیں چاہئے کہ اپنے دھن کو تھولیں اور اس پھر کو جو حل کو پھر ورا سمجھ کر محسوس بیچنا ہو نکال باہر کریں، اور اس سارے میں اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ یکساں طرز بنائیں۔ وہ دیکھیں گے کہ وہ آزادوں متحد ہو جنتا ملک پہنچے جے یہاں ان کے سامنے لگتی تیراکی اللہ جلدی سے آجاتی











... ..

... ..

... ..

... ..

... ..

... ..

... ..

... ..

... ..

... ..

... ..



سوال کیا کہ وہ نہ تو پولیس نے پکڑے نہ پکڑا کر سارے میں سے کوئی نہ لیا گیا۔  
 ”اگرچہ وہ یہ کہتا تھا کہ اس بار میں سے کوئی نہ لیا گیا۔“

میں نے کہا کہ یہ کہتا تھا کہ اس بار میں سے کوئی نہ لیا گیا۔  
 ”اگرچہ وہ یہ کہتا تھا کہ اس بار میں سے کوئی نہ لیا گیا۔“

”اگرچہ وہ یہ کہتا تھا کہ اس بار میں سے کوئی نہ لیا گیا۔“

میں نے کہا کہ یہ کہتا تھا کہ اس بار میں سے کوئی نہ لیا گیا۔  
 ”اگرچہ وہ یہ کہتا تھا کہ اس بار میں سے کوئی نہ لیا گیا۔“

”اگرچہ وہ یہ کہتا تھا کہ اس بار میں سے کوئی نہ لیا گیا۔“

”اگرچہ وہ یہ کہتا تھا کہ اس بار میں سے کوئی نہ لیا گیا۔“

”اگرچہ وہ یہ کہتا تھا کہ اس بار میں سے کوئی نہ لیا گیا۔“

”اگرچہ وہ یہ کہتا تھا کہ اس بار میں سے کوئی نہ لیا گیا۔“

”اگرچہ وہ یہ کہتا تھا کہ اس بار میں سے کوئی نہ لیا گیا۔“

”اگرچہ وہ یہ کہتا تھا کہ اس بار میں سے کوئی نہ لیا گیا۔“

”اگرچہ وہ یہ کہتا تھا کہ اس بار میں سے کوئی نہ لیا گیا۔“

”اگرچہ وہ یہ کہتا تھا کہ اس بار میں سے کوئی نہ لیا گیا۔“

”اگرچہ وہ یہ کہتا تھا کہ اس بار میں سے کوئی نہ لیا گیا۔“

”اگرچہ وہ یہ کہتا تھا کہ اس بار میں سے کوئی نہ لیا گیا۔“



और मैं मुँह जोड़ बचाव देते ही मेरा पुराना दोस्त बन गया.

वही तजुर्ना मुझे २३ बरस की उमर में मिल हुआ.

✕  
 ✕  
 ✕  
 ✕

## लायलपुर के कुछ तालुके

गुजरातवाला मैं हम सायद चार दिन कुछ जमा कर देते।  
 अगर इन चार दिनों में मैं बहुत कुछ सीखा।

اور میرے لئے کھڑے ہوئے یہ میرا بڑا دوست بن گیا۔

میں خود چین میں انگریزی اسکول میں پڑھا تھا۔ مجھے انگریزی  
 زبان کی بلند تعلیم کی کافی پختان تھی۔ مجھ سے کئی بار لڑکوں  
 سے جھڑپ اور مار پیٹ ہوئی تھی اور جب کبھی میں ان کو کھڑک  
 پٹا ان پر غالب آجاتا تو وہ مجھ سے ہاتھ ملاتے اور جید گوشت ساز

附錄

میری جڑی کچھ ۲۲ برس کی عمر میں پھر ہوا۔  
اس کے بعد قریب ایک گھنٹہ بڑی گھٹ گھٹ کے ہم دونوں نے اپنی

کھیں۔ نہ ادا کرے راجہ نیشک و شیوہ پر۔ باقی ہوئی۔ بجٹ بھی کافی ہوئی۔

ہیں نے پٹھان صاحب کا کھڑی کھڑی سنائی۔ انھوں نے ذرا سا بھیجی ہمارے لئے میری ماتنی سینی اور وہ مائی ٹوید فریڈا اکھڑ گئے جواب دئے۔

اگر محل لا اور جلیان والا باغ کے قتل عام کے بارے میں بھی میں نے آن سے صاف صاف طریقے پر باتیں کیں۔ ہم دونوں کی رائے میں کافی فرق تھا

تو کہوں بے لطفی پیدا نہیں ہوئی۔

انہوں میں کچھ صاحب نے کھڑے ہو کر کچھ سے بڑے کھڑے سے

آنجناب کے لئے دعا ہے کہ وہ جلد صحت یاب ہو جائیں۔

x

۱۰۰

مگر ان چار

میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا ہے جنہوں نے

چشم بزم محراب نور بدلان پوز و زینہ ہونے چاہتی تھی۔ ایسے بغیر اگاری موٹر آگے چلتی تھی



और कुछ फासले पर हमारा पीछा एक पुलीस इन्स्पेक्टर कुछ कानस्टेबलों के ह्माएह दूसरी मोटर में कर रहा था.

हम एक मामूली मकान में-दिके थे. बोड़ी दर में यह हस्तपेन्टर  
साहब भी वहीं सराफीक हो आये.

मौपति हुये उन्होंने हमसे कुछ सबाल किये हैदर मेंहदी साहब ने उन्हें कबले सीधे जवाब दिये. यह उनका मजाक था मगर हमसेफटर साहब ने कौरन बड़े इतमीनान से उन जवाबों की बिना पर आपनी नोट बुक में जो जाहा दर्ज कर लिया.

इसप्रकार साहब ने बाड़ी ही दर के बाए कहता शुरू किया कि वह अपनी नौकरो से बेजार थे. मगर क्या करें, पेट के लिए हाकिमों का कहना मानना पड़ता था. उन्होंने हमारी देरा भली और ज़रूजानियों की तारीफ के पुल बांध दिये.

खाना खाने के वक़्त इन्सर्पेक्टर साहब को भी हमने अपना मेहमान बनाया। उनकी हालत रहम के ज़ाविक थी।

देखते देखते गायब

एक साहस, जो गालिबन हमारे साथ मोटर पर बतौर गार्ड के आया थे, मुझे एक पत्रिका के सम्पादक से मिलाने से गये. हम दोनों सीढ़ियों पर चढ़कर एक छोट से कमरे में पहुँचे. यहाँ एक सज्जन कुरता धोती पहने बैठे थे. यही सम्पादक थे. कुछ देर मैंने उनसे बातें की होंगी कि वह जल्दी से कुरसी छोड़ कमरे में से बिल्कुल बाहर भी दूरक भागे. मेरे कुछ समयक में नहीं आया कि



میں اپنے منہ سے پوچھا تو کہنے لگیں "ہاں" پر ہماری رات کو  
 ہمارے پاس کیا کیا سہارا ہے۔

میں نے کہا "ہاں" اور پھر پوچھا "کیا سہارا ہے؟"۔  
 "پوچھو" اور پھر پوچھا "کیا سہارا ہے؟"۔

میں نے کہا "ہاں" اور پھر پوچھا "کیا سہارا ہے؟"۔  
 "پوچھو" اور پھر پوچھا "کیا سہارا ہے؟"۔

میں نے کہا "ہاں" اور پھر پوچھا "کیا سہارا ہے؟"۔  
 "پوچھو" اور پھر پوچھا "کیا سہارا ہے؟"۔

میں نے کہا "ہاں" اور پھر پوچھا "کیا سہارا ہے؟"۔  
 "پوچھو" اور پھر پوچھا "کیا سہارا ہے؟"۔

میں نے کہا "ہاں" اور پھر پوچھا "کیا سہارا ہے؟"۔

میں نے کہا "ہاں" اور پھر پوچھا "کیا سہارا ہے؟"۔

میں نے کہا "ہاں" اور پھر پوچھا "کیا سہارا ہے؟"۔

میں نے کہا "ہاں" اور پھر پوچھا "کیا سہارا ہے؟"۔

میں نے کہا "ہاں" اور پھر پوچھا "کیا سہارا ہے؟"۔

میں نے کہا "ہاں" اور پھر پوچھا "کیا سہارا ہے؟"۔

میں نے کہا "ہاں" اور پھر پوچھا "کیا سہارا ہے؟"۔

میں نے کہا "ہاں" اور پھر پوچھا "کیا سہارا ہے؟"۔

میں نے کہا "ہاں" اور پھر پوچھا "کیا سہارا ہے؟"۔

میں نے کہا "ہاں" اور پھر پوچھا "کیا سہارا ہے؟"۔











‘‘आम दिव’ के ‘‘बिकट कहानी’’ में बताया गया है, क्या नहीं का सफाया  
 है, ‘‘बिकट कहानी’’ है लेकिन ‘‘बिकट कहानी’’ के विचारविरोध  
 का कारण यह बताया जा रहा है कि ‘‘बिकट कहानी’’ में जो विचार  
 दिए गए हैं, वे ‘‘बिकट कहानी’’ के लिए ‘‘बिकट कहानी’’ में दिए  
 गए हैं, कि जिस विचार का मैंने अपने विचारों के लेख में बिकट  
 कहानी है वह कोई दूसरी ही कहानी है, बहुत से शेर तो मिलते हैं  
 लेकिन ‘‘बिकट कहानी’’ में ‘‘बिकट कहानी’’ की कहानी बताती है जैसी कि  
 ११ वीं सदी, दिवरी में हो सकती है, अगर ‘‘बिकट कहानी’’ के  
 विचारों को बिकट कहानी है जो ‘‘बिकट कहानी’’, ‘‘बिकट कहानी’’, और महमूद  
 शेरवाली की कहानियों में हैं तो जरूर ऐसा हुआ है कि जब मेरे पास  
 बिकट कहानी, नवम्बर, कियोर मेस कलकत्ता में अपने लगते हैं तो  
 किसी ने उसे टीका किया है और उसके शेर जगह जगह से  
 बचते हैं लेकिन मतलब यह है रक्ता है, क्योंकि जो कहानी उसमें है  
 और जिसके नमूने मैंने अपने लेख में दिये हैं वह कहानी ११ वीं सदी  
 दिवरी में नहीं हो सकती।

कहानी को हल्लाया शेरवाली कहानी की बजाय यह भी कि मुन्गी  
 बिकट कहानी और फेलन के रक्ता के ‘‘बिकट कहानी’’ के सफा २५६  
 है, बिकट कहानी को हल्लाया शेरवाली का लिखा गया है और बिकट कहानी का  
 लिखने वाला भी कहानी को बताया गया है, लेकिन मालूम होला  
 है कि कहानी और मुन्गी बिकट कहानी को मालूम नहीं है।

‘‘बिकट कहानी’’ में जो विचार दिये गए हैं, वे ‘‘बिकट कहानी’’ में दिये  
 गए हैं, कि जिस विचार का मैंने अपने विचारों के लेख में बिकट  
 कहानी है वह कोई दूसरी ही कहानी है, बहुत से शेर तो मिलते हैं  
 लेकिन ‘‘बिकट कहानी’’ में ‘‘बिकट कहानी’’ की कहानी बताती है जैसी कि  
 ११ वीं सदी, दिवरी में हो सकती है, अगर ‘‘बिकट कहानी’’ के  
 विचारों को बिकट कहानी है जो ‘‘बिकट कहानी’’, ‘‘बिकट कहानी’’, और महमूद  
 शेरवाली की कहानियों में हैं तो जरूर ऐसा हुआ है कि जब मेरे पास  
 बिकट कहानी, नवम्बर, कियोर मेस कलकत्ता में अपने लगते हैं तो  
 किसी ने उसे टीका किया है और उसके शेर जगह जगह से  
 बचते हैं लेकिन मतलब यह है रक्ता है, क्योंकि जो कहानी उसमें है  
 और जिसके नमूने मैंने अपने लेख में दिये हैं वह कहानी ११ वीं सदी  
 दिवरी में नहीं हो सकती।



1944

11516

خیالی مجھوتا۔  
 ہندوستان سے لگی ہوئی آکر کی حد پر خیال ریاست ہو۔  
 انگریزوں کے یہاں رہتے ہوئے اپنی آزاد قومیں پر آزاد جیسی تھی۔  
 انگریزی فوجوں کو لڑائی کے لئے سپاہی دینا اس کا خاص کام رہا ہو۔  
 حال تک بڑی لڑائی میں اس نے ایک لاکھ سپاہی دے دیے۔ آج بھی  
 ہندوستانی فوج میں اس کے ستائیس ٹیلیوں ہیں۔ خیالی لوگ صورت  
 عقل میں تو چینی ہیں۔ یہ رہن سہی اور دھرم کرم میں بڑے پختہ  
 ہیں۔ خیالی کا ہندوستان جبرہ ہو اور اسی طرح خیالی ہندوستان  
 کا تیرہ ہو۔ یوں خیالی ایک ہندو ریاست ہی ہو۔ اور ہند ہونے  
 کے نام سے گورکھا پٹنوں کے بجائے میں پاکستان کو حق نہیں دے سکا  
 کیونکہ پاکستان اسے پاکستان فیشن نہ مان کر مسلمان فیشن ماننا ہو  
 اس لئے کہ یہاں مسلمان فیشن کی سقائیں ہیں ہندوستان کو سنی  
 اس لئے کہ یہاں سنی فیشن کی سقائیں ہیں ہندوستان کو حق  
 اس لئے کہ یہاں حق فیشن کی سقائیں ہیں ہندوستان کو حق  
 اس لئے کہ یہاں حق فیشن کی سقائیں ہیں ہندوستان کو حق







हमारे देश में बला बालाह कि यह सभ्यता का प्रयोग के लिए हमारे देश में किसे है सब एक ही सोचविचार है और हमारे देश की सभ्यता ही हमारे देश की भिन्न जगह है।

—भगवान् शिव

[illegible]

۱۔ یہاں پر ایک اور عجیب و غریب واقعہ پیش آیا ہے۔  
 ۲۔ ایک ایسا شخص ہے جس کا نام ہے "میرزا محمد علی خان"۔  
 ۳۔ یہ شخص ایک ایسا شخص ہے جس کا نام ہے "میرزا محمد علی خان"۔  
 ۴۔ یہ شخص ایک ایسا شخص ہے جس کا نام ہے "میرزا محمد علی خان"۔  
 ۵۔ یہ شخص ایک ایسا شخص ہے جس کا نام ہے "میرزا محمد علی خان"۔  
 ۶۔ یہ شخص ایک ایسا شخص ہے جس کا نام ہے "میرزا محمد علی خان"۔  
 ۷۔ یہ شخص ایک ایسا شخص ہے جس کا نام ہے "میرزا محمد علی خان"۔  
 ۸۔ یہ شخص ایک ایسا شخص ہے جس کا نام ہے "میرزا محمد علی خان"۔  
 ۹۔ یہ شخص ایک ایسا شخص ہے جس کا نام ہے "میرزا محمد علی خان"۔  
 ۱۰۔ یہ شخص ایک ایسا شخص ہے جس کا نام ہے "میرزا محمد علی خان"۔

نظم —  
 راجہ لعل علی گڑم تخت کو چکر ہوا بہ سوچند فن کو کوئی جگہ نہیں  
 وہ نہ سوچتا گڑم تخت کو بھی ایک شوق کے ساتھ چکر ہوا وہ لفظ  
 نہ کہ وہ سوچتا تھا کہ وہ لعل کے ہاتھ میں ایسا چکر نہ چلتا ہی  
 نہ کہ وہ سوچتا تھا کہ وہ لعل کے ہاتھ میں ایسا چکر نہ چلتا ہی  
 نہ کہ وہ سوچتا تھا کہ وہ لعل کے ہاتھ میں ایسا چکر نہ چلتا ہی  
 نہ کہ وہ سوچتا تھا کہ وہ لعل کے ہاتھ میں ایسا چکر نہ چلتا ہی



1992

11

三、

[illegible][illegible][illegible]

九

1947



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰



ہمارے لیے بہت اہم ہے۔ ہرگز اسے بھولنا نہ چاہیے۔ ہمارے ہر کام میں اس کی رہنمائی کرنی چاہیے۔ ہمارے ہر کام میں اس کی رہنمائی کرنی چاہیے۔ ہمارے ہر کام میں اس کی رہنمائی کرنی چاہیے۔

—مقامی اخبار

### ہندو یا ہینڈسٹانی—

ہندو یا ہینڈسٹانی کے بارے میں سب سے پہلے یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ کون سا قوم ہے۔ ہندو یا ہینڈسٹانی کے بارے میں سب سے پہلے یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ کون سا قوم ہے۔ ہندو یا ہینڈسٹانی کے بارے میں سب سے پہلے یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ کون سا قوم ہے۔

ہندو یا ہینڈسٹانی کے بارے میں سب سے پہلے یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ کون سا قوم ہے۔ ہندو یا ہینڈسٹانی کے بارے میں سب سے پہلے یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ کون سا قوم ہے۔ ہندو یا ہینڈسٹانی کے بارے میں سب سے پہلے یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ کون سا قوم ہے۔

### ہندو یا ہینڈسٹانی—

ہندو یا ہینڈسٹانی کے بارے میں سب سے پہلے یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ کون سا قوم ہے۔ ہندو یا ہینڈسٹانی کے بارے میں سب سے پہلے یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ کون سا قوم ہے۔ ہندو یا ہینڈسٹانی کے بارے میں سب سے پہلے یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ کون سا قوم ہے۔











... کے لئے ہے۔ اور یہی وہی ہے جو...

### —سورگ کا نام

... کے لئے ہے۔ اور یہی وہی ہے جو...

... کے لئے ہے۔ اور یہی وہی ہے جو...

... کے لئے ہے۔ اور یہی وہی ہے جو...

### —سورگ کا نام

... کے لئے ہے۔ اور یہی وہی ہے جو...

... کے لئے ہے۔ اور یہی وہی ہے جو...

... کے لئے ہے۔ اور یہی وہی ہے جو...







किया। किन्तु 'अपराधी' नामक बनावटी खर्च 'अपराधी' के आगे पड़ने पर वह बाल सुल गार्ड कि वे किया कि वे किया के मन्दिर के किया वे ही नहीं। कुछस आगे न बढ़ सका। दोनों बनावटी किया आगे के मिले में रख दिये गये। बनपर यह साक लिस कर टॉग दिया गया कि चार्ज बाह में पता चला कि किया बनावटी हैं इसलिये उन्हें आगे नहीं ले आया गया। गायब इन्हीं बनावटी कियाओं को अब सोमनाथ के मन्दिर में वे आकर लगाने की व्यवस्था ही रही है।

( 'इजिजल सेवक' से )

—मुन्दासाल

—सुन्दरबाला

इसलाम को इस देश में आए सात सौ बरस हो चुके थे. उस कफ़ शुरु का दौर अन्तम हो चुका था. उसका सीधा सादा रूप बदल चुका था. दुनिया के दूसरे धर्मों की तरह हठ. कटुता और अंधी मानवाभों के खोल उस पर चढ़ चुके थे. हिन्दुओं में भी ऊँच नीच, जात पात, छुआ छूत के अलावा तरह तरह की कुरीतियां और अंधी मानवाएं सच्चे धर्म को ढके हुए थीं. हिन्दुओं और मुसलमानों दोनों में अपनी अपनी छिद्र और निकम्मी बहसें जाती थीं. देश की इस सभ्य की पचहवीं हालत की तसवीर कबीर साहब के इस दोहे में मौजूद है—

हिन्दू कहें दान मोहि प्यारा

आमस में दोह छदि छदि मूए

میں نے سوچا کہ اگر وہ کراڑ سوچا  
 ہے تو اس کے کراڑ سے ہی نہیں۔ جلوس آگے نہ بڑھ سکا۔ دھن  
 بناؤ گی کراڑ آگے سے قتلے میں لکھ دے گئے۔ اُن پر یہ صاف  
 کہہ کر مٹا دیں دیا گیا کہ چونکہ بعد میں پتہ چلا کہ کراڑ بناؤ گی میں  
 اس لئے انھیں آگے نہیں لے جایا گیا۔ شاید انھیں بناؤ گی کا اٹھان  
 کو اب سونا تھ کے منہ میں لے جا کر لگانے کی تجویز ہو رہی ہو۔  
 — مسند رلال (میں نے سیکڑ سے)

کتابخانه خاندان

اسلام کو اس دیش میں آئے سات سو برس ہو چکے تھے۔ اس  
کا شروع کا قہد ختم ہو چکا تھا۔ اس کا سبب سادہ روپ بدل  
چکا تھا۔ دنیا کے دوسرے دھرموں کی طرح ہٹ، کھڑتا اللہ اللہ کی  
مانٹاؤں کے قول اس پر چڑھ چکے تھے۔ ہندوؤں میں بھی  
دھنی شیخ، جات پات، پچھتا چھت کے علاوہ طرح طرح کی  
کھڑیاں اللہ اندھی مانٹاں پہنچے دھرم کو ڈھکے ہوئے تھیں۔  
ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں میں اپنی اپنی ضد اور کجی بخشی جا رہی  
تھیں۔ دیش کی اس سے کی مذہبی حالت کی تصویر کبیر صاحب

— ۱۵۲ —

ہندو کہیں رام مورتی بنایا

己

८

ایک سالہ لڑکی

同



















دوسروں نے مہر کوئی بھول بھلا ماننا  
 ایک ہی کی سب ہی کو گرو دی ایک  
 ایک ہی سرور ہے اے جوت جابج  
 دیکھا مسیت سوتی پوٹا اور کاج اور  
 ہنس ہے ایک ہے ایک کو بھرا اور  
 دیکھا اولیہ پچھ گنہگاروں کو  
 بنارے بنارے زمین کے بھیت کو بھلا  
 اے تین اے کال اے دیر اے بان  
 خاک باد آتش آہ آب کو ملا اور  
 اٹا ابھیر سوتی بھان آہ کراں اولی  
 ایک ہی سرور ہے ایک ہی بنا اور  
 پیرایہ ہی گنہگاروں کو بھلا اور  
 اٹا بنارے بنارے زمین کے بھیت کو بھلا  
 اے تین اے کال اے دیر اے بان  
 خاک باد آتش آہ آب کو ملا اور  
 اٹا ابھیر سوتی بھان آہ کراں اولی  
 ایک ہی سرور ہے ایک ہی بنا اور  
 پیرایہ ہی گنہگاروں کو بھلا اور

(۲۸)

پار آواز جیسی پرنیو ساہو اور جن ہی سیکھ گھر آؤں کے  
 دے 'آگاہ' نام کے لیتے جاتے اور 'کرات' کے پڑ جاتے پر پڑا  
 کرتے ہیں۔ کسی دوسرے کے کوئی مالک نہیں کرتے کی بھلا سے سیکھ  
 گھر آؤں کے پڑنے کے دس گنا رکھ کر نہیں بھلا۔ بھلا بھی  
 نہیں سکتے تھے۔ بھلا تے تو سیکھ بھلا سیکھ بھلا نہ رہ جاتا۔ پرنیو  
 ساہو کو نہیں بھلا جاتا تھا۔ اس پرنیو ساہو کو جس  
 کا بھلا دینا کے بھلا پرنیو میں آئے سے آئے ہے، جو دینا  
 کے بھلا پرنیو میں سے ہے اور بھلا کال کے لیتے آگاہ  
 کو بھلا کا بھلا پرنیو بھلا ہے۔

کامیاب سہ سیکھ گھر کراں کے آئے دے کے کھیت  
 اور اس میں سہ سہ کھیت کرتے تھے۔ پرنیو ساہو  
 اور اس میں سہ سہ کھیت کرتے تھے۔ پرنیو ساہو  
 اور اس میں سہ سہ کھیت کرتے تھے۔ پرنیو ساہو

(۲۹)

پیرایہ ہی گنہگاروں کو بھلا اور  
 اٹا بنارے بنارے زمین کے بھیت کو بھلا  
 اے تین اے کال اے دیر اے بان  
 خاک باد آتش آہ آب کو ملا اور  
 اٹا ابھیر سوتی بھان آہ کراں اولی  
 ایک ہی سرور ہے ایک ہی بنا اور  
 پیرایہ ہی گنہگاروں کو بھلا اور  
 اٹا بنارے بنارے زمین کے بھیت کو بھلا  
 اے تین اے کال اے دیر اے بان  
 خاک باد آتش آہ آب کو ملا اور  
 اٹا ابھیر سوتی بھان آہ کراں اولی  
 ایک ہی سرور ہے ایک ہی بنا اور  
 پیرایہ ہی گنہگاروں کو بھلا اور







## “गीता और کُرّان”

### تولک — یحییٰ سحر راجا

ہم کیتا کے پورے میں دنیویا کے سب بڑے بڑے دینوں کی  
پکلیا کی دیکھا گیا ہے اور سب دینوں کے کلاموں کے حوالے  
دے دے کر ملتی جلتی ہندی سائنسوں کو دیا گیا ہے۔  
اسکے بعد کیتا کے لئے جانے کے وقت کی اس دیش کی حالت  
کیتا کے پورے اور ایک ایک اہمیت کو لیکر کیتا کی تعلیم کو  
دیکھا گیا ہے۔

اسلام کے بعد کیتا کے پورے میں دنیویا کے سب بڑے بڑے دینوں کی  
پکلیا کی دیکھا گیا ہے اور سب دینوں کے کلاموں کے حوالے  
دے دے کر ملتی جلتی ہندی سائنسوں کو دیا گیا ہے۔  
اسکے بعد کیتا کے لئے جانے کے وقت کی اس دیش کی حالت  
کیتا کے پورے اور ایک ایک اہمیت کو لیکر کیتا کی تعلیم کو  
دیکھا گیا ہے۔

اسلام کے بعد کیتا کے پورے میں دنیویا کے سب بڑے بڑے دینوں کی  
پکلیا کی دیکھا گیا ہے اور سب دینوں کے کلاموں کے حوالے  
دے دے کر ملتی جلتی ہندی سائنسوں کو دیا گیا ہے۔  
اسکے بعد کیتا کے لئے جانے کے وقت کی اس دیش کی حالت  
کیتا کے پورے اور ایک ایک اہمیت کو لیکر کیتا کی تعلیم کو  
دیکھا گیا ہے۔

اسلام کے بعد کیتا کے پورے میں دنیویا کے سب بڑے بڑے دینوں کی  
پکلیا کی دیکھا گیا ہے اور سب دینوں کے کلاموں کے حوالے  
دے دے کر ملتی جلتی ہندی سائنسوں کو دیا گیا ہے۔  
اسکے بعد کیتا کے لئے جانے کے وقت کی اس دیش کی حالت  
کیتا کے پورے اور ایک ایک اہمیت کو لیکر کیتا کی تعلیم کو  
دیکھا گیا ہے۔

اسلام کے بعد کیتا کے پورے میں دنیویا کے سب بڑے بڑے دینوں کی  
پکلیا کی دیکھا گیا ہے اور سب دینوں کے کلاموں کے حوالے  
دے دے کر ملتی جلتی ہندی سائنسوں کو دیا گیا ہے۔  
اسکے بعد کیتا کے لئے جانے کے وقت کی اس دیش کی حالت  
کیتا کے پورے اور ایک ایک اہمیت کو لیکر کیتا کی تعلیم کو  
دیکھا گیا ہے۔

اسلام کے بعد کیتا کے پورے میں دنیویا کے سب بڑے بڑے دینوں کی  
پکلیا کی دیکھا گیا ہے اور سب دینوں کے کلاموں کے حوالے  
دے دے کر ملتی جلتی ہندی سائنسوں کو دیا گیا ہے۔  
اسکے بعد کیتا کے لئے جانے کے وقت کی اس دیش کی حالت  
کیتا کے پورے اور ایک ایک اہمیت کو لیکر کیتا کی تعلیم کو  
دیکھا گیا ہے۔

سینے پر “نیا دین”

۵۵ باری کا نام، دیکھا گیا ہے

## “کیتا اور قرآن”

### لیکھک — پنڈت سنہر لال

اس کتاب کے شروع میں دیا ہے سب دینوں کے پورے دینوں  
کی ایک ایک کو دیکھا گیا ہے اور سب دینوں کے کلاموں کے حوالے  
دے دے کر ملتی جلتی ہندی سائنسوں کو دیا گیا ہے۔  
اسکے بعد کیتا کے لئے جانے کے وقت کی اس دیش کی حالت  
کیتا کے پورے اور ایک ایک اہمیت کو لیکر کیتا کی تعلیم کو  
دیکھا گیا ہے۔

اسلام کے بعد کیتا کے پورے میں دنیویا کے سب بڑے بڑے دینوں کی  
پکلیا کی دیکھا گیا ہے اور سب دینوں کے کلاموں کے حوالے  
دے دے کر ملتی جلتی ہندی سائنسوں کو دیا گیا ہے۔  
اسکے بعد کیتا کے لئے جانے کے وقت کی اس دیش کی حالت  
کیتا کے پورے اور ایک ایک اہمیت کو لیکر کیتا کی تعلیم کو  
دیکھا گیا ہے۔

اسلام کے بعد کیتا کے پورے میں دنیویا کے سب بڑے بڑے دینوں کی  
پکلیا کی دیکھا گیا ہے اور سب دینوں کے کلاموں کے حوالے  
دے دے کر ملتی جلتی ہندی سائنسوں کو دیا گیا ہے۔  
اسکے بعد کیتا کے لئے جانے کے وقت کی اس دیش کی حالت  
کیتا کے پورے اور ایک ایک اہمیت کو لیکر کیتا کی تعلیم کو  
دیکھا گیا ہے۔

اسلام کے بعد کیتا کے پورے میں دنیویا کے سب بڑے بڑے دینوں کی  
پکلیا کی دیکھا گیا ہے اور سب دینوں کے کلاموں کے حوالے  
دے دے کر ملتی جلتی ہندی سائنسوں کو دیا گیا ہے۔  
اسکے بعد کیتا کے لئے جانے کے وقت کی اس دیش کی حالت  
کیتا کے پورے اور ایک ایک اہمیت کو لیکر کیتا کی تعلیم کو  
دیکھا گیا ہے۔

سینے پر “نیا دین”

۵۵ باری کا نام، دیکھا گیا ہے

Printer—Bishambhar Nath, Vishwarami Press, South Malaka, Allahabad.

Publisher—Bishambhar Nath for Hindustani Culture Society, 48 Bai ka Bagh, Allahabad.



10-11-1944

10-11-1944

1

1

1

1

1

1

1

1

1

1

1

1

1

1

1

1

1

1

1

1

1



Registered No. A-110

# ہندیستانی کلچر سوسائٹی

مکتبہ

## ہندوستانی کلچر سوسائٹی

(۱) ایک ایسی ہندیستانی کلچر کا ترجمہ 'ہندوستانی' اور 'ہندو' کو جس میں سب ہندیستانی شامل ہوں۔

(۲) ایک ایسا ترجمہ کے لئے 'ہندو' اور 'ہندو' کے لفظوں کے معنی دینا چاہئے۔

(۳) 'ہندو' اور 'ہندو' کے معنی دینا چاہئے۔

—:—

ہندیستانی کے ترجمہ 'ہندو' اور 'ہندو' کے معنی دینا چاہئے۔

—:—

ہندیستانی کے ترجمہ 'ہندو' اور 'ہندو' کے معنی دینا چاہئے۔

—:—

ہندیستانی کے ترجمہ 'ہندو' اور 'ہندو' کے معنی دینا چاہئے۔

—:—

ہندیستانی کے ترجمہ 'ہندو' اور 'ہندو' کے معنی دینا چاہئے۔

—:—

ہندیستانی کے ترجمہ 'ہندو' اور 'ہندو' کے معنی دینا چاہئے۔

—:—

ہندیستانی کے ترجمہ 'ہندو' اور 'ہندو' کے معنی دینا چاہئے۔

ہندیستانی کلچر سوسائٹی

## ہندوستانی کلچر سوسائٹی

مکتبہ

(۱) ایک ایسی ہندیستانی کلچر کا ترجمہ 'ہندوستانی' اور 'ہندو' کو جس میں سب ہندیستانی شامل ہوں۔

(۲) ایک ایسا ترجمہ کے لئے 'ہندو' اور 'ہندو' کے لفظوں کے معنی دینا چاہئے۔

(۳) 'ہندو' اور 'ہندو' کے معنی دینا چاہئے۔

—:—

ہندیستانی کے ترجمہ 'ہندو' اور 'ہندو' کے معنی دینا چاہئے۔

—:—

ہندیستانی کے ترجمہ 'ہندو' اور 'ہندو' کے معنی دینا چاہئے۔

—:—

ہندیستانی کے ترجمہ 'ہندو' اور 'ہندو' کے معنی دینا چاہئے۔

—:—

ہندیستانی کے ترجمہ 'ہندو' اور 'ہندو' کے معنی دینا چاہئے۔

—:—

ہندیستانی کے ترجمہ 'ہندو' اور 'ہندو' کے معنی دینا چاہئے۔

—:—

ہندیستانی کے ترجمہ 'ہندو' اور 'ہندو' کے معنی دینا چاہئے۔

## ہندیستانی کلچر سوسائٹی

ہندیستانی کلچر سوسائٹی

ہندیستانی کلچر سوسائٹی



مجلس

العلم





THE UNIVERSITY OF CHICAGO

तत्त्वानन्द, व्याख्यानदीन, सुकप्रकर हसन, विश्वभारतीय, मुम्बईलाल

100

三

१—राम रहोम—श्री श्याम योगिहित	...	१८०
२—महादेव और साईनस—ब० भगवानदास	....	६६
३—महादेव की काह में—श्री बरतन सुतन 'नाथ'	.....	११२
४—कर्म, कर्कट, संगता—श्री कशीरामाद मराठ बाला	.....	११६
५—मातलपन ( कल्याणी )—श्री ज्ञानचन्द्र	....	१२८
६—साजी कबल बाहिद—श्री सुतन लाल बंसल	....	१३५
७—हिन्दुतामी कलकर और संगीत—वं० गोरेरा प्रसाद द्विवेदी	.....	१४५
८—जुई बीर हिन्दी का कगाड़ा—'अकरम' साहब इलाहाबादी	.....	१६०
९—नए वर्ष का सन्देश, भारत वर्ष की—भाई जगन्नुत हलीम	.....	१६५
अन्यसारी	...	१६६
१०—इसारीराय	...	१६६

1990

قاری محمد بن محمد حسن (شعبان ۱۱۱۱) سنه ۱۱۱۱

ALICE

۱- آرام و شرم - شری شیم دیکشت  
۲- ملحدان اور سائیس - تااکڑ جھگڑاؤں میں  
۳- بد مذہب کی آڑ میں - شری چرن سون 'نار'  
۴- قدیم سنگرتی - سہیتا - کشور لال مشور والا  
۵- پاک پتی (کھانیا) - قیام چند  
۶- حیدر علی نقول واجد - شری رتن لال پنسل  
۷- ہندوستانی کلچر اور سنگیت - شری گنیش پرساد اور پتی  
۸- اراہو اور ہندی کا جھگڑا - اکرام صاحب الہ آبادی  
۹- لکھنؤ کے ورثہ کا سد پش 'بھارت ورثہ کر - بھارتی عہدہ الحاکم  
۱۰- انصاری  
۱۱- ہندی لائے  
۱۲- ...  
۱۳- ...  
۱۴- ...  
۱۵- ...  
۱۶- ...  
۱۷- ...  
۱۸- ...  
۱۹- ...  
۲۰- ...

تین چہار پچیس سال۔ باہر کس رویداد سال۔  
ایک پوچھا کس آنے۔

॥ श्रीगणेशाय नमः ॥

**ਸੈਨੇਟਾਰ**

‘नया हितम्’

—John

“*Amor*”



پیشکش کنندہ کا نام لکھیں  
 نام و پتہ لکھیں

29 FEB 1948

مہاتما گاندھی کا بلیڈن

## مہاتما گاندھی کا بالیدان

—:0:—

سن ۱۹۴۶ سے मुझे बराबर गान्धी जी के पास आते जाते रहने और महीनों लगातार उनके साथ रहने का सुभाग मिला है. मैं दिसम्बर सन् '४७ से उनके जीवन की आखरी घड़ी, तक—केवल दो दिन को छोड़ कर जब उनकी आत्मा से मुझे दिल्ली से बाहर जाना पड़ा था—लगभग मेरा सारा समय उनकी के बरणों के पास बीता. आस तौर पर शाम की प्रार्थना में मैं उनके साथ साथ उनके कमरे से प्रार्थना की जगह तक जाया करता था. ३० जनवरी सन् '४८ की शाम को मुझे अपने कमरे में कुछ मेथो आदर्यों से बातें करते हुए रें हो गई. मैं जल्दी से अकेला सीधा प्रार्थना की जगह पहुँचा. गान्धी जी ठीक पाँच बजे वहाँ पहुँच जाया करते थे. उस दिन पाँच बज कर उस मिनट हो गए थे. वह अभी तक नहीं पहुँचे थे. मैं सोच ही रहा था कि इतने में वह आते दिखाई दिये. प्रार्थना के दौरान की

۱۹۴۶ء سے مجھے برابر گاندھی جی کے پاس آتے جانے کا شرف ملا۔ میں دسمبر ۱۹۴۷ء سے ان کے جیون کی آخری گھڑی تک—میں ان کے دو دن کو چھوڑ کر جب ان کی آخری سے مجھے دلی سے باہر جانا پڑا تھا—تک ہمیشہ میرا سارا عرصہ ان کے برون کے ساتھ بیتا. عام طور پر شام کی پرائیڈن میں میں ان کے ساتھ ساتھ ان کے کمرے سے پرائیڈن کی جگہ تک جایا کرتا تھا. ۳۰ جنوری ۱۹۴۸ء کی شام کو مجھے اپنے کمرے میں کچھ میٹھو بھائیوں سے باتیں کرتے ہوئے دیر ہوئی. میں جلدی سے آیا سیدھا پرائیڈن کی جگہ پہنچا. گاندھی جی ٹھیک پانچ بجے وہاں پہنچ جایا کرتے تھے. اس دن پانچ بجے اس مینٹ ہو گئے تھے. وہ ابھی تک نہیں پہنچے تھے. میں سوچ رہا تھا کہ اتنے میں وہ آتے دکھائی دے. پرائیڈن کے میدان کی

نیا جیسند



چار پانچ سیدھیوں بڑھنے کے بارہ جڑیہی یہ کہ دونوں तरक के आदिमियों की कतारों के बीच आए कि अचानक तीन कायर हुए. बाद का हाल दुनिया भर के अखबारों में छप चुका है. मेरा अपना अन्दाजा है कि उन्हें गोली पाँच बज कर बारह और तेरह मिनट के बीच में लगी. सब को हाथ जोड़ कर "हे राम !" उनके आखिरी शब्द थे. उन्हें फौरन उठाकर उनके कमरे में पहुँचा दिया गया. सूत के कुछ कतरे उस जगह पर गिरे जहाँ वह खुद गोलीखोर गिरे थे. कुछ भाइयों ने तुरन्त गोली के निशानों पर उगलती रक्त की जिससे कपड़ों पर या और कहीं बहुत कम खून लगा पाया—गांधी जी जब अपने कमरे में विद्युत्‌नि पर लाकर लिटा दिए गए उस वक़्त तक उन्हें बोझा बहुत होश खरब था. चेहरे पर साफ मुसकराहट थी. यह मुसकराहट क़रीब क़रीब पाँच बज कर पचास मिनट पर गुम हुई. चेहरा कुछ गम्भीर हो गया, मानो एकदम गहरी नींद आ गई हो. मुसकराहट का गुम होना ही उनकी आखिरी साँस लेना था. मेरी निगाह इसके बहुत देर बाद तक टकटकी की तरह उनके चेहरे पर लगी रही. कमरे में रोती हुई आवाज़ों के साथ साथ जोर जोर से गीता पाठ जारी था. मीड़ बढ़ती जा रही थी. रात की गीता पाठ के साथ साथ, बीच बीच में, प्रन्थ साहब से पाठ. क़ुलान शरीफ़ की तलावत, ईसाई धर्म के भजन. और उनकी यह प्यारी रामधुन चलती रही—

ईश्वर अल्लाह तेरे नाम  
सबको सन्मति दे भगवान

۲  
پیار پانچ سیدھیوں بڑھنے کے بعد جڑیوں کی وہ دونوں طرف کے آدمیوں کی قتلوں کے نتیجے آئے کہ ایک ایک تین فائر ہوئے. بعد کا حال دنیا بھر کے اخباروں میں کھسب چلا اور میرا اپنا اندازہ اس کے اندیشوں گولی پانچ بج کر بارہ اند تیرہ منٹ کے نتیجے میں ملے. سب کو ہاتھ جوڑ کر سب رام "ان کے آخری شہید تھے. انہیں فوراً اٹھا کر ان کے کمرے میں پہنچا دیا گیا. خون کے کچھ قطرے اس جگہ پر گرے جہاں وہ خود گولی کھاکر گرے تھے. کچھ بھائیوں نے حرکت گولی کے نشانات پر انگلی رکھ دی جس سے کمریوں پر یا اور کہیں بہت کم خون لگ پایا—گاندھی جی حسب اپنے کمرے میں کھینچنے پر اگر لٹا دئے گئے اس وقت تک انہیں مسکراہٹ بہت قریب قریب پانچ بج کر پچیس منٹ پر ہم وہی پریم چند لکھنوی، رائے ایک لکھنوی سینہ تڑپتی ہو. مسکراہٹ کا کمر گمبھیر ہو گیا، اور ان کا آخری سانس لینا کھٹا. میری نگاہ اس کے بہت آگے ہی مان کا آخری سانس لینا کھٹا. میرے پر گئی رہی. کمرے میں دیر بج رہی تھی کی طرح ان سے جبرے پر گئی رہی. کمرے میں دروازے کی آوازوں کے ساتھ ساتھ زور زور سے گیتا پڑھنے کے ساتھ جاری کھٹا. کچھ بڑھتی جا رہی تھی. رات کو گیتا پڑھنے کے ساتھ ساتھ، نتیجے میں، کمرے صاحب سے پانچ، قرآن شریف کی تلاوت کیا، نتیجے میں، اور ان کی یہ پیاری رام دھن جاتی رہی—  
سب اچھے دے جملان



( ۳ )

ہر چیخ کے बहुत سے پھلّ ہوتے ہیں۔ مہا پुरुषوں کی چिन्مائی کے بھی بے شمار پھلّ ہوتے ہیں۔ گانधी जी की चिन्मयी का वह पल्लव जो मुझे सबसे ज्यादा अपनी तरफ खींचता था उनका पग पग पर अपने आप को अनवर की कसौटी पर कसना था. खाने में, पीने में, किसी से बात करने में, बहस करने में, किसी चीज पर राय ज्ञापन करने में, कोई भी छोटਾ बड़ा क्रम उठाने में, हर बात और हर किकरे में वह बराबर अनवर ही अनवर, देखते रहते थे कि कहीं वह अविर तो नहीं हो रहे हैं, जमा के असूल का चलचल तो नहीं कर रहे हैं, कोई बात खुती या अहंकार के बसर से तो नहीं कर रहे हैं, दूसरे का हक तो नहीं छीन रहे हैं, कोई नापाक बात तो नहीं कर रहे हैं, स्वाद के बस तो नहीं खा रहे हैं, पूरी समझ और अपनी पूरी जानकारी से काम ले रहे हैं या नहीं, बाल बराबर भी सच्चाई से तो नहीं हट रहे हैं, दिल के अनवर कहीं क्रोध की रमक तो नहीं है इत्यादि. हाल ही में मैं ने एक दिन आपू से कहा था कि आप जब दूसरों से या काँपे से नेताघों से बातें करते हैं तो मैं वह देख कर दंग रह जाता हूँ कि किस सावधानी के साथ आप हिन्सा के बारीक से बारीक रूपों से हर क्रम पर बचने की कोशिश करते रहते हैं.

मैं गानधी जी से अपने लगभग तीस बरस के साथ से यह कह सकता हूँ कि अगर कोई आदमी मैंने गीता के अनुसार या योग सूत्रों के अनुसार या मनु के दस लक्षणों के अनुसार जीवन बचाने की कोशिश करते हुए देखा है तो गानधी जी को. इस सिद्धांत से वे एक अवर्ग पुरुष थे. इस बारे में उनकी चिन्मयी

नया चिन्म

۳

گر چیز کے بہت سے پہلو ہوتے ہیں۔ مہا پुरुषوں کی چيْنْمَی کے بھی بے شمار پہلو ہوتے ہیں۔ گانْدھی جی کی چيْنْمَی کا وہ پہلو جو مجھے سب سے زیادہ اپنی طرف کھینچتا تھا ان کا ایک پہلو پرانی آپ کو اند کی کسی پرکشتا تھا۔ کھانے میں، پینے میں، کسی سے بات کرنے میں، بحث کرنے میں، کسی چیز پر رائے قائم کرنے میں، کوئی بھی جھگڑا قائم اٹھانے میں، ہر بات اور ہر فقرے میں وہ برابر اند کی اند کی نظر سے دیکھتے رہتے کہیں وہ ادھیرو نہیں ہو رہے ہیں۔ کشمکش کے احوال کا آنکھوں سے نہیں کر رہے ہیں، کوئی بات فحش یا اہنکار کے اندر سے تو نہیں کر رہے ہیں، دوسرے کا حق تو نہیں چھین رہے ہیں، کوئی نا پاک بات تو نہیں کر رہے ہیں، اسناد کے پس تو نہیں کھانے میں، اپوری کچھ اور الگ اپوری جانکاری سے کام لے رہے ہیں یا نہیں، بال برابر بھی کچھ اپنی سے تو نہیں ہٹ رہے ہیں، اول کے اند کہیں کروڑوں کی ایک نوٹیاں نہ آتا دی۔ حال ہی میں میں نے ایک بار پوچھا کہ آپ جب دوسروں سے یا کارکنوں سے باتیں کرتے ہیں تو میں یہ دیکھ کر دنگ رہ جاتا تھا کہ کس سا مدھانی کے ساتھ آپ ہنسنا کے باریک سے باریک پہلوں سے مرقوم پرکشتی کی کو شش کرتے رہتے ہیں۔ اس باریک کا مدھ جی سے اپنے لگ بھگ تیس برس کے ساتھ سے یہ کہہ سکتا تھا کہ اگر کوئی آدمی میں نے گیتا کے اندر یا اس کے سورتوں کے اندر یا اس کے دس لکھوں کے اندر اس کی بڑائی کی پرکشتی کرتے ہوئے دکھایا تو گانْدھی جی کہہ اس کے دس ایک آدھ لکھ پرکشتی کرتے تھے۔ اس باریک میں ان کی زندگی

نیا چيْنْمَی



ऊँचे से ऊँचे मुसलमान सूफियों की चिन्तनी से मिलती थी. इमाम गिबाली के मुताबिक वह सन्चे सूफी और सन्चे मुसलमान थे. 'इमिटेडेशन आफ़ क्लाइस्ट' के लेखक कैम्ब्रिज के अनुसार वह सन्चे ईसाई थे. उनकी चिन्तनी सब धर्मों का संगम थी. वह आदरार्थ धर्मात्मा और सन्चे दीनदार थे. उनकी राजनीति भी इसीलिथे ऊँची थी क्योंकि वह धर्म की इस कसौटी पर कस कर सामने आती थी क्योंकि वह धर्म की इस कसौटी पर कस कर सामने आती थी. जिस किसी के दिल में भी दीन या धर्म की व्यास हो वह महात्मा गान्धी की चिन्तनी से अनमोल आमलो सबक सीख सकता है.

—सुन्दर लाल

۱۰۰

**तुम्हारे**

اوپر سے اونچے مسلمان صوفیوں کی زندگی سے ملتی تھی۔ انہیں خوالی کے مطالبہ وہ بچے صوفی اور بچے مسلمان تھے۔ "ایشیئن سکول" کمرالٹس کے بیٹھک کمپیس کے اوسار وہ بچے عیسائی تھے۔ ان کی زندگی سب دھرموں کا سنگم تھی۔ وہ آدرش دھرم تھا اللہ بچے دین والا تھے۔ ان کی لائق نیت بھی اسی لئے اپنی تھی کیونکہ وہ دھرم کی اس کسوٹی پر کس کر سامنے آتی تھی۔ جس کسی کے دل میں بھی دین یا دھرم کی پیاس ہو وہ مہاتا کا مذہبی کی زندگی سے انمول عملی سبق سیکھ سکتے ہو۔

مستند ملی

三十一



४३५

शिववरा ५२

नमो न

5

۲۰۵۵۷

2

जात आदर्श, प्रेम धर्म है. हिन्दुराजी ब्राह्मण.  
'नया हिन्दू' पहुँचेगा घर-घर लिये प्रेम की झाली.

**राम-रहीम**

( श्री श्याम दीक्षित )

बन्धु सवका भता क्रिय जा

श्रीभर कर जीने हे सर्वका सुख मे आप जिये जा

आपस में लड़ने का तुमको किसने बात सिखाई ?

छोड़ भलाई का दामन क्यों बाँधी ग़ाँठ बुराई ?

नैन खाल कर देख जगत में सब भाई भाई

मन परिवर के ठाँवर से तू कर ले प्रेम सगई

جہات آدمی، بدیم، دم، او، ہندستانی، بولی،  
منیہند، پیٹنگا گھر، کے بدیم کی جھلی۔

۱-۲-۳

五、

بی خبر کر بیٹے دے سب کو شک سے آتے جا رہا

آپس میں اپنے کی تم کو کسی نے بات سکھائی ہے

پیشہ و جلالی کا دامن نیول بانڈھی کا کھنڈ ٹکڑی ۹

۱۰۸

قندیل کا علاج سے اولیٰ ہے۔



नया हिन्दू

राम रहीम

करवारी सन् १४८

कौसर के प्याले में जमजम भर ले और पिये जा

बन्दे सब का भला किये जा

सुबह निकलता है जब सूरज भगमग मज जग होना  
और रात को चन्द्र ज्योति में मानव जी भर मोना  
उसके यहाँ न हिन्दू-हिन्दू मुसलिम-मुसलिम हाना  
कुदरत के पलने में पलता. हंमना. जाना. मोना  
हसी तरह न भो दुनिया को अपना प्रेम दिये जा

बन्दे सबका भला किये जा

एक चिता पर चढ़ जाता है पल भर में खा जाता  
और दूसरा भो मजार में चुप होकर सो जाता  
फिर न लौट कर आ पाता है एक बार जो जाता  
यह शरार से भरा हुआ तन धूल धूल हो जाता  
केवल अपना भला न करना, सबका भला किये जा

बन्दे सबका भला किये जा

( 'मयुकर' से )

فریاد

رام رحيم

نیا رحیم

موتہ سے پیالے میں نرم نرم بھر لے اور پیئے حساب

بندے سب کا بھلا کئے جا

صبح نکلتا ہو جب سورج جگمگ سب جگمگ سب جگمگ سب جگمگ

اور رات کو چاند جیوتی میں مانی جی بھر سوتا

اس کے سماں نہ ہندو-ہندو مسلم-مسلم کو

قدرت کے پئے میں پلٹا ہنسنا، کھانا، روکا

یسی طرح تو بھی دنیا کو اپنا پریم دے جا

بندے سب کا بھلا کئے جا

ایک چتا پہ چڑھ جاتا ہو بل بھر میں کھو جاتا

اور دوسرا بھی مزار میں چپ ہو کر سو جاتا

پھر نہ لوٹ کر آ پاتا ہو ایک بار جو جاتا

یہ غرور سے بھرا تھا تن ڈھول ڈھول ہو جاتا

کیوں اپنا بھلا نہ کرنا، سب کا بھلا کئے جا

بندے سب کا بھلا کئے جا

( 'مذکورہ' سے )



# مذہب اور سائنس

(ڈاکٹر جگدگان داس، بنارس)

## مذہب اور سائنس

( ڈاکٹر بھگوان داس، बनारस )

یہ بات مشہور ہو کر ایشیا والوں کے دھارم و دھرم مذہب کی طرف زیادہ جانے لگی اور آج کل کے یورپ والوں کے خیال سائنس کی طرف زیادہ مائل ہے۔ دنیا کے سب بڑے مذہب جن کے نام ہیں اس سے موجود ہیں، اور گنگ جگہ وہ سب بھی جن کے نام ہیں اب نہیں رہے، ایشیا ہی میں پیدا ہوئے۔ ایشیا والوں کی ساری زندگی یہ مذہب چھایا رہتا ہے۔ ہندو، مسلمان، عیسائی، پارسی، کنفیوٹسیس، یہاں تک کہ بدھ مت تک فریق کے عیسائیوں کے بھی ہیں جن کو کھانا پانا، کھانا سبب یہ دھرم کی بڑی چھاپ رہی ہو۔ ان میں سے ہر مذہب والا بات میں بھی سمجھتا ہے کہ اس کا مذہب کیا جانتا ہے۔ مذہبوں میں پڑانے مذہبوں کی نسبت، انصاف، نیکی اور محبت پر زیادہ زور دیا جاتا ہے اور بدعت و طاعت پر کم۔ اسی لئے ہم مذہبوں کو مذہب شاید آدمی کی طبعیت کی زندگی اور اس کے چھوٹے چھوٹے کاموں کو رستہ زیادہ نہیں دیکھتے جتنا ان سے پڑانے مذہب پر طاعت اور مذہبوں کے لئے مالوں کی بھی قربانیاں قربان ہوتی ہیں۔

سب مذہب ماننے میں کہ آدمی کا ناتا اس سے کسی ایسی بڑی شکتی کے ساتھ چھپا ہوا ہے جو اس کے اوپر ہمارے آئینہ کار کی طرح سے باہر ہو۔ آدمی کی دنیاوی زندگی بڑے وسیع حکم اس کی شکتی کے آدھیں ہو۔ وہ شکتی اس زندگی کے بعد بھی

یہ بات مشہور ہے کہ ایشیا والوں کے دھارم و دھرم مذہب کی طرف زیادہ جانے لگی ہے اور آج کل کے یورپ والوں کے خیال سائنس کی طرف زیادہ مائل ہے۔ دنیا کے سب بڑے مذہب جن کے نام ہیں اس سے موجود ہیں، اور گنگ جگہ وہ سب بھی جن کے نام ہیں اب نہیں رہے، ایشیا ہی میں پیدا ہوئے۔ ایشیا والوں کی ساری زندگی یہ مذہب چھایا رہتا ہے۔ ہندو، مسلمان، عیسائی، پارسی، کنفیوٹسیس، یہاں تک کہ بدھ مت تک فریق کے عیسائیوں کے بھی ہیں جن کو کھانا پانا، کھانا سبب یہ دھرم کی بڑی چھاپ رہی ہو۔ ان میں سے ہر مذہب والا بات میں بھی سمجھتا ہے کہ اس کا مذہب کیا جانتا ہے۔ مذہبوں میں پڑانے مذہبوں کی نسبت، انصاف، نیکی اور محبت پر زیادہ زور دیا جاتا ہے اور بدعت و طاعت پر کم۔ اسی لئے ہم مذہبوں کو مذہب شاید آدمی کی طبعیت کی زندگی اور اس کے چھوٹے چھوٹے کاموں کو رستہ زیادہ نہیں دیکھتے جتنا ان سے پڑانے مذہب پر طاعت اور مذہبوں کے لئے مالوں کی بھی قربانیاں قربان ہوتی ہیں۔







## نیا جہنم غریب اور سائنس دہشت گردی

دن و دل بے پرواہی سے جانے پڑے تھے جو بار بار باہری ہاتھ 'کال' کرتے۔ آج کی بے بیخ سے باہر ہیں۔ گویا انھیں ان چیزوں سے کوئی واسطہ ہی نہیں۔ طرح طرح کی سائنسوں کے اندر بھی اس طرح کی جست و خیز کی جاتی ہے جس کے نتائج نہیں مل سکتے۔ اور یہ سائنس کی کڑی کہ برابر آگاہ کرتی رہی ہیں کہ ہاتھ دکھانے لگے تھے بے بیخ کے اندر کی چیزوں اور ان کی بے بیخ سے باہر کی چیزوں دونوں میں گہرا اور گہرا ملا ہے۔ پھر بھی غریب و غلام کا خیال دوسری دنیا کی طرف نہیں گیا۔ پھر اس دنیا میں ایسا زیادہ پھیل گیا کہ وہاں کے لوگ ہم سے بھی زیادہ جیسے لوگ کے شمار ہوتے ہیں جس سے دو بجھ کر رہا یہ دیکھ کر اور قہر سے ان سے زیادہ بجھ کر رہا یہ دیکھ کر ڈرنا ہوا ہے۔

(۳) ہمیں اکثر یہ دیکھنا آکر ایسا حالوں کے طرح طرح کے غلامی معاملوں میں کوئی ایسا سوچا نہیں کہ ہمیں انکے الگ حصوں کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ ایسے آج یہ دیکھنے کے لئے کہ غریب و غلام کے اپنے خیالوں میں ایسا سوچا نہیں ہیں انکے الگ سائنسوں اور سائنس والوں کے خیالوں کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔

یہ کہ لوگ کہتے ہیں کہ سب سائنسوں کی بنیاد ہی ایسا حقائق دکھائی دیتی ہے اور انہیں ان کے غلاموں کی مثالیں دیکھ کر فرق ہی آئے ہی حقائق نظر آتے ہیں۔ دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ یہی سائنسوں کے لئے سب سے اہم اصول ہے کہ سائنس کی ہی سائنسوں کے لئے سب سے اہم اصول ہے کہ سائنسوں اور سائنس والوں میں کوئی ایسا نہیں۔ بات یہ ہے کہ جیسے مذہبوں میں

(۲۰۰)

مناہا حیدر مصلحہ اور ساہنس کاروری سنہ ۱۸۷۲

تین تین بے پرواہی سے جانے پڑے تھے جو ہمارے باہری ہاتھ، کال، آواز، ناک کی پٹھ سے باہر ہے۔ گویا انہیں ان چیزوں سے کوئی باتا ہی نہیں۔ طرح طرح کی سائنسوں کے اندر بھی اس طرح کی جست و خیز کی جاتی ہے جس کے نتائج نہیں مل سکتے۔ اور یہ سائنس کی کڑی کہ برابر آگاہ کرتی رہی ہیں کہ ہاتھ دکھانے لگے تھے بے بیخ کے اندر کی چیزوں اور ان کی بے بیخ سے باہر کی چیزوں دونوں میں گہرا اور گہرا ملا ہے۔ پھر بھی غریب و غلام کا خیال دوسری دنیا کی طرف نہیں گیا۔ پھر اس دنیا میں ایسا زیادہ پھیل گیا کہ وہاں کے لوگ ہم سے بھی زیادہ جیسے لوگ کے شمار ہوتے ہیں جس سے دو بجھ کر رہا یہ دیکھ کر اور قہر سے ان سے زیادہ بجھ کر رہا یہ دیکھ کر ڈرنا ہوا ہے۔

ہمیں آج بھی یہ دیکھنا ہے کہ پشیمانی والوں کے ساتھ ساتھ کے مصلحہ کو بچانے میں کوئی ایکٹا ہے یا نہیں تو ہمیں آج بھی مصلحہ کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ ایسے آج یہ دیکھنے کے لئے کہ غریب و غلام کے اپنے خیالوں میں ایسا سوچا نہیں ہیں انکے الگ سائنسوں اور سائنس والوں کے خیالوں کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔

کھلا لوگ کہتے ہیں کہ سب سائنسوں کی بنیاد ہی ایسا حقائق دکھائی دیتی ہے اور انہیں ان کے غلاموں کی مثالیں دیکھ کر فرق ہی آئے ہی حقائق نظر آتے ہیں۔ دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ یہی سائنسوں کے لئے سب سے اہم اصول ہے کہ سائنس کی ہی سائنسوں کے لئے سب سے اہم اصول ہے کہ سائنسوں اور سائنس والوں میں کوئی ایسا نہیں۔ بات یہ ہے کہ جیسے مصلحہ میں











مجاہد کے نام پر کچھ دنیا میں بڑھ رہے ہیں اور ہوتے۔ پر ان ممالک کی بڑھ سے مجاہد کو دنیا سے مٹانے کی کوشش آہستہ آہستہ ہے جیسے رोग کو دूर کرنے کے लिए शरीर को भार ڈالنے की کوشش۔ جب تک دنیا میں دُکھ اور موت ہیں تب تک لگائی کو مذہب کی فروخت نہ کیا جائے گا۔ کوشش کرنا لازمی باتوں میں بھی ملے گی۔ ایسے ہی جب تک دنیا میں ظلمت ہے تب تک لگائی کو مذہب ایک دوسرے کے خلاف ہے تب تک لگائی کو مذہب نہیں بنے گا۔ ایسے ہی جب تک دنیا میں ظلمت ہے تب تک لگائی کو مذہب نہیں بنے گا۔ ایسے ہی جب تک دنیا میں ظلمت ہے تب تک لگائی کو مذہب نہیں بنے گا۔

اس طرح جب لگائی کو مذہب بنانے کی کوشش کی جائے گی تب تک لگائی کو مذہب نہیں بنے گا۔ ایسے ہی جب تک دنیا میں ظلمت ہے تب تک لگائی کو مذہب نہیں بنے گا۔ ایسے ہی جب تک دنیا میں ظلمت ہے تب تک لگائی کو مذہب نہیں بنے گا۔ ایسے ہی جب تک دنیا میں ظلمت ہے تب تک لگائی کو مذہب نہیں بنے گا۔

یہ دیکھ کر سب کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ سائنس کا مقصد ہے انسان کو سائنس سے سیکھنے اور سائنس سے سیکھنے کے لیے سائنس کا استعمال کرنا۔ سائنس کا مقصد ہے انسان کو سائنس سے سیکھنے اور سائنس سے سیکھنے کے لیے سائنس کا استعمال کرنا۔ سائنس کا مقصد ہے انسان کو سائنس سے سیکھنے اور سائنس سے سیکھنے کے لیے سائنس کا استعمال کرنا۔

مذہب کے نام پر جھگڑت دنیا میں ابھی ہے ابھی ہے۔ یہ ان جھگڑتوں کی وجہ سے مذہب کو دنیا سے مٹانے کی کوشش آہستہ آہستہ ہے جیسے رोग کو दूर करने के लिए शरीर को भार डालने की कوشش۔ جب تک دنیا میں دُکھ اور موت ہیں تب تک لگائی کو مذہب کی فروخت نہ کیا جائے گا۔ کوشش کرنا لازمی باتوں میں بھی ملے گی۔ ایسے ہی جب تک دنیا میں ظلمت ہے تب تک لگائی کو مذہب ایک دوسرے کے خلاف ہے تب تک لگائی کو مذہب نہیں بنے گا۔ ایسے ہی جب تک دنیا میں ظلمت ہے تب تک لگائی کو مذہب نہیں بنے گا۔ ایسے ہی جب تک دنیا میں ظلمت ہے تب تک لگائی کو مذہب نہیں بنے گا۔



















श्री० बी० एस० हैलर्डेन ने लिखा है—

“जिस दुनिया को हम एक आंधी मरतीन की तरह समझे थे, वह आसल में लहानी दुनिया है जिसे हम अभी बहुत कम और बहुत आधरा देख पाए हैं, लहानी दुनिया ही आसली दुनिया है, सब यह है कि दुनिया या विश्व की अवलियात न भारा है, न कोई सारी ताकत न कोई और सारी चीज बालक आनलियात मन या आलसा है.”

डॉ० आर्थर एस० एडिंगटन ने लिखा है—

“यह पुराना ख्याल कि, खुश नर्दी है जाला रदा. मजदूर का नाला रुह बौर मन की दुनिया से है. इस बिते मजदूर को हिलाया नर्दी आ सकता.”

( 908 )

कार्यार्थ एव० कौमुद्यन ने लिखा है—

“आलस होता है हमारा सोचना एक थरजे तक हमारे दिमाग से झलना भी होता है, जिससे पूरी तरह साक्षित तो अभी नहीं होता। पर माहस एसा होता है कि भरने के बाद भी चेतनता या रुह रहती है।”

॥ श्रीगणेशाय नमः ॥

राबर्ट ए. मिल्लीकान का कहना है—“इस दुनिया को एक डोरे में बाँधने वाली ताकत सुदा की ताकत है। किसबाद ( एबोलयूरान या इतिका ) से पता चलता है कि अनगिनत युगों या वे अन्त जमाने के अन्दर प्रकृति में लगातार जान फँक कर और आखीर में एक दर्जे तक सुदा की सी लहानी ताकतों वाले इंसान को पैदा करके सुदा अपने आप को ज़ाहिर करता है। इससे बढ़कर ज़ंबा खाल कीई इंसान के खिलाफ में सभी पैदा नहीं हुआ।”

جے۔ بی۔ ایس۔ ویلڈن نے کہا کہ۔  
 میں دُنیا کو ہم ایک ایسی مشین کی طرح سمجھتے۔ وہ اس  
 میں مدھانی دُنیا ہو جے ہم ابھی بہت کم مدھ بہت احمق اور کچھ  
 نالائک ہیں۔ مدھانی دُنیا ہی اصلی دُنیا ہو۔ کچھ تو اور دُنیا یا  
 دُشور کی اصلیت نہ مادہ اور نہ کوئی مادی طاقت دُشور کی مادی چیز  
 کو اصلیت من پاتا کرتی۔“  
 سر آرتھر ایس۔ ایچ۔ ویلڈن نے کہا کہ۔  
 ”میں پہلے خیال کرتا تھا کہ مدھانی اور جانا نام۔ غریب کا تانا  
 مدھ لہہ من کی دُنیا سے ہو۔ اس لئے غریب کو بلایا نہیں  
 جاسکتا۔“  
 ”آرتھر ایچ۔ ویلڈن نے کہا کہ۔  
 ”مسلم ہوتا ہو ہمارا سوچنا ایک مدھ ہے کہ ہمارے دماغ سے  
 ایک بھی ہوتا ہو جس سے پوری طرح ثابت تو ابھی نہیں ہوتا ہے۔  
 مسلم ایسا ہوتا ہو کہ مرنے کے بعد بھی جیتنا یا مدھ رہنا ہو۔“  
 ”پرٹ اے۔ لی کلن کا کہنا ہو۔“ اس دُنیا کو ایک دُشور  
 میں آندھنے والی طاقت خدا کی طاقت ہو۔ کلاس ماد (ایوولوشن  
 یا ارتقا) سے پتہ چلتا ہو کہ آئن سٹائن کیوں یا نے انت زلمنے  
 سے اندہ پکرتی میں لگاتار جان بچھونکہ کہ مدھ آخر میں ایک  
 مدھ ہے کہ خدا کی سی مدھانی طاقتوں والے سائنس کو پیدا کرے  
 خدا اپنے آپ کو ظاہر کرنا ہو۔ اس سے بڑھکر مدھ بجا خیال کوئی انسان







188

महादेव और साहब

करवारी सन् १८

सारा इत्यादी सुनिचा, सारा मानव समाज सम्मुख एक भिन्नता जुला  
होना होगा. वर ही आदमी आदमी में सच्चा भाईचारा होगा.  
आजकल की हमारी सारी सुसीखें उसी सुन्दर दिन के आने की  
सम्बन्धी हैं.

इस सम्मेलन पर उच्चा आनकारी के लिये लेखक की अपेक्षा  
किताब 'The Essential Unity Of All Religions'  
परिये—परिहार.

## पंजाब हमें क्या सिखाता है

लेखक-पंडित सुन्दरलाल

पंडित सुन्दरलाल जी ने, महारत्ना गांधी की सलाह से,  
आक्टूबर सन् १९७ में पक्कसी और पूरबी पंजाब का दौरा  
किया था. इस छोटे से बयान में उन्होंने वहाँ की भयंकर  
बर्बादी और आपसों मारकाट की बजह से जो जो नतीजे  
लोगों को सुगतने पड़ रहे हैं उनका बहुत ही दर्दनाक वर्णन किया  
है. आखीर में, आजकल की सुसीखों को हल करने के लिये,  
कुछ सुझाव भी पेश किये हैं. हमें विश्वास है कि पंजाब की  
सौबुदा हालत को ठीक तरह से समझने में इस बयान से बड़ी  
मदद मिलेगी.

किताब चट्ट और नागरी दोनों लिखावटों में मिल सकती है.  
कीमत चार आने.

—मेनेजर 'क्या दिव'

मुम्बई २५

प्रिन्सिपल

१८८५

मुम्बई २५  
प्रिन्सिपल  
१८८५

मुम्बई २५  
प्रिन्सिपल  
१८८५

## पंजाब हमें क्या सिखाता है

लेखक-पंडित सुन्दरलाल

पंडित सुन्दरलाल जी ने, महारत्ना गांधी की सलाह से,  
आक्टूबर सन् १९७ में पक्कसी और पूरबी पंजाब का दौरा  
किया था. इस छोटे से बयान में उन्होंने वहाँ की भयंकर  
बर्बादी और आपसों मारकाट की बजह से जो जो नतीजे  
लोगों को सुगतने पड़ रहे हैं उनका बहुत ही दर्दनाक वर्णन किया  
है. आखीर में, आजकल की सुसीखों को हल करने के लिये,  
कुछ सुझाव भी पेश किये हैं. हमें विश्वास है कि पंजाब की  
सौबुदा हालत को ठीक तरह से समझने में इस बयान से बड़ी  
मदद मिलेगी.

—मेनेजर 'क्या दिव'



# ‘‘भगवद् की आद में’’

( श्री चरन सरन नाथ )

मन्दिर, मन्दिर्, गिरजाघर—यह है पुजा के स्थान. भगवान के घर. इनमें शान्ति, दया और सच्चाई विराजती है. बाबले मन ! कहीं भटक रहा है. देख तो सही शायद तेरे राग की औपधि मिल जाय.

## ‘‘मन्दिर’’

यह है मन्दिर, संन का कलस. संगमरमर की मूर्तियाँ और यह है उनके लिये मखमल के बिछौने. देख रात है, सवेर आता, नहीं देवता नाराज हो जायेंगे. ‘‘ऐ ! देवता भी रात में सोते हैं. भूखे और गरिब इनसान को जगा जगा कर ?’’ चुप मूख ! शोर न कर. मन्दिर और देवता उनके लिये हैं जो अमूल्य चढ़ावे चढ़ाते हैं. जा सड़क के पथर से सर फोड़, वही तुझे ठिकाना देंगे. भूख ! इसका नाम न ले, भगवत् लेने का साहस न कर. तूने केँ पैसे चढ़ाये हैं ? वह देख ..... धो का दोपक. भगवान अंधेरे सं नहीं डरते. धीमी और सुहानी रोशनी उनके आराम के लिये है. नहीं समझे ? बबड़ाला क्यों है. धा नहीं जानता ? चिराग नहीं जानता ? रोशनी नहीं जानता ? आग जा, अंधेरे में बसने वाले नाच, आग जा. भगवान को अंधेरी रात में बही जगा सकता है जो हजारों को अंधेरे में सुलाकर भगवान के लिये रोशनी पैदा कर सकता हां. अरे ! इधर क्या देखता है ? यह चढ़ावे है, सोने चांदी की सिलें. राग ऐसे. क्या रूपये ऐसे भी नहीं देखे ? रोता क्यों है ? आखिर पैदा ही ऐसा आभागा क्यों हुआ ? ..... दरवाजा बन्द, उजाला जो सो गए. भूखे इनसान ! अरे की हिम्मत न कर. भगवान का घर है, भगवान का घर.....

# ‘‘सुख की आद में’’

( श्री चरन सरन नाथ )

मन्दिर, मन्दिर, मन्दिर—यह है पुजा के स्थान. भगवान के घर. इनमें शान्ति, दया और सच्चाई विराजती है. बाबले मन ! कहीं भटक रहा है. देख तो सही शायद तेरे राग की औपधि मिल जाय.

## ‘‘मन्दिर’’

यह है मन्दिर, संन का कलस. संगमरमर की मूर्तियाँ और यह है उनके लिये मखमल के बिछौने. देख रात है, सवेर आता, नहीं देवता नाराज हो जायेंगे. ‘‘ऐ ! देवता भी रात में सोते हैं. भूखे और गरिब इनसान को जगा जगा कर ?’’ चुप मूख ! शोर न कर. मन्दिर और देवता उनके लिये हैं जो अमूल्य चढ़ावे चढ़ाते हैं. जा सड़क के पथर से सर फोड़, वही तुझे ठिकाना देंगे. भूख ! इसका नाम न ले, भगवत् लेने का साहस न कर. तूने केँ पैसे चढ़ाये हैं ? वह देख ..... धो का दोपक. भगवान अंधेरे सं नहीं डरते. धीमी और सुहानी रोशनी उनके आराम के लिये है. नहीं समझे ? बबड़ाला क्यों है. धा नहीं जानता ? चिराग नहीं जानता ? रोशनी नहीं जानता ? आग जा, अंधेरे में बसने वाले नाच, आग जा. भगवान को अंधेरी रात में बही जगा सकता है जो हजारों को अंधेरे में सुलाकर भगवान के लिये रोशनी पैदा कर सकता हां. अरे ! इधर क्या देखता है ? यह चढ़ावे है, सोने चांदी की सिलें. राग ऐसे. क्या रूपये ऐसे भी नहीं देखे ? रोता क्यों है ? आखिर पैदा ही ऐसा आभागा क्यों हुआ ? ..... दरवाजा बन्द, उजाला जो सो गए. भूखे इनसान ! अरे की हिम्मत न कर. भगवान का घर है, भगवान का घर.....







نہا دینے... مہاراجہ کی آواز میں... کمرہ کی طرف

بٹ رہی تھی۔ مہاراجہ نے کہا ! اس کے ہاٹ میں آکر کھڑے  
 ایک ہی رہ گیا، اور کھڑے ہوئے وہ وہاں پر۔ اس نے آگے  
 اٹھائیں۔ پائے کی آگے نے چلا کر کہا۔ یہ تم ہی مسلمان ہو۔  
 "کیا مسلمان اور انسان میں کچھ فرق ہے؟"

"کیا مسلمان اور انسان میں کچھ فرق ہے؟"

پڑوسی نے کہا—میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ ایک دوسرے نے  
 کہا—"ہر ایک ہے۔ تیسرے نے تو ہاٹ میں ہی دیکھ لیا کہ—  
 "ہاٹ میں ہر ایک ہے۔"

اسی وقت بٹ رہی تھی کہ مہاراجہ نے کہا کہ وہاں  
 تیکلی۔ کہتے ہیں کہ وہ کیرت پڑی تھی۔ نازک مزاج۔ اللہ کے  
 کے پیر سے کہتے ہیں۔ بھگوان کے ہوش آ رہا تھا۔ آخر پیر  
 خدا میں وہ بھگوان کے پیر کے ہوش آ رہا تھا۔ آخر پیر  
 مسلمان ہو۔ تین برس اور پیر کے ہوش آ رہا تھا۔ آخر پیر

اسی وقت بٹ رہی تھی کہ مہاراجہ نے کہا کہ وہاں  
 تیکلی۔ کہتے ہیں کہ وہ کیرت پڑی تھی۔ نازک مزاج۔ اللہ کے  
 کے پیر سے کہتے ہیں۔ بھگوان کے ہوش آ رہا تھا۔ آخر پیر

شاہر نے بھی ایک رنگ اٹھا۔

"سب کھڑے ہیں۔ مہاراجہ، مہاراجہ، مہاراجہ  
 تیرے سب کھڑے ہیں۔ مہاراجہ، مہاراجہ، مہاراجہ  
 آپوں سے بھی رہنا، تیرے ہوش سے رہنا۔"

مہاراجہ کے ہاٹ میں سے لڑائی ہو رہی تھی۔  
 مہاراجہ نے کہا—

"لڑائی ہے۔ مہاراجہ، مہاراجہ، مہاراجہ"

نیا مسند... غریب کی آڑ میں... فروری ۱۹۷۱ء

بٹ رہی تھی۔ مہاراجہ نے کہا کہ وہاں پر  
 ایک ہی رہ گیا، اور کھڑے ہوئے وہ وہاں پر۔ اس نے آگے  
 اٹھائیں۔ پائے کی آگے نے چلا کر کہا۔ یہ تم ہی مسلمان ہو۔  
 "کیا مسلمان اور انسان میں کچھ فرق ہے؟"

پڑوسی نے کہا—میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ ایک دوسرے نے  
 کہا—"ہر ایک ہے۔ تیسرے نے تو ہاٹ میں ہی دیکھ لیا کہ—  
 "ہاٹ میں ہر ایک ہے۔"

اسی وقت بٹ رہی تھی کہ مہاراجہ نے کہا کہ وہاں  
 تیکلی۔ کہتے ہیں کہ وہ کیرت پڑی تھی۔ نازک مزاج۔ اللہ کے  
 کے پیر سے کہتے ہیں۔ بھگوان کے ہوش آ رہا تھا۔ آخر پیر

شاہر نے بھی ایک رنگ اٹھا۔  
 "سب کھڑے ہیں۔ مہاراجہ، مہاراجہ، مہاراجہ  
 تیرے سب کھڑے ہیں۔ مہاراجہ، مہاراجہ، مہاراجہ  
 آپوں سے بھی رہنا، تیرے ہوش سے رہنا۔"

"لڑائی ہے۔ مہاراجہ، مہاراجہ، مہاراجہ"



نماہِ دین

منازل کی آواز میں

کاروبارِ سب

جس سزاوارہ کا نماز کھڑے اور گنہگار ہونا تو کہنے لگو—  
"پارہنا मत कर, मत कर, मत कर".

"निर्जाप"

परा निर्जाप की सैर कर लीजिये. आह! कितना मन-  
भावत सीन है. जगत की दूर, मधुरा की मालिन, लव पर मधु  
मसीह, आनंद में हुस्नाबाद की देवियाँ और दिल में आजीव तरह  
की बदकत..... भई चुप रहो. मेयर हो रही है. एक कोने से  
आवाज आई "आजादी". दूसरे ने कहा "बकी मत." तीसरे ने  
कहा "दिमाग खराब है"..... इस मन्दिर में आकर आजादी  
और गुलामी का फर्क मिट जाता है..... गरीबी! बिलकुल भूठ.  
कहीं कोई गरीब भी होता है? परन्तु मसीह! यह कैसे लोग हैं.  
इन्हें बेनियाजी नहीं हासिल होती. बड़े दुनियादार हैं..... एक  
दूसरे कोने पर एक कराहती हुई बुढ़िया का अंग अंग बोल उठा.  
"जबानी का अंजाम!" हसन में सराबोर एक युवती की जबानी  
सुरीली लव में कहने लगी. "जबानी इसे सोचा नहीं करती". एक  
नवजवान ने कन्हाियों से शराब किया, दोनों गायब.....  
हम सभ्य हैं. गरीब न देख सका यह लोग.

نمایند

مندی کی آواز میں

کاروبارِ سب

جس سزاوارہ کا نماز کھڑے اور گنہگار ہونا تو کہنے لگو—  
"پارہنا मत कर, मत कर, मत कर".

"निर्जाप"

परा निर्जाप की सैर कर लीजिये. आह! कितना मन-  
भावत सीन है. जगत की दूर, मधुरा की मालिन, लव पर मधु  
मसीह, आनंद में हुस्नाबाद की देवियाँ और दिल में आजीव तरह  
की बदकत..... भई चुप रहो. मेयर हो रही है. एक कोने से  
आवाज आई "आजादी". दूसरे ने कहा "बकी मत." तीसरे ने  
कहा "दिमाग खराब है"..... इस मन्दिर में आकर आजादी  
और गुलामी का फर्क मिट जाता है..... गरीबी! बिलकुल भूठ.  
कहीं कोई गरीब भी होता है? परन्तु मसीह! यह कैसे लोग हैं.  
इन्हें बेनियाजी नहीं हासिल होती. बड़े दुनियादार हैं..... एक  
दूसरे कोने पर एक कराहती हुई बुढ़िया का अंग अंग बोल उठा.  
"जबानी का अंजाम!" हसन में सराबोर एक युवती की जबानी  
सुरीली लव में कहने लगी. "जबानी इसे सोचा नहीं करती". एक  
नवजवान ने कन्हाियों से शराब किया, दोनों गायब.....  
हम सभ्य हैं. गरीब न देख सका यह लोग.



وہم، ہنسکی، سنجیتا

رضی اللہ تعالیٰ عنہما

فائدہ عظیم جناح سے جب پوچھا گیا کہ کیا آپ اسلام کا  
مستحق کرہائیک، (سامسٹر و ایک یا مذہبی) اربع قایم کرنا چاہتے ہیں؟ تب  
انہوں نے اس کا "دود" سے انکار کیا۔ مہاتما گلاندھی، پنڈت جواہر لال  
نہرو اور دیگر لوگوں کے دوسرے پیناؤں نے بھی غلط کر کیا یہی کہ ہند  
میں ہندو سائیر و ایک یا مذہبی راج بنانے کا ان کا متک بھی  
ارادہ نہیں، بلکہ ایسی کوششوں کا وہ سامنا کریں گے۔

(۳۷)  
پھر بھی کانگریس کا مسلم لیگ پر یہ اطمینان دیا کہ وہ پاکستان میں مسلم مذہبی راج قائم کرنا چاہتی ہو۔ اس کے بغیر میں قائد اعظم اور دوسرے لیگ بیناؤں کے بھائیوں اور بیٹوں میں اسلام کے اصول اور قرآن کی ہدایتوں کا جو بار بار ذکر آتا ہو، وہ پیش کیا جاتا ہوگا۔ اور یہ بات ضرور ہو کہ لیگ بینا کئی بار کہتے ہیں کہ پاکستان ایک اسلامی راج (اسٹیٹ) ہو اور دنیا کے دوسرے اسلامی راجوں سے دوستی برقرار رکھنا چاہتا ہو۔

دوسری طرف سے مسلم ایک کا کانفرنس بنے اس سے  
محکم ہوگا انعام ہو۔ قریب ۸-۱۰ سال پہلے جناح صاحب  
نے اپنے ایک جلشن میں کہا تھا کہ گاندھی جی۔ جو کانگریس کے  
سب کچھ ہیں۔ سارے دیش کو گاندھی آتشیں گاندھی سیدھا سنگھ بنانا







生野

धर्म, संस्कृति, सभ्यता।

करवरी सन् १९८८

तथा इस विषय को जरा गहरे अन्दर कर तदस्य वृत्ति ( गौरवान्विता ) से समाप्त होने की प्रेरणा है.

मुभाकन है कि धन, संस्कृति और सभ्यता धिन तानों क  
धर्मे को अगर हम समझ दें तो धिस विषय को ज्यादा साक  
तीर पर हम समझ सकेंगे.

जा आदमी प्रिय बात में यकीन करता हो कि 'अल्लाह' अकेला है, उसके सिवा और कोई देव नहीं। मुहम्मद आसका पैगम्बर है, फ़ारान उसके भोजी हुई किताब है, और नमाज, रोज़ा, ज़कात वगैरा उसके पांच आस (मुख्य) हुकम हैं' असे महज़ब से मुसलमान कहा जा सकता है। असे मानने वाले का नाम चाहे अल्लाह या हसन न होवे मुझे भगवान दास या भीना भाभी हो, और चाहे वह पाजामा और फ़ोब के बजाय बोती और पगनी पांखला हो, फिर भी वह मुसलमान ही है।

असल अमुला जा मनुष्य वेद, पुरान, आगम वगैरा शास्त्रों में से और अनु न में बताने हुआ देव, अकाल, तीर्थकर आदि में से किसी न किसी में श्रद्धा रखता है। पुनर्जन्म कर्म आदि सिद्धान्तों को मानता है और हिन्दू मन्त्रों में समझाओ हुआ वर्य व्यावस्था, धर्म के काल, विवाह वगैरा को रस्में वगैरा को अथा (पालन) करने में अनुसह रखता है वह धर्म से हिन्दू है। भले ही अनुसका नाम जवाहर, रोशन, दौलत, गुलाब या दिल्लीरा हो और अनुस का रहन-सहन सिवास आदि अरब, पठान या अफगानी के जैसे हो।

विष्णु और मुसलमान अफ़सोखी दब के राहन-सहन, अंधाद्वारा, तान

فردی مشتم  
محررم، سنگساری، جمعیت  
بیابان  
تہ اس و شے کو فنا لکے دیگر مشتمہ ورق (خبر جانب طہای)

سے سمجھ لینے کی ضرورت آوے۔

مکمل ہو کر دھوکا سسکری اور : سچا بہانہ نہ ہو سکتا ہے۔  
 کہ اگر ہم سمجھ لیں کہ اس وقت کے زیادہ صاف طور پر سمجھ سکیں گے۔  
 جو آدمی اس بات میں یقین کرتا ہو کہ "اللہ ایک ہوا، اس کے  
 سوا اور کوئی دیوتا نہیں، محمد اس کا پیغمبر ہوا، قرآن اس کی کھینچی  
 ہوئی کتاب ہو، اور اللہ، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ اس کے باقی احکام  
 (تکلیف) حکم ہیں، اسے مذہب سے مسلمان کہا جاسکتا ہو۔ ایسا  
 ماننے والے کا نام چاہے عبد اللہ یا حسن نہ ہوئے ہوئے  
 چنگاران واس یا جناح بھائی ہو، اور چاہے وہ باقاعدہ فقیر  
 سے بن جائے دھوکا اور پوری باندھا ہو، پھر بھی وہ مسلمان ہی ہو۔  
 اس سے اٹلا جو ملحقہ وید، پٹان، آگم وغیرہ شاستروں میں

سے اور ان میں بتائے ہوئے ولیہ، اوفادہ، بیعتوں اور ان کی کسی میں شریعتاً رکھنا اور، بغیر جنم کرم آدمی مستحقانوں کو، اپنا کو اور ہندو گمراہوں میں سمجھنا اور ان کو ویرا، ہمارے کام، ہمارے فیرہ کی ریتیں وغیرہ کو ادا (پالن) کرنے میں رستہ رکھنا کو وہ دھرم سے ہندو ہو۔ جملہ ہی اس کا نام ہمارے، دشمن، دولت، ملک یا دل خوش ہو اور،

نہیں۔ بہن، باس آدمی عرب، پٹھان یا ایوانی کے جیسے ہوں۔

مطلب یہ کہ جس میں طرح آج ہم دیکھتے ہی ہیں کہ کئی ہندو اور مسلمان انگریزی ڈھب کے بہن-سمن، ولیہ اور







نمازِ ہند

نماز، سنگت، نماز، نماز

نماز کی ساری بات

نماز کی ساری بات، نماز کی ساری بات، نماز کی ساری بات

نماز کی ساری بات، نماز کی ساری بات، نماز کی ساری بات

نماز کی ساری بات، نماز کی ساری بات، نماز کی ساری بات

نماز کی ساری بات، نماز کی ساری بات، نماز کی ساری بات

نماز کی ساری بات، نماز کی ساری بات، نماز کی ساری بات

نماز کی ساری بات، نماز کی ساری بات، نماز کی ساری بات











لوگوں کے لیے جو ایک بڑا جھوٹا ہے اور نہ لاکھوں لوگوں کی  
انجمن، ایک سنسکھ کے ذریعے بنایا جاسکتا ہے۔ چنانچہ جس شاہی  
(ڈیپارٹمنٹ) آزاد ہندوستان میں ہندو مالش۔ ہندو سنسکھ  
کی گولڈن نے سکتی ہے۔ ہندی طرح کے مالش۔ سنسکرتوں — کا  
اسکالان دو کیمپ کے ساتھ ہے۔ بگڈ کے نیچے والے کیمپ کے ساتھ  
اسکا بڑا کیمپ ہے نہ دے، تو بھی مشاف ہو کر بگڈ کی بھائی بن  
نہیں ہو پورا پنپ نہیں سکتا۔ اسی طرح ہندو سنسکرتوں کی  
مشاف بھائی میں مسلم و غیر ہندو بھائیوں سے جوش سے کھیل نہیں  
سکتیں۔ ہندو مہاجلوں کے آندھوں اور ان کے تحفہ لاکھوں مالش  
کے بڑے والے بھی آتے ہیں اور گاندھی جی کی ان کے ساتھ  
کو سمجھانے کی دیت دھرمی طرح کی آتے ہیں، ایک بھائی  
کی نظر سے دیکھیں تو ان کا دل اور دماغ کا گھاٹ گھٹا اور بڑھتی  
لامان کی بنیاد پر بنا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اس میں بڑھتی ہے  
آئے دھند سے کسی نہ کسی پرکار کی جگہ سے بنی ہوئی دھند  
دیں۔ دھند، دھند۔ ایک زمیندار۔ کسک آدی کی دھند (بھائی  
اس دے ہندو دھند دھند کے دھند پر ہوں) آدی بھائی  
دھانے کی کھیتا میں بھری ہوئی ہیں۔ اس دھانے کی بھیم کی دھند  
سے ان کا دھند تو ظاہر ہی ہے۔ ایک ایک کی نظر سے اسکا  
دھند کو بھی کسی کی بھیم میں آتی ہے بھائی دھند کی دھند کہ کوئی

لوگوں کے لیے جو ایک بڑا جھوٹا ہے اور نہ لاکھوں لوگوں کی  
انجمن، ایک سنسکھ کے ذریعے بنایا جاسکتا ہے۔ چنانچہ جس شاہی  
(ڈیپارٹمنٹ) آزاد ہندوستان میں ہندو مالش۔ ہندو سنسکھ  
کی گولڈن نے سکتی ہے۔ ہندی طرح کے مالش۔ سنسکرتوں — کا  
اسکالان دو کیمپ کے ساتھ ہے۔ بگڈ کے نیچے والے کیمپ کے ساتھ  
اسکا بڑا کیمپ ہے نہ دے، تو بھی مشاف ہو کر بگڈ کی بھائی بن  
نہیں ہو پورا پنپ نہیں سکتا۔ اسی طرح ہندو سنسکرتوں کی  
مشاف بھائی میں مسلم و غیر ہندو بھائیوں سے جوش سے کھیل نہیں  
سکتیں۔ ہندو مہاجلوں کے آندھوں اور ان کے تحفہ لاکھوں مالش  
کے بڑے والے بھی آتے ہیں اور گاندھی جی کی ان کے ساتھ  
کو سمجھانے کی دیت دھرمی طرح کی آتے ہیں، ایک بھائی  
کی نظر سے دیکھیں تو ان کا دل اور دماغ کا گھاٹ گھٹا اور بڑھتی  
لامان کی بنیاد پر بنا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اس میں بڑھتی ہے  
آئے دھند سے کسی نہ کسی پرکار کی جگہ سے بنی ہوئی دھند  
دیں۔ دھند، دھند۔ ایک زمیندار۔ کسک آدی کی دھند (بھائی  
اس دے ہندو دھند دھند کے دھند پر ہوں) آدی بھائی  
دھانے کی کھیتا میں بھری ہوئی ہیں۔ اس دھانے کی بھیم کی دھند  
سے ان کا دھند تو ظاہر ہی ہے۔ ایک ایک کی نظر سے اسکا  
دھند کو بھی کسی کی بھیم میں آتی ہے بھائی دھند کی دھند کہ کوئی

لوگوں کے لیے جو ایک بڑا جھوٹا ہے اور نہ لاکھوں لوگوں کی  
انجمن، ایک سنسکھ کے ذریعے بنایا جاسکتا ہے۔ چنانچہ جس شاہی  
(ڈیپارٹمنٹ) آزاد ہندوستان میں ہندو مالش۔ ہندو سنسکھ  
کی گولڈن نے سکتی ہے۔ ہندی طرح کے مالش۔ سنسکرتوں — کا  
اسکالان دو کیمپ کے ساتھ ہے۔ بگڈ کے نیچے والے کیمپ کے ساتھ  
اسکا بڑا کیمپ ہے نہ دے، تو بھی مشاف ہو کر بگڈ کی بھائی بن  
نہیں ہو پورا پنپ نہیں سکتا۔ اسی طرح ہندو سنسکرتوں کی  
مشاف بھائی میں مسلم و غیر ہندو بھائیوں سے جوش سے کھیل نہیں  
سکتیں۔ ہندو مہاجلوں کے آندھوں اور ان کے تحفہ لاکھوں مالش  
کے بڑے والے بھی آتے ہیں اور گاندھی جی کی ان کے ساتھ  
کو سمجھانے کی دیت دھرمی طرح کی آتے ہیں، ایک بھائی  
کی نظر سے دیکھیں تو ان کا دل اور دماغ کا گھاٹ گھٹا اور بڑھتی  
لامان کی بنیاد پر بنا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اس میں بڑھتی ہے  
آئے دھند سے کسی نہ کسی پرکار کی جگہ سے بنی ہوئی دھند  
دیں۔ دھند، دھند۔ ایک زمیندار۔ کسک آدی کی دھند (بھائی  
اس دے ہندو دھند دھند کے دھند پر ہوں) آدی بھائی  
دھانے کی کھیتا میں بھری ہوئی ہیں۔ اس دھانے کی بھیم کی دھند  
سے ان کا دھند تو ظاہر ہی ہے۔ ایک ایک کی نظر سے اسکا  
دھند کو بھی کسی کی بھیم میں آتی ہے بھائی دھند کی دھند کہ کوئی



نماہینہ دوم سنسکرت، سنجیوا فرنی ششم

ہی بھارت کے بڑے اہم ہیں، بھارت کے ساتھ ساتھ ہی ہندو مت پر ان پر چڑھا دینے سے مراد کیا جڑتا ہے۔" اسی طرح قرآن، اوستا کا کوئی پانچ یا ایک سو پانچ سو برس پہلے لکھا گیا ہے۔ بلوں میں ہے۔ مسلم پیشی سے یہ بات اگلی آئیں جس پر لکھا گیا ہے۔ لا عجیب معلوم ہوتا ہے۔ جیسے کوئی بنیاست مرانی کرے گا دکھاد کرے ایک روپیہ کا کسی کو فرض دے، اور پھر اس کے سود میں ہی اس آدمی کی ساری جائیداد پکا ڈالے، بیٹے و دوسرے دھرم - ستم ڈالے کا ایک چھوٹا حصہ، سو یکا کر اسے سالانہ سارا پکا کر لینے کی یہ ریت ہے۔ ہندو پیشی سے یہ دھندلوں کا (مطلی بل جانے کا اصول) ہے۔ لیکن، لگ بھگ لکھا ہے، "ہم سنسکرتی کو ایک اپنا دشمن (دشمن) دکھانے کے لیے اس میں یہ ستم کر کے ہیں۔" سنسکرتی میں اس کو ہندو سنسکرتی سے انجوت بھی اگلی اسلامی تہذیب کو بڑھانا ہے۔ اور یہ صرف مذہبی و عیسائی اہل علم و عمل میں ہی نہیں، لیکن سب طرح کے دنیاوی کاموں میں۔ اس لیے، اسلامی سنسکرتی کو ہندوستان میں بیٹے اور ہندو سنسکرتی میں اسے بھل جانے سے روکنے کے لیے ایک الگ اور آزاد کیفیت طے ہے، ایسی بیکار ایک نے اٹھائی۔

سنسکرتی اور سائنس کا ایک سببوں کی پیشی سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہندوستان کے ہندو، مسلمان، عیسائی، پارسی وغیرہ ایک ایک سماج ہیں۔ اس ایک پن کو ایک الگ قوم آئیں کہا جائے یا دوسرا نام دیا جائے یہ مسئلہ کا ہوتے ہوئے بھی ایک مسئلہ ہے۔

نماہینہ دوم سنسکرت، سنجیوا فرنی ششم

ہی بھارت کے بڑے اہم ہیں، بھارت کے ساتھ ساتھ ہی ہندو مت پر ان پر چڑھا دینے سے مراد کیا جڑتا ہے۔" اسی طرح قرآن، اوستا کا کوئی پانچ یا ایک سو پانچ سو برس پہلے لکھا گیا ہے۔ بلوں میں ہے۔ مسلم پیشی سے یہ بات اگلی آئیں جس پر لکھا گیا ہے۔ لا عجیب معلوم ہوتا ہے۔ جیسے کوئی بنیاست مرانی کرے گا دکھاد کرے ایک روپیہ کا کسی کو فرض دے، اور پھر اس کے سود میں ہی اس آدمی کی ساری جائیداد پکا ڈالے، بیٹے و دوسرے دھرم - ستم ڈالے کا ایک چھوٹا حصہ، سو یکا کر اسے سالانہ سارا پکا کر لینے کی یہ ریت ہے۔ ہندو پیشی سے یہ دھندلوں کا (مطلی بل جانے کا اصول) ہے۔ لیکن، لگ بھگ لکھا ہے، "ہم سنسکرتی کو ایک اپنا دشمن (دشمن) دکھانے کے لیے اس میں یہ ستم کر کے ہیں۔" سنسکرتی میں اس کو ہندو سنسکرتی سے انجوت بھی اگلی اسلامی تہذیب کو بڑھانا ہے۔ اور یہ صرف مذہبی و عیسائی اہل علم و عمل میں ہی نہیں، لیکن سب طرح کے دنیاوی کاموں میں۔ اس لیے، اسلامی سنسکرتی کو ہندوستان میں بیٹے اور ہندو سنسکرتی میں اسے بھل جانے سے روکنے کے لیے ایک الگ اور آزاد کیفیت طے ہے، ایسی بیکار ایک نے اٹھائی۔











फारवही सन् '५८

[illegible]

हम किस तरह आ-  
जोड़-बर्बाद पर निर्भर हैं।

卷之五

हिन्दू मुस्लिम एकता

पवित्र सुन्दरनाथ

बार दैकवार ओ वर्डोने

सेन्द्रण कृत्सीलि येटरो बोर्ड मन्त्रालय

की दावत पर भाषापर...

सौ सक्के की किलाव की क्रमव सिक बारह, नाग  
 किलाव नागरी और चहुँ दानों लिखावटी में मिल सकती है  
 —मैनेजर “नया दिव्द”

मैनेजर "तथा हिन्दू"

४८ बार्दे का बाग, इलाहाबाद

زنگنه

وہم، ہندو کی، استغیثا

五

نیا ہند  
 دھرم، سنسکرتی، سچیتا  
 خیال ہو کہ گجرات میں شری گھنیا لال ندھی کا ماتن بھی اسی شا  
 میں کام کر رہا ہو۔ ہندو مہا بھیا کا تو وہ دھرم ہی ہو۔ اگر کہ  
 بدھ دینی بدھ دھار ہو جائے اور لوگوں میں پھیل جائے تو ہو سکتا ہو کہ  
 مسلمانوں کی طرح دوسرے اہم ہندو لوگوں میں بھی استغوش کے  
 بیج بوائے جائیں۔ بدینام میں پاکستان کی طرح دوسرے مسلمانوں  
 کا اتھوا ایک طرف ہندو کی ااصورت سھمت ہندو (اور دوسری طرت  
 سب اہم ہندو) اور اہل ہندو کے بیچ لڑنا مینیت) جم جائے گا  
 بدھ سبک ہو سکتا ہو۔  
 ہم کس طرت جائیں گے یہ ہندو سنسکرتی کے تیناؤں کی بدھ دینی  
 وہ بدھ دینی بدھ دھار ہو جائے اور لوگوں میں پھیل جائے تو ہو سکتا ہو کہ

ہم کس طرف جاؤ  
یہاں پہ بندھ جاؤ

د. محمد رفیع بھٹی

بسم الله الرحمن الرحيم

چند چار کچھ تو انہوں نے سندھ کی نسبت سے  
سندھ کے کتاب کی قیمت صرف بارہ اے۔

وہابیوں میں سے کسی کو

ممن بالكل بائع، المداد



ح

رضی گیان پید)

راسخو کھلتے سے آیا، شامو کھلتے سے آیا، مادھو کھلتے سے آیا۔  
 لوہن کھلتے سے آیا۔ راسخو نے چار کہاںیاں کہیں۔ شامو نے مین  
 کہاںیاں کہیں، مادھو نے چھتے ہوا لوہن نے دس۔ انھیں ایک  
 نے پانچ سے کہا، پانچوں نے دس سے، اس طرح دو ہی دن  
 میں نہ کیوں گاؤں کہیں میں ان کھلتے کی  
 کہانیوں کی دھوم مچ گئی۔

کہانیوں کی دھوم مچ گئی۔ جو سمجھتا اسی سے کوفہ کا ٹھکانا نہ رہتا۔ کہتا، مسلمان آتی ستارہ کی کرکھے ہیں، ایسے ظالم ہیں۔ اُن سب کو سنا ٹھکانہ لاہ شرن سنگھ نے۔ کچاؤں کے زیندار اہی ٹھکرتے۔ اُن کو بھولا کب برافقت۔ اُن کے غصے کا ٹھکانا نہ تھا۔ من بھی من کہنے لگے۔ — وہاں سے مسلمان! جو حار دن سے یہاں آکر بسیں اُن کی یہ دشا، کوئی ادا کچھ کرے یا نہ کرے۔ نہ پتی نہ پتی کا مفودہ۔ میں دیکھتا ہوں وہاں ہندو مت لگے تو کی؟ یہاں دیکھنا ہو کہ سیم جلال کیسے رہتا ہو، جین دھنیا کیسے رہتا ہو۔ کپڑا ہاتھ سے دھو لوں گا پر آستین کے سانپ پانا ٹھیک نہیں۔ میں دیکھ لوں گا کہ کیم دھوبی کٹاؤں میں کیسے رہتا ہو؟.....

وہ اخصیں قاتلوں کو سوچ آئی سلام تھا کہ اُن کا چھوٹا بھائی باہر سے آیا۔ بلوہ میں شہر مچا تھا۔ کل شہر میں مسلمانوں کا جلوس نکلا تھا۔ دسے سکتے تھے۔ دامیوں کے مراٹھیں گے پر پاکستان بنائیں گے۔

اسی سے سبکدوش بننا حیثیت ہیں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ مسلمان  
دھوبی لگاؤں میں کیسے رہتا ہے.....  
وہ انھیں بالوں کو سوچ آں سلکھا کر ان کا چھوڑنا بھلائی باہر سے  
آیا۔ بولہ میں شہر گھسیٹا تھا۔ محل شہر میں مسلمانوں کا جالوں نکلا تھا۔ وہ  
کہتے تھے۔ "لامیوں نے مرا نہیں گئے پر پاکستان بنائیں گے۔"



اس کے سونے ہی تو گورنر اور بڑا گیا جیسے کسی نے آغا  
 کے لیے ڈال دیا ہو۔ وہ بولے—بڑا ہی پاکیزہ انسان۔ چاہے جہاں جانا  
 ہو۔ کمانوں پر بھر کے گورنر اس پور میں تو کچھ نہیں آئے۔ یا وہ صاحب  
 کو ساڑھ کی بات سے تو ایسا لگا کہ گورنر اس پور ہیرا گوار  
 کی طرح پوری دنیا سے آتا رہے گا۔

اس لیے میں نے کہا کہ—سرکار نہا تو۔ سرکار  
 نہا تو سونے چلے گا۔ پر ان کا گورنر نہ گیا۔

× × ×  
 راجہ کے آگاہ پر گاہ کے سامنے لوگ بیٹے۔ چاروا ہی کیا  
 ہو۔ کچھ راجہ، راجہ، راجہ کی کھانیاں نیکل پڑی۔ کچھ کی  
 کچھ کہا، کچھ نے کچھ کہا۔ راجہ، راجہ کا راجہ  
 راجہ سونے سونے کا پور میں نہ رہ گیا تھا۔ راجہ پورے پور میں  
 راجہ سونے پالنا ٹوک نہیں۔ ہمارے بھی بڑے ہیں۔ راجہ لگاں۔ راجہ  
 راجہ، راجہ اور راجہ کے لیے راجہ ہیں۔ راجہ لگاں۔ راجہ کو بھی  
 کو راجہ ہی دے گا۔ راجہ کو پور میں ہے کہ چاہے جو ہو پر  
 اس کے سرکار ہی کر دیا جائے۔ راجہ، راجہ کو راجہ سے  
 سامنے کو آگاہ آگاہ، راجہ—ہاں سرکار۔

اس لیے میں نے بڑے بڑے راجہ سے نہ رہا گیا۔ بول کر آگاہ—میں تو  
 سرکار کے لیے آگاہ ہوں۔ میں نے کہا کہ—میں تو کہوں گا کہ سرکار  
 کو سرکار کے لیے سچا کوئی پور، راجہ ٹوک نہیں ہے۔ سرکار، اس طرح  
 راجہ پور میں راجہ کا کام نہیں ہے۔ راجہ سرکار بڑا ہی  
 راجہ ہے۔ تو راجہ کہہ دے گا کہ راجہ بڑے چلے آگاہ۔

راجہ، راجہ سونے پور میں راجہ، راجہ، راجہ سے کہہ دے گا—ہاں سرکار۔

اس کے سونے ہی تو گورنر اور بڑا گیا جیسے کسی نے آغا  
 کے لیے ڈال دیا ہو۔ وہ بولے—بڑا ہی پاکیزہ انسان۔ چاہے جہاں جانا  
 ہو۔ کمانوں پر بھر کے گورنر اس پور میں تو کچھ نہیں آئے۔ یا وہ صاحب  
 کو ساڑھ کی بات سے تو ایسا لگا کہ گورنر اس پور ہیرا گوار  
 کی طرح پوری دنیا سے آتا رہے گا۔

اس لیے میں نے کہا کہ—سرکار نہا تو۔ سرکار  
 نہا تو سونے چلے گا۔ پر ان کا گورنر نہ گیا۔

× × ×  
 راجہ کے آگاہ پر گاہ کے سامنے لوگ بیٹے۔ چاروا ہی کیا  
 ہو۔ کچھ راجہ، راجہ، راجہ کی کھانیاں نیکل پڑی۔ کچھ کی  
 کچھ کہا، کچھ نے کچھ کہا۔ راجہ، راجہ کا راجہ  
 راجہ سونے سونے کا پور میں نہ رہ گیا تھا۔ راجہ پورے پور میں  
 راجہ سونے پالنا ٹوک نہیں۔ ہمارے بھی بڑے ہیں۔ راجہ لگاں۔ راجہ کو بھی  
 کو راجہ ہی دے گا۔ راجہ کو پور میں ہے کہ چاہے جو ہو پر  
 اس کے سرکار ہی کر دیا جائے۔ راجہ، راجہ کو راجہ سے  
 سامنے کو آگاہ آگاہ، راجہ—ہاں سرکار۔

اس لیے میں نے بڑے بڑے راجہ سے نہ رہا گیا۔ بول کر آگاہ—میں تو  
 سرکار کے لیے آگاہ ہوں۔ میں نے کہا کہ—میں تو کہوں گا کہ سرکار  
 کو سرکار کے لیے سچا کوئی پور، راجہ ٹوک نہیں ہے۔ سرکار، اس طرح  
 راجہ پور میں راجہ کا کام نہیں ہے۔ راجہ سرکار بڑا ہی  
 راجہ ہے۔ تو راجہ کہہ دے گا کہ راجہ بڑے چلے آگاہ۔

راجہ، راجہ سونے پور میں راجہ، راجہ، راجہ سے کہہ دے گا—ہاں سرکار۔



دوسرے نے کہا—ہاں सरकार، یہی تپ رہا۔

دیوار کے بھی کان ہوتے ہیں، انکھلے کان بات تو سنا لے جاتے ہیں۔  
 फिर अलाव पर की बात कैसे खिमी रहती, रहीम, जुमन, करीम  
 सब ने सुना कि सरकार हम सब से नाबुश है, सभी डर के मारे  
 काँपने लगे, जुमन दौड़ा गया रहीम के घर, कराम पहिले ही मे  
 मौजूद था, जुमन ने कहा—भाई, घर दुआर खोड़ कर कहाँ जाँय,  
 खेत में फसल बो दी है, सब से ऊपर तो सरकार का लगान बाँकी  
 है, एक सुप्त दाँ सौ रुपया दौने कैसे ? मैंने तो अभी यह सुना,  
 सुनकर भगा चला आया, मेरी तो तबोअत बबड़ा रहो है, कराम ने  
 कहा—(४०) नक्रद लेकर अभी चौआ ले आया हैं, माँचा था कि  
 बार छै महीने में थलार्ह में पड़ेगा, पर यह नक्रद देना कैसे पार  
 समोगा, देना पावता तो दर कितना, पर सबाल तो यह है कि  
 आखिर जाऊँ कहाँ, बाप दादे इसी गुरुदासपुर में पैदा हुए, यहाँ  
 दकनाये गये, इन्हीं रामशरत के यहाँ दरबार किया, फिर आज मैं  
 कहाँ जाऊँ.

रहीम इन सब में पूँजी वाला आदमी था, पर उसकी अलगा  
 से पूँजी हो क्या थी, घर में २-४ थान कपड़े पड़े थे, वह कह उठा,  
 भाई पदों की बात क्या है ? मजदूरी आया मैंने भा १००) ठाकुर  
 से काढ़े, तब सूत का ड्याँढ़ बैठाया है, चार छै थान कपड़े हैं बेच दूँ  
 तो ठाकुर को हो जाय, पर उससे होता क्या है, फिर खायंगे क्या ?  
 रहीम को लड़की बकालन सुन रही थी, उसने जाकर अपनी  
 अम्मा से कहा, अम्मा को तो एतबार ही नहीं हुआ, वह दौड़ी  
 आयी किशार के पीछे से सुनने लगी, उसे कादो तो जैसे सुन

دوسری شب

پانچواں

نیا دھرم

دوسرے نے کہا—اے مل کر، یہی ہے۔  
 دیوار کے بھی کان ہوتے ہیں، انکھلے کان بات تو سنا لے جاتے ہیں۔  
 फिर अलाव पर की बात कैसे खिमी रहती, रहीम, जुमन, करीम  
 सब ने सुना कि सरकार हम सब से नाबुश है, सभी डर के मारे  
 काँपने लगे, जुमन दौड़ा गया रहीम के घर, कराम पहिले ही मे  
 मौजूद था, जुमन ने कहा—भाई, घर दुआर खोड़ कर कहाँ जाँय,  
 खेत में फसल बो दी है, सब से ऊपर तो सरकार का लगान बाँकी  
 है, एक सुप्त दाँ सौ रुपया दौने कैसे ? मैंने तो अभी यह सुना,  
 सुनकर भगा चला आया, मेरी तो तबोअत बबड़ा रहो है, कराम ने  
 कहा—(४०) नक्रद लेकर अभी चौआ ले आया हैं, माँचा था कि  
 बार छै महीने में थलार्ह में पड़ेगा, पर यह नक्रद देना कैसे पार  
 समोगा, देना पावता तो दर कितना, पर सबाल तो यह है कि  
 आखिर जाऊँ कहाँ, बाप दादे इसी गुरुदासपुर में पैदा हुए, यहाँ  
 दकनाये गये, इन्हीं रामशरत के यहाँ दरबार किया, फिर आज मैं  
 कहाँ जाऊँ.



نواہین

پاگل پند

کراری سن ۱۸۷۷

ہی نہیں۔ ہر مے آکر بٹھ گئی۔ سنانا، پونا، پکانا کھڑا آکھا  
ہی نہ لگاتا۔ سونچتی—یا آکھا۔ ! آکھ کھا ہوگا !

رہیم، جوممن، کریم سب نے تھ کیا کی رھیم ٹاکر کے یھاں  
جای آری ٹاکر کے سمنہا۔ یھ بات ہو ہو رھي یو کی  
ٹاکر کا پھارا پھوچا۔ کریم آری جوممن سمنی کو دیکھ کر  
کھڑو—تومہ ٹاکر نے جولاپا ہے۔ توم سب یھاں بٹھ کر  
پاکستان لے رہے ہو۔ چلو آج توم لوگوں کو پاکستان ملینا۔

رھیم بولا—میں تو جلد ہی سرکار کے یھاں چل رہا ہا۔

پھارا بولا—توم کیا جینا ہا جو آج یھ سرنانا  
بنکر۔ یھاں جینا جینا کھڑا نہیں۔ توم سب چلو۔

x

x

x

چاٹو ساہب کو بٹھ مے آ کر چار درباری لوگ بٹھ یھ آری  
بات چوت کر رہے یھ کی پھارا تن تونیوں کو لیکر پھوچا آری  
بولا—سرکار، چار بار گایا پر یھ سب نہیں ملے۔ اس بار سب  
ملے سب رھیم کے ہا۔ جلد جولاپا تب رھیم کھنے لگا کی مے تو  
جلد ہی آ رہا ہے۔ سرکار یھ اس گایے کے تونیوں کو  
جینا ہے۔

سرکار کا گرسا آری بڑھو بڑھو۔ انہوں نے سونچا کی یھ سب  
کر رہے یھ۔ بولا—رھیم، مے کھڑا کھنا سوننا نہیں چاہتا۔  
سیدی سمنی کو ایک بات ہے کی توم سب یھاں سے چلو آج۔ توم سب  
کو آکھ گایے مے کھڑا کھنا نہیں ہے۔

کریم ہنس کر بولا—ہم تو سرکار کے چاکر ہے۔ چلو  
آجیو تو سرکار کا کپڑا کھنا ساک کرے گا۔

سید احمد  
ای نہیں۔ گھر میں آکر بیٹھ گئی۔ کھانا، پینا، کھانا کھجھا  
نہ لگتا۔ سونچتی—یا اللہ! اب کیا ہوگا؟

رھیم، جوممن، کریم سب نے ط کیا کر رھیم ٹاکر کے یھاں  
جائے اور ٹاکر کو سچھائے۔ بات ہو ہو رھي یو کی ٹاکر کا  
پھارا پھوچا۔ کریم آری جوممن سمنی کو دیکھ کر ٹاکر  
نے بولا—توم سب یھاں بٹھ کر پاکستان لے رہے ہو۔ چلو آج  
توم لوگوں کو پاکستان ملینا۔

رھیم بولا—میں تو جلد ہی سرکار کے یھاں چل رہا ہا۔  
پھارا بولا—توم کیا جینا ہا جو آج یھ سرنانا  
بنکر۔ یھاں جینا جینا کھڑا نہیں۔ توم سب چلو۔

چاٹو صاحب کی بچل میں دو چار دھاری لڑکی بٹھ گئی اور  
بات چیت کر رہے تھ کر پھارا ان تونیوں کو لیکر پھوچا اور بولا—  
سرکار، چار بار گایا پر یھ سب نہیں ملے۔ اس بار سب  
ملے سب رھیم کے ہا۔ جلد جولاپا تب رھیم کھنے لگا کی مے تو  
جلد ہی آ رہا ہے۔ سرکار یھ اس گایے کے تونیوں کو  
جینا ہے۔

سرکار کا غصہ اور جھوٹا کھانا۔ انہوں نے سونچا کی یھ سب  
کر رہے تھ۔ بولا—رھیم، مے کھڑا کھنا نہیں چاہتا۔ سیدی  
سمنی کو ایک بات ہے کی توم سب یھاں سے چلو آج۔ توم سب  
کو آکھ گایے مے کھڑا کھنا نہیں ہے۔

کریم ہنس کر بولا—ہم تو سرکار کے چاکر ہے۔ چلو  
آجیو تو سرکار کا کپڑا کھنا ساک کرے گا۔







नया हिन्द

**प्रागल्भ्यपन**

करवरी सन् '४८

और सुबराती दोनों भगाइ पड़े। सुबराता के मामले में उसका मौसेरा भाई भी खड़ा हो गया। पड़ोसी नियाज भी खड़ा हुआ गया। तब तक खदाइरश भी आ गया। इसलाम भी आ गया।

शिवदास के दिल में कलकत्ते की कहानी थी। वह इनते मुसलमानों का इकट्ठा रख कर चिन्ता पड़ा—यह देखा मुसलमानों का। पार्को का इकट्ठा भा तोही, दूसरे अर्द्धों से कइने हतने आ भी गये। एक तोड़हंड भा तोही, दूसरे अर्द्धों से कइने हतने आ भी गये।

मुसलमान शब्द ही आग लगाने के लिये काफ़ी था. सभी दौड़ पड़े. किसी ने न पूछा कि क्या हुआ. लाठियाँ चलने लगी. सुबरातो, निषाज, खदबलश. इसलाम सभी देर हो गए.

नियान्न, खण्डकण्ड. इसलाम मर्मा देर हो गाए.

( ४२ )  
भाङ्ग दौड़ा उनके घर. एक आदमी मिट्टी का तेल ले आया.  
पूँक दिये गये सारे घर. औरतें जिनकी शक्ल आज तक किर्मी ने  
न देखी था बिलबिलाती घर में से निकलीं. उनकी पूजा के लिये  
लौटने खड़े हो थे. वे भाँसे गए.

सब का उठाकर आग में भोंक दिया।

× ×  
भीड़ चली माधोपुर. वहाँ भी गही.

× ×

भोड़ चला रामनगर. वहाँ भी वही.

गुरुदासपुर में भी कथा फैली। रामशरन पहिले से ही मुस्ला  
 था. उसने रहीम, करीम, जुम्नन तीनों के घर में ताला बंद करा दिया  
 और बाग लगाया दी.

٢٢/٥/١٩٧٢

۱۰۰

١٥٠

اور مسٹر آئی دھولہ جھکٹا پڑے۔ مسٹر آئی کے معاملے میں اُس کا  
تعمیر انھوں نے بھی کھڑا ہو گیا۔ پڑوسی نیاز بھی کھڑا ہوا۔ تب تک  
خدا بخش بھی آگیا۔ اسلام بھی آگیا۔

جی

شہوان کے دل میں چلنے کی تہائی تھی۔ وہ اپنے مسلمانوں کو اکٹھا دیکھ کر جالہ پڑا۔ یہ دیکھو مسلمانوں کو۔ ایک تو ڈانڈ بھی کھڑا، دوسرے آہلے سے ہٹے اتنے آ بھی گئے۔

15

مہربان سید ہی اک لکھنے کے لئے کافی تھا۔ بعضی دھڑ بڑے کسی نے نہ پوچھا کہ کیا ہوا۔ لاکھیاں چلے گئیں۔ میرا تو نیا زہ خدا بخش، اسلام ستمی ڈھکھڑا ہو گئے۔

三

(۱) دے گا۔ ایک آدمی نوحی کا تیل سے آیا۔ ایک آدمی نے کہا کہ میں نے یہ بھی دیکھا ہے۔

2.

قد تحضروا . ثم يمشون في البيت .

٩

x  
x  
x  
میں نے علی الماسٹر۔ وہاں بھی وہی۔  
x

42

گروہ اس قدر ہیں۔ کہ جتنا کھلیں۔<sup>x</sup> ارشاد کر کے پلے سے ہی غصہ تھا۔<sup>x</sup>  
 اس نے نسیم، اکرم، مجتبیٰوں کے گھر میں اتالا بند کر دیا اور ایک گلوادی۔

۱۰۰

x  
x  
x







# حاجی فضل واہد

(شرعی رتن لال بنسل)

ہندستان کی پچھلی اتری سرحد پر بسا ہوا قبائلی علاقہ اور اُس میں رہنے والی پچھان قوم ہمیشہ اس بات کے لئے مستعد رہی ہو کہ اُس نے کبھی بلوی طرح سے نہ تو انگریزوں کی خلائی ہی منظور کی اور نہ اُس نے کبھی برٹش حکومت کو چین سے ہی بچنے دیا۔ انگریزوں نے شروع سے ہی وہاں پر اپنی بلوی فوجی طاقت لگائی اور اپنی طاقت کے مطابق پچھانوں میں بھونٹ ڈالنے اور اُن کو پھیلانے، لٹکانے کی بھی پالیسی برتی۔ لیکن پچھان کسی نہ کسی طور کی انتہی میں انگریزوں کے خلاف بغاوت کرے ہی رہے۔ انگریزوں کے پرچار نے پچھانوں کی اس آزادی کی پٹائی کو ٹوٹ مار کے نام سے بنام کیا۔ اور اُن کے برابر نیتاؤں کو بھی گھیر ڈالا کی شکل میں چٹنا کے سامنے پیش کیا۔ یہی وجہ ہو کہ حاجی فضل واہد صاحب بھی جن کو عام چٹنا دھڑک زلی کے حاجی کے نام سے ہی جانتی تھیں انتہی ہوئے ہمارے نزدیک سرحد کے اور دوسرے ٹیپرس قبائلی سرداروں کی طرح فقط ایک بہت حد تک سرحد پر ہی رہے، اور اُن کی شخصیت کی بلندی اور ہندوستان کی آزادی کی پٹائی میں اُن کی اہمیت کی صورت نے اپنے گئے لوگ ہی جان گئے۔

حاجی فضل واہد صاحب دراصل دلی والی اندولن

## ہاجی فزلال واہید

(شری رتنلال بھنسل)

ہیندوستان کو پچھلی उत्तरी-सरحد पर बसा हुआ कन्नौली इलाका और उसमें रहने वालों पठान कौम हमेशा इस बात के लिये मशहूर रही है कि उसने कभी पूरी तरह से न तो अङ्गरेजों का गुलामा हो मंजर को ओर न उसने कभी ब्रिटिश हुकूमत को चैन से ही बैठने दिया। अङ्गरेजों ने शुरू से ही वहाँ पर अपनी पूरी कौश्ल ताकत लगाई और अपनी आदत के मुताबिक पठानों में फूट डालने और उनको कुसलाने, ललचाने का भी पालसी बरती। लेकिन पठान किसी न किसी सरदार को मानहत्ती में अङ्गरेजों के खिलाफ बग़ावत करते हों रहे। अङ्गरेजों के पचार ने पठानों की इस आजादी का लड़ाई को लूट मार के नाम से बदनाम किया और उनके बहादुर नेताओं को भी लुटेरा और डाकू की शकल में जनता के सामने पेश किया। यहां वनह है कि हाजी फज़ल वाहید साहब भो. जिनका आत्म जनता 'गुर्रुवाह' के हाजों के नाम से ही जानती पहिचानती है, हमारे नज्दोंक सरहद के और दूसरे लुटेरे कन्नौली सरदारों को तरह ककत एक हिम्मतवर लुटेरे सरदार ही बन कर रह गए. और उनको शक्तिमयत को बलन्ती और हिन्दुस्तान की आजादी की लड़ाई में उनकी आहमियत का सिर्फ इने गिने लोग ही जान सके.

हाजी फज़ल वाहید साहब दरसल बलीकलवाई आन्दोलन



نیا دیند

ہاجی فاجال باہدیر

کارہری سن ۱۸۷۷

کے ہوں ایک नेता थे، جنको पीरी सुरीरी का सिलसिला बलीउल्लाह जमात की उस शाख से मिलता था जो सन् १८२४ में सरगढ़ अहमद साहब बरलवो की लीडरी में अङ्गरेजों के दोस्त सिक्खों से लड़ने के लिये सरगढ़ पर चला आये थी. सरगढ़ अहमद साहब के मरने के बाद उनके शागिर्दों ने उनके काम का जारा रक्खा और जब सन् १८४६ में सरगढ़ का यह हलका अङ्गरेजों की हुक्मत में आया, तो सतियागा नाम के पहाड़ों मुकाम पर उन्होंने अपनी छावनी बना कर अङ्गरेजों से लड़ना शुरू कर दिया. सन् १८४८ में अङ्गरेजों ने जब इस छावनी का बर्गद कर दिया तो यहीं के लोग पेशावर से उत्तर पूर्व की तरफ बसे हुए मनका गाँव में जाकर रहने लगे. इस पर सन् १८६३ से अफगान मराठों में अङ्गरेजों ने करीब ४००० फौज लेकर मलका पर भी चढ़ाई कर दो और दो महोने की घनघोर लड़ाई के बाद मलका को तहस नहस कर दिया. इसके बाद इन लोगों को जा अपने को 'मुजाहिदों' कहते थे, बिखर जाना पड़ा और उन्होंने अलग अलग कबालों में जाकर अङ्गरेजों से लड़ने के लिये अलग अलग सङ्गठन बनाने शुरू कर दिये. इन लोगों में से हा एक थे मौलाना नजमुद्दीन साहब. जिनका नरगढ़ का तबारीज में 'मुजा हुद्दा' के नाम से जिक्र मिलता है और जिन्होंने अपनी जिन्दगी भर कभी अँगरेजों को चैन से नहीं बैठने दिया.

हाजी फजलबाहिर साहब इन मुजता हुद्दा के ही शागिर्द और खलीफा थे इस लिये जब मुजता हुद्दा का 'इन्कलाब हुआ. तो उनके तमाम शागिर्दों और सुरीदों ने हाजी फजल बाहिर साहब

فروری ۱۹۱۹ء

عاجی فضل واحد

نیا دیند

سے ہی ایک نیا نیا تھے، جن کی میری عمری کا سلسلہ ولی الہی حاجت کی اس شاخ سے ملتا تھا جو ۱۸۲۴ء میں سید احمد صاحب بریلوی کی لیڈری میں انگریزوں کے دوست سکھوں سے لڑنے کے لئے سرحد پر چلی آئی تھی. سید احمد صاحب کے مرنے کے بعد ان کے شاگردوں نے ان کے کام کو جاری رکھا اور جب ۱۸۴۹ء میں سرحد کا یہ علاقہ انگریزوں کی حکومت میں آگیا، تو مستیانانہم کے پڑوسی مقام پر انھوں نے اپنی چھاؤنی بنا کر انگریزوں سے لڑنا شروع کر دیا. ۱۸۵۵ء میں انگریزوں نے جب اس چھاؤنی کو برابری کا توڑ دیا تو شکار سے اتر پورب کی طرف بے ہوشے ملک گاؤں میں جا کر رہنے لگے. اس پر ۱۸۶۳ء کے آخر میں انگریزوں نے قریب ۵۰۰۰ فوج لے کر ملک پر بھی چڑھائی کر دی اور وہ زمینیں کی تحفہ طور پر ان کے لئے ملک کو بخش کر دیا. اس کے بعد ان لوگوں کو 'جو اپنے کو 'مجاہدین' کہتے تھے، پھر جانا پڑا اور انھوں نے انکے ایک قبیلوں میں جا کر انگریزوں سے لڑنے کے لئے ایک ایک سنگتھڈ بنانے شروع کر دیے. ان لوگوں میں سے ہی ایک تھے. مولانا نجم الدین صاحب، جن کا سرحد کی قادیان میں قادیان تھا، ان کے نام سے ذکر ملتا ہے اور انھوں نے اپنی زندگی بھر کبھی انگریزوں کو چین سے نہیں بیٹھنے دیا.

عاجی فضل واحد صاحب ان قادیان کے ہی شاگرد اور خلیفہ تھے اس لئے جب قادیان میں انقلاب ہوا، تو ان کے تمام شاگردوں اور مریدوں نے عاجی فضل واحد صاحب











نیا ہند      حاجی فضل واحد      فروری ۱۹۵۷ء

صاحب ہندوستان کی آزادی کی تحریک اسی طاقت پر امداد اس کے لئے سب طرح کی قربانی کرنے کو تیار ہیں، تو انھوں نے بھی مولانا محمد اویس صاحب کو اپنا بیٹا مان لیا۔ اس طرح دلی والی طاقت کی ان دونوں شاخوں کا رشتہ جو ۱۹۴۵-۱۹۴۷ء میں ٹوٹ گیا تھا، پھر سے قائم ہو گیا۔

اس کے قریب دو سال بعد حاجی فضل واحد صاحب نے اپنے علاقے میں مدد سے قائم کرنے شروع کئے۔ ان مدرسوں میں مل جلنے کے لئے تو دیوبند کے مدد سے کی طرح مذہبی تعلیم کو ہی، لیکن حاجی صاحب کا ارادہ تھا کہ ان مدرسوں کے ذریعے ہی پنجابوں میں آزادی کا سہارا پیدا جائے۔ تعلیم کے لئے اس وقت تک سرحد میں اس طرح کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ اس لئے وہ مخالفانہ خاں صاحب تو پہلے پہل ان مدرسوں کی وجہ سے ہی قوی کام کے میدان میں آئے۔ اسی لئے خاں عبدالغفار خاں صاحب آج بھی حاجی فضل واحد صاحب کو اپنا اور تمام سرحد کا سب سے چلا سہارا ہی پیشوا مانتے ہیں۔

حاجی صاحب کے یہ مدرسے کچھ دن تک تو چلے، لیکن اس کے بعد ہی علی گڑھ یونیورسٹی کے ایک دہائی کوئی انیس احمدیے ذریعے انگریزوں کو یہ معلوم ہو گیا کہ حاجی صاحب کا کچھ تعلقی دیوبند کے مدد سے بھی ہو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سرحد کے انگریز حاکموں نے ان اسکولوں کو زبردستی بند کر دیا اور حاجی صاحب پر کڑی نظر رکھنی شروع

(۱) (۲) (۳)

نیا ہند      حاجی فضل واحد      فروری ۱۹۵۷ء

صاحب ہندوستان کی آزادی کی تحریک اسی طاقت پر امداد اس کے لئے سب طرح کی قربانی کرنے کو تیار ہیں، تو انھوں نے بھی مولانا محمد اویس صاحب کو اپنا بیٹا مان لیا۔ اس طرح دلی والی طاقت کی ان دونوں شاخوں کا رشتہ جو ۱۹۴۵-۱۹۴۷ء میں ٹوٹ گیا تھا، پھر سے قائم ہو گیا۔

اس کے قریب دو سال بعد حاجی فضل واحد صاحب نے اپنے علاقے میں مدد سے قائم کرنے شروع کئے۔ ان مدرسوں میں مل جلنے کے لئے تو دیوبند کے مدد سے کی طرح مذہبی تعلیم کو ہی، لیکن حاجی صاحب کا ارادہ تھا کہ ان مدرسوں کے ذریعے ہی پنجابوں میں آزادی کا سہارا پیدا جائے۔ تعلیم کے لئے اس وقت تک سرحد میں اس طرح کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ اس لئے وہ مخالفانہ خاں صاحب تو پہلے پہل ان مدرسوں کی وجہ سے ہی قوی کام کے میدان میں آئے۔ اسی لئے خاں عبدالغفار خاں صاحب آج بھی حاجی فضل واحد صاحب کو اپنا اور تمام سرحد کا سب سے چلا سہارا ہی پیشوا مانتے ہیں۔

حاجی صاحب کے یہ مدرسے کچھ دن تک تو چلے، لیکن اس کے بعد ہی علی گڑھ یونیورسٹی کے ایک دہائی کوئی انیس احمدیے ذریعے انگریزوں کو یہ معلوم ہو گیا کہ حاجی صاحب کا کچھ تعلقی دیوبند کے مدد سے بھی ہو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سرحد کے انگریز حاکموں نے ان اسکولوں کو زبردستی بند کر دیا اور حاجی صاحب پر کڑی نظر رکھنی شروع



نیا حسد حادی فصل واحد غزوی شملہ

کر دی۔ اس وقت کچھ انگریز حاکموں کی رائے تو حاجی صاحب کو خوش کر دینے کی بھی تھی، لیکن سرحد پر حاجی صاحب کا جیسا اثر تھا اس کو دیکھتے ہوئے انگریزوں کو ایسا کرنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ صرف انھوں نے بہت سے جاہلوں حاجی صاحب کے پیچھے لگا دیئے

حاجی صاحب اس حالت میں بھی گھبرائے نہیں اور انھوں نے ٹیپ چاپ اپنے کام کو جاری رکھا۔ اتنی گزائی ہوئے کے باوجود بھی مکہ ولیہ بندہ اور مولانا محمود الحسن صاحب سے ان کا تعلق برابر بنا رہا اور وہ پٹھانوں میں آزادی کا پرچار کرتے رہے۔

کچھ دن بعد ہی مولانا محمود الحسن صاحب نے حاجی صاحب کو یہ

سند پیش بھیجا کہ ہم لوگوں کو اس موقع سے فائدہ اٹھانے انگریزوں کے خلاف فوجی شروعات کر دینی چاہئے۔ یہ سند پیش پائے

ای ۲۰ جول ۱۹۱۳ کو حاجی صاحب اپنے تمام خاندان کے ساتھ ٹیپ چاپ برٹش علاقے سے نکل کر قبائلی علاقے میں چلے گئے اور انھوں نے انگریزوں کے خلاف لڑائی کا اعلان کر دیا۔

اس اعلان کا ہونا محاکمہ قبائلی مجٹانوں کی فوجیں جگہ جگہ اکٹھی ہونی شروع ہوئیں، جس سے سیکرٹری کاٹھہ حاجی صاحب نے مننے لگے۔ ان فوجوں نے سب سے پہلا حملہ کیا اور اس پر قبضہ کر لیا۔ وہاں وہاں تک بنا رہا۔ اس کے بعد پوری اسٹیشن کی طرف سے ایک حملہ کیا گیا اور وہاں کی فوجوں سے

(

۲۸۲

کچھ دن بعد ہی جب ستمبر ۱۹۱۳ میں یورپ میں لڑائی شروع ہوئی، تو مولانا مہمدر علی ہمدانی نے حاجی صاحب کو یہ سند پیش بھیجا کہ ہم لوگوں کو اس موقع سے فائدہ اٹھانے انگریزوں کے خلاف فوجی شروعات کر دینی چاہئے۔ یہ سند پیش پائے

ہاजी माहब हम हानन में भी यवराय नहीं और उन्होंने चुपचाप अपने काम को जारी रक्खा. इनकी निराशा होने के बावजूद भी मद्रसा देवगढ़ और मौलाना महमूद उल हमन माहब ने उनका नालुकि बराबर बना रखा और वे पठानों में आजादी का प्रचार करते रहे.

कुछ दिन बाद ही जब सप् १९१३ में योरप में लड़ाई शुरू हुई, तो मौलाना महमूद उल हमन साहब ने हाजी साहब को यह सन्देश भेजा कि हम लोगों को इस मौके से फायदा उठाकर अभेद्यों के खिलाफ कौरन लड़ाई शुरू कर देनी चाहिये. यह सन्देश पाने हा, २० जून १९१४ को हाजी साहब अपने नमाम खानदान के साथ चुपचाप ब्रिटिश इलाके से निकल कर कबाइली इलाके में चले गये और उन्होंने अभेद्यों के खिलाफ लड़ाई का ऐलान कर दिया. इस ऐलान का होना था कि कबाइली पठानों की कौर्जे जगह जगह इकट्ठी होनी शुरू हो गईं. जिसके सुर्गम कमान्डर हाजी साहब चुने गए. इन कौर्जों ने सब से पहला हमला. १७ अगस्त को अम्बला दर में होकर ब्रिटिश इलाके पर किया और उस पर कब्जा भी कर लिया. जो कई दिनों तक बना रहा. इसके बाद ऊपरी स्थान की तरफ से एक हमला किया गया और वहाँ की चौकियों से







ہینڈوستان کی کاہل کو مقرر کرتے، جس کے बदले میں کاہل ہینڈوستان کی آفاقی مقرر کرتا۔ اسی وجہ سے ہاجی فاضل باہد ساہب نے اس لڑائی میں بھی بڑا حصہ لیا اور انگریزوں کو ہار دینے میں بھی بڑا حصہ لیا۔ لیکن کچھ ای دن بعد کاہل سرکار نے انگریزوں کے منظر پر ہینڈوستان کی مطالبات کاہل کی عمل آزادی انگریزوں کے منظر پر لائی۔ اپنی آزادی منظور کر کے کاہل کی فوجیں واپس لوٹ گئیں اور ہاجی صاحب کو پھر ایک بار لڑائی کا کڑوا چھل چکھنا پڑا۔ لیکن پھر بھی وہ ہمت کے ساتھ اپنے اصول پر جے جے لڑے انھوں نے دوسرے قبا کی سرانجام کی طرح برکت حکومت سے بھی معافی کی درخواست نہیں کی۔

(۲۵)

اس کے بعد ۱۸۷۷ء میں تمام ہندوستان کی طرح سرحدیں بھی انگریزوں کی آمدنی انھیں کی برہمنی حاجی صاحب کے پڑنے کے ساتھ خان عبدالغفار خان صاحب کو رہنے کے لیے لے کر مولانا محمود الحسن صاحب بھی انھوں نے اس تحریک میں دلچسپی ہندوستان واپس آ گئے تھے اور انھوں نے اس تحریک میں دلچسپی شروع کر دیا تھا۔ حاجی صاحب نے بھی اس آندولن میں دلچسپی لینا شروع کر دی تھی۔ لیکن بدلتی حالات سے باہر رہنے کے کارن وہ اس میں کوئی خاص حصہ نہیں لے سکے۔ ان انھوں نے اپنا سرور کیا کہ جب تک انگریز چلتا رہا انھوں نے اپنے اثر کے قبیلوں کو شانت بنائے رکھا جس سے انگریز حکومت نا اطمینان کی بغاوت کا سزا لے کر ان پٹانوں پر زیادہ ظلم نہیں کر سکی، جو اس تحریک میں حصہ لے رہے تھے۔

ہندوستان کاہل کی مدد کریں گے جس کے بدلے میں کاہل ہندوستان کی آزادی منظور کرے گا۔ اسی وجہ سے حاجی فاضل باہد صاحب نے اس لڑائی میں بھی بڑا حصہ لیا اور انگریزوں کو ہار دینے میں بھی بڑا حصہ لیا۔ لیکن کچھ ای دن بعد کاہل سرکار نے انگریزوں کے منظر پر ہینڈوستان کی مطالبات کاہل کی عمل آزادی انگریزوں کے منظر پر لائی۔ اپنی آزادی منظور کر کے کاہل کی فوجیں واپس لوٹ گئیں اور ہاجی صاحب کو پھر ایک بار لڑائی کا کڑوا چھل چکھنا پڑا۔ لیکن پھر بھی وہ ہمت کے ساتھ اپنے اصول پر جے جے لڑے انھوں نے دوسرے قبا کی سرانجام کی طرح برکت حکومت سے بھی معافی کی درخواست نہیں کی۔







नया द्विन्द्वात्री फलपरी साह्य फलपरी सन् '४८

साहब ने, जून १९३० में, महमन्दों और आपसी-द्वियों के एक लश्कर के साथ पेशावर पर हमला बोल दिया। जिसने कुछ समय के लिये तों धौमियों का बड़ी भयानक मुद्रांकित में डाल दिया था।

सन् १९३० के बाद के किमी माल में हज्जी कजलवाहिद साहब का इतकाल होगाया. उ न दिन मरहद के अश्रेय हाकिमों ने धा के विराग ज्ञानाय और अभोग हिन्दुराना यह जान भी न सके कि आन उनके देश का एक ऐसा देश भक्त सपूत हमेशा के लिये उनको छोड़ कर बला गया है. जो अपर्ना जिनदगं भर हिन्दुस्तान की आजादी के लिये लड़ता रहा और जिसके नाम से हिन्दुस्तान के दुरमन भर भर कापते थे .

अब हाजी साहब के लड़के बादशाह गुल हैं, जो महमन्द हलाके में रहते हैं और खान अहमद गफ्फार खां साहब के असर से अहिन्सा के पुजारी बन गये हैं। अपने पिता की तरह ही बादशाह गुल भी हिन्दू मुसलिम एकता के बहुत बड़े हामी हैं और अभी पिछले दिनों अब कुछ मतलबालोगों ने महमन्दों को इसके लिये भड़काना शुरू किया कि वे अपने हलाके के पास बसे हुए हिन्दू सिक्खों को लूट लें, तो बादशाह गुल ने इसका सख्त मुखालफत की और इसां बजह से आज भी उस हलाके के हिन्दू और सिक्ख बड़े अमन के साथ रह रहे हैं।

बलीवशाई तदरीक की सवारीख में हाजी फखलावाहिद साहब की एक अलफ कहाँनो है, जो बहुत कम लोगों की नज़रों में आई है। लेकिन वमको अहमियत से इनकार नहीं किया जा सकता और सरहद मुबे को नियासत का ना उनका 'पिता' कहा जा सकता है।

۲۵۵

عاجی فضل و امجد

五

صاحب نے، جون ۱۹۳۰ میں، مسمدوں اور افریہاں کے ایک لشکر کے ساتھ پیشاورد پر حملہ ہوا، جس نے کچھ سے کے لیے ۱۱ انگریزوں کو بھیجا ایک مشکل میں ڈال دیا تھا۔

سنہ ۱۹۱۱ء کے بعد کسی سال میں حاجی فضل قادر صاحب کا انتقال ہو گیا۔ اُس دن سرحد کے انگوینہ حاکموں نے گھی کے جولاں جلائے ابد اُجھا گئے ہندوستانی یہ جان بھی نہ سکے کہ آج اُن کے دلہن کا ایک دیشی بھکت بیوت ہمیشہ کے لئے اُن کو چھوڑ کر دیشی کا ایک ایسا دیشی بھکت ہندوستان کی کڑاوی کے لئے لوٹا تا رہا جو اپنی زندگی بھر ہندوستان کے دشمن تھو تھو کا رہتا تھا۔

اب حامی صاحب کے پوتے بادشاہ محل میں رہتے ہیں اور خان عبدالغفار خان صاحب کے اثر سے ارنسا کے پچاسویں بن گئے ہیں۔ اپنے پتا کی طرح ہی بادشاہ محل بھی ہندو سلطنت کے بہت بڑے حامی ہیں اور ابھی پچھلے دنوں جب کچھ مطلبی لوگوں نے ہندوؤں کو اس کے لیے بھڑکانا شروع کیا کر دے اپنے علاقے کے پاس بے ہودے ہندو سنگھوں کو لوٹ لیں : تو بادشاہ محل نے اس کی سخت مخالفت کی اور اسی وجہ سے آج بھی اس علاقے کے ہندو اور سکھ بڑے امن کے ساتھ رہ رہے ہیں۔

دلِ اللہ عز و جل کی قلمرو بخ میں حابی فضل واحد صاحب کی ایک  
اگک کہانی اور جو بہت کم لوگوں کی نظر میں آئی ہو۔ لیکن اس کی  
اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا اور سرحدی صوبے کی سیاست  
کا یہ اثر کہ چٹا بنگلہ جاسکتا ہو۔



# ہندوستانی کلچر اور سنگیت

(پہلے تہ گیتیں پڑھاؤ اور دیکھو)

## ہندوستانی کلچر اور संगीत

( پہلے گونہا پراساد دیکھو )

( ۱۰ )

پہلے لکھوں میں ہم جگر خاں، پیار خاں اور باسط خاں کا بیان کر چکے ہیں۔ اب ہم ان کے بیٹوں کے بارے میں لکھیں گے۔ ان میں سے پیار خاں نے لاہور میں کی وجہ سے اپنے بھائی کے ہمراہ سب کو پالا لیا تھا۔ ظفر خاں کے بیٹوں میں صادق علی سب سے مشہور ہوئے تھے اور ان میں دو بہادر سین میں کوئی لڑکھائیاں کرتی تھیں۔ اب بھی ہم دیکھ چکے ہیں۔ اب خاص طور سے باسط خاں کے بیٹوں کے بارے میں کہنا ہے۔ ان کے تین بیٹے تھے۔ علی محمد (جو کہ میاں) محمد علی خاں و ریاست علی خاں۔ باسط خاں صاحب کا انتقال ۱۸۸۷ء میں کیا گیا ہے۔ اس کے ان کی عمر سو سے اوپر تھی۔

( ۱۱ )

ظفر خاں کے بیٹے صادق علی خاں نے شادی نہیں کی تھی۔ یہ اند ان کے بیٹے بھائی کاظم علی نے کس طرح اپنے چار بھائیوں کی موجودگی میں ان کے بھائی کے ہمراہ سب کو پالا لیا تھا۔ علی محمد (جو کہ میاں) محمد علی خاں و ریاست علی خاں۔ باسط خاں صاحب کا انتقال ۱۸۸۷ء میں گیا تھا۔ اس زمانہ ان کی عمر سو سے اوپر تھی۔

جگر خاں کے بچے سادیک اہلی خاں نے شادی نہیں کی تھی۔ یہ بھی ان کے بچے سادیک اہلی خاں نے شادی نہیں کی تھی۔ یہ اند ان کے بیٹے بھائی کاظم علی نے کس طرح اپنے چار بھائیوں کی موجودگی میں ان کے بھائی کے ہمراہ سب کو پالا لیا تھا۔ علی محمد (جو کہ میاں) محمد علی خاں و ریاست علی خاں۔ باسط خاں صاحب کا انتقال ۱۸۸۷ء میں گیا تھا۔ اس زمانہ ان کی عمر سو سے اوپر تھی۔







نیا حسد ہندستانی لکچر اور شہریت فرہادی شاعر

پڑائی سے بینکاری ایسے خاں کی خلائی جہاز میں دہائیے بلند میں غلاب  
لام پد کلب علی خاں کے گروہ کے مطب میں رام پور جاتے تھے۔ کابلیم علی ابو  
ان کے پھوپھیرے بھائی تھے، کی پڑائی بھی انہیں کے ساتھ لگتی تھی۔  
وہی پد ایسے خاں سے اس کی شادی انہوں نے کروئی جس سے ذبیہ خاں  
کی پیدائش ہوئی۔

اب بسط خاں کے لڑکوں کو لیتے ہیں کیونکہ اس گھرانے میں اب  
صرف انہیں کی جبریا کرنی ہو گئی ہے اور یہ ہم کر چکے ہیں کہ نسبت خاں کا  
انتقال گیا ہیں اور اہل خاں کے پاس سے کوئی نام کے رابع سے ان کو بہت  
سی زمین اور کوئی گاؤں ملے تھے۔ پتا کے بلند سارے قلعے کے ایک  
علی محمد خاں ہوئے۔ ان کے مدوں پھوٹے بھائی محمد علی خاں اور باسلی  
بھی ان کے ساتھ ہی رہتے تھے۔ بڑے بھائی علی محمد (بڑے میاں) اور  
محمد علی کی تعلیم لکھی ہو چکی تھی۔ بڑے میاں کو بابا اور سرسنگھار کی ساری  
کفایت بنا دی تھی تھی۔ محمد علی خاں کا گل بڑا شرار اور بیٹھا تھا اس  
نے انہیں بابا کے ساتھ گانے کی بھی پڑی تسلیم دی تھی تھی۔  
علی محمد غوث بڑے میاں کو بہت بڑا شغل دیا اور تیری  
دلوں سے ملتا تھا۔ وہ اس کی دیکھ بھال ان سے نہ دیکھی۔  
بے فدا میاشی مزاح اور آرام طلب آدمی تھے۔ زمینداروں  
چلائے کی وقفا ان کو نہیں معلوم تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان  
کی ساری جائداد دیکھتے دیکھتے غلام ہو گئی۔ غریبوں کی خیرات،  
اور مددگاروں کی رحمت میں انہوں نے سارا ملکہ سدا کر دیا۔

اب باریات خاں کے لڑکوں کو لیتے ہیں کہیں کہیں اس بارانہ میں  
کچھ سیکے ہندوئی کی باریاں کرتی رہ گئے ہیں۔ یہ ہم کہہ چکے ہیں کہ  
باریات خاں کا ہندو کاٹا گیا ہے اور اس کے پاس کے دیکری  
نام کے راج سے ہنکو بہت سی جمانی اور کدے گاؤں ملیے ہیں۔ پیتا  
کے بار سارے تالوں کے مالک اہلی محمد اسمد خاں ہیں۔ ہنکو دونوں  
کوٹے ہارے محمد اسمد اہلی خاں اور ریاست اہلی بھی ہنکو ساٹھ ہی  
رہتے ہیں۔ بڑے ہارے اہلی محمد اسمد (بڑے میاں) اور محمد اسمد اہلی  
کی تالوں میں پورا ہو چکی ہیں۔ بڑے میاں کو راج اور سوریگار  
کی سارے کثرت بھلا دی گئے ہیں۔ محمد اسمد اہلی خاں کا گانا بڑا  
سوریل اور مانتا ہے اس لیے ہندو راجا کے ساٹھ گانے کی بھی پوری  
تالوں میں دی گئی ہیں۔

اب اس وقت کے لڑکوں کو لیتے ہیں کیونکہ اس گھرانے میں اب  
صرف انہیں کی جبریا کرنی ہو گئی ہے اور یہ ہم کر چکے ہیں کہ نسبت خاں کا  
انتقال گیا ہیں اور اہل خاں کے پاس سے کوئی نام کے رابع سے ان کو بہت  
سی زمین اور کوئی گاؤں ملے تھے۔ پتا کے بلند سارے قلعے کے ایک  
علی محمد خاں ہوئے۔ ان کے مدوں پھوٹے بھائی محمد علی خاں اور باسلی  
بھی ان کے ساتھ ہی رہتے تھے۔ بڑے بھائی علی محمد (بڑے میاں) اور  
محمد علی کی تعلیم لکھی ہو چکی تھی۔ بڑے میاں کو بابا اور سرسنگھار کی ساری  
کفایت بنا دی تھی تھی۔ محمد علی خاں کا گل بڑا شرار اور بیٹھا تھا اس  
نے انہیں بابا کے ساتھ گانے کی بھی پڑی تسلیم دی تھی تھی۔  
علی محمد غوث بڑے میاں کو بہت بڑا شغل دیا اور تیری  
دلوں سے ملتا تھا۔ وہ اس کی دیکھ بھال ان سے نہ دیکھی۔  
بے فدا میاشی مزاح اور آرام طلب آدمی تھے۔ زمینداروں  
چلائے کی وقفا ان کو نہیں معلوم تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان  
کی ساری جائداد دیکھتے دیکھتے غلام ہو گئی۔ غریبوں کی خیرات،  
اور مددگاروں کی رحمت میں انہوں نے سارا ملکہ سدا کر دیا۔







نیا دھندلہ ہندوستانی کلچر اور سماجیات کارگری سن ۱۹۷۷

ملاسنے کے لیے ہندوستانی کلچر اور سماجیات کارگری سن ۱۹۷۷

کچھ بچے کر نپال دربار میں چلے گئے۔

نپال کے راجا ( اس সময় میں تھے انکے باپا ) کو جانے بجانے  
 کی دنیا سے بڑا پریم تھا۔ ان کے دربار میں کئی بچے آئے تھے جو  
 تھے وہ عرصے سے باسط خاں کو ملا رہا تھا۔ سب سے بڑے انھوں نے  
 جیس کہ ہم دیکھ چکے ہیں وہی اور بڑی چھوٹی کسی دوسرے دربار میں  
 مانا نہیں جاتا۔ دوسرے صاحب راجا صاحب کو خبر لی کہ باسط خاں کے  
 بڑے بچے اور بڑی والدین سے کچھ آئے ہیں اور وہی بچے انھوں نے بڑے  
 آورد سے دعوت دے کر بڑے بچوں کو بلا لیا تھا۔ جو کچھ چھوٹی سی عورت  
 جتنی تھی اس کو چھوٹے بچوں کی ریاست علی سے سیر دینے کے لیے  
 نپال روانہ ہو گئے۔ ریاست علی کو تعلیم کم ملی تھی۔ ان کا  
 زیادہ تر زندگی میں کی دیکھ بھال کی طرح ہی تھا۔ سب سے چھوٹے  
 بچے کی والدین سے ان کو اپنے والد سے کچھ سیکھنے کا موقع نہیں  
 ملا۔ بڑے بچوں کی فیاضی سب سے زیادہ انھیں کو کھلتی تھی۔  
 اسی سے بچی اور بچیاں ان کے سپرد کر دی گئیں۔ انھیں کو کھلتی (بچپن)  
 کو لے کر نپال چلے گئے۔  
 ان بچوں کے وہاں کچھ برس تک رہ جانے کے بعد  
 نپال ہندوستان میں تعلیم کا کیندر (مرکز) ہو گیا۔

نپال ہندوستان میں تعلیم کا کیندر (مرکز) ہو گیا۔

نیا دھندلہ ہندوستانی کلچر اور سماجیات کارگری سن ۱۹۷۷

نپال کے راجا ( اس সময় میں تھے انکے باپا ) کو جانے بجانے  
 کی دنیا سے بڑا پریم تھا۔ ان کے دربار میں کئی بچے آئے تھے جو  
 تھے وہ عرصے سے باسط خاں کو ملا رہا تھا۔ سب سے بڑے انھوں نے  
 جیس کہ ہم دیکھ چکے ہیں وہی اور بڑی چھوٹی کسی دوسرے دربار میں  
 مانا نہیں جاتا۔ دوسرے صاحب راجا صاحب کو خبر لی کہ باسط خاں کے  
 بڑے بچے اور بڑی والدین سے کچھ آئے ہیں اور وہی بچے انھوں نے بڑے  
 آورد سے دعوت دے کر بڑے بچوں کو بلا لیا تھا۔ جو کچھ چھوٹی سی عورت  
 جتنی تھی اس کو چھوٹے بچوں کی ریاست علی سے سیر دینے کے لیے  
 نپال روانہ ہو گئے۔ ریاست علی کو تعلیم کم ملی تھی۔ ان کا  
 زیادہ تر زندگی میں کی دیکھ بھال کی طرح ہی تھا۔ سب سے چھوٹے  
 بچے کی والدین سے ان کو اپنے والد سے کچھ سیکھنے کا موقع نہیں  
 ملا۔ بڑے بچوں کی فیاضی سب سے زیادہ انھیں کو کھلتی تھی۔  
 اسی سے بچی اور بچیاں ان کے سپرد کر دی گئیں۔ انھیں کو کھلتی (بچپن)  
 کو لے کر نپال چلے گئے۔  
 ان بچوں کے وہاں کچھ برس تک رہ جانے کے بعد  
 نپال ہندوستان میں تعلیم کا کیندر (مرکز) ہو گیا۔

نپال ہندوستان میں تعلیم کا کیندر (مرکز) ہو گیا۔































प्रकाश हिन्दू हिन्दुस्तानी कलाकार और सक्रीय 'परवरी सन' ४८

बड़े बीनकार थे अर्थात् बड़ेअली खां और मुशरफ़ खां. ये लोग सेती घराने के नहीं थे. उमराव खां के शागिर्दों में से थे. पर नाम इनका सेतियों से ज्यादा हुआ. अपनी अभ्यास, अपनी लगन के बल, स ये लोग अपने गुरुघराने से अपने निकल गए. मुशरफ़ खां साहब के लड़के सादिकअली खां साहब अपनी खिन्दा हैं और बचीर खां साहब की गरी पर रामपुर दरबार में हैं. ये अपना घराना सेतियों से निकलकर अलग—स्वामी हरीदास ( तानसेन के गुरु ) से शुरू बताते हैं. माधवानन्द को इस घराने का आदिगुरु बताया जाता है. यह माधव नाम का भाग्य राजा विक्रमादित्य के जमाने में था और अपने समय का बेजोड़ बीनकार था. कहा जाता है कि इनका बाजा सुन कर चाँद रुक जाता था और रात बड़ी हो जाया करती थी. 'माधवानन्द'—काम कदला' नाम के नाटक और आलम कवि की रची हुई इसी नाम की प्रेमगाथाओं में यह कथा दी हुई है. इस घराने की चर्चा हम फिर करेंगे. मुख्यसर यह कि इस समय मुशरफ़ खां के बेटे सादिक अली ही हिन्दुस्तान के सबसे बड़े बीनकार हैं.

कासिम अली का सुफ़ाव बीन की तरफ़ ज्यादा देखकर कासिम अली ने इन्हें बीन की ही तालीम ज्यादा दी, पर रबाब पर भी इनको पूरा हक़ था. जहाँ तक हमें मालूम है, यही एक उस्ताव ऐसे गुरु थे जिन्होंने बीन और रबाब दोनों में कमाल हासिल किया. पलावर की भी सारी कैफ़ियत इन्हें मालूम थी और पलावर की संगत के साथ साथ बीन और रबाब दोनों बाजों को भिन्न वे ही

अ'हिन्दी के कवि और कवय' भाग ३ जिसमें, इस गाथा को देखकर सबसे पहले हिन्दी दुनिया के सामने आया.

न्यासन्द  
मन्दस्तानी कलाकार

है. ये बीनकार हैं. उस्ताद बन्दस علی خاں اور مشترف خاں. بے کمال سنیں گھرانے کے نہیں تھے، اور ان خاں کے شاگرد ہیں سے تھے، پر ان کا سنیں گھرانے سے زیادہ ہوا. اپنا اچھا سا اپنی گیت کے بل سے بے کمال اپنے گورو گھرانے سے آئے علی گئے. مشترف خاں صاحب کے بڑے صادق علی خاں صاحب ابھی زندہ ہیں اور وزیر خاں صاحب کی گدی پر لمبے عہد پر ہیں. بے اچھا گھرانہ سنیں گے بالکل ایک—سکھای علی داس و ان سنیں گے گورو سے شروع بتاتے ہیں. اور علی کو اس گھرانے کا آدمی پریش بتایا جاتا ہے. یہ مادمہ نام کا بڑا بہت بڑا حکمت کے زمانے میں تھا اور اپنے سے کا بے ہوش ہو کر نکلا. کہا جاتا ہے کہ ان کا اچھا شک کہ چاند رک جاتا تھا اور رات بڑی چمکایا کرتی تھی. انھیں نے کامیاب ہو کر 'نعم' کے نامک اور آکر کسی کی رہی ہوئی اس نام کی پتھر کاٹھا میں یہ کھادی ہوئی ہے. اس گھرانے کی جڑیں ہم چھوڑ گئے ہیں. مختصر یہ کہ اس سے مشترف خاں کے بے صادق علی ہی باندستان کے سب سے بڑے بیٹے ہیں.

تقریباً علی کا بچاؤ بین کی طرف زیادہ تھیکر کلام علی نے انھیں بین کی تعلیم زیادہ دی. پر باب پد بھی ان کو پورا حق تھا. جہاں تک بین میں علم ہے، وہی ایک استاد ایسے گوروں جھوں سے بین اور باب دونوں میں کمال حاصل کیا. بکھاراج کی بھی ساری کیفیت انھیں معلوم تھی اور بکھاراج کی عظمت کے ساتھ ساتھ بین اور باب دونوں باہوں کو صرف بے ہی

ہ 'ہندی کے کوئی اور کاروبار' بچاؤ میں ہیں. اس کا خلاصہ  
یکسب سب سے پہلے ہندی دنیا کے سامنے لایا.







نظامِ ہند: ہندوستان کی کلچر اور سماجی و اقتصادی زندگی کا ایک اہم حصہ ہے۔ اس کا مطالعہ ہمیں اپنی ثقافت کی بنیاد اور اس کی تبدیلی کی ضرورت سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔

ہندو مت کا بنیادی عقیدہ ہے کہ ہر انسان کی روح کا ارتقاء ہونا چاہیے۔ اس کے لیے اس کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنی چاہئیں۔ ہندو مت میں مذہب اور اخلاق کا گہرا تعلق ہے۔

نظامِ ہند: ہندوستان کی کلچر اور سماجی و اقتصادی زندگی کا ایک اہم حصہ ہے۔ اس کا مطالعہ ہمیں اپنی ثقافت کی بنیاد اور اس کی تبدیلی کی ضرورت سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔

ہندو مت کا بنیادی عقیدہ ہے کہ ہر انسان کی روح کا ارتقاء ہونا چاہیے۔ اس کے لیے اس کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنی چاہئیں۔ ہندو مت میں مذہب اور اخلاق کا گہرا تعلق ہے۔



# उर्दू और हिन्दी का फाड़ा

( अकरम साहब हलहावारी )

आजकल जहाँ हममें और बहुत सी पूर वाली बीमारियां घुसी हुई हैं वहाँ उर्दू हिन्दी का फाड़ा भी बहुत हद तक आम है. यह पहले ऐसा न था. लेकिन जैसे जैसे हमारे भाइयों में सूफ़ बूफ़ और झुलु, विद्या का उठान होता जा रहा है वैसे वैसे उनकी किररत, उनका दिमाग, उनका बुद्धि उर्दी जा रही है. यह हमारी गलत तालीम और गलत शिक्षा का असर है.

बधा जब पैदा होता है तो उसे आजकल के मां बाप यही सिखाते हैं कि—'यह हिन्दू है, वह मुसलमान है. यह नीच है, वह ऊंच है. हम फलां जात के हैं, वह ऐसी जात का है.' और यह कि हिन्दुओं की ज़बान हिन्दी और मुसलमानों की ज़बान उर्दू है. या यह कि मुसलमान अरब के हैं और हिन्दू भारतवर्ष के.

फिर जहाँ यह पूर, यह नफरत और यह मैल, कपट घुट्टो हो में पिला हो आतो हो वहाँ के कलचर और उसकी तरक्की का क्या कहना. दो तार्किक, दो शक्तियां आपस में टकरा कर एक दूसरे को कमबोर कर देती हैं. लेकिन अगर वह ही दोनों मिलकर एक शक्ति, एक ताकत और एक आवाज बन आय तो फिर उनकी ताकत दुगुनी हो जाती है. हमें दुनिया के सामने अपने देश की ताकत को बढ़ाना है चाकि हमारी ज़ाई हुई इजबत, हमारी खोई

# आदम और हिन्दी का ज़हकड़ा

( अकरम साहब अल्लोदी )

आज की ज़मान हम में लगे बहुत सी ज़हकड़ाएँ छली पड़ियाँ गंभीरी  
 ये सिल्ले आया न हिन्दू आदम हिन्दू का ज़हकड़ा भी बहुत एक मामूली  
 ये सिल्ले आया न हिन्दू आदम हिन्दू का ज़हकड़ा भी बहुत एक मामूली  
 ये सिल्ले आया न हिन्दू आदम हिन्दू का ज़हकड़ा भी बहुत एक मामूली  
 ये सिल्ले आया न हिन्दू आदम हिन्दू का ज़हकड़ा भी बहुत एक मामूली

ये सिल्ले आया न हिन्दू आदम हिन्दू का ज़हकड़ा भी बहुत एक मामूली  
 ये सिल्ले आया न हिन्दू आदम हिन्दू का ज़हकड़ा भी बहुत एक मामूली  
 ये सिल्ले आया न हिन्दू आदम हिन्दू का ज़हकड़ा भी बहुत एक मामूली  
 ये सिल्ले आया न हिन्दू आदम हिन्दू का ज़हकड़ा भी बहुत एक मामूली

ये सिल्ले आया न हिन्दू आदम हिन्दू का ज़हकड़ा भी बहुत एक मामूली  
 ये सिल्ले आया न हिन्दू आदम हिन्दू का ज़हकड़ा भी बहुत एक मामूली  
 ये सिल्ले आया न हिन्दू आदम हिन्दू का ज़हकड़ा भी बहुत एक मामूली  
 ये सिल्ले आया न हिन्दू आदम हिन्दू का ज़हकड़ा भी बहुत एक मामूली







کشمیر میں سرحد کو کر جاتی ہے جیسے کہ ہندو، مابقی کے وقت میں مسلمانوں کے زمانے میں فانی احمد گریزوں کے زمانے میں انگریزوں۔

پہلے ہندوستان میں کئی زبانیں بولی جاتی تھیں اور اب بھی بولی جاتی ہے۔ ہندوستان میں کئی زبانیں بولی جاتی تھیں اور اب بھی بولی جاتی ہے۔ ہندوستان میں کئی زبانیں بولی جاتی تھیں اور اب بھی بولی جاتی ہے۔

ہندوستان میں کئی زبانیں بولی جاتی تھیں اور اب بھی بولی جاتی ہے۔ ہندوستان میں کئی زبانیں بولی جاتی تھیں اور اب بھی بولی جاتی ہے۔ ہندوستان میں کئی زبانیں بولی جاتی تھیں اور اب بھی بولی جاتی ہے۔

ہندوستان میں کئی زبانیں بولی جاتی تھیں اور اب بھی بولی جاتی ہے۔ ہندوستان میں کئی زبانیں بولی جاتی تھیں اور اب بھی بولی جاتی ہے۔ ہندوستان میں کئی زبانیں بولی جاتی تھیں اور اب بھی بولی جاتی ہے۔

ہندوستان میں کئی زبانیں بولی جاتی تھیں اور اب بھی بولی جاتی ہے۔ ہندوستان میں کئی زبانیں بولی جاتی تھیں اور اب بھی بولی جاتی ہے۔ ہندوستان میں کئی زبانیں بولی جاتی تھیں اور اب بھی بولی جاتی ہے۔







# نئے ویش کا سندھ و بھارت ویش

(جلیل محمد الطیلم انصاری)

ہندستان آزاد ہونے کے شجریک ساٹھ طارہ بعد آج کا سورج  
آندھ کی کے سال کا نیا اور پلا سورج ہو جو ہندستان کے آفتاب پر  
سکھڑا سٹھرا آ رہا ہو، بھارت ویش پر مبارکبادی کی کرشمہ گواہات  
ہو۔ میں اچھی میں ہوں کہ کس کے ساتھ اس کا سمبندھ بانڈھا  
جائے اور کس کو اس کا پیغام دیا جائے۔

اگر میں کہتا ہوں کہ یہ سورج آزاد ہندستان کا سورج  
ہو تو پاکستان بھا ماننا ہو۔ اگر کہتا ہوں کہ یہ آزاد  
پاکستان کا سورج ہو تو ہندستان بھا ماننا ہو۔ میں بھت  
آنکھیں اندھ کو کش میں ہوں اور اس وجہ میں پریشانی کہ  
کروں تو کیا کروں؟ مجھے وہوں کا دل بھی دکھتا ہو اور یہ  
بھی خیال دکھتا ہو کہ اگر میری بات کسی کے بھی غلات  
ہوئی تو غلط ہو، کوئی نہ کوئی جھگڑا کھڑا ہو جائے۔ اس جھگڑے  
مجھے کو چلانے کے لئے میری بچہ میں تو یہ آ رہا ہو کہ جب  
ہندستان اور پاکستان کے جوارے کے سلسلے میں ہر چیز  
کی تفہیم ہوئی ہو، زمین اور فضا کی تقسیم ہوئی ہو، پانی اور  
ہوا کی تقسیم ہوئی ہو، تو سورج کی بھی تقسیم ہونی چاہئے۔  
جب کہ ہر ایک جہا جہا اپنی اپنی مودیا بنانے میں  
لگا ہوا ہو ایسی صورت میں ایک آدھا سورج ہندستان کے نصف میں

# نار वर्ष का सन्देश—भारतवर्ष को

(भाई अब्दुल हलीम अंसारी)

हिन्दुस्तान आजाद होने के ठीक साढ़े चार माह बाद आज का  
सूरज आजादी के साल का नया और पहला सूरज है जो  
हिन्दुस्तान के ठक पर सुसकराता सुसकराता आ रहा है, 'भारत-  
वर्ष' पर सुबारकवादी की किरणें डालता हुआ मैं अबरज में हूँ  
कि किसके साथ इसका सम्बन्ध बांधा जाय और किसको इसका  
पैगाम दिया जाय.

भारत में कहता हूँ कि यह सूरज आजाद हिन्दुस्तान का सूरज  
है तो पाकिस्तान बुरा मानता है. भारत कहता हूँ कि यह आजाद  
पाकिस्तान का सूरज है तो हिन्दुस्तान बुरा मानता है. मैं सख्त  
उलभन और करामकरा में हूँ और इस विचार में परेशान कि  
करूँ तो क्या करूँ? मुझे दोनों का दिल भी रखना है और यह  
भी ख्याल रखना है कि भारत मेरी बात किसी के भी खिलाफ  
पड़ी तो खतरा है, कोई न कोई झगड़ा खड़ा हो जाय. इस कगरे  
क्रिसे को चुकाने के लिये मेरी समझ में तो यह आता है कि जब  
हिन्दुस्तान और पाकिस्तान के बटवारे के सिलसिले में हर चीज  
की तक्रसीम हुई है, जमीन और किराज की तक्रसीम हुई है, पानी  
और हवा की तक्रसीम हुई है. तो सूरज की भी तक्रसीम होनी  
चाहिये. जब कि हर एक जुरा जुरा अपनी अपनी दुनिया बनाने में  
लगता हुआ है ऐसी सूरत में एक आधा सूरज हिन्दुस्तान के संसार में











新刊

नए वर्ष का संदेश

फरवरी सन् १८

हिन्दुस्तान अपने आकाश पर और पाकिस्तान अपने आसमान पर आक्रांकोर अपना चांद बिपका कर हो रहा।

मैंने भगवान् से कहा—इन्द्राहीन को एक बड़ी आत्मा में डाला था। आत्मा में मिलते ही आत्मा उन पर मुलबत्त हाँ गई थी आर्ना-आंगारों में फूलों का रूप ले लिया था। कुदरती तौर पर यहां दाँ सवाल पैदा होते हैं, पहला सवाल—इन्द्राहीन कौन थे ? दूसरा सवाल—उनका जुर्म क्या था, किस दोष + पर उनको आत्मा में भौंक दिया गया था ?

वह मिट्टी परथर को बचस मूर्तियों को देवी देखता न मानते थे. जिनमें कोई हारकत न था, वह उनके सन्मुख सर न झुकते थे. जिनमें कोई कुदरत न था, उनसे कुछ अर्जमारुज (प्रार्थना) नहीं करत थे और न उन पै भेंट चढ़ाते थे, न उनसे कोई आस रखते थे. बल्कि यह कि वह उन ही अपना हाजतरवा (जलरत पूरी करने वाला) न समझते थे याना अपना खुदा न मानते थे. न कभी वह किसी यात्रा में जाते थे और न किसी मन्दिर में दर्शन को आते थे और न किसी मूर्ति का आरात करते थे.

बढ़ हक के खाजा थे और सबे खोजा. इसीलियं उन्होंने  
सितारों को भी आबजाया. चांद सूरज कां भी जांचा परखा. अन्त  
अब्राहीम बुत तराश (बुतसाज) बाप के बेटे थे यानी आबर  
के पिसर.

हं दोष, उनका यह था कि वह सारे जुतों के इनकारी थे और सिर्फ एक स्यादा के पुजारी थे। वह शिकं का पाप जानते थे और बाप की बात तक न मानते थे।

۵۱۹

نئے ویدیش کا مذہبی

東

ہندستان اپنے اعلیٰ پڑ اور پاکستان اپنے آسمان پڑ کر جو مل کر  
خاند چلا کر ہی رہتا۔

مخبر نے حضرت ابراہیمؑ کو ایک چڑی اک میں ڈالا تھا۔ اک میں گرے ہی آگ میں پہنچا وہ بھی سختی سے جتنی انگلیوں نے چھو کر کا روپ لے لیا تھا۔ قدرتی طور پر یہاں وہ سوال پیدا ہوتے ہیں۔ پہلا سوال — ابراہیمؑ کون تھے؟ دوسرا سوال — ان کا جرم کیا تھا؟ تیسرا سوال — ان کی جہنم تک دیا گیا تھا؟

وہ مٹی پیچھر کی جابیں مورتیوں کو دلیوی دیتا نہ مانتے تھے۔ جن میں کوئی حرکت نہ تھی، وہ ان کے سامنے سر نہ جھکاتے تھے۔ جن میں کوئی قدرت نہ تھی، ان سے کچھ عرض موعوض (بہداشت) نہیں کرتے تھے اور نہ ان کے لیے بھینٹ چڑھاتے تھے، نہ ان سے کوئی اس کہتے تھے۔ وجہ یہ کہ وہ ان کو اپنا حاجت دہا (ضرورت لوری کرے والا) نہ سمجھتے تھے یعنی اپنا خدا نہ مانتے تھے۔ نہ بھی وہ کسی بات میں جاتے تھے اور نہ کسی منزل میں دشمن کو آتے تھے اور نہ کسی

کھوئی کی کرنی کر لے تھے۔ وہ سچی کے کھوئی تھے اور سچے کھوئی۔ اس لئے انھوں نے سداغ کو بھی آگیا۔ حائد سورج کو بھی جانچا بہ کسا۔ انت  
 ابراہیم بہت رش بہت سارا باپ کے بیٹے تھے یعنی آفر کے پسر۔  
 وہش مات کا یہ تھا کہ وہ سارے بچوں کے انکاری تھے اور صرف  
 ایک خدا کے پجاری تھے۔ وہ شک کو باپ جانتے تھے اور  
 بات تک نہ مانتے تھے۔



























اور ایک خاص وقت پر پہنچ کر مطابق حال چلی جائے گی۔  
 اندھیاری بھی ہوگی اور کوئی پریشانی انسان ان مخلوق پر ترس  
 نہ کرے یہ کہتا دکھائی دے رہا ہے۔

کروڑوں کپڑے کی زبیری آگے انسان نے چاہا  
 ان دیکھی پڑھتی ہوئی اور طوفان نے اندھیاں بنا۔

اس بالائی اندھیاری سے نکل کر یہ مصیبت کی مادی دنیا طاری  
 ہوئی ایک نیا بیڑا بنے طالی نے جو ہندستان بھی جمہور ہو کر آئے  
 جہر اور مہر کے بندھن توڑ کر اس پرے طوفان میں کودنے کا اہم  
 ٹکٹا کر جس کے نیچے میں اس پہنچ رہی تھیں سے آگے کے چہنچے  
 اڑیں گے اور دھرتی کی اس شہنشاہی بھری چھائی سے دبے اور جوش

بھرتے آؤں پھوٹے پڑیں گے۔  
 ہندستان کی سیاست کا صحیح امانہ کر کے اور قوم کے سکول  
 کی کمروری کو دیکھ بھال کر سوادش غرض نے یہ حکم لگا دیا کہ اس نے  
 طالع کی بساط پر نہ لے کرے دکھائی دیتی ہے اور بکے بکے ٹکڑے لے لے  
 پھرتے نظر آئیں گے جیسے پانی کی طالع پر بیٹے۔ جن اور بھلہ فتنہ انگیز  
 طاعن ہیں ایسے بچے طلعے سے جیسے پانی کے اندر سمیٹے ہوئے ہیں ان کے  
 کے وہ وقت ہے کہ پھوٹیں کا ابھار ہوگا۔ کمر کمر ہوگا کی  
 اندھکاری میں نہ ہی کسی قسم کی تابکاری ہوگی اور یہ بھی آپ ہونے  
 کر لیں کہ اس جمہوری بھائی میں ان پڑھتے اور کسی کو لے اور پڑے  
 کے دھرتی رہیں گے۔ بے لے کا قلب درد درد ہوگا۔ اس طرح کپڑے کی  
 کپڑے کی میں سے بھرتوں کا طالع طالع ہوگا۔

۱

اسی وقت کی مادی دنیا  
 دنیا جلتی ہی ایک نیا پلٹا لیتے جالٹی ہے۔ ہینڈستان میں  
 مچھلے ہو کر اور اپنے جان اور سب کے بچان تودھ کر اس  
 بڑے دھنات سے ڈھرنے کا ہرارا رکتا ہے جس کے نلیوں سے اس  
 گپتی جمنان سے آگاہوں کے چرسے ڈھلے اور پھرتی کی اس  
 سنجوہ مری جالٹی سے بڑے اور جوتا مری ماری پڑے۔

ہینڈستان کی سیاست کا سہی ہنڈیا کر کے، اور کس  
 کے سبکوں کی کمجاری کو دیکھ مال کر سڑج نرہا نے یہ  
 دھنم لگا دیا کہ اس نئے راج کی سیاست پر نئے نئے موہرے  
 دیکھا دے اور ہلکے ہلکے لوگ ایسے چمکے نکل آئیں گے جیسے پانی  
 کی چادر پر بول بولے۔ سجان اور ماری بچان ہنڈیا کر کے سے  
 دے ملے جیسے پانی کے ہنڈر سانی اور سانی کے ہنڈر مالتی !  
 یہ بڑے بھرت ہے کہ جوتوں کا چمار ہوگا۔ کم کم لوگوں  
 کی ہنڈکاری میں نہ لے نہ لے کس کا تباہکاری ہوگی اور یہ بھی  
 باپ نوٹ کر لے کہ اس جمانی ماری میں ہنڈ پڑ کر ہنڈاری کرتے  
 اور پڑے لکھے دھرتی کرتے۔ بڑے کا سڑج دیر دیر ہوگا۔ ہر  
 ہنڈ ہنڈ کی ہنڈ دھرتی جس سے آجین کا دھنات دھنات











三

飛龍渡海記

कन्दवरी सन् १८८१।

क्या यह है चारुच सहायता होगी, फिर एक नई क्रायमल होगी—जिसकी तैयारी में लोगों के चन्दे होंगे, प्रीतियों चन्दे होंगे, स्मरणों के चन्दे होंगे, गोशों के चन्दे होंगे. ज़्यादा क्या होगा ? हर तरह हिन्दुस्थानी पाकिस्थानी मज़दूरों—और सातले हज़ार मुसलमान बरबादी के नक़्शे होंगे.

हिन्दुस्तान इस बड़ बहुत दुखिया है और बहुत बड़ ज़ल्मी। इस लिये मेरी खाहिश है कि यह सत श्रुत का नया नया और गरम गरम सृज्य अपनी लाल पीली, किरणों से दौरा की सृजन सँके और उसके दुख दर्द का हल्लाज करे, क्रौर्मों का निकाह जलाये और अपने मुकुन्दर बाल में अमन शान्ति का रोहपा शेकर आवे.

क्यों कि सत्र उठ का सूरज जाल के रोख आबादी की बाली में नई आबादी की बाली के कर आया है, मुझे बर है कि कोई की जला नष्ट जगह जगह में जाल न मात है या इसमें लाक न बाल है

और इससे जारा वसन्त जात न बार वृषा उत्तम जात न जात न  
और बौद्ध यह अपने अपने एक "तारीख। इसावेख" (एटली का  
नयान) रखता है इस लिये हमारे आज्ञा हिन्दुस्तान की तरफ  
दुनिया की आंखें लगी हुई हैं। ऐसी हालत में लाजिम है कि यह नया  
सूख देश के गिरे हुए हस्तानों को अपने साथ लेकर ऊपर चढ़े और  
संजिख मंजिल आगे बढ़े। इस तरह तरक्की के खीने बढ़ा कर और  
अपार कसका बढ़ा कर विजारा के आकारा तक ले जाये और दुनिया  
को इसका कमाव दिखाये। इसलिये कि हमारा हिन्दुस्तान एक  
सारी सफल है अपनी साराफत और कसब का और एक  
सारा सफल है सारा सफल को सारा सफल।

فرہادی مشہور

نئے مریض کا سن لیا

میں نے صاحب سلامت ہوئی، پھر ایک نئی قیامت ہوئی۔ جس کی

جس کی وجہ سے وہ لوگوں کے چہرے پر ہنس، اور ان کے چہرے پر ہنس

کہ پتہ نہ ہو، وہ ہے، ان لوگوں کے چہرے پر ہنس، جو کہ ہنس رہا، اور

وہ ہنس رہا، اور ہنس رہا، اور ہنس رہا، اور ہنس رہا، اور ہنس رہا،

کہ یہ ہے، اور ہنس رہا، اور ہنس رہا، اور ہنس رہا، اور ہنس رہا،

[illegible]

کہیں کہ مسئلہ کا سمجھنا آج کے روز آنداسی کی محال میں نہی  
 محالوں کی محال لے کر آیا ہو، مجھے قد ہو کر کوئی جی بلا اور حسد خود  
 اس میں غلات نہ ہر دے یا اس میں غلات نہ مثال دے اور جہلم کہ لے  
 لے اپنے اندہ ایک "تاریخی و مستادیز" (اٹلی کا بیان) رکھتا ہو اس لے  
 میں لادیم کہ یہ یہ نیا سمجھ و پیش کے گوتے ہوئے انسانوں کو اپنے ساتھ  
 لے کر اندر چڑھے اور متحول منزل کہنے پڑھے۔ اس طرح ترقی کے زینے  
 چڑھ کر اور سمیاد اس کا چڑھ کر و کش کے ہوا کش تک لے جائے اور  
 دنیا کو اس کا کل مکمل لے۔ اس لے کہ ہمارا ہندوستان ایک تاریخی  
 ملک ہو اقدیم شرافت اور کچھ اور۔ اور ایک مسند سفار ہو

Good Luck







# गंगा की का उपवास—

21516

گاندھی جی کا اہلباس —  
گاندھی جی کو اہلباس شروع کئے جو میں گھنٹے ہو چکے۔ سالہ  
میں کے لئے اہلباس تھیں وہی سے آئے مال خبروں کی طرف  
کی ہوئی ہیں۔ کہلوں ہوں سے کھانا نکل رہی ہو کہ بھجان  
ہیں بہت دن زندہ رہے۔ ہم اس سے اپنے دلش کے بڑے  
سے بڑے سکڑوں میں سے نکل رہے ہیں۔ دلش کے گلوں انداز  
کے گلوں میں سے زیادہ تر کہہ سکتے نہیں جو بھرا رہا ہو۔ ایسی حالت  
میں وہ کمپوس کر رہے ہیں کہ گاندھی جی کا رہنا ملک کے  
لوگوں کے ساتھ مل کر رہیں۔ ہندوستان سے باہر بھی  
لوگوں کے دھار اس کی طرف جارہے ہیں۔ ہو سکتا ہو کہ ان  
لوگوں کے پیچھے سے پہلے ہی گاندھی جی کا اہلباس ہونی چاہیے  
کہ گاندھی جی کے ساتھ ختم ہو چکا ہو۔ گاندھی جی کی نگاہ سے  
وہ اس طرح کا اہلباس ناممکن نہیں ہو سکتا،  
کہیں کہ ان کو اہلباس مانع کا بھی نہیں ہو۔ کسی پر کسی  
پر مانع کا بھی ہے جا دہاؤ گلوں ان کے پیچھے میں نہیں ہو۔ ان کا  
دھار ایک اطلاقی چیز ہو، وہ ایک مدافعی چیز ہو، وہ ان  
کے لئے ان کے لئے کی چیز ہو، وہی سب سے بڑا  
چیز ہو جو وہ اس سے انسانی سماج کی طرف بہا کر سکتے



गोला के रास्ते में 'प्रसन्न चित्त' दिखाई देते हैं।

अपन कामसिद्धार्थ, और कर्मसिद्धार्थों, हिन्दू, मुसलमानों, सिक्खों और इस सबको गहराई और सच्चाई के साथ यह सोचना चाहिये कि इस समय हमारा क्या कर्मा है। हमें ईमानदारी के साथ अपने कर्माद निगाह डालनी चाहिये। अपने रोग या अपनी कर्मा को समझना चाहिये और फिर हिम्मत के साथ उसे दूर करने की कोशिश करनी चाहिये। सच्चाई को छिपाना खास कर ऐसे मौके पर जबकि हमारे देश का सबसे बड़ा आदर्श, जिसे हम राष्ट्र का पिता कहते हैं, हजारतर्हका की तरह हमारे किये अपनी जान की बाधा लगा रहा हो, जुर्म है। अपनी नतीजे की निगाह से भी देखा करना गलती और बातक है। हमें खुद इस समय नीचे लिखी चीजें सुझनी हैं।

२—इन में सब से पहली और जरूरी चीज हमारे लिये अपनी राजकाली और पब्लिक चिन्तनी को फिर से पाक करना है. पुराने देशभक्त भी कोण्डा बेकूटपट्ट्या गारु ने महात्मा गान्धी की हाल में एक बड़ा साफ़ सख्त लिखा है, जो 'हरिजन' में छप चुका है. उससे भाव्य होता है कि कांग्रेस वालों की हैसियत से हमारा चलन कितना गिर चुका है. श्री गारु ने अपने सूत्रे ही की बात लिखी है. पर हम सब को भाव्य है कि हालात दूसरे सूत्रों में भी क़रीब क़रीब वैसी ही है. हालाँ में कई मद्दमों में रिरवतखोसी बेहद बढ़ी है. बहुत से लोगों को राक है कि तरह तरह के कम्प्लेक्सों के हटायें जाने में अपनी विचारों का एक सपाट साम्राज्य यह भी है कि बहुत से















三

बुद्धिमान

॥ श्रीगणेशाय नमः ॥

आहिंसा सिर्फ दिखावटी और नकली थी, वह कमजोरों की और साम्राटों की आहिंसा थी। उसका ऊदात्ती नतीजा यह हुआ कि भूदाता मौला मिलाते ही जुरा से जुरी हिंसा हमसे छूट निकली। हमने उसके लसीजे भी देख लिये। हम बरबादी के गखड़े के मुँह पर खड़े हुए हैं। जो लोग देख सकते हैं और जनतेके दिल हैं उनको बाहिये कि अपने अन्दर सभी आहिंसा में, बहादुरों की आहिंसा में, विरवास जगावे, जो इस राय के साथ इसकाफ़ करे उन्हें फिर यह भी बाहिये कि उस तामीरी काम में अपनी सब ताकतें लगा दें जिसके बिना सभी आहिंसा न इस देश में टिकाऊ हो सकती है, न बाहर दुनिया में।

जो लोग इस पौषों देस के कामों की सबाई भीड़ जलरत को  
 भइसल करते हैं वह अगर एक बार भिलकर पूरा जोर लगा दें  
 वो भइसला गांभी का जणबाँझ आव भी देस के खिये बरकरत साबित  
 हो सकत है.

श्री  
दिल्ली

24-6-88

—संस्कृत—

लखनऊ मुसलिम कानफ्रेंस—

सखलानऊ में पिछली २७, २८ विसम्बर को हिनू के सुसलमानों को एक बड़ी कान्फरेन्स हुई जो बड़े मौकों की थीर काम की थीर थी, मौखाना अनुसूक्तलान आआर ने सगर की हैसियत से कमीर करके हुए हल गाव पर जोर दिया कि जिन राजकाजी सलमानों की ससियेत किरकानरसी पर है उन सल को बन्द कर देन गाँव आनकरेव में जगह कगाह से सगर हगाह

三

1992

1

ابنسا صورت دکھاؤں اے نقلی تھی، وہ کزردی اور لامباوری کی ابنسا تھی۔ اس کا قدنی نیچہ یہ ہوا کہ پہلا موقع ملے وہ بڑی سے بڑی بنسا ہم سے بھوٹ نکلیں۔ ہم نے اس کے نیچے بھی دیکھ لئے۔ ہم ببادی سے بھوٹے کے منہ پر کھڑے ہوئے ہیں۔ جو دیکھ سکتے ہیں اور جن کے دل ہو ان کو چاہئے کہ اپنے اندر سچی ابنسا ہیں، بہادری کی ابنسا ہیں، دشوارس جنگاویں۔ جو اس بائے کے ساتھ اتفاق کریں انھیں بھرے بھی چاہئے کہ اس قسمی کام میں سب طاقتیں لگادیں جن سے پنا سچی ابنسا نہ اس دنیا میں ملتا ہو سکتی ہو، نہ باہر دنیا میں۔

جو لوگ ان پانچوں طرح کے کاموں کی سمجھاؤں اور ضرورت کو محسوس کرتے ہیں وہ اگر ایک بار دل کر لوں گا وہ لگا دیں تو مہاشا کا ذہنی کام پورے اب بھی دلش کے لئے بہت ثابت ہو سکتا ہو۔

— سندھ لال

نیا دلی

スリー

1997

گھنٹہ میں پچاس گیلوں ۲۸، ۷۷۲ ڈیمبر کو چند کے مسائل کی ایک بڑی کانفرنس ہوئی جو لچے موقع کی اہم کی کانفرنس۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے صدر کی حیثیت سے خطاب کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ جن ممالک کو جسے عالم کی حالت کی خاطر بیل فرم پرستی بد ہو ان سب کو بند کر دینا چاہیے۔ کانفرنس میں ملگجہ سے ستر ہزار











ہماری طرف سے کیا جاتا ہے۔  
 ہمارے ہاں ایک خاص قسم کی فلاحی کامیابی ہوئی ہے۔  
 ہمارے ہاں ایک خاص قسم کی فلاحی کامیابی ہوئی ہے۔  
 ہمارے ہاں ایک خاص قسم کی فلاحی کامیابی ہوئی ہے۔

—مستند لکھنا

## ہمارے کے مابین اور نیا دور

ایک طرف، تین کی مابینوں کی بات ہے۔  
 دوسری طرف، تین کی مابینوں کی بات ہے۔  
 تیسری طرف، تین کی مابینوں کی بات ہے۔

ہمارے ہاں ایک خاص قسم کی فلاحی کامیابی ہوئی ہے۔  
 ہمارے ہاں ایک خاص قسم کی فلاحی کامیابی ہوئی ہے۔  
 ہمارے ہاں ایک خاص قسم کی فلاحی کامیابی ہوئی ہے۔

ہمارے ہاں ایک خاص قسم کی فلاحی کامیابی ہوئی ہے۔  
 ہمارے ہاں ایک خاص قسم کی فلاحی کامیابی ہوئی ہے۔  
 ہمارے ہاں ایک خاص قسم کی فلاحی کامیابی ہوئی ہے۔

ہمارے ہاں ایک خاص قسم کی فلاحی کامیابی ہوئی ہے۔  
 ہمارے ہاں ایک خاص قسم کی فلاحی کامیابی ہوئی ہے۔  
 ہمارے ہاں ایک خاص قسم کی فلاحی کامیابی ہوئی ہے۔

—مستند لکھنا

ہمارے ہاں ایک خاص قسم کی فلاحی کامیابی ہوئی ہے۔  
 ہمارے ہاں ایک خاص قسم کی فلاحی کامیابی ہوئی ہے۔  
 ہمارے ہاں ایک خاص قسم کی فلاحی کامیابی ہوئی ہے۔

ہمارے ہاں ایک خاص قسم کی فلاحی کامیابی ہوئی ہے۔  
 ہمارے ہاں ایک خاص قسم کی فلاحی کامیابی ہوئی ہے۔  
 ہمارے ہاں ایک خاص قسم کی فلاحی کامیابی ہوئی ہے۔















三

कर्मणि

करवरी सन् ४८

हमारे कार्य के 'दूसरे चरणों' का पालन होता हो, तो यह राम-पत्र का अन्तिम हमारे सपने सुखों का इलाक़ है।

कहा यह कह के राज को सजा हिन्दू राज भी कह सकते हैं क्योंकि हिन्दू राज के अन्तर यह हिन्दुसानी शासित है चाहे वह किसी भी देश में पैदा हुए वर्म या आचार्य को मानाता हो...

हसी, चरुह, इसलामी राजा या हुकुमत प्रताडिया अगर इरान पर हमला थायत पर चलने वाला हो—‘ता हक़ाहा’ किरीन’ यानी शेर के आगले में किसी के साथ किसी तरह की जबरदस्ती नहीं होनी चाहिये, अगर वह हुकुमत खलीफा उमर की उस हुकुमत की तरह हो जिसमें हज़रत उमर ने यरुसलम के गिरजे के आंगन में इस लिये नमाज़ पढ़ने से इनकार कर दिया था ताकि ‘मेरे बाद के मुसलमान इस बदले दूसरे को हवाइलगाह पर झुका न कर दें’, या खलीफा उमर सानी (दूसरे) की उस हुकुमत की तरह हो जिसमें कुछ मुसलमानों के दूसरे मज़हब वालों की ज़मीनों में जबरदस्ती मस्जिदें बना लेने पर खलीफा ने इन सब मस्जिदों को यह कह कर गिरवा दिया था कि मस्जिद नाजानयज़ झुञ्चे की या ‘अनारु की’ ज़मीन पर नहीं बन सकती, तो ऐसी इसलामी हुकुमत सचमुच शेर के लिये बरकत होगी, इस तरह की सैकड़ों मिसालें इसलाम के इतिहास में भरी पड़ी हैं.

इस तरह का हिन्दू राज और इस तरह का इसलामी राज हमें एक ही चीज दिांगे. उनमें हाकिमों के इस चर्च को या उस चर्च को पानेली से लोगों की पूरी आजादी, सुराहाली और बर्गीली आजादी देना नहीं पर केवल एक याद रहकर आजादी और

جہاں

2-15-61

میں نے یہ دیکھ کر کہ میں لکھنؤ کا پالت ہوتا ہوں، قہر نہ لیا۔ بلکہ  
خوش ہوئے سب جنہوں کا علاج آو۔

اس طرح کے راج کہ چچا ہندو راج بھی کہہ سکتے ہیں کیوں کہ اس  
ہندو شہد کے اہل ہر ہندوستانی شامل ہو۔ چاہے وہ کسی بھی

三

ہماری اسلامی تاریخ و حکایت اسلام کا جو کچھ کی اس کتاب پر  
میں نے لکھا ہے۔ لا اکملہ فی الدین یعنی دین کے معاملے میں کسی نے

حاجہ کسی طرح کی زبردستی نہیں ہونی چاہئے، اگر وہ حکومت خلیفہ عمر

وہاں ملک کی طرح ہو جس میں حضرت عمرؓ نے مدینہ منورہ کے گرجے کے

میں نے اس کے غائب ہونے سے انکار کیا تھا تا کہ میرے بعد کے

سچائی ان بہتے اورے کی منہ دہائی پر جھپک رہی تھی۔

وہی ہے جس نے ان کو پیدا کیا اور جو ان کی پرورش کرتا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

جنگوں کی یادیں

میں نے اس وقت تک اس طرح کی سیرکوں

مخالفین اسلام کے اعتقاد میں بھی پڑتی ہیں۔

این طرح کارمند باج او این طرح ۲ اسلامی باج

میں نے اس کے آگے میں سانسوں کے اس دھڑکنے کو سنا

میں نے اپنے لئے دیکھ لی تھی، وہی حالت تھی اور یہ معلوم

۱۱۱

1997







...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

...the ...

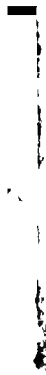
...the ...

...the ...

...the ...

...the ...







محمّد صالح

بن هاشم



# हिन्दुस्तानी कबचर सासाइटी का परचा

नारायणम्, भगवान् दीन, मुष्कफर हसन, विश्वभक्त माध, मुष्कर लाल

ਸੀ ੨੬੩੩

## क्या किसी

१-बापू सं ( कथिता ) नवाब रामपुर	१६३
२-जमुना सेट कां राख मंसे-राष्ट्रपति राजेन्द्र बाबू	१-५
३-बापू-पं० जवाहर लाल नेहरू	११८
४-बापू आभी (चन्द्र) है-डा० सुशीलानैयर	२०३
५-मेल या लड़ाई-डा० भगवान दास	२२
६-बारह फरवरी मनुकर-खेर	२२२
७-काश ! बन्दूकन बनी होती-भीमती पलेकक	२२९
८-महमूद रायानवी-पं० सुन्दर लाल	२३४
९-देख निर्दोष-भई 'आसी' राम नगरी	२३५
१०-आ खरी सहारा-सालिहाआबद हुसैन	२४६
११-महात्मा गान्धी-दयालुल्ला अंसारी	२६
१२-इसधर का आग-डा० सैयद महमूद	२७०
जगाओ न बापू को-शमीम किरहानी	...
हमारी राय	२७६

कीमत-हिन्दुस्तान में बड़े रुपये साल, बाहर दूसर रुपये साल

एक परचा दुस अंगे

४८ नारे का शब्द, इलाहाबाद

**मनोज्ञर**

**‘जया हिन्द’**

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय

ہفت سانی کلچر سوہانہ سی پرچا

آب

قارا چند، به گران دین، محض حسن، بشهر، ناقیه سفدر لک

192A 70

35

۱۔ بہنو = (کویتا) - فریب رام پور

۱- بیجا وقت  
۲- راجہ  
۳- راجپوت

۳- بامبو - پلست جزا اور قیادت سوشلسٹ

میں نے یہ کہہ دیا تھا کہ وہ سب سے پہلے میری بات نہ کرے۔

۱۰۰ — باب فی التَّوْبَةِ — وَکَلَّمَ اللَّهُ نَارَ الْجَهَنَّمَ قَائِلًا إِنَّكَ كَانَتْ تَدْعِي النَّاسَ لِيَكْفُرُوا بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ

۷- کاش! بندوق نہ بھی مارتی - سٹی سٹی بول بھی

۸ - حدود غزنی - دینک سدر و

۹- دیکھ کر دلی -- بھائی اسی رام سہی

۱۰ احی سہارن پور

آل قاکش سید مسعود

... شمیم کرہادی

۱- ہماری رائے

سازمان اسناد و کتابخانه ملی جمهوری اسلامی ایران

ایک پرچہ سن آئے۔

—  
مذہب

“**Just Live**”

சென்னை, 12.12.2019







三子

For

साधु सन '४८

हर्नाका में सुमरी वै हो गोली ला के अमर भए हो,  
हम से बिछुड़ के स्वर्ग गए हो सुमति का पढ़ने राज.

विमानों को देरा का तारा भवसागर से पार जतारा,  
कलकों किस निदर्श ने भारा जवा दो हे यमराज.

इस धरती की रीत है न्यारी उसको मेंटे हिंसाकारी,  
तस मत बन जो तब के चाहे सदा झड़िंसा दाब.

हिन्दू मुसलिम अब बलाघारें मन तुमरे उपदेश पै बाटें,  
मिलजुल सब जय हिन्दू पुकारें बाजों प्रेमी बाज.

हम कहें गद्दी सत विजय है पर पर देखलो तुमरी जे है,  
पहले तो भौंकी बी देस गुरु वे जगाव गुरु भयो बाब.

रक्षापिना को सोच गयी है तुमने बिना संजोच गयी है,  
इस जीवन में देख न पाए प्रेमा प्रसादा स्वराज.

۱۲۱

12

2

”وہاں تک میں غصی جو ہر گولی کھائے اور کھلے ہوا  
ہم سے بچھڑے سوگئے اور مسخ کا جتنے تاج۔

جس نے پھر ایشیا کا تار بھوسکر سے مارا کہلا  
 اس کو کس زدائی نے مارا بنادو ہے بکراج۔

اس دھرتی کی بہت اور بڑی آہیں کہ جیسے ہستیا کا،  
تمن من و ہمن جو رنج کے قیام پہ سدا ہستیا طبع۔

ہندو مسلم اب بھائی بن کر رہے ہیں یہ دینی  
معاہدے سب جو ہندو بھائی ہیں یہی بات

سے تو کیا دعویٰ ہی دیشی گزرتے جنت گز بھی ہو کر

ربانیہ کو سوچ نہیں کر سکتے، بن سکتے ہیں ہی اگر،  
اسی دشمنوں میں دیکھ نہ آئے پھولا پھیلا سہارا،



وادی سبزی کا کھڑا جھنڈا پر مسادا

## जमुना-स्ट की राख में से

राष्ट्रपति का राजेन्द्रप्रसाद

हमसे बोलने, हमें धीरज बँधाने, हमें बढ़ावा देने और हमारी राहस्यकारी करने के लिये महात्मा गांधी आज हमारे बीच खिन्ना क्यों हैं. अगर क्या अनुहोंने अपसर हमसे यह नहीं कहा कि शरीर बदलायी है और थोका न थोका दिन भुसका नारा अपरय होता है, और सिर्फ आत्मा ही अपर है और भुसका कभी नारा नहीं होता ! क्या अनुहोंने हमसे यह नहीं कहा था कि अब तक भावान को मेरे भिन्न शरीर से काम लेता होगा, तब तक वह भिन्ने बनाये रखेगा ! हो सकता है कि भुनकी आत्मा शरीर के फन्वनों से बूटकर जयादा आशाशी से काम करे और ऐसे साधन पैदा करे जो भुनके अपरे काम को पूरा कर सकें । हो सकता है कि जमुनाके किनारे पड़ी हुआ भुनकी राख में से औसी ताकत भुन लयी हो, जो गालतफहमी और अवियवासके सारे कुहरे और बारलकी भुना हैं और औसी शान्ति और मेला कायम करे, जिसके लिये वह जिये, अनुहोंने काम कियाऔर हाथ ! भन्तमें हदयारे की गोली के सिकाट बने.

हिन्दू धर्म में या संघ पूछिय तो भिन्सानियतमें जो महात् और और  
 ब्रह्म है, क्या वह खुस सबके सार और साकार रूप नहीं थे ? और  
 जिसपर क्या वह ओके हिन्दू का ही हाथ नहीं था, जिसने खुस  
 ब्रह्म को अपना। गोली का निशाना बनाया, जो जाति, धर्म और  
 देश की सारथों के धरे का ? जिस पाप का महास्य क्या हो सकता है ?











## बापू

जवाहर लाल नेहरू

१९१६ का साल था. कोथी ३२ सालसे अपुर की बात है. तब मैंने बापू को पहले पहल देखा था, और तबसे तो वो क पूरा युग बीत गया है. लाहमी तीर पर हम बीते हुए जमाने की तरफ देखते हैं और बेशुमार मार्ग ताजा हो जाती हैं. हिन्दुस्तान के अतिहास में यह कितना अनेखा जमाना रहा है ! सारे अुतार चढ़ाव और हारजीतवाली अिस सबी कहाली ने वीर रसके कान्य का अनोखा रूप ले लिया है. हमारी मामूली खिन्दनियाँ को भी रोनाचक कलनाके प्रकाश ने छुआ, क्योंकि हम अिस जमाने में जिये, और हिन्दुस्तान के महान नाटक में कम या ज्यादा हमने अपना पाट अदा किया !

यह जमाना सारी दुनिया में लड़ाअियों, अान्त्रियों और हिलाने वाली घटनाओं का जमाना रहा है. फिर भी हिन्दुस्तान की घटनाओं अुनसे अिलकुल अलग और साफ दिलाअी देती हैं, क्योंकि वह अिलकुल दूसरी ही तरह पर हुआ थी. अगर कोथी बापू के बारे में जाती जाने बिना अिस जमाने का अअ्यान (मुलाका) करे, तो असे वास्तुअ होगा कि हिन्दुस्तान में यह सब कैसे और क्यों हुआ ! अिसे समझाना कठिन है. अमल के ऊहे प्रकाश की मदद से वह समझना भी कठिन है कि हममें से हरअेक मर्द या औरत ने जो अंश दिया, वह क्यों किया. कभी कभी वह होगा है कि अेक शख्स

تاریخ

(مختصر تاریخ ہندوستان)

۱۹۱۶ کا سال تھا۔ کوئی ۳۲ سال سے اور کی بات ہے۔ تب میں نے باپو کو پہلے پہل دیکھا تھا، اور تب سے تو ایک پورا عرصہ بیت گیا ہے۔ لاری طرہ پر ہم بیٹے ہوئے زمانے کی طرف دیکھتے ہیں اور بے شمار یادیں تازہ ہو جاتی ہیں۔ ہندوستان کے آسمان میں سستنا اونکھ زمانہ رہا ہے۔ سارے ہمارے چہرے اور ہر صحت والی اس بچی کہانی نے میرے دل کے کاویہ کا اونکھ روٹ لے لیا ہے۔ ہمارے معمولی زندگیوں کو بھی وہ انجلیکھاتا ہے پرکشش نے مجھے ۱۱، کیونکہ ہم اس زمانے میں جیسے، اور ہندوستان کے مقامی ناگہک میں ہم پر زیادہ ہم نے اپنا پارٹ ادا کیا !

زمانہ سادہ دنیا میں ہوا، کراچیوں اور علی لانے والی گھٹناؤں کا زمانہ رہا ہے۔ کچھ بھی ہندوستان کی گھٹناؤں ان سے بالکل الگ اور صفات دکھائی دیتی ہیں، کیونکہ وہ بالکل دوسری ہی سطح پر ہوئی تھیں۔ اگر کوئی باپو کے بارے میں کافی جانے بنا، اس زمانے کا احوال (مطالعہ) کرے، تو اسے تجسب ہوگا کہ ہندوستان میں یہ سب کیسے اور کیوں ہوا ! اسے سمجھنا کٹھن ہے۔ عقل کے ٹکڑے پرکشش کی مدد سے یہ سمجھنا بھی ممکن ہے کہ ہم میں سے ہر ایک مرد یا عورت نے جو کچھ کیا، وہ کیوں کیا۔ کبھی کبھی یہ ہوتا ہے کہ ایک شخص



















(डा० सुशीला नेयर)

जो बापू अपनेक अनुपासों में से, अनेक हमलों से बच निकले थे, वे अपने ही ओक गुमराह पुत्र की गोली से न बच सके. पुत्र के हत्य से हलाहल का प्याला लेकर वे पी गये, ताकि हिन्दुस्तान बर्बाद रह सके. किसी ने कहा, जगत ने दूसरी बार आँसा का इसी पर बरसना देखा है।

新嘉坡坡底街門牌九號

۱۸۷۲

کے ہیں سداً دشمن ہیں سے امرت نکلا۔ میرے ہواہرات نکلا  
اور بال نہر نکلا۔ نہر اترنا گھاٹ تک تھا کہ سارے بگت کا ہاش  
کر کھتا تھا۔ جسے کیا کیا جانے؟ سب اس بارے میں جھڑت  
کے۔ شیوجی کہتے جڑے اور انھوں نے وہ نہر پی لیا۔ ہندستان  
کے سمندر، شخص میں سے آزادی کا امرت نکلا۔ ساتھ ہی، آپس کی  
دراکٹ کا، دشمنی کا، بیر کا، پھنسا کا نہر بھی نکلا۔ گاندھی جی نے  
اس کے ساتھ اپنی آواز بلند کی۔ گوگ اپنی بے ہوشی میں سے  
بھٹکے، لیکن جاگے نہیں۔ پاکستان کے لوگوں کے ہاتھوں میں بھی وہ  
آواز بجتی۔ بالو کی آواز کہی گئی میں گونج رہی تھی۔ "اس ایک  
کا بھیاؤ نہیں تو دونوں اس آگ میں جھسک ہو جاؤ گے۔" ان کا دل  
دھڑلاتا پکارتا تھا۔ "پے ابھڑ، اس جھالا کو شانت کر نہیں تو  
کچے اس میں جھسک ہونے دے۔ میں اس کا ساکشی نہیں بنا چاہتا۔"  
جو بالو ایک گلوہڑوں میں سے، ایک حلوں سے نکلی نکلی  
تھے، وہ نے ہی ایک گلوہڑ پتھر کی گولی سے زخمی کیے۔ پتھر  
کے ہاتھ سے بالوں کا پیار کے کر دے بی گئے، مگر ہندستان  
دھڑ دھڑلے۔ کسی نے کہا، بگت نے دھڑکی باز مہی کا سولہ









三、

朱文公

न—“नहीं, वाम्, बिन्दा है।” कुछि कइवी भी, बार गोखियाँ जली, बरू बाग बगवतही नहीं हो सकली। मगर मनुज्य तिराया में भी आता है कइये रसमों का आशी है। मैंने मनको समझा दिया—बार लीकियाँ नहीं, मगर क्या जाने कहीं का न कहीं ? शायद वाम्, बागवत ही, मगर वे भीरिह हैं। इतन कइया है वे मरे नहीं हैं।

सुख ६ पहले हमारी मोटर लाइए पहुँची. किसी से कुछ भी पूछने की हिम्मत न हुई. दर गा, कहीं कोणी कहा न रे कि ओ जाकर सुनी थी, कहा सच है. बाकिर जोर दोस्त ने जाकर मेरी हँसना का कहल बा दिया. वे ऑसू बहाकर हमदर्दी दिखाने लगे. भुनको गया पचा बा कि भुनको तसलकी के शब्द सुने के कितनी गहरी चोट पहुँचा रहे वे ! अितने में देखियो पर पछिळी थी की दुःखमयी बग्याज सुनी और मेरी रही सही आराग भी दूट गयी. फिरवाव हो गया कि बापू नहीं रहे. जमी तक ओ ऑसू दरे हुये वे, वे जमी न जये. हम अनाथ बन गये !

हवाभी अग्रे पर हवाई अड्डा के भिन्नचार में कुछ कुछ सदियों  
 बैरा हावने लगा। वहाँ हिन्दु-मुसलमान सब शमलीन थे। वहाँ  
 के आवासों ने मेरे सुनीने का उवादा से उवादा लगाव रखा। अर्न्तोंने  
 कहा—“हम खुशी से पेरानार से स्पोरा हवाभी जहाज बुला केते।  
 दोफिन ब्रासेसे आगके वक्त्र में कोई छाव बचत नहीं होगी।” दोफिन  
 जब हवाभी आवाज आ गया, तो अर्न्तोंने १० मिनट में असे रवाना  
 करा दिया। पाकिस्तान भी सब ठेकी से लाया। हम सब आर के  
 अर्न्तोंने मिनी के दोस्तिदा हवाभी अग्रे पर पहुँच गये। मिनी  
 मिनीकाभीने भी हवाई आवाज के मेरे भीर में अर्न्तोंने अर्न्तोंने

七

50

[illegible]

صبح ۱ بجے پہلی موٹر لاہور پہنچی۔ کسی سے پتہ بھی نہ پہنچے کی بہت  
 ڈر تھا، کہیں کوئی کہہ نہ دے کہ ہوا اچھا نہیں تھی، وہ سچ ہو۔  
 آخر ایک دوست نے کمر میری کلیننگ کا محل ٹھکانا دیا۔ وہ آئندہ بہتر  
 کام دینی دیکھ لے گا۔ ان کو کیا پتہ تھا کہ ان کے سٹال کے بند بچے  
 کھلی گھری ہوئی بیچ رہے تھے! راستے میں ایڈیو پر بیٹلٹ جی کی ڈکھ بھری  
 آواز سنائی اور میری ابھی سنی آواز بھی ٹوٹ گئی۔ خوشام ہو گیا کہ بالہ نہیں  
 ہے۔ ابھی تک ہوا آئندہ دب ہوئے تھے، اسے ٹھکانہ نہ تھے۔ ہم

ہوائی اڈے پر ہوائی جہاز کے انتظار میں کھڑی کئی صدیوں جیسا  
ہواں ہندو مسلمان سب ٹمگیت تھے۔ وہاں کے امنروں نے  
میں سے زیادہ خیال رکھا۔ انھوں نے کہا۔ "ہم کوئی  
سپیشل ہوائی جہاز بلا رہے ہیں۔ لیکن اس سے آپ کے وقت  
"لیکن جب ہوائی جہاز آگیا، تو انھوں  
پانچاٹ بھی خوب تیزی سے لایا۔ ہم  
میں سے ہمارے ہمارے ہوائی اڈے پر پہنچ گئے۔ میان  
کے قریب ہوائی اڈے پر پہنچ گئے۔ میان







کھانہ کے سامنے آئی، اسے باپ کوکھ کے پاس لے گیا، وہاں پر اسے ایک کھانا دیا۔ مگر اسے تو اس کے پاس لے گیا، وہاں پر اسے ایک کھانا دیا۔

پھر اس کے پاس لے گیا، وہاں پر اسے ایک کھانا دیا۔ مگر اسے تو اس کے پاس لے گیا، وہاں پر اسے ایک کھانا دیا۔

پھر اس کے پاس لے گیا، وہاں پر اسے ایک کھانا دیا۔ مگر اسے تو اس کے پاس لے گیا، وہاں پر اسے ایک کھانا دیا۔

کھانہ کے سامنے آئی، اسے باپ کوکھ کے پاس لے گیا، وہاں پر اسے ایک کھانا دیا۔ مگر اسے تو اس کے پاس لے گیا، وہاں پر اسے ایک کھانا دیا۔

پھر اس کے پاس لے گیا، وہاں پر اسے ایک کھانا دیا۔ مگر اسے تو اس کے پاس لے گیا، وہاں پر اسے ایک کھانا دیا۔

پھر اس کے پاس لے گیا، وہاں پر اسے ایک کھانا دیا۔ مگر اسے تو اس کے پاس لے گیا، وہاں پر اسے ایک کھانا دیا۔







मनु, आपसे जो आगाध प्रेम मुझ पर बरसाया; जो आगाध विश्वास आपका; सब पर भूल बना की; तुझ आह्वान, मतिहीन को अपनाया; विनाश; अपनी बेटी बनाया; मुझे लायक बनाता। ओके बार बापू मे प्रदत्त आशीर्वाद और आशीर्वाद से मार्ग करते हुए कहा था— 'सुखी जानने सबसे आखिर में मेरे जीवन में प्रवेश किया, मगर वह हमसे निकट था। मुझ में समा गया है।' हे प्रभु, आसी समय रही मुझे क्यों न झुठा लिया! मुझे वाद सुगोला अनुसे दूर चली गयी। बापू की बात पर मुझे मन में रांका आने लगी मगर बापू ने और न जाने दिया। ओके बार कहने लगे—'तुने Hound of Heaven' की कविता पढ़ी है। तू मुझसे भाग कैसे सकती है? मैं आपसे दूर तब न? 'शिव नातायक बेटी के प्रति श्रितता प्रेम! हे प्रभु, जो योग्यता मुझे जीवन-काल में मुझमें न थी, वह मुझे कैसे हो बाद दोगे?

आरा पर चन्दन की लकड़ियाँ रखने लगे। सुगन्धित सामग्री जलाने लगे। मैं जाकर सरदार काका के पास बैठ गयी। सुटनों में सिर रख लिया और देख न सकी। सरा जगत चक्कर खा रहा सा लगता था, भीड़ का जोर से चक्का आया। मनु, आभा, मैं और मणि बहल गये बेटी थी। सरदारने हमें साथ लेकर मुझ भीड़ में से निकलने की कोशिश की। चक्केपर चक्का आता था। हम गिरते-पड़ते अरिकल से बाहर निकले। ओके मिनिटरी ट्रक में बैठे। सरदार काका और सरदार बाबा बाबा की साथ थे। ट्रक चली। आगामी मेरा हाथ खींचा। दूर से आगे की बाबा की आँखें आभास में आ रही थीं। हरण-मुहार मुझे

आपसे जो आगाध प्रेम मुझ पर बरसाया; जो आगाध विश्वास आपका; सब पर भूल बना की; तुझ आह्वान, मतिहीन को अपनाया; विनाश; अपनी बेटी बनाया; मुझे लायक बनाता। ओके बार बापू मे प्रदत्त आशीर्वाद और आशीर्वाद से मार्ग करते हुए कहा था— 'सुखी जानने सबसे आखिर में मेरे जीवन में प्रवेश किया, मगर वह हमसे निकट था। मुझ में समा गया है।' हे प्रभु, आसी समय रही मुझे क्यों न झुठा लिया! मुझे वाद सुगोला अनुसे दूर चली गयी। बापू की बात पर मुझे मन में रांका आने लगी मगर बापू ने और न जाने दिया। ओके बार कहने लगे—'तुने Hound of Heaven' की कविता पढ़ी है। तू मुझसे भाग कैसे सकती है? मैं आपसे दूर तब न? 'शिव नातायक बेटी के प्रति श्रितता प्रेम! हे प्रभु, जो योग्यता मुझे जीवन-काल में मुझमें न थी, वह मुझे कैसे हो बाद दोगे?







三

श्री १००

शार्ङ्ग सन् '४८

है, तो बाढ़ भरे जलनैके बाढ़ भर नहीं जायगा।” हम लोगोंसे अकेल बाढ़ बढने लगी कि बाढ़ हमसे क्या-क्या आराधनाएँ रखते है. आराधनाओं काटव में अनुप्रास की बातें बोल रही थीं. वे न रहें, तो हमारा क्या कार्य होगा, हमें क्या करना होगा, बाढ़ हमें समझा रही थे. हमसे बाढ़ कहाँ सहा नहीँ हुआ. मैं बोल अुठी—“नहीं बापू, यह सब न हुआथिये. हमारी तो यही प्रार्थना है कि आपके देखते देखते सहादेवमायी की तरह हमें भी भीरवर आलहे. आपके बाद कुछ भी करने की हमारी शक्ति नहीं.” बापू और जयादा गंभीर हो गये. बोले—“सहादेव की तरह तुम सब मुझे छोड़ते जाओगे, तो मैं कहाँ जाऊँगा ? ऐसे विचार करना तुम्हें सोचना नहीं देना. और तुम लोगों में आज शक्ति नहीं, अगर ओसा की मृत्यु के समय भुनके शिल्पों में शक्ति यो क्या ? हृद विरहास से, सच्चे हृदयसे, जो यथैवर-परायण होकर काम करता है, उसे भीरवर अपने आप शक्ति दे देता है. जो अपने आपको मूल कर सजायी की पूजा करता है उसको ईश्वर खुद रास्ता बताता है. क्या हम अपने आपको मूल सकेंगे ?

(‘द्विजिन सेवक से’)

کیا ہم  
 بالو بندہ ہیں  
 دلچ مرشد

ہو تو وہ نہ بے خانے کے بلد مر نہیں جائے گا۔ ہم قتلوں سے  
 ایک بار کہنے لگے کہ وہ ہم سے کیا کیا آفات نہیں رکھتے ہیں۔ آغا خان  
 علی میں اچانک اس کی باتیں طے ہوئیں۔ دھن نہ رہیں، تو بھلا کیا  
 حکم ہوگا، ہمیں کیا کرنا ہوگا، وہ ہمیں سمجھا رہے تھے۔ ہم سے وہ  
 دیکھنا سن رہے تھے۔ میں ہل اٹھی۔ "میں بالو بندہ  
 نہ ہوں۔ باری تو بھی برابر تھا ہو کر آپ کے دیکھتے دیکھتے  
 مراد یہ بھائی کی طرح ہیں جسے ایشور اٹھالے۔ آپ کے لہو  
 جگہ بھی کہنے کی ہماری شکلی نہیں۔" بالو اور زیادہ گنہگار ہو گئے۔  
 بولے۔ "مراد یہ کی طرح تم سب مجھے چھوڑنے جاؤ گے تو کیا کہاں  
 جاؤں گا؟ ایسے دیکھنا تمہیں خوش بنا نہیں دیتا۔ اور تم گھٹیں میں  
 کبھی شکلی نہیں، مگر مہندی کی تہ کو کے سے ان کے سرخ شیشیوں  
 میں شکلی بھی کیا؟ وہ دھواؤں سے، پتے ہر دے ہے، جو  
 ایشور بیاہیں بھلا کام کرتا ہو، اسے ایشور اپنے آپ شکلی دے  
 دیتا ہو۔ جو اپنے آپ کو بھول کر سچائی کی بوجھ کر تا ہو اس کو ایشور  
 خود راستہ بناتا ہو۔ کیا ہم اپنے آپ کو بھول سکیں گے؟

۱۷۷۷



24

( डा० भगवानदास, बनारस ) ❀

तुम्हारा वस्त्र कटूटन आसदी.  
नै बटाए फस्ल कटूटन आसदी.

क्रिय भञ्जा गया था, लड़ाई और नकरत के लिये नहीं.

कदाच धारं मे और जानना हो तां देखिये. गान्धर भगवान दास का धर्मोरो किया—'दी एसनराठ दुनिटी भाफ भात रितीखेंसु'।

ادی کے اندر پیہم اور نفرت میں اب بڑائی حقوں طرف جھٹکا ہو رہا

پڑھ کر ہمارے دل سے اندھا ہوا ہو۔ مرنے والے پہنچے ہوئے ہو۔  
اور وہی پناہ ہے اندر کا شیطانات کو۔ یہی ہمارے اندر کا شر اور ظلم

پھر۔ مولانا روم کا ایک بڑا اچھا اور مشہور شعر ہے۔

نے برائے فعل کردہ آدمی

یعنی آدمی کہ دنیا میں ایک دھڑلے سے میل لگا رہا ہے

میں نے جیسا کیا تھا۔ اسی وقت کے لئے نہیں۔  
 آج جب ہمارے بلیں کے بہت سے لڑکے ایک مذہب عالمی

اور دوسرے مذہب والوں میں ، دینوں کی ایک سرکار اور دوسری سرکار میں ، اور ان کی باتیں کرتے رہتے ہیں ، آگے دیکھیں کہ قیادین سے ایسے بڑے مہا پھول سے وہاں کے پھر ایسے کارکنوں نے کیا بیج نکالا۔ کسی بڑے بڑے مانع کا جیوں اور سینا جیوں نے۔ پھولوں نے پہلے اور دوسرے مہا پھولوں کو کھرا کر لے اور چلانے سے سب سے زیادہ صحت پانچھلے۔ بعد میں صومکسی کی کہ بدھ

اس بارے میں اور جاننا ہو دیکھیے۔ ہمارے مجاہدان کا کسی  
کے ساتھ کیا یہ نہ دی کریشنل انڈیا آف آل دیکھیے۔











1

महाराष्ट्र

गार्वो एदु' ४८८

ज्या कहते हैं वहाँ सफ़ा है, खुशकिस्मती से जब साहस्य  
 और विद्यासोभी यानी विज्ञान और धर्मन साक्ष दोनों मिलकर  
 एक धरे से आसमी को जाता रहे हैं कि खुश है, और खुश जितना  
 धर्मन साक्ष है उससे ज्यादा हमारे धर्मन है.

नई नरस से यूरोप के बहुत से मुल्कों में इस तरह की नई नई लकड़ों के बाल रही हैं जिनकी दारज लोगों में राष्ट्रीयता या धर्मनिरपेक्षता की जगह अन्तर्राष्ट्रीयता, इस्टर नैशनलिज्म, या आसपास यानी इन्सानो क्रौम की एकता के खयाल को जगाना है. इससे प्रागे की नसलों में ज्यादा ऊँचे सदाचार और ऊँची सदाक्षियत पैदा होगी. इन तहरीकों में नई पीढ के लोग ही ज्यादा हिस्सा ले रहे हैं. राष्ट्रीयता एक हद के अन्तर अच्छी चीज हो सकती है. पर जब राष्ट्रीयता इन्सानियत के खिलाफ जाती है, जब यह इन्सानो भारेचारे पर बार करती है तो वह जहर और इस सब के खिये वातक बन जाती है. आज दुनिया में नैशनलिज्म राष्ट्रीयता या क्रौमोयस के पाक. जखों की यही बुरी गत बन रही है. इन्सानियत के खिलाफ बुरे से बुरे पाप आज इन जखों के आस पर किये और कराए जा रहे हैं.

यूरोप के समझदार लोग इस बात का जतन कर रहे हैं कि इस बारे में स्त्रुहों और कालिजों की पढ़ाई का ढंग बदला जावे। अपनी अपनी क्रीम की बर्दाई की रीति हांकना, दूसरी क्रीमों की सुलाई करना, ईसी उड़ना और उनसे नकरत पैदा करना, मारकाट, बदमाई और अपने पड़ोसी इनसानों के साथ बदसलूकी को (कल) भीड़ बचाकर उनकी धरीकें करना, यह सब कर्मों और

بی بی  
 سید یحییٰ  
 کہ خدا کو خدا جتنا پہلے باہر کر اُس سے زیادہ پہلے اندر ہو۔  
 کی ہیں سے جہدیت کے بہت سے لوگوں میں اس طرح کی نئی نئی  
 تحریکیں چل رہی ہیں جن کی جڑیں گلوں میں راشتہ ریتا یا بنیشتہ نرم  
 کی جگہ رشتہ راشتہ ریتا یا بنیشتہ نرم یا مالوتا یعنی انسانی قسم کی  
 ایکٹ کے خیال کو بگھٹانا ہو۔ اس سے آگے کے مسئلوں میں زیادہ  
 اوجھے سدا چار اور انجی دھانیت پیدا ہوگی۔ ان تحریکوں میں  
 نئی فہودہ کے لوگ ہی زیادہ حقیر لے رہے ہیں۔ راشتہ ریتا یا  
 ایکٹ حد کے اندر اچھی چیز ہو سکتی ہے۔ عجب وہ انسانی بھائی چارے سے بہر  
 ماند کرتی ہو تو وہ زہر مند ہم سب کے لئے گھٹیکہ بن جاتی ہو  
 کچھ کوئی یہاں بنیشتہ نرم راشتہ ریتا یا قوسیت کے پاک جہدوں کی یہی  
 بُری گت بن رہی ہو۔ انسانیت کے خلافت جیسے سے برے پایہ  
 کوئی بان جہدوں کے ہم پر کئے اور کرانے چارے ہیں۔  
 جہدیت کے سمجھ دار لوگ اس بات کا بحث کر رہے ہیں کہ  
 اس بارے میں اسکولوں اور کالجوں کی چڑھائی کا فہمک بھلا  
 جادے۔ اپنی اپنی قوم کی چڑائی کی ٹھیک باگٹا، دوسری قوموں  
 کی چڑائی کو نہ، اپنی اپنی قوموں سے نفرت پیدا کرنا، مار کاٹ،  
 لڑائی اور اپنے چڑوسی انسانوں کے ساتھ یہ سلوکی کہ







کتاب کا نام : **بہارِ نبوی** **بابِ اول**

پہلے تو یہ کہنا چاہیے کہ نبیوں کی تاریخ کی کتابیں کتنی کم ہیں۔ ان میں سے کچھ تو صرف ان کے حالات و واقعات پر مشتمل ہیں، جن سے ان کی شخصیت کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ کچھ تو ان کے علمی و ادبی کاموں پر مشتمل ہیں، جن سے ان کی فہم و فراہم کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ کچھ تو ان کے اخلاقی و روحانی حالات پر مشتمل ہیں، جن سے ان کی شخصیت کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔

اس کتاب میں نبیوں کی تاریخ کی ایک جامع و مفصل کتاب پیش کی گئی ہے، جس میں ان کے حالات و واقعات، علمی و ادبی کاموں، اخلاقی و روحانی حالات، اور ان کی شخصیت کا اندازہ دیا گیا ہے۔

اس کتاب کے مصنف کا نام **محمد علی شاہ** ہے، جو ایک مشہور و معروف عالم دین و محدث ہیں۔

اس کتاب کی ایک اور خوبی یہ ہے کہ اس میں نبیوں کی تاریخ کی ایک جامع و مفصل کتاب پیش کی گئی ہے، جس میں ان کے حالات و واقعات، علمی و ادبی کاموں، اخلاقی و روحانی حالات، اور ان کی شخصیت کا اندازہ دیا گیا ہے۔

اس کتاب کے مصنف کا نام **محمد علی شاہ** ہے، جو ایک مشہور و معروف عالم دین و محدث ہیں۔

اس کتاب کی ایک اور خوبی یہ ہے کہ اس میں نبیوں کی تاریخ کی ایک جامع و مفصل کتاب پیش کی گئی ہے، جس میں ان کے حالات و واقعات، علمی و ادبی کاموں، اخلاقی و روحانی حالات، اور ان کی شخصیت کا اندازہ دیا گیا ہے۔

اس کتاب کے مصنف کا نام **محمد علی شاہ** ہے، جو ایک مشہور و معروف عالم دین و محدث ہیں۔

اس کتاب کی ایک اور خوبی یہ ہے کہ اس میں نبیوں کی تاریخ کی ایک جامع و مفصل کتاب پیش کی گئی ہے، جس میں ان کے حالات و واقعات، علمی و ادبی کاموں، اخلاقی و روحانی حالات، اور ان کی شخصیت کا اندازہ دیا گیا ہے۔

بہارِ نبوی

پہلے تو یہ کہنا چاہیے کہ نبیوں کی تاریخ کی کتابیں کتنی کم ہیں۔ ان میں سے کچھ تو صرف ان کے حالات و واقعات پر مشتمل ہیں، جن سے ان کی شخصیت کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ کچھ تو ان کے علمی و ادبی کاموں پر مشتمل ہیں، جن سے ان کی فہم و فراہم کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ کچھ تو ان کے اخلاقی و روحانی حالات پر مشتمل ہیں، جن سے ان کی شخصیت کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔

اس کتاب میں نبیوں کی تاریخ کی ایک جامع و مفصل کتاب پیش کی گئی ہے، جس میں ان کے حالات و واقعات، علمی و ادبی کاموں، اخلاقی و روحانی حالات، اور ان کی شخصیت کا اندازہ دیا گیا ہے۔

اس کتاب کے مصنف کا نام **محمد علی شاہ** ہے، جو ایک مشہور و معروف عالم دین و محدث ہیں۔

اس کتاب کی ایک اور خوبی یہ ہے کہ اس میں نبیوں کی تاریخ کی ایک جامع و مفصل کتاب پیش کی گئی ہے، جس میں ان کے حالات و واقعات، علمی و ادبی کاموں، اخلاقی و روحانی حالات، اور ان کی شخصیت کا اندازہ دیا گیا ہے۔

اس کتاب کے مصنف کا نام **محمد علی شاہ** ہے، جو ایک مشہور و معروف عالم دین و محدث ہیں۔

اس کتاب کی ایک اور خوبی یہ ہے کہ اس میں نبیوں کی تاریخ کی ایک جامع و مفصل کتاب پیش کی گئی ہے، جس میں ان کے حالات و واقعات، علمی و ادبی کاموں، اخلاقی و روحانی حالات، اور ان کی شخصیت کا اندازہ دیا گیا ہے۔

اس کتاب کے مصنف کا نام **محمد علی شاہ** ہے، جو ایک مشہور و معروف عالم دین و محدث ہیں۔



अग्निष्व का कृता ह—

महाभारत में लिखा है—“समभारत वह है जिससे जब कोई वह वह कर पाये करे या बेजा महसूस करे तो वह क्षामोरा होकर सुन ले, सह ले और कोई जवान न दे।”

१-१०००

“कस. तद्भान के सक्ने बन्ने बहू हैं जो आखाजी के साथ  
भुक कर बरती पर बलाते हैं, और जब जाहिल लोग वनमें भुकु  
कहाटी सीधी बात करते हैं तो बहू जबाब देते हैं ‘सलाग,’”

(२५-६३)

पानी में भँसकर आ जाय तो पानी ज्यादा जायागा। ऊलूहड़ी की चार तेज हो जाने के बाद भी उसे सान पर बिसते ही रहो तो चार बल्ल हा जायागे। ज्यादा रोसानी अंवा कर देती है। ज्यादा रोस बढ़ा कर देता है। ज्यादा मसाले स्वाद को मार डालते हैं। जो चीज की राह से चलता है वही टिकता है और कायम रहता है। अति दूर बात में जानत है, और सब से ज्यादा बल की अति”

१- विद्या दे

“किन्हीं बात में भी शक्ति न करो.”

卷之四

10

Full

100

ایضاً کہتا ہے۔  
 کہیں کہیں میں یا ہمارے کہیں کسی میں انہیں ملے۔

ہا کھارت میں لکھا ہو۔ "کچھ وار وہ ہا کہیں سے کہیں  
ہا کہیں آئے کہیں آئے کھارت کہیں تو وہ نہا کہیں

ہے اس لئے کہ اس نے اس کو جواب نہ دیا۔“

۱۰۰

مدرسہ رحمانی کے بانی، وہ تھے جو عجمی کے ساتھ

جھک کر دھرتی پر چلے ہی، اور جب جہنم میں اتار دیا۔

(44-10)

جینی مہاشا لاکھ تیرے نے کہا اور۔۔۔ بھیکے ہوئے برون میں

مائی بھرتے ہی رہے وہ بانی صالح بنے: ہمدردی و شفقت کے

کے بعد بھی اسے سانچ پر ہے۔ ان کے ہاں زیادہ سے زیادہ پیدا کر دیتا ہو۔ زیادہ

سید احمد علی شاہ کی راہ سے جلتا ہے

میں کہتا ہوں اور قائم رہتا ہوں۔ انی ہر بات میں لغت ہوں

عزیزہ حسن کی اس

“...وہاں سے لے کر آج تک...“

1957



हे ईश्वर ! तुझे न बहुत प्रीति बना न मातृशर। तुझे मेरी  
 मातृशर न बना खाता है, ऐसा न हो बहुत बन मिलने से मैं तुझे  
 न बनाऊँ, या बहुत प्रीति होने से जोरी करते कंगू और तेरे नाम पर  
 बनाऊँ।

आश्विन का दिनो वर्म करता है—

‘जो आधुनी नीज के हस्ताक्षर के रास्ते (संयोग या एतदुक्त) से नहीं चलता वह हृदय से बढ़कर अपने बदल और आत्मा दोनों को आपस करता है। देवताओं की नकल करने के सानी हैं, झुरल पर चलना, इसका मतलब है जैसे झुरल करती है वैसे करना ! सानी हमारो आत्मा और हमारे बिनेक (जमीर और अकल) ने जो हईं सोच दी हैं उनके अन्दर रहना’ (‘आपल’—इलाजो नितोवे)



”اس پر سارے کی ایک رائے ہے۔“

”یہ ساری میں بھائی دے گا میں رہتی ہے۔“

”یہ ساری میں بھائی دے گا میں رہتی ہے۔“

”یہ ساری میں بھائی دے گا میں رہتی ہے۔“

”یہ ساری میں بھائی دے گا میں رہتی ہے۔“

”یہ ساری میں بھائی دے گا میں رہتی ہے۔“

”یہ ساری میں بھائی دے گا میں رہتی ہے۔“

”یہ ساری میں بھائی دے گا میں رہتی ہے۔“

”یہ ساری میں بھائی دے گا میں رہتی ہے۔“

”یہ ساری میں بھائی دے گا میں رہتی ہے۔“







501

رشی و جگر کی بیماری

आज पूरे मुल्क में अकसोस और चिन्ता की लहर फैली हुई है। गाँवी भी हमें राह दिखाते थे; हमें सहारा देते थे। उनको खोने के बाद मुल्क अनाथ हो गया है; उसकी हालत यतीनों सी हो गयी है और यह सवाल उठता है कि आगे क्या होगा, हमें आगे क्या करना पड़ेगा। पिछले दिनों मुल्क ने रंज मनाया पर आज उसके सामने एक दुपाररस सवाल आ गया है। आज हर हिन्दुस्तानी के चेहरे पर एक ही सवाल लिखा है—“आगे क्या होगा, हमें आगे क्या करना पड़ेगा ?” यह सवाल हमें आज परेशान कर रहा है। एक दैवान ने अपने ईशान काया “गंगाविषय” को इकलाना दी है। हजारी श्रीस

صبح سے ہی سورج نہیں نکلتا اور شاید اس سے بھی ہماری بے وقوفیاں  
 پر شرم کر رہی ہو۔ سورج ہمارے ملک میں دلوٹا مانا جاتا ہے؛ تاہم اس  
 کی پوجا کرتے ہیں اور آج جب ہم نے اپنا ایک دیرا اپنی بے وقوفی سے  
 کھو دیا، وہ بھی خرمندہ ہو۔ کہتیں جوڑی کا سورج صحت سے لال  
 نکلتا۔ ایک آپ اپنے بیٹے کی لے جا کر کتوں سے ناراض نکلتا۔ پر آج  
 وہ کہیں ہم وردی سے دلچسپ رہا ہو۔ گاندھی جی کے چہرے پر یہ  
 دیا اور سنانی کے بھاؤ تھے اس نے سورج پر بھی اثر کیا اور وہ صحت  
 سے لال ہونے کے بجائے اتنا خرمندہ ہو کر کچھ باطلوں میں ہی چھپا ہو۔  
 آج پورے ملک میں افسوس اُدھ پھینکا کی لہر چھیلی ہوئی ہو۔  
 گاندھی جی ہمیں راہ دکھاتے تھے؛ ہمیں سہارا دیتے تھے۔ اُن کو  
 کھونے کے بعد ملک انا تھ ہو گیا ہو؛ اُس کی حالت یقیوں کی توڑی ہو  
 اور یہ سوال اٹھتا ہو کہ اس کے کیا ہوگا، ہمیں اسے کیا کرنا پڑے گا۔  
 پھیلے دنوں ملک نے رنج منایا۔ پر آج اس کے سامنے ایک  
 زبردست سوال آگیا ہو۔ آج ہر ہندوستانی کے چہرے پر ایک  
 بے سوال گما ہو۔ آج کے کیا کرنا پڑے گا؟  
 یہ سوال ہیں آج ہر نشان کر رہا ہو۔ ایک جیوان نے  
 اس سے انشان کہنا "انشائیت" کو دفن کیا ہے (ہماری قسم







कामी।” उसीमें यह भी लिखा जाये—“इन्हीं लोगों ने ( हम लोगों से ) अपने राहू पिया के उसूलों को माना और दुनिया को नई राह दिखायी।”—इसने अब तक गाँवों जो की मल्लु पर मातम मनाया। हम सोचते थे कि हमने गाँवों को जो दिया पर आज ऐसा माहसूस होता है कि हमने गाँवों जो को फिर से पा लिया और वह हमारे दिमाग में बैठे हमें नई राह दिखा रहे हैं। हमारी आत्मा कहती है कि हमें इसी नई राह पर चलना पड़ेगा और इसीमें देरा की, दुनिया की भलाई है.

کرکالی، "اسی میں یہ بھی لکھا جائے۔۔۔ انہیں لوگوں نے (ہم  
گوں نے) اپنے راسخویشا کے اصولوں کو مانا اور خوشیا کو نئی راہ  
دکھائی۔" ہم نے اس تک نگاہ سے جی کی مرتبہ یہ قائم نہ کیا۔ ہم  
سوچتے تھے کہ ہم نے گاندھی کو کھو دیا ہے آج ایسا محسوس ہوتا ہے کہ  
ہم نے گاندھی کی کو کھیر سے بالسا اور وہ ہمارے دل میں بچے ہیں  
نئی راہ دکھارے ہیں۔ ہماری استقامتی ہو کہ ہمیں اسی نئی راہ پر  
چلنا پڑے گا اور اسی میں دشمن کی، دشمنی کی بھلائی ہو۔

سورج و ماہ کا گزرتا ہے کہ اس کی مرتبہ سے کہے دلش کی

ذہنی دار بالی شری گئی ہیں۔ آپ نے دکھا کہ حیوانیت کی وہ زہریلی ہوائے

۴۰ انسانیت کی پیٹھ میں چھرا کھجھک دیا یہ اب کھلا یہ فرض ہو جاتا

پھر ہم دنیا کو دکھا دیں مگر "انسانیت" الگ ہو اور اسے دنیا کی

کمی طاقت ہیں ماریں وہ امریکہ و انڈیا کے اہم ہیں۔

۷۰ سالہ کی عمر میں فوت ہوئے۔

۱۷۱۸ء میں جب کہ ان کے خلاف مذکورہ بالا کے

[illegible]

میں نے لگا کر یہ بکلی غلط رویہ کرنا فحش ہے کہ ان فحش اور فحش کے کارکن

کے ہندش کو بھول گئے۔ اس کے ساتھ ہی میں مرنے

علاوہ برصغیر کی ایک آبادی تھی۔ انھوں نے عیسائی، حضرت محمدؐ، ہندو کی

فردیہ سلا کی اور ملے پر آج عیسیٰؑ کی محبت میں! حضرت محمدؐ اور مددھی

محبت میں گاندھی کی جو روح ملی ہے اس میں مٹانے کا خواب بھی نہ ملے گا۔



























क्या ! क्या न की होती  
मार्च सन् ४८

महाराष्ट्र के विभिन्न भागों में फैला हुआ है।

हम ही दिन हुए हम अमेरिकियों में गान्धी जी के बारे में दिल-  
जवाब के चर्चे कर रहे थे। अमेरिकियों के दिल में उन्हें निम्नी जगह  
मिली है। अमेरिकावासियों के दिलों में गान्धी जी की  
हकीकत फैला हो रही थी और लोगों को महसूस होने लगा था  
कि जो कुछ गान्धी जी करते हैं वह ठीक है। हमारे अजबगारों ने  
गान्धी जी की नई शक्ति को मान लिया। इससे हिन्दुस्तान की बहुत  
बढ़ती हुई, क्रियों के बीच अच्छे ढंग से अन्तर्गत को निपटाने के  
लिए गान्धी जी ने जो केशिगा और जलन किये उनका हम पर  
बड़ा असर पड़ा। मैं चाहती हूँ कि हिन्दुस्तान में हर सर्व और  
गौरव के मन में यह बात जमा सकूँ कि इस मामले में दूसरों के  
सम्बन्धों उनके शुरुआत को नया अर्थमय या महत्व है। हिन्दुस्तान  
सिर्फ हिन्दुस्तान ही नहीं बल्कि इस से ज्यादा है। चर्चाल और  
असली तरह के दूसरे लोग कहते हैं कि सारी क्रियों को आजाद नहीं  
होगा बाहिये। ऐसे लोगों की दलील यह है कि कुछ मजबूत और  
असह्यार राष्ट्र संसार में राज करने के लिये पैदा हुए हैं। हमें बताया  
जाता है कि मजबूत और ताकतवर क्रियों को किसी पर हुकूमत  
करनी ही पड़ेगी है। इस सभाल के लोग कहते हैं कि वह यह नहीं  
चाहते कि कोई उन पर हुकूमत करे और क्योंकि हम दूसरों से  
असह्यार हैं इसलिए राज करने का हक हमें ही है। पर हम  
गौरव और उनके साधियों के इस दृष्टिकोण (नकारिये) के  
संशयों को रद्द करें। हम क्या सुनिष्ठा के अन्तर्गत

۲۸۸۱: بندوبست فی حدی

کے کہنا سے پیدا ہوئے حبیب کلان کا اثر اور پرکھاؤ نسبت فرما ہوا تھا۔  
 کچھ ہی دن ہوئے ہم امریکیوں میں گاندھی جی کے بارے میں  
 دلچسپی سے باتیں کر رہے تھے۔ امریکیوں کے دل میں انھوں نے بڑی  
 نگہ حاصل کر لی تھی۔ امریکا واسیوں کے دلوں میں گاندھی جی کی  
 سچائی و عزت پیدا ہو رہی تھی اور لوگوں کو محسوس ہونے لگا تھا  
 کہ وہ کچھ گاندھی جی کہتے ہیں وہ ٹھیک ہو۔ ہمارے اخباروں نے  
 گاندھی جی کی نئی شکلی کو من لیا۔ اس سے ہندوستان کی بہت  
 بڑائی ہوئی۔ قہروں کے بیچ اچھے ڈھنگ سے جھگڑوں کو نپٹانے  
 کے لئے گاندھی جی نے جو کوشش اور جتن کئے ان کا ہم پر بڑا  
 اثر پڑا۔ میں چاہتی ہوں کہ ہندوستان میں ہر مرد اور عورت کے نزدیک  
 میں جیسے وہ بات جا سکوں مگر اس معاملے میں دوسروں کے نزدیک  
 ان کے ملک کی کیا اہمیت یا سچو ہو۔ ہندوستان صرف ہندوستان ہی  
 نہیں بلکہ اس سے زیادہ جو چیزیں اللہ ان کی طرح کے دوسرے  
 لوگ کہتے ہیں کہ ساری قوموں کو آزاد نہیں ہونا چاہیئے۔ ایسے  
 لوگوں کی ذیلی سچ ہو کہ کچھ مضبوط اور طاقت ور باشندے سننا ہم  
 دلچ کر رہے تھے۔ بلکہ پیدا ہوئے ہیں۔ ہمیں بتایا جاتا ہو کہ مضبوط اور  
 طاقت ور قوموں کو کسی پر حکومت کرنی ہی ہوتی ہو۔ اس خیال کے  
 لوگ کہتے ہیں کہ وہ یہ نہیں جانتے کہ کوئی ان پر حکومت کرے اور کچھ  
 ہم وہ قوموں سے طاقتور ہیں اس لئے تاج کرنے کا حق نہیں ہوگا۔  
 یہ ہم جہد چل رہے۔ ان کے ساتھیوں کے اس مثالیانہ ذکر پر  
 وہ شواہد کسی نہیں کہتے۔ ہم اس دنیا کے ختم











**पं० सुन्दरलाल**

गुजरा है फिर किसानों में सदाबर्हि सोमनाथ फिर किसी राजनी से कोधी राजनवी पैदा करो।'

काना हवा के अनुर फिर से सोमनाथ की आवाज गूँज रही है, जिसलिये फिर कोसी महसूस राजनारी किरी राजनी से पैदा करने

बाहिर है कि कविका अिशारा अल्लवागों की पित्त खर की बरक है कि सोमनाथ के मन्दिर की मरम्मत की लक्ष्मीर्ष हो रही है. मरुभूट राजनवी सोमनाथ तक पहुँचा था या नहीं और इसने वहाँ क्या किया और क्या नहीं किया, यह अके अलग सवाल है. पर इस पर कई चिन्ता नहीं रह सकते कि बिना लाजिनों को पढ़ कर हमें कुछ हुआ.

हमसे भद्राष्टक राखनी के सोमनाथ जाने पर राक जाहिर किया है। कुछ पाठकों को बिसे पढ़कर अचरस होगा। पर भित्तिहारा में जिस तरह के अचरस जमी भरे पड़े हैं, प्रभाव बरस पड़के कील

محمد و غزنی  
(بیت حضرت)

(بیت حضرت علی)

محل کلاہ فیہندہ سی سے ایک تالی رسالہ نکلتا ہو جس میں حال میں فرزندانی قوم سے نام کی ایک کوشا بھی ہو۔ اس کے معنی ہیں قوم کے لیے قیام ہے۔ قوم سے بنان طلب مسلمان قوم سے ہو۔ اس کو بنانا کا ایک شہر یہ ہو۔ جو کچھ ہو یہ فضائل میں مضامین سوانح

پھر کسی عزتی سے کوئی عزتی بننا کہو۔  
جتنی جہاں سے افسانہ پھر سے سونٹا پھر کی آواز گونج رہا ہو۔ اس  
لئے پھر کوئی محمود عزتی کسی عزتی سے پیدا کہو۔

ظاہر ہو کہ کوئی کا اشارہ اخبارات کی اس جبر کی طرف  
ہو کہ سوشلسٹ کے مفاد کی مشقت کی تجویزیں ہو رہی ہیں  
محمود غزالی سوشلسٹ ٹکٹ بیٹھا تھا یا نہیں افسوس نے  
دہائی کیا کیا افسوس کیا نہیں کیا، یہ ایک اگست سوال ہو۔ یہیں  
ہو کہ سوشلسٹ نہیں رہ سکتے کہ ان لاکھوں کو پرکھ کر یہیں

۱۰۰۰







میں لکھا ہے، انہوں نے بھی گجرات کے اوپر، اس آئی بری سمیت  
 ۱۸۰۰ء میں لکھی گئی تھی۔ اب تک کسی شائع شدہ یا کتب کے  
 اندر اس مصیبت کی طرف کسی اضافہ بھی نہیں ہوا۔ ان حالات  
 میں ہمیں شک ہے کہ اگر کسی شخص نے محمدؐ نے بھی اتنی حد  
 حیرت پر عمل کیا بھی تھا یا نہیں، وہاں پہلے کے لیے ایک  
 بہت بڑے ریکارڈز کو پار کرنا پڑا ہوگا۔

پھر بھی شری جنسانی و نایک دیدہ کی رائے کو محمد  
 کے نزدیک یہ حل کرنے میں کچھ نہ کچھ تباہی ہو۔ اس کے

”ہندو دیکھتے ہیں ایک ایسے جیسے دیوتا اور اسے  
 بڑے دیوتا کے اوپر اتنی بڑی مصیبت کو میں ہی بیان کرتے  
 ہیں۔ یہ کہیں نے لکھنا کے کسی سو برس بعد ہی ہے۔ اس  
 لکھنا کا ذکر کیا ہو ان کے سامنے کچھ نہ کچھ مسائل کے  
 لیے بیان ضرور رہے ہوں گے۔ یہ کم از کم اس  
 کے ایک باطل فرضی کہانی کو ٹھس لی ہو۔“

اس سے بعد شری دیدہ نے ان اشیر کے بیان کا  
 ریکارڈی خلاصہ دیا ہو۔ یہی بیان بڑے بڑے محقق و سید کی  
 کتابوں میں پایا جاتا ہے۔ یہ اس حال بیان کو دینے  
 کے لیے بھی شری دیدہ نے حلاف کچھ دیا ہو

نیا سہد

لاریہ مشرق

محمد خروزی

میں لکھا ہے، انہوں نے بھی گجرات کے اوپر، اس آئی بری سمیت  
 ۱۸۰۰ء میں لکھی گئی تھی۔ اب تک کسی شائع شدہ یا کتب کے  
 اندر اس مصیبت کی طرف کسی اضافہ بھی نہیں ہوا۔ ان حالات  
 میں ہمیں شک ہے کہ اگر کسی شخص نے محمدؐ نے بھی اتنی حد  
 حیرت پر عمل کیا بھی تھا یا نہیں، وہاں پہلے کے لیے ایک  
 بہت بڑے ریکارڈز کو پار کرنا پڑا ہوگا۔



































دیکھ کر وہی تیر سی گولی چلی کہ اس  
اور لگی کہاں؟

سالیانی رستمی

اصول غیر بدعت کا محتاجی جہانی کمی و مل  
ہیچ اسموں سے ترسوا وکسیا تجارت ال کا آئیل

विश्वविद्यालय

جیل بیل کھانکھ کے پچاڑیں سچ مچ دانی دینی ہو  
بھارت مان کی آہ کان میں صاف سنائی دیتی ہو

کے لئے نہ بشارت کیلئے گود میری سکن کوئی؟

میں میری مصائب کی باری زمزم ترشوں سے میری؟

آہ میرا اڈا میری آنکھوں کا

۱۷۱۷-۱۷۱۸: بیروت، مکتبۂ علمی پیرا کدگریا؛

عہدِ اہلبائک کی بیٹی بیٹی نان رسا ہے گا

[illegible]

مومن ہمارے ہے آیتوں پر ایمان

میں نے اس کو اپنے اختیار سے دروں پر نہ

پہلے پہلے سے کہتا رہا کہ

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۰۸

تجربہ بردار مافی سر پہلی کہاں اور کی کہاں؟



15

九

30765

[illegible]

میں نے انہیں بھی لکھا ہے

میں انسان کو جبر و نفع دونوں، انسان کو اپنی بہن، انسانیت  
پر سبائی ہیں..... کیسے ہی اس سے کوئی فائدہ ہو، میری ہی

پسے کا اہل، منجس اہل، اچھا اہل، مریض اہل، مریضہ اہل  
موتی، زینب اہل، راتہ العسکری اہل.

میں کرختیا ہوں، بیچتا ہوں، سدا دینا ہوں، سستا ہوں۔۔۔  
 ظالمیاتی ہوں، ذلت انشاء ہوں۔۔۔ میں پانچ بی بی ہوں، بیچتی  
 ہوں، دال ہوں۔۔۔ میں کھجور کا ہوں، دال، دال، سرخوئی ہوں!!

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



पवित्र, और पाक हली !

दुनिया की सब से ज्यादा मजबूत....सतर्ह हुई, दुखियायी और आकास की मारी हस्ती !!

मैं बुराकिस्तान, फर्ज पहचानने वाली, धर्म की रखवाली करने वाली, ईमान की राया जलाने वाली, और इंसानियत की रक्षा करने वाली हूँ !

मैं इस्लाम से महसूस, जिहालत की माली, बोलों से दबी, बेकस, और बेकस हस्ती हूँ.

संसार के सिरजनहार, दुनिया के खालिक ने मेरे लिये मां का पाक और पवित्र दर्जा चुना !

दुनिया के अभागों इंसानों ने मुझे उस पवित्र आसन से खींच कर अपनी हविस के नापाक तल्ल पर गिरा दिया !!

मैं औरत हूँ.....

झुंझल का सब से सुन्दर साहकार.....

इंसान का सब से मजबूत शिकार.....

औरत !!

हजारों बरस से मैं मर्द के हाथों जुलम और सितम, खिलत और गुलामी की खिन्दागी बिताने पर मजबूर हूँ !

कहीं मुझे मालिका से लौंही बना कर रखा गया. कहीं मुझे बीबी और मां बनाने की जगह अपनी खलीला ख्यादियों का शिकार बनाया गया. कहीं मुझे पैदा होते ही खिन्दा दुकन किया गया. कहीं मुझे जवानों से सौहार्दों के साथ खिन्दा बिताने में जला दिया गया....

मैं इस्लाम की रोशनी से महसूस, धर की चार दिशाओं में बरस,

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....



















एकदमी जागी और बरसवार है और इस दुःख में उसकी बराबर की हिस्सेदार। यह भी अपने काम का रास्ता चुनने में उसी तरह था। यह है जैसे उसका रोहर।” उसने कहा—“औरत स्थाण की पूरा आपनने और रंजान को पैदा करने वाली है।” उसने औरत को उसका दर्वा और उसके कर्ज समझाए और उसके सुधार की हर मुमकिन कोशिश की, उस स्त्री ने दुनिया को यह भी समझाया कि फुरत ने मर्द और औरत के काम अलग अलग बांट दिये हैं। मर्द को हिराफत के किये दियार उठाता है तो औरत उस घर को घर बनाती है। और उसका यह कर्ज किसी तरह मर्द के काम से कि औरत को भी मर्द के साथ दियार उठाने चाहिये, वे यही बातलाक गलती करते हैं। दुनिया में सब्जी रानि सिर्फ उसी तरह में हो सकती है कि औरत आहंसा के असूलों को पूरी तरह अपना ले। उससे ज्यादा और कोई उसे समझ और अपना नहीं सकता, क्योंकि कि सब और बरसवार, भागी और दया और आबाद मोहरत का जर्जारा उसके दिल में छिपा हुआ है और औरत ही अपने बच्चों को दुनिया में खल करने और यह-अपनी फैसले से रोक सकती है।

[illegible]















गीर बह है पंजाब..... गौदूसा दुनिया का सागर सबसे बहरी  
सबसे, खुशार गीर सबसे भवानक हिस्सा—मेरे दिल में इतनी  
हिस्सा नहीं, मेरे पास बह लग्न नहीं, मेरी आवाज में बह तक  
वही कि मैं उन शैतानी हरकतों का बोझ सा हिस्सा भी नवान कर  
सह जो यहाँ की गई है..... खास गीर से मेरे साथ—औरत  
के साथ.....

मधु को झुलक प्यार होता है—झोंकत को अपना राहुर जम्मे कहीं  
ज्वाला प्यार होता है जहां वह अपनी सारी खिन्नगी बिताती है—कहीं  
कसकी दुनिया होता है और मुझे मेरे वतन से, राहुर से निकाला  
गया, घर से बेपर किया गया, दूर दूर की ठोकरें खाने के लिये.....  
मेरे पाप भाइयों का मेरी आंखों के सामने भार डाला गया और  
है ज्वाला मे फर सकी—मेरे प्यार राहुर को झलक करके मुझे सोह-  
निक से अपना बन्धना गया, मेरी दुनिया खलाह डाली गई.....

اللہ یہ اور پنجاب..... موجودہ دنیا کا ظاہر سب سے وحشی  
 ہے جو کھڑا اور سب سے کھیا نک حصہ۔ میرے دل میں اتنی  
 ت نہیں، میرے پاس وہ لفظ نہیں، میری آواز میں وہ طاقت نہیں  
 کہ کہن شیطان حرکتوں کا حقیرا سا حصہ بھی بیان کر سکوں جو یہاں کی  
 خامیوں سے میرے ساتھ۔ عنت کے ساتھ.....

مرد کو ملک پیارا ہوتا ہو۔ عورت کو اپنا شہر اُس سے کہیں  
زیادہ پیارا ہوتا ہو ہمالہ اپنی ساری زندگی بتاتی ہو۔ وہی اُس  
کی دنیا ہوتی ہو اور اُسکے میرے وطن سے، شہر سے نکلا گیا، گھر  
سے بے گھر کیا گیا، درد کی ٹھوکریں کھانے کے لئے.....  
میرے اپنے بھائیوں کو میری آنکھوں کے سامنے مار ڈالا اور  
میں کچھ نہ کہہ سکی۔ میرے پیارے ضمیر کو قتل کر کے مجھے  
جہان سے جہہ بنایا گیا، میری دنیا اجاڑ ڈالی گئی.....



















کتاب: دیکھ

مقام: کراچی

صفحہ: ۱۸۷

”بھائی! یہ سب کچھ ہے۔ دیکھو! یہ دیکھا جاتا ہے کہ کتنے لوگ ہیں جو اس کے بارے میں سوچتے ہیں۔“

”یہ سب کچھ ہے۔“

”یہ سب کچھ ہے۔“

”یہ سب کچھ ہے۔“

”یہ سب کچھ ہے۔“

”یہ سب کچھ ہے۔“

”یہ سب کچھ ہے۔“

”یہ سب کچھ ہے۔“

”یہ سب کچھ ہے۔“

”یہ سب کچھ ہے۔“

”یہ سب کچھ ہے۔“

”یہ سب کچھ ہے۔“

اردو

اردو

اردو

”یہ سب کچھ ہے۔“

”یہ سب کچھ ہے۔“

”یہ سب کچھ ہے۔“

”یہ سب کچھ ہے۔“

”یہ سب کچھ ہے۔“

”یہ سب کچھ ہے۔“

”یہ سب کچھ ہے۔“

”یہ سب کچھ ہے۔“

”یہ سب کچھ ہے۔“

”یہ سب کچھ ہے۔“

”یہ سب کچھ ہے۔“



















## महात्मा गान्धी

हयातुल्ला अन्सारी

एक आदमी ने जैसे ही गांधी जी की मौत की खबर सुनी, वह निर पड़ा और भर गया। वह वाक़िया हिन्दुस्तान में एक जगह नहीं कई जगह हुआ। कितना प्रेमी था हिन्दुस्तान महात्मा का !— उनके राहीद होने पर रंज और राम का एक तूफ़ान उबल पड़ा। जिस राह को देखो, वह मालूम होता था जैसे हर हर जगह रामी हो गई है। मकानों में सभादा, सड़कों गलियों में सन्नादा, हर हर गहल्ले में सन्नादा, क्या हिन्दू क्या मुसलमान, क्या सिख और क्या ईसाई. हर राख की ज़बानों पर ताले लगे हुए थे, अन्वर से दिल रोला हुआ और आँखों की ज़बान से फरियाद करता हुआ—वह हाल था सारे हिन्दुस्तान का !

महात्मा ने यह प्रेम सिर्फ़ सेवा के ज़रिये हासिल किया था. वह सेवा करते रहे. लोग उनके दीवाने होते गये. लोगों के प्रेम से उनकी ताक़त बढ़ती गई. इस ताक़त को काम में लाकर वह और ज़्यादा सेवा करते गये. और ताक़त बढ़ी. उन्होंने ओर सेवा की. इस सेवा के जादू से उन्होंने चालीस करोड़ इन्सानों का दिल मोह लिया.

दुनिया के बड़े सुधारकों की किरमत में लिखा है अपने आशियों के हाथ से मारा जाना. हज़रत ईसा को उनकी क़ौम ने ख़र्ख़ो पर चढ़ाया. क़ुरैश ने हज़रत मोहम्मद पर हमले किये. वह

## ماتى گاندى

(حيات الله انصارى)

ایک آدمی نے جیسے ہی گاندھی جی کی موت کی خبر سنی، وہ گر پڑا اور مر گیا۔ یہ واقعہ ہندوستان میں ایک جگہ نہیں کسی جگہ نہ ہوا۔ کتنی پریمی تھے ہندوستان گاندھی کا !— ان کے شہید ہونے پر ہر شے اور شے کا ایک طوفان اُبل پڑا۔ جسٹ شہر کو دیکھو، یہ معلوم ہوتا تھا۔ جیسے ہر چیز جگہ جگہ اُٹھ اُٹھ رہی تھی۔ ہندوستان میں سناٹا اور سکون گلیوں میں سناٹا اور سکون تھا۔ ہندوستان کی مسلمانوں کی سیکنہ اند کیا عیسائی شخص کی زبانوں پر طالعے لگے ہوئے تھے۔ اندر سے دلی تھکاپ اور آنکھوں کی زبان سے فریاد کرتا ہوا ہوا تھا۔

سارے ہندوستان کا !

ماتى گاندى نے جو بڑے بڑے صوفى پيلائے کے ذريعے حاصل كيا تھا۔ وہ سينا اكرتے رہے۔ لوگ ان کے ديوانے ہوتے گئے۔ لوگوں کے پيلائے سے ان كى طاقت بڑھتی گئی۔ اس طاقت كى كام میں ان كى زياده سينا كرتے گئے۔ اور طاقت بڑھتی گئی۔ ان كى سينا كى اس سينا كے باعث سے ان كى طاقت كروڑ انسانوں كا دل موہ ليا۔ ان كى دنيائے بڑے شہسازوں كى قسمت ميں لكھا ہي ائے۔ ان كى آندھوں كے باعث سے بال بال جانا۔ حضرت عيسى كى ان كى قسم نے جيتنى بڑے خطا۔ ذلتى نے ہر خطا كے







अंगरेजों ने हिन्दुस्तान छोड़कर बहुत दूर अन्तरीणी दिशाईं.  
मान सर्वप्रिये कि आन्धारी की लहराई में महत्त्वा मरन प्रत से या  
किसी चोट से खल्ल हो जाते तो अंगरेज पीढ़ियों तक दुनिया की  
किटकर सहते और जनका साम्राज्य तो इस तरह खल्ल होला  
वैसे या ही नहीं ।

महात्मा का बलिदान उन्हीं विद्वानों का आखिरी तोहफा है. इसने हमारे दिलों को मन्दगी से इस तरह पाक कर दिया है जैसे भट्ठी सेने को पाक करती है. हक और नाहक हमारी आँखों के सामने आ गया. सामने तो पहले भी था. लेकिन हक की तरफ हमारे भाव न थे—बह नाहक की तरफ थे. तत्परमुख ( पक्षपात ) और नकराव ने दिलों पर ऐसा क़ब्रजा जमा लिया था कि महात्मा की बात में हमको एकराव से ज्यादा नेकी नज़र आती थी इसलिये मुन्ते सब थे पर अमल की तरफ मन नहीं मुकता था. नेकी और बर्बरी की तराजू में बर्बरी का पल्ला भारी था. अब महात्मा की भारी शक्तिशाल हिमालय का बज्रन लेकर दूसरे पल्ले पर बैठ गई है—इसलिये सारा बोझ इस तरफ है—बुराई मिट गई और हिन्दुस्तान को फिरका बराना एकता का तोहफा मिल गया.

महात्मा भी जान क्यों गई ? बलाह और सबब उसी तरह साफ काहिर है जैसे गर्मियों में चमकता हुआ सूरज. महात्मा में जहाँ बहुत से कमाल थे वहाँ एक कमाल यह भी था कि यह कोई भी कदम उठाने से पहले मसले को बहुत साफ कर देते थे. अपने दोस्तों से, लिखावट से, अंगूठ से, दलीलों से, यहाँ तक कि जब दुर्गम विषयकुल साफ सामने आजायी भी तब वह कदम उठाते थे.

انگریزوں نے ہندوستان چھوڑ کر بہت عہد اندیشی دکھائی۔ ان  
پہلے کہ آزادی کی لڑائی میں براہکاروں بہت سے یا کسی بہت  
سے ختم ہو جاتے تو انگریز پیر صیوں تک دنیا کی پھٹکار سکتے اور  
ان کا سامراج تو اس طرح ختم ہوتا جسے کھال ہی نہیں۔

ماتنا کا شکیانہ ان کے دلہن کا آخری حقد ہو۔ اس سے  
ہمارے دلوں کو شگونی سے اس طرح ایک کودیا اور جلت بھتی ہوئی  
کو پاک کرتی ہو۔ حق اللہ نامق ہمارے آنکھوں کے سامنے آگیا۔ سامنے  
قریب ہی تھا، لیکن حق کی طرف ہمارے بھانڈے نہ تھے۔ وہ ناحق  
کی طرف تھے۔ تعجب رکش بات (اللہ عزت نے دلوں پر ایسا  
قہر جمایا تھا کہ مائوسی بات میں ہم کو ضرورت سے زیادہ شکیانہ  
نظر آنے لگی اس لئے سنتے سب تھے پر اعلیٰ کی طرف من نہیں  
چھٹکتا تھا۔ لیکن اللہ بڑی کی ترانہ میں بڑی کا بد بھاری تھا۔ اب  
مائوسی بھاری شخصیت ہمارے کا وزن لے کر دوسرے بے بریدگی  
ہو۔ اس لئے سارا بوجھ اس طرف ہو۔ بُرائی مٹ گئی اور ہلکے سا  
کو فروغ ملا۔ ایتنا کا تحفہ مل گیا۔

ہر سارا کی خان کھول گئی، وہ جب اورد سب اسی طرح صاف  
ظاہر ہیں جیسے گڑھیوں میں چمکتا ہوا سورج۔ ہر سارا میں ہر حال  
ہمت سے کہاں تھے وہاں ایک کمال یہ بھی تھا کہ وہ کوئی بھی  
قدیم اٹھانے سے پہلے مسئلے کو ہمت صاف کر دیتے تھے۔ اپنے  
بہنوں سے، گھلاوٹ سے، محل سے، دلیوں سے یہاں تک کہ جنہ  
محتاج بالکل صاف سامنے آجاتی تھی تب وہ قدم اٹھاتے تھے۔



壯陽

**महत्मा गान्धी**

मार्च '४८

आज सब जानते हैं कि गान्धी जी की जान इस बजाह से गई कि वह हिन्दुस्तान के हिन्दुओं से कहते थे कि मुसलमान बोझी तादाद में हैं, इनको न सताओ और पाकिस्तान के मुसलमानों से कहते थे कि वहाँ के हिन्दू बोझी तादाद में हैं, इनको तंग न करो, इनके बलिदान का पूरा बोझ इस पल्ले पर है, यों समझ लो कि आसमान और ज़मीन ने बेहतरीन ताल रोशनार्ह से यह करमान लिख दिया है कि हिन्दुस्तान और पाकिस्तान की बरती पर अब फ़िरकाबाराता दंगे न होंगे—सुमकिन है कि दो बार जगह झोटी मोटी घटनायें हो जायें, सुमकिन है कि पाकिस्तान का बिल जरा देर में पसीजे, लेकिन ऐतम बम बलिक महा ऐतम बम बूट चुका है, वह अपना काम करके रहेगा, अब जो दंगे हों उनको पूरी बरोह, लवार्ह की लम्बी चिन्तनी की आखिरी हिचकियाँ समरफ़ना चाहिये.

हस्तानी दिल का भी अजीब दाख है। अगर उसके किसी एक कोने में नेकी आजाती है तो फिर वह दूसरे कोनों में भी रोशनी करने लगती है। वह पाक जज्बा, वह पवित्र भाव जो आज फिरका बाराता एकता का काय कर रहा है, कल दिल के दूसरे कोनों को भी जगमगायेगा, छोटे भावों के मुक्काबले में हमेशा ऊँचे जज्बात की मदद करेगा। यह जज्बा सिर्फ हिन्दुस्तान तक नहीं रहेगा बल्कि दुनिया के दूसरे कोनों में भी जायगा और वहाँ भी लड़ाई के मुक्काबले में शान्ति को ताकत पहुँचायेगा। रहे गान्धी का पयास रहती दुनिया तक।

بنام حسند      مائتا کا مذہبی      مارچ ۱۹۷۷ء

کبھی سب جانتے ہیں کہ گاندھی کی جان اس وجہ سے گئی کہ وہ ہندوستان کے ہندوؤں سے کہتے تھے کہ مسلمان تھوڑی تعداد میں ہیں۔ ان کو نہ سناؤ اور پاکستان کے مسلمانوں سے کہتے تھے کہ وہاں کے ہندو تھوڑی تعداد میں ہیں ان کو تنگ نہ کرو۔ ان کے بلیڈان کا پورا بوجھ اس پہلے پڑ چکا ہے۔ ہمارے لوگوں کو کہہ سمان اور زمین نے بہترین لالہ دشنام سے یہ فرمان دیا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کی دھرتی پر اب فرقہ وارانہ دھڑے نہ ہوں گے۔ ممکن ہو کہ وہ عمارت چھوٹی ہو جی کھٹائی میں چھ جاؤں۔ لیکن ہر پاکستان کا دل ذرا دیر میں پستے۔ لیکن اگرچہ ہم ملکر مائیں ہم چھوٹ چکا ہو۔ وہ اپنا کام کر رہے ہیں۔ لیکن اب ہمارے لوگوں کو پوری کھڑی ہونا کی لمبی زندگی کی ضرورت ہے ہمیں چھنا چاہیے۔

انسانی دل کا بھی عجیب حال ہو۔ اگر اس کے کسی ایک کونے میں نیکی آجاتی ہو تو پھر وہ دوسرے کونوں میں بھی نشانی کرنے لگتا ہو۔ وہ پاک جذبہ، وہ پورا بھاء جو آج فرقہ وارانہ اکیٹا کا کام کر رہا ہو، کل دل کے دھڑے کونوں کو بھی جھلکاتا ہے۔ چھوٹے بھاءوں کے مقابلے میں ہمیشہ اونچے جذبات کی مدد کرے گا۔ یہ جذبہ صحت ہندوستانی ملک نہیں رہے گا بلکہ دنیا کے دوسرے کونوں میں بھی خانے گا اور وہاں بھی پولی کے مقابلے میں خالق کو طاقت پہنچائے گا۔ رہے گا مذہبی کا پیام دیتی دنیا تک۔



इस घर को आग लग गई घर के चरण से

डाक्टर सैयद महमूद

महत्त्वा गांधी की मौत मुल्क की मौत है. कम से कम हिन्दु-स्लान की एखलाकी ( नैतिक ) मौत तो जरूर है. दुनिया के अमन और शान्ति की मौत है. सुलह और एकता की मौत है. अभी उनके मत के मौके पर मोसियो ज्योम ने कहा था कि दुनिया के आन्धरा अमन और शान्ति की आशाएँ गांधी जी से लगी हुई हैं. ऐसी मौत पर हम जिस क्रूर भी बाँवला करें, जिस क्रूर भी रोयें पीटें. जिस क्रूर भी अपना सिर धुनें, बह कम है. लोग कहते हैं कि सब करना चाहिये, वेशक सिबाय इसके दूसरा चारा नहीं. लेकिन



इस बार को आगा लगा गई..... मार्च सन् '४८

का सामना करना पड़ा और जिस तरह हम सबने मिल कर उनका क़त्ल न माना और उनके बतलाये हुए सीधे रास्ते को छोड़कर अपना रास्ता पकड़ा, उनकी चीख पुकार पर जरा भी ध्यान न दिया और इस तरह उनके बराबर तकलीफ़ पहुँचाते रहे. यह सब हाल ही की घटनाएँ हैं और सब लोग उनसे वाकिफ़ हैं. आन्ध्रादी भिलाने के चन्द महीने बाद हमने देख लिया कि गांधी जों के बतलाये हुए रास्ते को छोड़कर दूसरा रास्ता पकड़ने का नतीजा क्या हुआ. हमारे सामने एक भयानक समुन्दर आग था. हर तरफ़ अन्धेरा ही अन्धेरा था. किसी तरफ़ कोई रास्ता न था. सिर्फ़ गांधी जों की रोशनी का एक दिया टिमटिमा रहा था जिसको रोशनी में आशा थी कि रायाइ हमको सदा रास्ता मिल जाय. लेकिन हमारी अभागि क़ौम ने उस दिवे की रोशनी को भी बुझा दिया. अब चारों तरफ़ अँधेरा ही अँधेरा है. भयानक समुन्दर बीच में है. न कोई करताई है न करताई खेतों वाला. अब हमारे देश के सामने मुश्किलों और कठिनाइयों का समुन्दर लहरें मार रहा है. क्या कहीं ऐसा तो नहीं है कि क़ुर्रत ने हमारे गुनाहों से तंग आकर यह फ़ैसला कर लिया हो कि यहदियों को क़ौम की तरह हमारी क़ौम को भी हुक्मत से हमारा के लिये महकम कर दे. हमने चन्द महीनों में दुनिया पर सजावत कर दिया कि हम हुक्मत करने के क़ाबिल नहीं हैं. आज से चन्द दिन पहले दुनिया हम पर हँसती थी. आज दुनिया हम पर खिलत खेजती है.

क्या इतिहास फिर से दोहराया तो नहीं जायगा ? सुक्रात

یہاں پہلے اس گھر کو آگ لگ گئی تھی۔ اس گھر کو آگ لگ گئی۔  
 کائنات کا نشانہ کرنا چڑا اور میں طرح طرح ہم سب نے مل کر مرنے کا کتنا  
 ڈر مانا اور ان کے تالائے ہوئے سیدھے راستے کو چھوڑ کر  
 اپنا راستہ کیڑا، ان کی بیچ لپکار بیٹھنا بھی دھیان نہ آیا  
 اور اس طرح ان کو برابر تکلیف پہنچانے لپے۔ یہ سب  
 حال ہی کی کھٹکائیاں ہیں اور سب انگ ان سے واقف ہیں۔  
 آزادی ملنے کے چند عینے بعد ہم نے دیکھ لیا کہ کائنات ہی سچے  
 تالائے ہوئے راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ پکڑنے کا جو کیا ہوا۔  
 پہلے یہ سامنے ایک جھپٹا تک سمجھ کر گیا۔ ہر طرف اندھیرا تھا  
 اندھیرا تھا کسی طرف، کوئی راستہ نہ تھا۔ صرف کائنات ہی کی روشنی  
 کا ایک دیا ٹٹا رہا تھا جس کی روشنی میں آنا تھی کہ شاید ہم کو  
 سچی راستہ مل جائے۔ لیکن ہماری ابھاری قوم نے ان دے کی  
 مدد ہی کو بھی بھجا دیا۔ اب چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہو  
 گیا۔ اب تک سمجھ بھگ میں ہو۔ نہ کوئی کہتی ہو نہ کتنی کھینے والا۔  
 اب ہمارے دلش کے سامنے مشکلوں اور کھٹکائیوں کا سمندر  
 اُپر بار رہا ہو۔ کیا کہیں ایسا تو نہیں ہو کہ قدرت نے ہمارے  
 گناہوں سے تنگ کر یہ فیصلہ کر لیا ہو کہ یہودیوں کی قوم کی طرح  
 ہماری قوم کو بھی حکومت سے ہمیشہ کے لئے محروم کر دے۔ کہ نے  
 چند سمیٹوں میں دنیا پر ثابت کر دیا کہ ہم حکومت کرنے کے قابل نہیں  
 ہیں۔ آج سے چند دن پہلے دنیا ہم پر ہستی تھی۔ آج دنیا ہم پر نیست  
 ہو گئی۔ کیا احساس ہے دہرایا تو نہیں جائے گا۔ سچا اورو  
 شہید شہزادہ کو اندر منتقل ہو کر رکھا جائے گا۔











三

हमारे को ज्ञान प्राप्त है ॥८॥

एकमात्र गांधी जी और जवाहर लाल को भरवा चलाने के लिये किशोर दिया है। इसके कहने से यह मतलब है कि हमको आगे के लिये होशियार रहना चाहिये। अभी एक अंगरेज ने अपने बंधाव में कहा कि गांधी जी की जान तीस बरस तक अंगरेज सरकार के पास हिन्दुस्तान की अमानत थी जिसको वह बड़ी खुशी से हिन्दुस्तान को वापस देकर चली आई। हमारे लिये यह बयान किशनभर्यार्नक है, और हमारा सिर कितना नीचा करने वाला है। जब हमारे पास जवाहर लाल, सरदार पटेल, आबुलकलाम आजाद और राजेन्द्र प्रसाद की जानें रह गई हैं। अगर हम इन जानों की प्रिमप्रवत न कर सके तो हमारा बेड़ा फलूट ही हो जायगा। मुक्त के बंदे को हथेली से बचाने के लिये सबसे पहली रार्त यह है इन चार जानों की पूरी तरह पर हिकायत की जाय, दूसरी रार्त यह है कि हमारे यह चार नेता आपस में एक होकर काम करें जैसे कांग्रेस फान्दोलन के जमाने में किया करते थे। तीसरी रार्त यह है कि कांग्रेस वाले अपने सामने के खतरे को समर्थ और देश की सेवा में उसी तरह तन, मन, धन से लग जायँ जैसा कि आजादी के मिलने से पहले लगे-रहते थे। आपस के छोटे छोटे मतभेदों को खत्म कर दें और मूल जायँ। तंग नजरी (संकुचित दृष्टि) और हठमत्ता का साथ नहीं हो सकता।

मुलक को यह समझ लेना चाहिये कि अपनी बहुत सी बुराइयों के बावजूद इस वल्लभ मुलक को गांधी जी के रास्ते पर चलकर बचने ही बचा सकता है अगर कांग्रेस नाकाम रही तो मुलक कोई गिरोह इस बखली से बचने से नहीं बचा सकता .

12

1990

1

یہی گاندھی جی امد ہوا ہر مال کو مروٹا ڈالنے کے لئے نکال دیا تو۔  
 اس کے کہنے سے یہ مطلب ہو کر اہم کو آگے کے لئے ہوشیار رہنا  
 چاہیے۔ اسی ایک انگریز نے اپنے بیان میں کہا کہ گاندھی جی کی جانی  
 نہیں برس تک انگریز سرکار کے پاس ہندستان کی امانت تھی  
 میں کو وہ بڑی خوبی سے ہندستان کو واپس دے کر چلی آئی۔  
 ہمارے لئے یہ بیان لکھنا شرم کاں ہوا، امد ہمارا سر کھٹا بچا کر نے  
 دیا تو۔ اب ہمارے پاس بجایہ رال، سر دلد چلی، ایوا الکھام آملہ  
 امد با جیند پیر ساد کی جائیں وہ کبھی ہیں۔ اگر ہم اتن حائل کی  
 حفاظت نہ کریں گے تو ہمارا پیر اضرود ہی ڈوب جائے گا۔ ملک کے  
 بڑے کو ڈوبنے سے بچانے کے لئے سب سے پہلی خاطر یہ ہو  
 گی کہ چار حائل کی لیدی طرح پر حفاظت کی جائے۔ دوسری خاطر  
 یہ ہو کر ہمارے یہ چار بیٹا آئیں میں ایک ہو کر کام کریں۔ چیسے  
 ہو کر کریں اندولن کے زمانے میں کیا کرتے تھے۔ تیسری خاطر یہ ہو  
 کر کام کریں والے اپنے سامنے کے خطرے کو سمجھیں امد دلش کی  
 سبب میں اسی طرح تن، من، دھن سے لگ جائیں جیسا کہ آزادی  
 کے لئے سے پہلے لگ رہتے تھے۔ آئیں کے چھوٹے چھوٹے جھگڑوں کو  
 ہم کو دیکھیں امد فحول جائیں۔ تنگ نظری (سٹیجٹ درشتی) اور  
 غرور کا ساتھ نہ دیں ہو سکتا۔

کلمہ کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اپنی بہت سی بُرائیوں کے باوجود اس  
عالمِ کلمہ کو بھی غصہ ہی نہیں ہے بلکہ یہ بھی بخا سکتی ہے۔  
اس لیے کہ یہ عالم کلمہ کو بھی گمراہی میں لے کر آتا ہے۔























दे. गांधी जी

دلوں پر یہ خلعت سی کیوں چھانگی ہے؟ جگہ...

دلوں پر یہ خلافت سی کہوں چھائی ہے؟ خطا...

بسم الله الرحمن الرحيم

سینا بنی اسرائیل

विष्णुः

[illegible]



کمال دیکھ جगाओ न पाए को नींद आ गई है. मार्च सन् '४८

वह आश्चर्य भारत का है जन्म मृता,  
उठेगा, न आँसू बहा देरा मृता.  
उद्यानी, यह क्यों बाल बिलरा गई है ! जगाओ...

वह सुख अपना खाता वह खून अपना पीता,  
बसल ही ये भरता बतल ही ये जीता.  
जो एक बात हुआ, तो एक बात गीता,  
चितमगर तो हारे वां मजबूर जीता.  
बचाने ये मजबूतमिथत का गई है. जगाओ....

वह हक के लिये तन के अड़जाने वाला,  
निराँ की सरह रत में गर जाने वाला,  
निहत्था हुकूमत से लड़ जाने वाला.  
बसाने की धुन में उजड़ जाने वाला,  
दिना पुरन की, जितसे थरा गई है. जगाओ....

वह बादल जो खेती ये बरखा को छुट्टे,  
वह "सूख" जो धरती की सेवा को छुट्टे,  
वह लाठी जो दुखियों की रक्षा को छुट्टे,  
वह हस्ती, बचाने जो दुनिया को छुट्टे,  
वह किरती जो तूफ़ानों में काम आ गई है. जगाओ....

वह सुक्रातो हसा की जुरअत भी उसमें,  
भी दुःख भीतन की राफ़क़त भी उसमें,

मजबूर - गुलाम - बंदे - मांग - निराँ - असम - बिबर - मीठ

जुरअत - मांग - बंदे - मांग - निराँ - असम - बिबर - मीठ

جگاؤ نہ پایہ کو خند آئی گی۔  
وہ آزاد بھارت کا ہے جس کا  
مٹے گا، نہ آئندہ بہا دیش مانا۔  
آدائی، یہ کہیں بال بھرا گئی گی۔

وہ حق کے لئے تن کے درجائے والا  
نشان کی طرح ان میں گڑ جانے والا  
ننگا حکومت سے لڑ جانے والا  
بسانے کی زمین میں اُچھڑ جانے والا

پتا ظلم کی، جس سے ظفر اُٹھی گی۔ جگاؤ  
پتا ظلم کی، جس سے ظفر اُٹھی گی۔ جگاؤ  
پتا ظلم کی، جس سے ظفر اُٹھی گی۔ جگاؤ

وہ سوکھتا ہو دھرتی کی سیر کو اُٹھے  
لاٹھی جو بھیدوں کی رक्षा کو اُٹھے  
وہ سوکھتا ہو دھرتی کی سیر کو اُٹھے  
لاٹھی جو بھیدوں کی رक्षा کو اُٹھے

ظلم = ظلم والا۔ نشان = جگاؤ۔ جگاؤ = جگاؤ والا۔



क्या हिन्दू जगत् को बर्बाद कर रहे हैं, मान्य कर ५८

शुद्धभक्त के दिल को इरादा भी उसमें,  
हुवेन हने हैर को हिन्माव भी उसमें,  
अहिंसा तशदुद से टकरा गई है. जगाओ....

कोई उसके 'हूँ' से न श्वास भरेंगा,  
बर्बाद बोक है सर पे क्यों कर धरेगा.  
बिस्मा उसका दुश्मन जो गुल भी करेगा,  
अन्तर है अन्तर वह भला क्यों मरेगा.

हवात उसकी खुद मौत पर का गई है. जगाओ....

वह परबत वह बहरे रवाँ सो रहा है,  
वह पीरी का अक्लमे जवाँ सो रहा है.  
वह अन्ने जहाँ का निराँ सो रहा है.  
वह आबाद हिन्दोस्ताँ सो रहा है.  
उठेगा सहर मुम्बसे बतला गई है.

जगाओ न बापू को नींद आ गई है.

हमने हैर = हैर (अली) के लड़के. तशदुद = हिंसा.

हवात = बिन्दगी. बहरे = बहला समुन्दर. अक्लमे जवाँ =

अकालराश. झहर = सुबह. राख

... ۱۰۰ ...

... ۱۰۰ ...

... ۱۰۰ ...

... ۱۰۰ ...

... ۱۰۰ ...



## इसलाम और बिहाद—

कलकत्ते में मुसलिम लीग की 'सीधी कार्रवाई' के विन शहद में मोटिस लगाए गए थे और पर्व बांटे गए थे जिनमें मुसलमानों को जिहाद करने के लिये कहा गया था. कश्मीर के ऊपर जिन अंग्रेजों ने हमला किया उन्होंने भी अपने हमले को 'जिहाद' समझ दिया. मुसलिम साहित्य और हमलाओं की तारीख में 'जिहाद' शब्द जगह जगह 'धर्म युद्ध' के माने में आया है, यानी वह युद्ध था जंग जो मजहब को बचाने के लिये या मजहब फैलाने के लिये ली जाए. एक मामूली मुसलमान को जिहाद में जिहाद शब्द का साक साक सन्तुष्ट्य मान करट या इशियार उठाने से है. अब हमें यह देखना है कि जिहाद शब्द के असली माने क्या हैं और कुरान में यह शब्द किन मानों में आया है.

जिहाद अरबी 'जोहद' से निकला है। जिसके माने कोशिश करना है। इमाम राशिद ने अपनी किताब 'ताज उल अरुस' में जिहाद के ये माने दिये हैं—'अपनी हद दर्जे की ताकत लगाकर किसी ऐसी चीज को, जो ठीक नहीं है, ठीक करने की कोशिश करना।' शिरका अबुल फजल ने अपनी 'परीबुल कुरान' में जिहाद के ये माने लिखे हैं—'कभी भी काम में ज़र्रेजोहद करना, ज़रोजोहद खर्च का साराहिक निकाल है जिसका मतलब पूरे दिल से का बलक कोशिश करना है।'

2151

— اسلام اور جہاد —

حضرت میں مسلم لیگ کی سیدھی کارروائی کے وقت شہر میں نرس  
 کے لئے کھلے ہوئے اندریزے مانے گئے تھے جن میں مسلمانوں کو جواز  
 دیا گیا تھا۔ کثرت سے اندر میں قبیلہ والوں نے حملہ  
 کیا اور انہوں نے بھی اپنے علاقے کو جواز شدہ جگہ پر نام دیا۔ مسلم ساجدہ امیر  
 کی اطلاع میں پہنچا۔ جواز شدہ جگہ پر وہیں کوئی کھانا نہ ملے  
 اور نہ ہی پانی اور ایسی مایہ جو کھانے کے لئے کافی تھے۔ ایک معمولی شالان کی ٹکڑ  
 میں نماز خیز کا صاف صاف لفظ آوازیں آ رہی تھیں۔ اٹھنا  
 سے ہو۔ اب ہمیں یہ دیکھنا ہو کہ جواز شدہ کے اصل معنی کیا  
 ہیں اور کون کون سے شہر میں آ جاتا ہو۔  
 جواز کوئی 'جگہ' سے نکلا ہو جس سے معنی کوکشی  
 کو لیا ہو۔ امام راجب نے اپنی کتاب 'تاج العبر' میں 'میں  
 کے لئے معنی دئے ہیں۔ یعنی حد درجہ کی طہارت  
 کو کہہ کر جو کھانے شہر میں ہو، ٹھکانے کہنے کی  
 جگہ کو کہنا۔ مثلاً اگر افسوس ہے اپنی عزیز ترین، میں  
 جواز کے لئے کھلے تھے۔ کسی بھی کام میں حد درجہ  
 رہا، نہ جواز اور نہ حدود، تو اصل کا مطلب یہ ہے











[illegible]

(३) कुरान के अन्दर खास हालातों में आपने धर्म के बचाव के लिये हथियार उठाने या लड़ने की इजाजत दी गई है पर जहाँ कहीं और जब कभी इसका खिक्र आया है वहाँ जिहाद राब्द इस्तेमाल नहीं किया गया बल्कि सिर्फ 'क़ौल' राब्द इस्तेमाल किया गया है जिसके साफ़ माने लड़ना हैं (२-१६०, ४-७४, ४-६१ बतौर) हो सकता है कि जो लोग किसी खास मजहब को मानने का

४-२-४८

—सुन्दर काल

ہاں رانی : آپ کے لئے

(۱۳) قرآن کے ائمہ خاص عالموں میں اپنے دھرم کے بچاؤ کے لیے ہتھیار اٹھانے یا لڑنے کی اجازت دی گئی ہو یہ ہمارا کہیں اہل تشیع کا ذکر آیا ہو وہاں ہمارے شدید اعتقاد نہیں کیا گیا بلکہ صرف عقائد کے بعد اعتقاد کو لایا ہو جس سے حقائق سے یقیناً ہر

کسی بھی مذہب کو اس مذہب سے اہم قرار دینا ایک  
 لاکھوں آدمیوں کی نگاہ میں جہاد و شہداء کے ساتھ جو ایک  
 ناقص گناہ کرنے والے ہوئے ہیں اس کی ذمہ داری صرف  
 مسلمانوں ہی کے اوپر ہے۔ نیک اور حق مسلمانوں کو طاعینہ کراچی  
 چھوڑنا ہو تو اس ایک شہید جہاد کو طاعینہ کراچی سے  
 قطعہ کراچی میں بھیٹنے چاہئے۔ کہیں۔  
 مسلمانوں کی۔



نور محمد

دہمادی راج

نور محمد '۸۷

### پاکستان میں گوجری پر رोक पास

پنجاب میں پنجاب کی پاکستانی سرکار نے حال میں یہاں ہجوم  
کرتے کیا ہے کہ گوجری لکھی کھیتوں کے جانور خانے کے لیے یا  
کھیتی دھارے کام کے لیے نہ کاٹے جائیں۔

(۱) یہاں سب نر یا مویشی جانور جن کی عمر تین سال سے  
کم ہو۔

(۲) یہاں سب نر جانور جن کی عمر تین اور دس سال کے  
مابین میں ہو اور جو بھالوں کے حامل ہوں۔

(۳) یہاں سب مویشی جانور جن کی عمر تین اور دس  
سال کے مابین میں ہو اور جو بھالوں یا دھارے کے حامل  
ہوں۔

پاکستان سرکار نے یہاں ہجوم کو روکنے سے  
بچانے دیا ہے، پھر یہی وجہ جانوروں کی حفاظت کی  
سبب یہاں ایک ایک گاؤں ہے۔ اسے کھیتی اور  
گھاس کا ترانہ بھی ایک گاؤں کہہ سکتے ہیں۔

نور محمد

—نور محمد

۸-۲-۸۷

نور محمد

نور محمد

### پاکستان میں گوجری پر رोक पास

پنجاب میں پنجاب کی پاکستانی سرکار نے حال میں یہاں ہجوم  
کرتے کیا ہے کہ گوجری لکھی کھیتوں کے جانور خانے کے لیے یا  
کھیتی دھارے کام کے لیے نہ کاٹے جائیں۔

(۱) یہاں سب نر یا مویشی جانور جن کی عمر تین سال سے کم  
ہو۔

(۲) یہاں سب نر جانور جن کی عمر تین اور دس سال کے  
مابین میں ہو اور جو بھالوں کے حامل ہوں۔

(۳) یہاں سب مویشی جانور جن کی عمر تین اور دس سال کے  
مابین میں ہو اور جو بھالوں یا دھارے کے حامل ہوں۔

پاکستان سرکار نے یہاں ہجوم کو روکنے سے  
بچانے دیا ہے، پھر یہی وجہ جانوروں کی حفاظت کی  
سبب یہاں ایک ایک گاؤں ہے۔ اسے کھیتی اور  
گھاس کا ترانہ بھی ایک گاؤں کہہ سکتے ہیں۔

نور محمد

۸-۲-۸۷



## ہندو سرکار اور پاکستان سرکار کے درمیان

ہندو سرکار اور پاکستان سرکار دونوں کو اس سے شکایت ہے کہ ان کے بہت سے افسر اور فوجی ان کی جتنی ضرورت ہو کر پاکستان کو پہنچانے میں ناکام رہے ہیں۔ دونوں طرف کی جتنی باتیں ایک دوسرے کے درمیان اس ناخوشگوار صورتحال سے پیدا ہو رہی ہیں، اس پر ایک اور طرح کی باتیں بھی ہو چکی ہیں۔ ہندو سرکار کو یہ باتیں بہت پریشان ہیں۔ ہندو سرکار کی طرف سے پاکستان کے افسر اور فوجیوں کے ساتھ برائیوں کی انتہا ہے۔

پاکستان کی فوج کی حالتیں بہت ہی ناخوشگوار ہیں۔ پاکستان کی فوج میں مسلمانوں کو وفا داری پانے کے لئے کافی حد تک سختی ہے۔ ہندو سرکار کی فوج میں مسلمانوں کو وفا داری پانے کے لئے کافی حد تک سختی ہے۔ ہندو سرکار کی فوج میں مسلمانوں کو وفا داری پانے کے لئے کافی حد تک سختی ہے۔ ہندو سرکار کی فوج میں مسلمانوں کو وفا داری پانے کے لئے کافی حد تک سختی ہے۔

( 'ہندو سرکار' سے )

—ہندو سرکار



## लेखक—गडित सुन्दरलाल

इस किताब के शुरू में बुनिया के सब बड़े बड़े धर्मों की एकता को दिखाया गया है और सब धर्मों की किताबों से हवाले दे देकर मिलती जुलती बुनियादी सचाइयों को बयान किया गया है।

उसके बाद गोता के निचे जाने के वक्त की इस देश की हालत, गोता के बढ़पन और एक एक अध्याय को लेकर गोता की तालीम को बतलाया गया है।

आखिर में कुरान से पहले की आरब की हालत, कुरान के बढ़पन और एक एक बात पर कुरान की तालीम को बयान किया गया है। इस में कुरान की पांच सौ से ऊपर आयतों का लफ्फा तरजुमा दिया गया है। यह भी बताया गया है कि कुरान में जेहाद, आक्राजत, आखिरत, जन्नत, जहन्नम, काफिर वगैरा किन कश गया है। जो लोग सब धर्मों की एकता को समझना चाहें या हिन्दू धर्म और इसलाम दोनों को इन दो धर्मर पुरनकों की सुरुबी जानकारी हासिल करना चाहें उन्हें इस किताब को जरूर पढ़ना चाहिये।

किताब आसान हिन्दुस्तानी बजान में, नागरी और उर्दू दोनों लिखावटों में अलग अलग मिल सकती है। पौने तीन सौ सके की सुन्दर लिख बँधी किताब की कीमत सिर्फ दारु रुपए, डाक खर्च अलग।

बैनेजर "नया हिन्दू"

४८ बाई का बाग, इलाहाबाद

## لیکھک - پنڈت سنند لال

اس کتاب کے شروع میں دنیا کے سب بڑے بڑے دھرموں کی ایکایک کو دکھایا گیا ہے اور سب دھرموں کی کتابوں سے حوالے دیے گئے ہیں۔ مثلاً جتنی مذہبی سچائیوں کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد مینا کے لکھے جانے کے وقت کی اس دیش کی حالت، مینا کے بڑوں اور ایک ایک ادھیائے کو لیکر مینا کی تعلیم کو بتلایا گیا ہے۔

آخر میں قرآن سے پہلے عرب کی حالت، قرآن کے بڑوں اور ایک ایک بات پر قرآن کی تعلیم کو بیان کیا گیا ہے۔ اس میں قرآن کی پانچ سو سے اوپر آیتوں کا لفظی ترجمہ دیا گیا ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ قرآن میں جہاد، عاقبت، آخرت، جنت، جہنم، کافر وغیرہ کسے کہا گیا ہے۔

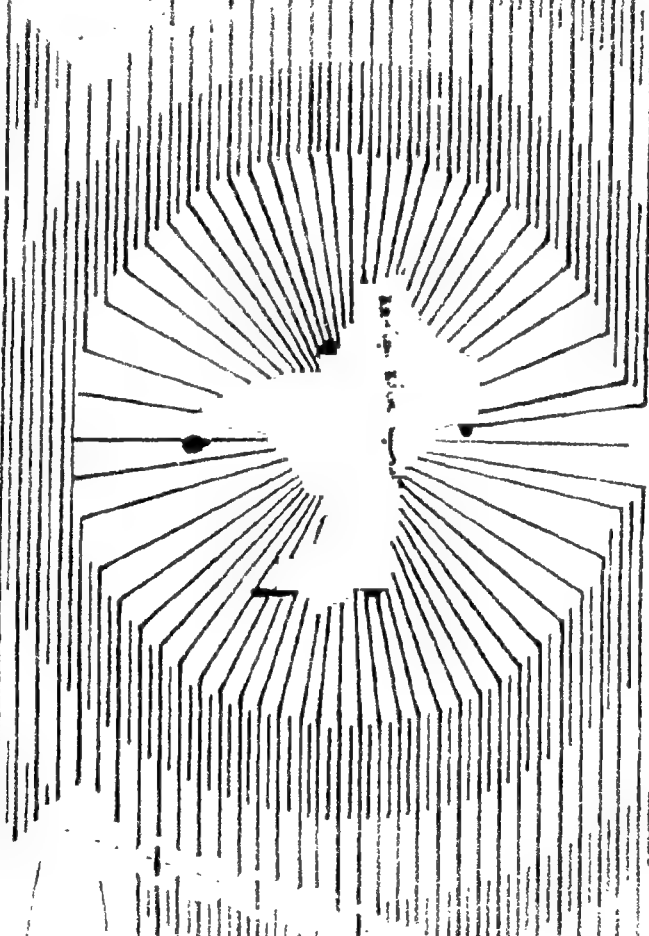
جو لوگ سب دھرموں کی ایکتا کو سمجھنا چاہیں یا ہندو دھرم اور اسلام دونوں کی ان دو امور دستکوں کی - سچی جانکاری حاصل کرنا چاہیں انہیں اس کتاب کو ضرور پڑھنا چاہئے۔ کتاب دستاویزی زبان میں لکھی اور اُردو دونوں زبانوں میں الگ الگ مل سکتی ہے۔ بڑے بڑے موصوفہ کی سند جلد دہائی کتاب کی قیادت صورت دہائی روپیہ - قراک خرچ الگ ملے ہوئے دنیا ہند۔  
پرائی - پائی، ۴۸ - ۵۸







# روزنامہ پاکستان



ماہنامہ  
 پاکستان  
 لاہور

لاہور  
 پاکستان  
 لاہور



# हिन्दुरतानी कल चर सोसाइटी का परचा

ताराचन्द्र, भगवानदीन, मुञ्जकर दसन, विश्वरम्भाबाय, सुन्दरान

अथर्व १६४८

**सका**

१-उस शास्त्र के (कविता) — भाई मुजफ्फर शाह जहाँपुरी २=६

६—महात्मा गान्धी जी जीवन्तो—भाई गणेश प्रसाद द्विवेदी

:

三

... ३१७

५ गान्धा जा ओर करतूबा—भाई जी० रामचन्द्रन ... ३२४

**बंसाज**

33

६—'पार का नीव ( कृता )—महिं यगगल जैन ... ३५३

•

...

... नमः  
... नमः

**अ**

343

६- हिन्दू-मुसलिम एकता का पैगम्बर- डा० मेहदी हसन ३६४

85

४९—६ भागी १११

•

5  
 6  
 7  
 8  
 9  
 10  
 11  
 12  
 13  
 14  
 15  
 16  
 17  
 18  
 19  
 20  
 21  
 22  
 23  
 24  
 25  
 26  
 27  
 28  
 29  
 30  
 31  
 32  
 33  
 34  
 35  
 36  
 37  
 38  
 39  
 40  
 41  
 42  
 43  
 44  
 45  
 46  
 47  
 48  
 49  
 50  
 51  
 52  
 53  
 54  
 55  
 56  
 57  
 58  
 59  
 60  
 61  
 62  
 63  
 64  
 65  
 66  
 67  
 68  
 69  
 70  
 71  
 72  
 73  
 74  
 75  
 76  
 77  
 78  
 79  
 80  
 81  
 82  
 83  
 84  
 85  
 86  
 87  
 88  
 89  
 90  
 91  
 92  
 93  
 94  
 95  
 96  
 97  
 98  
 99  
 100  
 101  
 102  
 103  
 104  
 105  
 106  
 107  
 108  
 109  
 110  
 111  
 112  
 113  
 114  
 115  
 116  
 117  
 118  
 119  
 120  
 121  
 122  
 123  
 124  
 125  
 126  
 127  
 128  
 129  
 130  
 131  
 132  
 133  
 134  
 135  
 136  
 137  
 138  
 139  
 140  
 141  
 142  
 143  
 144  
 145  
 146  
 147  
 148  
 149  
 150  
 151  
 152  
 153  
 154  
 155  
 156  
 157  
 158  
 159  
 160  
 161  
 162  
 163  
 164  
 165  
 166  
 167  
 168  
 169  
 170  
 171  
 172  
 173  
 174  
 175  
 176  
 177  
 178  
 179  
 180  
 181  
 182  
 183  
 184  
 185  
 186  
 187  
 188  
 189  
 190  
 191  
 192  
 193  
 194  
 195  
 196  
 197  
 198  
 199  
 200  
 201  
 202  
 203  
 204  
 205  
 206  
 207  
 208  
 209  
 210  
 211  
 212  
 213  
 214  
 215  
 216  
 217  
 218  
 219  
 220  
 221  
 222  
 223  
 224  
 225  
 226  
 227  
 228  
 229  
 230  
 231  
 232  
 233  
 234  
 235  
 236  
 237  
 238  
 239  
 240  
 241  
 242  
 243  
 244  
 245  
 246  
 247  
 248  
 249  
 250  
 251  
 252  
 253  
 254  
 255  
 256  
 257  
 258  
 259  
 260  
 261  
 262  
 263  
 264  
 265  
 266  
 267  
 268  
 269  
 270  
 271  
 272  
 273  
 274  
 275  
 276  
 277  
 278  
 279  
 280  
 281  
 282  
 283  
 284  
 285  
 286  
 287  
 288  
 289  
 290  
 291  
 292  
 293  
 294  
 295  
 296  
 297  
 298  
 299  
 300  
 301  
 302  
 303  
 304  
 305  
 306  
 307  
 308  
 309  
 310  
 311  
 312  
 313  
 314  
 315  
 316  
 317  
 318  
 319  
 320  
 321  
 322  
 323  
 324  
 325  
 326  
 327  
 328  
 329  
 330  
 331  
 332  
 333  
 334  
 335  
 336  
 337  
 338  
 339  
 340  
 341  
 342  
 343  
 344  
 345  
 346  
 347  
 348  
 349  
 350  
 351  
 352  
 353  
 354  
 355  
 356  
 357  
 358  
 359  
 360  
 361  
 362  
 363  
 364  
 365  
 366  
 367  
 368  
 369  
 370  
 371  
 372  
 373  
 374  
 375  
 376  
 377  
 378  
 379  
 380  
 381  
 382  
 383  
 384  
 385  
 386  
 387  
 388  
 389  
 390  
 391  
 392  
 393  
 394  
 395  
 396  
 397  
 398  
 399  
 400  
 401  
 402  
 403  
 404  
 405  
 406  
 407  
 408  
 409  
 410  
 411  
 412  
 413  
 414  
 415  
 416  
 417  
 418  
 419  
 420  
 421  
 422  
 423  
 424  
 425  
 426  
 427  
 428  
 429  
 430  
 431  
 432  
 433  
 434  
 435  
 436  
 437  
 438  
 439  
 440  
 441  
 442  
 443  
 444  
 445  
 446  
 447  
 448  
 449  
 450  
 451  
 452  
 453  
 454  
 455  
 456  
 457  
 458  
 459  
 460  
 461  
 462  
 463  
 464  
 465  
 466  
 467  
 468  
 469  
 470  
 471  
 472  
 473  
 474  
 475  
 476  
 477  
 478  
 479  
 480  
 481  
 482  
 483  
 484  
 485  
 486  
 487  
 488  
 489  
 490  
 491  
 492  
 493  
 494  
 495  
 496  
 497  
 498  
 499  
 500  
 501  
 502  
 503  
 504  
 505  
 506  
 507  
 508  
 509  
 510  
 511  
 512  
 513  
 514  
 515  
 516  
 517  
 518  
 519  
 520  
 521  
 522  
 523  
 524  
 525  
 526  
 527  
 528

कीमत-—हिन्दुस्थान में छै रुपया साल, बाहर दस रुपया साल,  
एक पन्ना दस आने.

५- बाई का बाग, इलाहाबाद

श्रीगुरु

**‘नया हिंदू’**

# ہندستان کا پرچا

اولاد

تارا چڈا، بھکران دین، مٹھو حسن، بشپور ناتھ، مندر لال

۱۹۲۸  
ایستاد

3.3.4

۱۔ اس شاندی کے (بریتا) - بجا دی مظہر شاہ صاحب دہلوی

۲۔ سہاقما گاردي کی جیولری - بھانگی گدیش پُرسان ہویدی

۳- دو سندروں کا سنگم - ریخت سفر لال

۴۔۔ گاندھی جی اور کستوربا - بھائی جی - رام چندرن

۵—مولانا محمد میاں، منصور انصاری - بیانی رتن لال جینسل

۶۔ پیدار کی دیو کہانی)۔ بھارتی: شمال چین

۷۔ میں بھی دلی گما اور روتا۔ بھائی ۛ۔۔۔

۸۔ سب سے الگ - بھادی عزیز اکھایم الہادی ...

... ..  
G- ... - ... - ...  
... ..

...

قیمت—ہندستان میں چھ روپیہ سال، باہر دس (دو) روپیہ سال،


ایک پرچہ دس آئے۔

میں نے

315

১৯৬৬ সালের ১৯ জানুয়ারি





नद्वय ४

خات ادنیٰ، بیگم، صاحبزادہ، ہندوستان بولی۔  
نیا ہند، پتھو کا گھر کے بیگم کی جھولی۔

ایک

۲۵

**प्यास प्यास**

(جہاں منتظر صاحب شاہ جہاں پوری)

جو دیکھ نہیں سکتا تھا کبھی ہند سے مسلمانوں کا ٹھکانہ ہوا جو دیکھ نہیں سکتا تھا کبھی چولی سے بے دامنوں کا ٹھکانہ ہوا جو دیکھ نہیں سکتا تھا کبھی انسانوں سے بے انسانوں کا ٹھکانہ ہوا کہتا تھا وہ ہر ہندو مسلم بھارت کی ہر آنکھوں کا سامنا

آں شانی کے ایجنٹ کا پیشہ اور کیا پیلا پیلا

اُس شام ہی کے آپدیشک کا آپدیش ہو گیا یہاں پر۔







[ भारद्वाज्या प्रसाद द्विवेदी ]

बक, पारबदर के दावान य आर बाह म राज-  
कोट, बाकनेर वगैरह कई रियासतों में दीवान रहे. इनका नाम  
मोहलबाब पड़ा. इनकी बुनियादी तालीम राजकोट में हुई पर  
इंटेन्स पास करते के पहले ही इनके पिता बल बसे और फिर  
इनकी माँ ते ही इन्हें बड़े जतन से पाल पोस कर बड़ा किया.  
बचानी माँ के बारे में गांधी जी अक्सर कहा करते थे कि वह मेरी  
माँ और बाप दोनों ही थीं. इंटेन्स के बाह कुछ दिन इन्होंने भाव

गोंधी जी को शादी तेरह साल की ही उमर में हो चुकी थी.

विलासत में उनका रुखाल या कि विलासत जाने से धरम नष्ट हो जाता है. पर उनकी एक न चली. और लालीस

सर्वे सन्धाधिर्यो ने इन्हें वितायत भेज दी दिया. तो भी चलते

(جنگلی گنیش پر سادہ دودھی)

ہوئی تھی، وہ کہ چند گاندی کے سب سے بھڑے بیٹے

بعد میں راج کوش، بیکانیر وغیرہ کی ریاستوں میں دیوان رہے۔ ان کا

ہیں کہ جس کے لیے اللہ نے اپنے ان کے لیے علی سے اور اللہ نے ان کی ماں

میں آمدنی بی اس کے لئے ہے کہ وہ میری مال اور

میں : ہم بھی خدا کے دیوانے ہیں

کے لئے، یہ کہنا ہی سہی تھا اور اس کی وجہ سے

وہ خدایا کہ تیرے ہی سے ہے میری زندگی

نہشت اعطایا۔ مرنے کی ایک نعت

ان سے بڑے خبیثہ میوں سے انہیں ولایت پہنچائی دیا۔ ارمی پہنچے۔

1



منہا دیش

مہاراجا گاंधी کی जीवनी

آپنے सन १८८

बल्लभ इनकी ने मां ने इन से तीन बायदे ले लिखे थे और वह थे माराज,  
गोरत और पराई औरत से परहेज, और गांधी जी ने इन तीनों को अंत  
में रहे. लंदन यूनिवर्सिटी के अंडर प्रेजुयेट होकर ये इतरट्रुल में  
बारिस्टरी पढ़ने लगे और बल्लभ पर उसकी सनद हासिल की.  
इक्कलैड रहते तक ये बियासोको और ईसाई मजहबों की  
मजलिसे में अकसर गिरकत किया करते थे. वैष्णव ( जैन ) घर  
में जन्म होने की वजह से सब जोषों पर दया और अहिंसा का भाव  
इनके दिल पर बहुत पहले से असर कर चुका था. बिलायत में  
बियासोकी और ईसाई धर्म गुरुओं के व्याख्यान से, खासकर सरमन  
आफ दि माउन्ट से, इनके अहिंसा और प्रेम के भाव और भी मजबूत  
हुए.

( ६ )

अपनी सालीस पूरी कर जब ये भारत लौटे तो पता चला कि इसी

बीच इनकी माला भी सुरलोक मिथार चुकी थी.  
बारिस्टरी यह बदना तो पहले ही हो चुकी थी पर इनके

लोगों ने इसकी खबर इनके पास बिलायत  
मेजना ठोक नहीं समझा था. इन्हें अपनी माला को खेकर अपार  
दुख हुआ और घर आने पर दूसरी मुसौबत यह सामने आई कि  
इनकी बिरादरी के धर्माचार्यों ने इनको बिलायत जाने के अपराध में  
जात से निकाल दिया. हालाँकि औरतें आते ही बाकायदा शुद्धि  
कराई की रास भी पूरी की गई थी.

इन्होंने बकालत का बिलासिला जमाने की कोशिश की पर  
इस काम में इनको अच्छी सफलता नहीं मिल रही

ایرانی مشہد

مہاراجا گاندھی کی جیون

نیا سمنہ

پلٹے ان کی ماں نے ان سے تین ودھ لے لے لئے. تھے ۵۵ تھے  
شراب اور مفت اور برائی عورت سے پرہیز، اور گاندھی جی نے ان تینوں  
کو انت تک بڑی تقاضی کے ساتھ لیا کیا. وہ قریب چھ سال انگلینڈ میں  
رہے. لندن یونیورسٹی سے اڈاکٹریٹ ہو کر پے ایمرشپ میں ایمرٹری  
پڑھنے لگے اور وقت پر اس کی سند حاصل کی. انگلینڈ سے پہلے  
بھیا سونی اور طیبائی مذہبوں کی مجلسوں میں اکثر شرکت کیا کرتے  
تھے. ویشنو (جین) گھر میں جنم دے کی وجہ سے سب مجلسوں پر  
اور اہنسا کا بھاؤ ان کے دل پر بہت پہلے سے اثر کر چکا تھا.  
ولایت میں بھیا سونی اور طیبائی مذہب کو دو دنوں کے واسطوں سے  
خاص کر سرمن آف دی ماؤنٹ سے، ان کے اہنسا اور پریم کے  
بھاؤ اور بھی مضبوط ہوئے.

( ۷ )

اپنی تنظیم پوری کر جب یہ بھارت لوٹے تو پتہ چلا کہ اسی طرح  
ان کی مانا بھی شرک سیدھا چلی گئیں. یہ گھٹنا  
بارشتری تو پہلے ہی ہو چکی تھی پر ان سے لوگوں نے اس

کی خیر ان کے اس ولایت بھینٹا ٹھیک نہیں  
سمجھا تھا. انہیں اپنی کھوکھلیاں یاد دلا کر اسے بد  
دوسری مضیبت یہ سائے آئی کہ ان کی برادری کے دھرم چاروںں  
نے ان کو ولایت جانے کے پرادھ میں حاجت سے نکال دیا. حالانکہ  
بجائے آتے ہی اٹاھندہ شدھی وغیرہ کی رسم بھی پوری کی گئی تھی.  
انہوں نے دکالت کا سلسلہ جانے کی کوشش کی پر  
اس کام میں ان کو ابھی سچھلتا نہیں بلکہ











نہیں دیکھ سکتا تھا۔

پھر اس وقت پر ہی اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔

اسی وقت کے بارے میں اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔

اسی وقت کے بارے میں اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔

اسی وقت کے بارے میں اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔

اسی وقت کے بارے میں اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔

اسی وقت کے بارے میں اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔

اسی وقت کے بارے میں اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔

اسی وقت کے بارے میں اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔

اسی وقت کے بارے میں اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔

اسی وقت کے بارے میں اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔

اسی وقت کے بارے میں اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔

اسی وقت کے بارے میں اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔

اسی وقت کے بارے میں اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔











ہندو دھرم      مہاتما گاندھی کی जीवनी      आपलے सव '४२  
 की आपस शिकायतें रफा कर दी गईं. वह 'कला कानून' और  
 ३ पौंड टैक्स वाला कानून रद्द कर दिया गया. हिंदुस्तानी राष्ट्रियां  
 जायज और कानूनी मामली गईं और कम से कम उस वक़्त के  
 खिंचे हिंदुस्तानियों की सामाजिक सतह ऊंची हो गई. इस तरह  
 गांधी जी अपनी खिंदगी का एक भाग दखिखान आपकीका में कामयाबी  
 के साथ बिताकर घर लौटे. इस वक़्त तक उनको लगान, सचाई  
 और देश प्रेम की धाक आपकीका और हिंदुस्तान में तो ज़ाम गई  
 थी ही, घायी दुनिया में उनका नाम एक क्रांतिल लीडर की शकल  
 में खिया जाने लगा था.

( ५५ )

स्व. गोखले को गांधी जो राजनीति में अपना गुरु मानते थे. इसी  
 बीच उन्होंने सुना कि वह इंग्लैण्ड में सकस  
 हिन्दुस्तान में बीमार हैं, और वह तुरंत इंग्लैण्ड के लिये  
 वापसी  
 रवाना हो गये और पहले महाबुद के शुरू होने  
 के कुछ ही पहले वहां पहुंचे. गोखले जी धीरे धीरे  
 अच्छे हो रहे थे और गांधी जी तुरंत वहां एक एंजुलेंस केंद्र का  
 भर्ती में जुट गये. पर आपकीका में उन्होंने अपनी तन्दुरुस्ती की परवा  
 न कर जो सकस मेहनत की थी उसका तुरा असर अब महसूस  
 हो चला था. लिखाणा सन् १९१५ के शुरू में वह हिन्दुस्तान लौटने  
 पर मजबूर किये गये. हिन्दुस्तान की समूची जनता के दिल में उनके  
 लिये जगह बन चुकी थी और आपोलो बंदर में उनके जहाज के  
 लगते ही जो शानदार रशागत उनका हुआ उसको मिसाल 'कम' ही  
 देखने को मिलेगी. हिन्दुस्तान की सरकार ने उन्हें 'कैसरे-हिन्द' सोने  
 का कमारा देकर उनकी क़द की और जनता ने एक आपाज से उन्हें

نیا سہند      سہند کی زندگی کی تصویر      انہوں نے  
 کی خاص شگائیتیں رخ کر دی گئیں. وہ 'کالا قانون' اور سولہ پونڈ ٹیکس  
 والا قانون مکر دیا گیا. ہندستان خادیاں طائرہ اور قانونی مانی نہیں  
 اور کم سے کم اس وقت کے لئے ہندستانوں کی ساری سطح اونچی  
 ہوئی. اس طرح کاندھی کی اپنی زندگی کا ایک بھاگ دھنن فوٹیہ میں  
 کامیابی کے ساتھ پیکر کر رکھ لیا. اس وقت تک ان کی کئی کچالی  
 اور دلشیں پیغم کی دھاک افوریہ اور ہندستان میں تو جم گئی تھی ہی،  
 ساری دنیا میں ان کا نام ایک قابل لیڈر کی شکل میں لیا جانے

( ۵۶ )

سو کھینچ کر کھلے کر کاندھی جی را جیتی میں اپنا گرو ماننے لگے. اسی  
 ہندستان میں      پنج انھوں نے سنا کر وہ انگلینڈ میں سخت  
 واپسی  
 کچھ ہی پہلے وہاں پہنچے. مگر کھجی دھیرے دھیرے اچھے ہو رہے تھے  
 اور کاندھی جی تحریک خدال ایک ایسے لیڈر کی جھڑی میں جٹ  
 گئے. یہ افوریہ میں انھوں نے اپنی تندرستی کی بدولت کر جو سخت  
 محنت کی تھی اس کا بڑا اثر اب محسوس ہو چکا تھا. اندر اس  
 کے شروع میں وہ ہندستان لوٹے پر مجبور تھے گئے. ہندستان  
 کی سوچی سمجھا کے دل میں ان کے لئے جگہ بن چکی تھی اور  
 اہلو ہند میں ان کے ہوا کے لئے وہ شان طائے شگائت ان کا لایا  
 اس کی مثال کر دی دیکھ کر گئے. ہندستان کی سرکار نے انہیں 'پیشمر'
 سونے کا حق دے کر ان کی قد کی اور جیتا دے ایک آواز سے انہیں



نمایا دینے والا      مہاتما گاندھی کی جیہتی      آخری سال '۸۷

‘مہاتما’ کی پرکھی دی۔ انہوں نے سارے دیر کا ایک دیر کیا اور  
 ساہراہالی میں اپنا ساتراہہ آہام کاہم کیا۔ ۱۹۱۷ میں  
 انہوں نے بھار کے وپارن بھیلے کا دیر کیا۔ بھاں کے نال گوداہوں کے  
 مہادروں کو بھڑ سی شیکاہتے ہاں۔ بھاں کے آہاسروں نے انہوں کو دیر  
 دے اور تورات باہس جانے کو کہا اور انہوں نے ہنکار کر دیر دیا اور  
 ان پر سکاہما چلا۔ اور بھار سارکار نے ہاں میں ہاں کر اور  
 بھاں کسہال تینال کیا اور اس کے ایک مہار گاندھی جی ہاں  
 گئے۔ کسہال کی رپورٹ مہادروں کے سکاہک ہئی۔

اس کے باہ مہادروں کی ہالال سواہانے کے لیتے گاندھی جی نے کئی  
 آہدالال چلائے جن میں انہوں نے کاماہا ہئی۔ آہدماہاد کی ہیلوں  
 کے مہادروں کے ہاگہے کو لے کر گاندھی جی نے اپنا  
 لگاہے میں پھالا آہالان ہات (آہاس) کیا۔ اسی سال  
 آہیہوں کو کسہال کے مہادروں اور کسہالوں کا ہاں لے کر  
 مہاد انہوں نے ایک آہدالال چلاہا۔ کسہال نہاں ہئی ہاں،  
 اور آہالال ہاں ہاں اور گاندھی جی کی راہ سے

کسہالوں نے یہاں دیر ہارن دی کہ اس سال لالان ہاں کیا اور  
 یہاں دیر لالان نامہاں ہانے اور کسہالوں نے لالان دینے سے ہنکار کر  
 دیا۔ آہاسروں نے کسہالوں کے مہادروں کو ہاں لیا اور آہالال کسہالوں  
 کو کدہا کر لالان ہاں لالان ہاں لیا۔ یہاں لگاہے ایک آہس  
 لال چلائی رہی اور آہالال میں سارکار کو سکاہ کرانی ہئی۔ ۱۹۱۷  
 میں ہاں کالہرہس میں ہاں لیتے کے لیتے گاندھی جی  
 لگاہے میں دیر لالان ہاں گئے۔ یہاں سارکار کو لگاہے میں مہاد

نمایا دینے والا      مہاتما گاندھی کی جیہتی      آخری سال '۸۷

‘مہاتما’ کی پرکھی دی۔ انہوں نے سارے دیر کا ایک دیر کیا اور  
 ساہراہالی میں اپنا ساتراہہ آہام کاہم کیا۔ ۱۹۱۷ میں  
 انہوں نے بھار کے وپارن بھیلے کا دیر کیا۔ بھاں کے نال گوداہوں کے  
 مہادروں کو بھڑ سی شیکاہتے ہاں۔ بھاں کے آہاسروں نے انہوں کو دیر  
 دے اور تورات باہس جانے کو کہا اور انہوں نے ہنکار کر دیر دیا اور  
 ان پر سکاہما چلا۔ اور بھار سارکار نے ہاں میں ہاں کر اور  
 بھاں کسہال تینال کیا اور اس کے ایک مہار گاندھی جی ہاں  
 گئے۔ کسہال کی رپورٹ مہادروں کے سکاہک ہئی۔

اس کے باہ مہادروں کی ہالال سواہانے کے لیتے گاندھی جی نے کئی  
 آہدالال چلائے جن میں انہوں نے کاماہا ہئی۔ آہدماہاد کی ہیلوں  
 کے مہادروں کے ہاگہے کو لے کر گاندھی جی نے اپنا  
 لگاہے میں پھالا آہالان ہات (آہاس) کیا۔ اسی سال  
 آہیہوں کو کسہال کے مہادروں اور کسہالوں کا ہاں لے کر  
 مہاد انہوں نے ایک آہدالال چلاہا۔ کسہال نہاں ہئی ہاں،  
 اور آہالال ہاں ہاں اور گاندھی جی کی راہ سے

کسہالوں نے یہاں دیر ہارن دی کہ اس سال لالان ہاں کیا اور  
 یہاں دیر لالان نامہاں ہانے اور کسہالوں نے لالان دینے سے ہنکار کر  
 دیا۔ آہاسروں نے کسہالوں کے مہادروں کو ہاں لیا اور آہالال کسہالوں  
 کو کدہا کر لالان ہاں لالان ہاں لیا۔ یہاں لگاہے ایک آہس  
 لال چلائی رہی اور آہالال میں سارکار کو سکاہ کرانی ہئی۔ ۱۹۱۷  
 میں ہاں کالہرہس میں ہاں لیتے کے لیتے گاندھی جی  
 لگاہے میں دیر لالان ہاں گئے۔ یہاں سارکار کو لگاہے میں مہاد



نیا دھرم

مہاراشٹری گاंधी जी जन्म

वर्ष सन् १८

मद्र

भती करने में लग गये. खाद्य कर कैद बिले में उन्होंने बहुत अवर्द्धस रिकटिंग की. इस समय के कुछ पहले कांग्रेस-लीग की सुधारों के लिये मिलीजुली मांग के पत्र में वह एक बहुत बड़ा मसविदा मि० मांटेगू के पास भेज चुके थे.

पर इस बेहद मेहनत से उनकी तन्दुरुस्ती दृढ़ गई और डाक्टरों ने उन्हें दूध पीने की राय दी. मगर किसी बजह से उन्होंने दूध पीना छोड़ रक्खा था. पर उनकी स्त्री श्री मती कस्तूरबा

बकरी का दूध

ने उन्हें यह समझाया कि आपने गाय के दूध से

परहेज किया है, बकरी का दूध तो पी सकते हैं. गांधी जी मान गये और तब से वह लगातार और आखिर तक बकरी का दूध सेवन करते रहे.

००

सन् १९१९ से गांधी जी की जॉबनी में जिसका अंत १९४८ की ३० जनवरी को नाथूराम विनायक गोडसे नाम के एक हिन्दू की चलाई हुई गोली खाकर मरने के साथ हुआ. लगातार

सन् १९१९

तीस बरस तक वह आजादी की लड़ाई लड़ते रहे. इस लड़ाई की शुरुआत 'रौलट बिल' नाम के

बदनाम कानून के पास किये जाने के साथ हुई. हिन्दुस्तान की समूचा जनता के विरोध पर भी यह बिल पास कर दिया गया. गांधीजी ने अफ्रीका के नुअर युद्ध और जूल् युद्ध में और फिर जर्मनी युद्ध में अंग्रेजों की जी खोल कर मदद की और उनकी सलाह से सारे हिन्दुस्तान ने अपना धन जन दे कर अंग्रेजों की मदद की. इस पहले महायुद्ध में लाखों हिन्दुस्तानी अंग्रेजों के लिये काम कीये, सारा देश कंगाल हो गया. पर इसकी हद के तौर पर अंग्रेजों

अबिल

महाकादमी

न्या

बहरी करने में लगे. खास कर किमराम्ल में अखों ने बेत

नियमों के तहत की. इस से के कुछ मिले कागदों तक की

महाकादमी के लिये भी एक के प्रेस में २० एक बेत

महोदय मस्तराङ्गिकों के पास बहने के लिये

प्रेम इस लक्ष्य के लिये की. मगर किसी दृष्टि में

अखिल १९३३ में की लगे दी. मगर किसी दृष्टि में

महोदय का १९३३ में सज्जाया गया था. मगर किसी दृष्टि में

का १९३३ में सज्जाया गया था. मगर किसी दृष्टि में

का १९३३ में सज्जाया गया था. मगर किसी दृष्टि में

का १९३३ में सज्जाया गया था. मगर किसी दृष्टि में

का १९३३ में सज्जाया गया था. मगर किसी दृष्टि में

का १९३३ में सज्जाया गया था. मगर किसी दृष्टि में



نیا دھندلہ مہاتما گاندھی کی جیوانی ایم ایچ سار ۸۷

نے کیا کیا—رولٹ ایکٹ اور جلیان والا باغ۔ بس اس کے بعد سے گاندھی جی نے طے کر لیا کہ اس دیش کو انگریزوں سے بری کئے بنا لام نہ چلے گا اور یہ انھوں نے اپنی زندگی میں کر کے ہی دکھا دیا۔

انھوں نے سب سے پہلے سادی قوم کے لئے ایک فیڈرل (ملف) بنائی جس کا سارلس نہ تھا کہ وہ (رولٹ) بل اگر ٹافلٹ بنادیا گیا تو ہم اس کے ماننے سے انکار کریں گے اور اس کے

۲۸ فروری کی سادھ ای ایسے اور ٹافلٹوں کو قومیں گے جنھیں شیعہ ہماری کمیٹی اس لائی تھی اسی اور سادھ ای ہم

اطلاق کرتے ہیں کہ ایسا کرنے میں ہم سچائی اور اپنسا

سے کام نہیں گئے اور کسی سی جان مال پر حملہ نہ کریں گے، اسی

سال ۲۸ فروری کو یہ ملف نامہ نکلا۔ اس کے بارے میں

گاندھی جی نے مختلف اظہار نام کے اخبار میں بہت بہت

کھلا، اور محمد علی جوہر کو بہت سے ویلکھیاں دئے۔ ایک

مستند کہ وہ دن تقریر کیا تھا۔ اس دن سب لوگ قومی جھنڈے کے نیچے

کھڑے تھے اس وقت کو دہرائے اور اس دن پوری بڑی مثال منائی

جاتی اور پانڈھن کی جاتی، اور جوس نکالے جاتے۔ دیش اور قوم نے

گاندھی جی کا سادھ دیا۔ پد اپنسا پر ایسا زبردے دئے جانے پر بھی

جوسوں میں کسی جھڑپ بازی اور مار کٹ اور ہی نہیں، خاص کر پنجاب

اور اتر پردیش۔ نتیجہ یہ تھا کہ طائر نام کے اس زمانے کے پنجابی گند

کے حکم سے مائیکل اولڈ نام کے ایک انگریز قومی افسر نے جلیان والے

باغ میں سیکڑوں ہندو مسلمانوں کو گولیوں کا ایک فلاح

نیا دھندلہ مہاتما گاندھی کی جیوانی ایم ایچ سار ۸۷

نے کیا کیا—رولٹ ایکٹ اور جلیان والا باغ۔ بس اس کے بعد سے

گاندھی جی نے طے کر لیا کہ اس دیش کو انگریزوں سے بری کئے بنا

لام نہ چلے گا اور یہ انھوں نے اپنی زندگی میں کر کے ہی دکھا دیا۔

انھوں نے سب سے پہلے سادی قوم کے لئے ایک فیڈرل (ملف) بنائی

(۸۷)







و گھڑاٹھارہ اگلی آج 'اگلی بنگو' کے نام سے مہارٹھ و، خلیاٹھاس  
آندولن چلا رہے تھے۔ گاندھی جی نے ہندوؤں کو اپنا بھائی اندولن مان کر خلافت  
میں ہاتھ بٹانے کی رائے دی اور ہندوؤں نے ایسا ہی کیا۔ اس کا  
پہلو یہ تھا کہ ہندو مسلمانوں میں ایسی ایکائی تھی کہ پہلے کبھی نہ  
تھی۔ کاش کہ یہ ایکائی قائم رہتی۔ اب گاندھی جی نے اپنے اسمگل  
اندولن کا پورے انداز میں دیش کے سامنے رکھا۔ یہ اگست ۱۹۲۰ سے  
چالو کیا جاتا ہے پایا۔ لاگوئیں کی ایک غیر معمولی بھٹک چلی گئی  
ہوئی جس کے سبھاغی کار لاچیت لائے بنائے گئے اور اس میں ہی  
سہاں پیش کیا گیا تھا کہ آیا یہ اندولن چالو کیا جائے یا نہیں۔ مہاتما  
گاندھی جی نے اپنے بہت سے مان لی گئی، خود مہاتما گاندھی نے یہ  
پرستار پیش کیا تھا کہ ان کے پرستار کا سائنس یہ تھا کہ چونکہ انگریز  
سرکار نے مسلمانوں کے ساتھ بے انصافی کی ہو اور پنجاب ہندیا کا ایک  
کے لئے ڈنڈ دار افسروں کو سزا نہیں دی اس لئے اب سراج کو  
چھوڑ کر ہمارے ہر اندولن کو دوسرا راستہ نہیں ہو گا۔ اس طرح کے  
ظلم و ستم نہ ہو سکیں۔ سراج حاصل کرنے کے لئے چلا بہت کچھ ہو  
چوکیں نے دیش کے سامنے رکھا وہ کچھ ویشی چیزیں اور خاص کر  
کپڑوں کا بائیکاٹ۔ سرکاری کسٹروں، اسکولوں، کالجوں وغیرہ سے  
اتقلاب کرنا، قانون بنانے والی دھارا سمجھاؤں سے  
استغنی دینا وغیرہ۔ اندولن مزدوروں کے ساتھ چل پڑا۔ دیکھتے دیکھتے  
چل کا گریڈی تیناؤں سے بھر گئے۔ ایک ہینا چل جانے کے پہلو پائی

بھڑائی، کالوں، بھرہ سے کوئی سروکار نہ  
رکھنا، سرکاری خلیاٹوں کو باغیہ کرنا،  
پرانے بنانے والی دھارا سماجیوں سے سنیگا  
دینا بھرہ۔ آندولن بھاری کے ساٹھ چل پڑا۔ دیکھتے دیکھتے جیل  
کون سے جیلوں سے بھر گئے۔ بھک نہلا جیل جانے کے پہلو اپنی















نیا دھیند      مہاراجا گاंधी کی جیہانی      آرمیئل سہ '۳۷

کالپروٹس میں دھیندنیانی پرتینینین بھی رکھے جاتے۔ سر جیہا ہارہار  
سہم اور ڈا۰ جیہا نے ہسٹمیں جاس تیر سے مہا لیا۔ ۲۵  
جناہری سہ ۳۹ کا گاंधी جی جیہا دیے گئے اور گاंधی-آرمین  
نام کا ہارہ ہارہار سہمائیہا ہوا گیا جسکے سوتائیک کامپس نے  
آرمینولان جٹا لیا اور سرکار نے دہمن نیاتی کو ہند کرنے کا  
ہاتھ دیا۔

ہسکے کھڑے دین ہارہ گاंधی جی دوسری گولمہج سہا میں لہن گئے۔

گولمہج سہا      ہارہ کامپس کے پرتینینین کے تیر ہارہ گئے ہارہ ہارہ  
میں      گولمہج کالپروٹس میں مہا لہنے سے کوئی جاس  
کامپس نہیں ہوا مہارہ ہارہ لہن میں رہنے کی  
ہارہ سے ہارے کے لہگوں ہارہ ہارہا ہارہ ہارہ  
گولمہج سہا      گولمہج کالپروٹس میں مہا لہنے سے کوئی جاس  
کامپس نہیں ہوا مہارہ ہارہ لہن میں رہنے کی  
ہارہ سے ہارے کے لہگوں ہارہ ہارہا ہارہ ہارہ

( ۳ )

ہارہ لہن میں ہارہ سے لہگ ہارہ ہارہ ہارہ ہارہ ہارہ  
گولمہج سہا      گولمہج کالپروٹس میں مہا لہنے سے کوئی جاس  
کامپس نہیں ہوا مہارہ ہارہ لہن میں رہنے کی  
ہارہ سے ہارے کے لہگوں ہارہ ہارہا ہارہ ہارہ  
گولمہج سہا      گولمہج کالپروٹس میں مہا لہنے سے کوئی جاس  
کامپس نہیں ہوا مہارہ ہارہ لہن میں رہنے کی  
ہارہ سے ہارے کے لہگوں ہارہ ہارہا ہارہ ہارہ

ہارہ لہن میں ہارہ سے لہگ ہارہ ہارہ ہارہ ہارہ ہارہ  
گولمہج سہا      گولمہج کالپروٹس میں مہا لہنے سے کوئی جاس  
کامپس نہیں ہوا مہارہ ہارہ لہن میں رہنے کی  
ہارہ سے ہارے کے لہگوں ہارہ ہارہا ہارہ ہارہ  
گولمہج سہا      گولمہج کالپروٹس میں مہا لہنے سے کوئی جاس  
کامپس نہیں ہوا مہارہ ہارہ لہن میں رہنے کی  
ہارہ سے ہارے کے لہگوں ہارہ ہارہا ہارہ ہارہ

نیا دھیند      مہاراجا گاंधी کی جیہانی      آرمیئل سہ '۳۷

کالپروٹس میں دھیندنیانی پرتینینین بھی رکھے جاتے۔ سر جیہا ہارہار  
سہم اور ڈا۰ جیہا نے ہسٹمیں جاس تیر سے مہا لیا۔ ۲۵  
جناہری سہ ۳۹ کا گاंधी جی جیہا دیے گئے اور گاंधی-آرمین  
نام کا ہارہ ہارہار سہمائیہا ہوا گیا جسکے سوتائیک کامپس نے  
آرمینولان جٹا لیا اور سرکار نے دہمن نیاتی کو ہند کرنے کا  
ہاتھ دیا۔

ہسکے کھڑے دین ہارہ گاंधی جی دوسری گولمہج سہا میں لہن گئے۔

گولمہج سہا      ہارہ کامپس کے پرتینینین کے تیر ہارہ گئے ہارہ ہارہ  
میں      گولمہج کالپروٹس میں مہا لہنے سے کوئی جاس  
کامپس نہیں ہوا مہارہ ہارہ لہن میں رہنے کی  
ہارہ سے ہارے کے لہگوں ہارہ ہارہا ہارہ ہارہ

( ۳ )

ہارہ لہن میں ہارہ سے لہگ ہارہ ہارہ ہارہ ہارہ ہارہ  
گولمہج سہا      گولمہج کالپروٹس میں مہا لہنے سے کوئی جاس  
کامپس نہیں ہوا مہارہ ہارہ لہن میں رہنے کی  
ہارہ سے ہارے کے لہگوں ہارہ ہارہا ہارہ ہارہ  
گولمہج سہا      گولمہج کالپروٹس میں مہا لہنے سے کوئی جاس  
کامپس نہیں ہوا مہارہ ہارہ لہن میں رہنے کی  
ہارہ سے ہارے کے لہگوں ہارہ ہارہا ہارہ ہارہ

ہارہ لہن میں ہارہ سے لہگ ہارہ ہارہ ہارہ ہارہ ہارہ  
گولمہج سہا      گولمہج کالپروٹس میں مہا لہنے سے کوئی جاس  
کامپس نہیں ہوا مہارہ ہارہ لہن میں رہنے کی  
ہارہ سے ہارے کے لہگوں ہارہ ہارہا ہارہ ہارہ  
گولمہج سہا      گولمہج کالپروٹس میں مہا لہنے سے کوئی جاس  
کامپس نہیں ہوا مہارہ ہارہ لہن میں رہنے کی  
ہارہ سے ہارے کے لہگوں ہارہ ہارہا ہارہ ہارہ







نیا دیند سہاگما گاंधी की जीवनी आईल सव 'धु

पूरी नहीं कर रहे थे और इसी मामले को लेकर गांधी जी ने फिर उपवास करके जान देने की ठानी. वाइसराय के बीच-बचाव करने पर ही यह उपवास उन्होंने तोड़ा. मामला

किंगडम कोर्ट के बड़े जज के सुपुर्द किया गया और उन्होंने गांधी जी के शुभाकिंक फैसला किया. पर इस फैसले से गांधी जी को सिकं इस लिये तबलबी नहीं हुई कि इसे उन्होंने आपनी जान देने की बमकी देकर हासिल किया था और इसमें हिंसा (बोर, बबरदस्ती) आ गई थी. लिहाजा उन्होंने यह फैसला मनसूख कर दिया ।

यूरोप की दूसरी बड़ी लड़ाई शुरु होने के साथ ही गांधी जी को फिर राजनीति के मैदान में चलना पड़ा. लड़ाई के मकसद (War aims) के मामले को लेकर कांग्रेस ने

दूसरा महायुद्ध बचारातों से स्तीका दे दिया. बर्तानिया इस लड़ाई में भी हिंदुस्तानियों से उमी मदद की उम्मीद करता था जो उसे पहली में मिली थी. पर लड़ाई जीतने के बाद हिंदुस्तानियों के साथ अंग्रेजी सरकार जिस तरह येरा आई थी उसकी याद अभी तरौताआ थी. रौलट एक्ट. अलि-बांवाला बाण, भगतसिंह वगैरह की फांसी को हिंदुस्तान कमी नहीं भूल सकता था. हिंदुस्तान के लाखों बहादुर नौजवान खेत रहे. साता देरा दाने दाने का सुखताज हो गया, पर इस बेमिसाल बकादस्ती के एवज में क्या हमारा हिंदुस्तान को मिला ? कांग्रेस को इस बबर कुचल देने की कोशिश जिससे फिर यह कमी सर न

خاندان سہاگما گاंधी کی जीवनी आईल سव 'धु

پوری نہیں کر رہے تھے اور اسی معاملے کو لے کر گاندھی جی نے پھر آپواس کر کے جان دینے کی کھالی. وائسرائے کے بیچ بچاؤ کیلئے ہر

ای بے کراپواس، انھوں نے ہوا. معاملہ فیڈرل کورٹ سے بڑے جج کے سپرد کیا گیا اور انھوں نے گاندھی جی کے موقف فیصلہ کیا۔ اس فیصلے سے گاندھی جی کو صرف اس لئے ساق نہیں کر دی کہ اسے انھوں نے اپنی جان دینے کی دھمکی دے کر حاصل کیا تھا اور اس میں ہینسا زور دیا نہ بر دسٹی (آگئی تھی۔ اسلئے انھوں نے یہ فیصلہ منسوخ کر دیا.

یورپ کی دوسری بڑی لڑائی شروع ہونے کے ساتھ ہی گاندھی جی کو پھر طرح طرح کے میدان میں اکڑنا پڑا. لڑائی کے قصد (War aims) کے معاملے کو لے کر کانگریس

دوسرا عالمی جنگ نے دنیا بھر سے استعفا دے دیا۔ برطانیہ اس لڑائی میں بھی ہندوستانوں سے اسی مدد کی امید کرتی تھی جو اسے پہلی میں ملی تھی۔ برطانوی جیتنے کے بعد ہندوستانوں کے ساتھ انگریزی سرکار جس طرح پیش آئی تھی اس کی یاد ابھی تروتازہ تھی۔ رولٹ ایکٹ، اعلیٰان والا باغ، بھگت سنگھ وغیرہ کی بھانسی کو ہندوستان کبھی نہیں بھلا سکتا تھا۔ ہندوستان کے لاکھ لاکھ بہادر نوجوان کھیت کرتے، سلا دیش داتے داتے کھیت کر لیا، پیراس بے مثال وفاداری کے عوض میں کیا انعام



अथ ज्ञान लब्धार्थं कुरु और अपेक्षो व अमरिहियो

پہا ہند  
- گاندھی کی جوتی  
ایکوں ملک  
اٹھائے۔ دھرمی کو کشش تھی وہ کینڈل اٹھاؤ، اور ہرجوں کو الگ  
قرار دے گا گاندھیس کو اور قومی اکائی کو سدا کے لئے ختم کر دینے کی  
کوشش، ان وجوہ سے گاندھیس نے مدد دینے سے پہلے یہ لکھا  
کہ اگر یہ سرکار کے مقصد کیا ہیں؟ وہ کسوں سے مل کر صلہ کرنے کے  
لئے لڑائی لڑ رہی اور ہندوستانی اس میں کیوں شریک ہوں؟ وہ  
اس لڑائی کو کیوں اپنی مائیں؟ اس کے جیتنے سے ان کا کیا فائدہ  
ہو گا؟ ان باتوں کا ٹھیک جواب نہ ملنے پر گاندھیس نے استغنا  
دے دیا۔ جرنی کی قویوں کی خوراک بننے سے لئے بھارت اب تیار  
نہیں تھا۔ گاندھی بھی اس بات پر اڑے ہوئے تھے کہ اہنسٹا  
کے طریقوں سے لڑائی کے حالات بد چلا کرنے کا حق جائز قرار دیا  
جانا چاہیے۔ بر اگر نیند کو یہ منظور نہیں تھا۔ پھر بھی طرح طرح  
کے لالچ دے کر انھوں نے اس ملک سے بے شمار جوانوں کو بھرتی کر  
لڑائی میں بھیج دی دیا۔ اسی موقع پر ایک بار پھر کانگریس کی  
بیلدری گاندھی جی کو اپنے ہاتھ میں لینی پڑی۔ انھوں نے چھٹی  
ستمبر کو شہر کا کیا یہ اس بار یہ سی بات وہی کہ جس حالت کانگریسی  
کو گاندھی جی اہازت دی صرف وہی سنجیدہ کرے اور صرف وہی  
جیل جائے۔ تو بھی ۱۹۴۱ء تک سیکڑوں، ہزاروں کی تعداد میں  
خاص خاص لوگ جیل چلے گئے۔ گاندھی جی کو خطرہ تھا کہ ان کی  
پھر نہ دلکا فساد ہو جائے۔ اس خیال سے انھوں نے اندھوں  
کو پھر لٹوئی کر دیا اور خود کانگریس کی بیلدری سے الگ ہو گئے۔  
پھر جب جاپان لڑائی میں کودا اور کانگریسوں کا امریکہ جوں







دہلی

مہاراجہ گانگی کی جانشینی

آرمیٹ سن ۱۸۷۷

آج کل ہندوؤں کا خیال ہے کہ ایک بھارت میں یہاں سے  
انگریزوں کو باہر نکال کر اپنی آزادی حاصل کریں، یہ اس کو  
کاغذی ہی نے ٹھیک نہیں سمجھتا۔ وہ ہنسنا یا مار مار کر کے  
نہیں کہتا چاہتے تھے۔

اسکی جگہ پر انہوں نے "کیت ڈیڈیا" یا "بھارت کو بچاؤ"  
والا نارا بولنے لگا کہ بڑے بڑے لوگوں سے پھر سے ہندوؤں کو بچاؤ کر دیا۔  
"بھارت کو بچاؤ" کی بڑھ چڑھ میں تھے جیسے یہ ایک سوکے کی بیج کی طرح  
کی کاغذ سے گانگی سے گانگی کی جگہ پر لگا دیا۔

اسے اس معاملے پر بات چیت کریں اور اس کے بچاؤ سے بھارت کو بچاؤ  
آزادی نہیں ملے گی اور یہ بڑے بڑے پیمانے پر اس کی آزادی نہیں ملے گی  
کیا جانے کہ انگریزوں کو بچاؤ کر کے ہندوؤں کا بچاؤ کر کے  
تیار نہیں کریں گے۔ انہوں نے ہندوؤں کا بچاؤ کر کے ہندوؤں کا بچاؤ کر کے  
ہندوؤں کو بچاؤ کر کے ہندوؤں کا بچاؤ کر کے ہندوؤں کا بچاؤ کر کے

پھر نوجوانوں کے پکڑے جانے کے ساتھ ہی سارے ہندوؤں میں  
پھیل چلا گیا جس کی مثال ۱۸۵۷ء والی آزادی کی جگہ پر لگا  
لگا ہے (جسے آرمیٹ سن ۱۸۷۷ء والی آزادی کی جگہ پر لگا  
"بھارت سن ۱۸۷۷ء" سے لے کر آج تک ہندوؤں کا بچاؤ کر کے ہندوؤں کا بچاؤ کر کے

لکھنؤ: گانگی: ہندوؤں کا بچاؤ کر کے ہندوؤں کا بچاؤ کر کے ہندوؤں کا بچاؤ کر کے

بھارت سن ۱۸۷۷ء

بھارت سن ۱۸۷۷ء

بھارت سن ۱۸۷۷ء

بھارت سن ۱۸۷۷ء

بھارت سن ۱۸۷۷ء

بھارت سن ۱۸۷۷ء

بھارت سن ۱۸۷۷ء







نیا دنیا

مہاراجا گاंधی کی زندگی

آپریل سن ۱۸۷۸

ہمسکا آندھا کرنا کاٹیر ہے۔ توہ، تا ۱۶ مئی، ۱۸۷۸ میں گاंधی جی کی پینا کیسی رات کے بڑا دیوے گئے۔ ان کی تندرستی بہت خراب ہوئی تھی اور اسی وجہ سے وہ چھوٹے گئے۔ اس کے بعد پھر بھی نیا جھوٹے گئے اور وہ مشہور شملہ کا نفرنس ہوئی۔ شملہ کا نفرنس جس میں پھر سے وہی سب کچھ اٹھائے گئے۔ جاناٹ صاحب نے پھر وہ اور کلا ڈال دیا جس کی وجہ سے یہ کا نفرنس بھی کامیاب نہ ہوئی۔ پیر انگریز سرکار مانو آزادی دینے کی یہ بھی تھی۔ کیمینٹ مشن نام سے تین کھلے انگریز لارڈ بیکل لارنس، ایکریڈر اور پیرس۔ دہلی، کرپس صاحب پھر آئے اور تین مینے لکھا۔ پچھلیں ہوئی رہیں۔ پیر جاناٹ صاحب کے انگوں کی وجہ سے اسے بھی لوری کامیابی نہیں ملی۔ جاناٹ صاحب پاکستان مانتے تھے جسے اس مشن نے رد کر دیا تھا، پیر دیش کا جواہر لعل نہرو کا بنادیا تھا کہ حقیقت میں پاکستان ہی ہو جائے۔ لارڈ ویلنگٹن وائس رائلز نے اور ان کی جگہ لارڈ مونسٹ سٹین وائس رائلز نے۔

انہوں نے پیر سے کوشش کی اور ایک مینے کے اندر ہی انہوں نے پھر سے کوشش کی اور کراچی جی نے کراچی جی ایک نئی تحریک تیار کی جسے نہرو سرکار اور کراچی جی نے کراچی جی سے رائے لئے بنایا ہی مان لیا۔ اس میں ہندوستان پاکستان ان دو حصوں میں دیش بانٹ دیا گیا تھا۔ اس تاریک کے ایک دین پہلے تک گاंधی جی نے کہا یا کی کٹوا

اپریل سن

مہاراجا کاٹیر کی وجہ

نیا سن

اس کا اندازہ کرنا کھٹن کی تاریخ مئی ۱۹۴۳ میں کراچی جی جاکسی شرط کے چھوٹے گئے۔ ان کی تندرستی بہت خراب ہوئی تھی اور اسی وجہ سے وہ چھوٹے گئے۔ اس کے بعد پھر بھی نیا جھوٹے گئے اور وہ مشہور شملہ کا نفرنس ہوئی۔ شملہ کا نفرنس جس میں پھر سے وہی سب کچھ اٹھائے گئے۔ جاناٹ صاحب نے پھر وہ اور کلا ڈال دیا جس کی وجہ سے یہ کا نفرنس بھی کامیاب نہ ہوئی۔ پیر انگریز سرکار مانو آزادی دینے کی یہ بھی تھی۔ کیمینٹ مشن نام سے تین کھلے انگریز لارڈ بیکل لارنس، ایکریڈر اور پیرس۔ دہلی، کرپس صاحب پھر آئے اور تین مینے لکھا۔ پچھلیں ہوئی رہیں۔ پیر جاناٹ صاحب کے انگوں کی وجہ سے اسے بھی لوری کامیابی نہیں ملی۔ جاناٹ صاحب پاکستان مانتے تھے جسے اس مشن نے رد کر دیا تھا، پیر دیش کا جواہر لعل نہرو کا بنادیا تھا کہ حقیقت میں پاکستان ہی ہو جائے۔ لارڈ ویلنگٹن وائس رائلز نے اور ان کی جگہ لارڈ مونسٹ سٹین وائس رائلز نے۔



نواہا دیند  
کو ماننا پانلپن ہنگا.  
نہرک جی وراہ نہ ہس لیکہ ہس مان لیا یا یا کی جیسسے  
کلکنا، نوآخالو وراہ کا تارہ دتہ نہ ہوں۔ پر ہسسے  
'۳ جوں' کا  
بندبارا  
کو دھنسلان اور پاکستان کی سرارہ بنانے  
کا کام سہا گیا۔ ہنہوں نے کھن ہس تارکوب سے سرارہ کی تارہ  
لوہوں جیسسے آوہدین ہنگا ہتہو رہوں۔ ہن جاتوں سے گانہ  
جی کو وراہ سدا ہوا اور دھن-سسلمان کی ہکارہ کے  
لیکہ ہپن پوری جان لکا دے کو وراہ تہار ہونے۔ وراہ کدے سہوں نے  
نوآخالو میں گانہ گانے پہل ہس ہس اور ہکارہ کے ہپنہ  
دے رہے۔ ہن ہار اور ہن ہلکے میں ہک آوے تک دیکے رہے۔

۱۶ آگارن سن ۶۷ کو آکاہا دھنسلان اور پاکستان کو  
آکاہا دھنسلان۔ نہرک جی نے اور  
جی وراہ نے آکاہا دھنسلان کا دھن راجہ ہسار  
بھوت وراہ ہمانے پر جلال ہونے۔ پر ہس کے کھن دھن دینوں ہار ہنگا  
م ہ بھوت وراہ ہمانے پر ہار کاٹ دے گئے۔ گانہ جی دھنسلان ہار کاٹ سے  
سارارہ سے لیکہ دھنسلان تک سارا جتہو دھنسلان ہار کاٹ سے  
دھنسلان ہار کاٹ دے۔ گانہ جی دھنسلان اور ہسوں کو وراہا لہنے  
سے ہنا کرتے وے۔ آور ہسی ہمانے کو لیکہ ہک ہار ہنہوں نے  
ہپناہا ہی کیا ہسے پہلے وراہ کلکے میں ہی ہپناہا کے ہارہ

۱۶ آگارن سن ۶۷ کو آکاہا دھنسلان اور پاکستان کو  
آکاہا دھنسلان۔ نہرک جی نے اور  
جی وراہ نے آکاہا دھنسلان کا دھن راجہ ہسار  
بھوت وراہ ہمانے پر جلال ہونے۔ پر ہس کے کھن دھن دینوں ہار ہنگا  
م ہ بھوت وراہ ہمانے پر ہار کاٹ دے گئے۔ گانہ جی دھنسلان ہار کاٹ سے  
سارارہ سے لیکہ دھنسلان تک سارا جتہو دھنسلان ہار کاٹ سے  
دھنسلان ہار کاٹ دے۔ گانہ جی دھنسلان اور ہسوں کو وراہا لہنے  
سے ہنا کرتے وے۔ آور ہسی ہمانے کو لیکہ ہک ہار ہنہوں نے  
ہپناہا ہی کیا ہسے پہلے وراہ کلکے میں ہی ہپناہا کے ہارہ

۱۶ آگارن سن ۶۷ کو آکاہا دھنسلان اور پاکستان کو  
آکاہا دھنسلان۔ نہرک جی نے اور  
جی وراہ نے آکاہا دھنسلان کا دھن راجہ ہسار  
بھوت وراہ ہمانے پر جلال ہونے۔ پر ہس کے کھن دھن دینوں ہار ہنگا  
م ہ بھوت وراہ ہمانے پر ہار کاٹ دے گئے۔ گانہ جی دھنسلان ہار کاٹ سے  
سارارہ سے لیکہ دھنسلان تک سارا جتہو دھنسلان ہار کاٹ سے  
دھنسلان ہار کاٹ دے۔ گانہ جی دھنسلان اور ہسوں کو وراہا لہنے  
سے ہنا کرتے وے۔ آور ہسی ہمانے کو لیکہ ہک ہار ہنہوں نے  
ہپناہا ہی کیا ہسے پہلے وراہ کلکے میں ہی ہپناہا کے ہارہ

۱۶ آگارن سن ۶۷ کو آکاہا دھنسلان اور پاکستان کو  
آکاہا دھنسلان۔ نہرک جی نے اور  
جی وراہ نے آکاہا دھنسلان کا دھن راجہ ہسار  
بھوت وراہ ہمانے پر جلال ہونے۔ پر ہس کے کھن دھن دینوں ہار ہنگا  
م ہ بھوت وراہ ہمانے پر ہار کاٹ دے گئے۔ گانہ جی دھنسلان ہار کاٹ سے  
سارارہ سے لیکہ دھنسلان تک سارا جتہو دھنسلان ہار کاٹ سے  
دھنسلان ہار کاٹ دے۔ گانہ جی دھنسلان اور ہسوں کو وراہا لہنے  
سے ہنا کرتے وے۔ آور ہسی ہمانے کو لیکہ ہک ہار ہنہوں نے  
ہپناہا ہی کیا ہسے پہلے وراہ کلکے میں ہی ہپناہا کے ہارہ

۱۶ آگارن سن ۶۷ کو آکاہا دھنسلان اور پاکستان کو  
آکاہا دھنسلان۔ نہرک جی نے اور  
جی وراہ نے آکاہا دھنسلان کا دھن راجہ ہسار  
بھوت وراہ ہمانے پر جلال ہونے۔ پر ہس کے کھن دھن دینوں ہار ہنگا  
م ہ بھوت وراہ ہمانے پر ہار کاٹ دے گئے۔ گانہ جی دھنسلان ہار کاٹ سے  
سارارہ سے لیکہ دھنسلان تک سارا جتہو دھنسلان ہار کاٹ سے  
دھنسلان ہار کاٹ دے۔ گانہ جی دھنسلان اور ہسوں کو وراہا لہنے  
سے ہنا کرتے وے۔ آور ہسی ہمانے کو لیکہ ہک ہار ہنہوں نے  
ہپناہا ہی کیا ہسے پہلے وراہ کلکے میں ہی ہپناہا کے ہارہ



نوا ہینر

مہاراشا گاंधी की जीवनी

अप्रैल सन् '४८

हिन्दू मुसलमानों में भेल मिलाप करा चुके थे-

पर दिल्ली में हिन्दु-सिखों का एक दल बढ़ले के लिये पुला हुआ था. कोई खुल्लम खुल्ला इनके खिलाफ आवाज उठाने की हिम्मत नहीं कर सकता था, पर भीतर ही भीतर लोग इनके खिलाफ हो रहे थे. वह कहते थे कि मुसलमान चाहे जो करें उन्हें तो कोई रोकने वाला नहीं है और हिंदुओं का यह रोक देते हैं. अपनी जान की बाजी लगा कर. मरने के कुछ ही दिन पहले दिल्ली की प्रार्थना सभा में एक नौ

जवान ने हथगोला फेंक कर उनकी जान लेने की कोशिश की थी जिसे पकड़ लिया गया था. इस

३० जनवरी  
घटना के बाद पुलंस का इन्तजाम और सख्त कर दिया गया था पर गौर्वा जी ने सरकार को इस बात को नहीं माना कि उनकी हिरासत के लयाल से प्रार्थना सभा में आने वालों की तलाशी ले ली जाया करे.

आखिर ३० जनवरी को शाम को नाथू राम विनायक गोडसे नाम के एक मराठी नौजवान ने उनको गोली मारकर उनकी जान लेली उसी दिन यह खबर सारी दुनिया में बिजली की तरह फैल गई और सारी दुनिया रंज में डूब गई. उन दिनों वह बिड़ला भवन (सेठ धनरामदास बिड़ला की बेटों, दिल्ली) में रहते थे और उनकी उमर उस वक ८० से कुछ सहीने कम थी. नाथूराम कैद है, अभी उसपर मुकदमा नहीं चलाया जा रहा है. १२ फरवरी को उनका पूल इलाहाबाद लाया जाकर संगम में बहाया गया. दुनिया में आज तक किसी एक आदमी के मरने पर इतना अकसोस नहीं जाहिर किया गया ।

ایرانی شہ

نیا سہ

ہندو مسلمانوں میں پہلی لطیف کراہت تھی۔  
پہلی بار دہلی میں ہندو سکھوں کا ایک دل بد لے کے لڑنے لگا ہوا تھا۔  
کئی سکھ گھر کھلا رہا کے خلاف آواز اٹھانے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا۔  
پر بھیت پر بھیت لوگ ان کے خلاف ہوس رہے تھے وہ کہتے تھے کہ  
مسلمان جانے بوجھ کر یہ کہیں کہیں کوئی روئے والا نہیں ہو، اور  
ہندو بڑوں کو یہ روک دیتے ہیں، اپنی جان کی بازی لگاتے۔  
مرنے کے بعد دن پہلے دہلی کی بڑا بھٹنا سمجھا میں ایک ہوجوان  
نے بھٹکارا بھینک کر مرمان کی جان لینے کی کوشش کی تھی سے پکڑ  
لیا گیا تھا۔ اس گھٹنا کے بعد پولیس کا انتظام اور  
۳۰ جنوری سخت کردیا گیا تھا پیرنگا دھیری جی نے سکھوں کی اس  
بات کو نہیں مانا کہ مرمان کی حفاظت سے خیال سے بڑا بھٹنا سمجھا میرے  
والوں کی تلاشی لے لی جاتا کہتے۔  
آخر ۳۰ جنوری کی شام کو انھوں نے دہلی سکھوں کے نام کے  
ایک مراکھی ہوجوان نے مرمان کو گولی مارکر ان کی جان لے لی اسی  
دن یہ خبر ساری دنیا میں پہلی کی طرح پھیل گئی اور بس ساری  
دنیا رنج میں ڈوب گئی ان دنوں وہ برلا بھٹون (سچے گھنٹے) کے  
بلا کی کوٹھی دہلی میں رہتے تھے اور ان کی عمر اس وقت ۸۰ سے  
کچھ بڑھ چکی تھی۔ ناچھو لاسم قید ہو، ابھی اس پر مقدمہ نہیں چلایا  
جا رہا ہے۔ ۱۲ فروری کو ان کا بھٹول الدہ آباد لایا جا کر سنگم میں  
بھاریا گیا۔ دنیا میں آج تک کسی ایک آدمی کے مرنے پر ایسا  
فساد، شہر، ظلم کس تھا۔



# دوسمندان کا سنگم

(بیڈت محمد لال)

علامہ شکوہ نے اپنی انمول کتاب مجمع البحرین میں ہندوستان کی

تجزیہ بہ ہندو دھرم اور اسلام دونوں کے میل کی مثال دو گندم کے سنگم سے دی ہے۔ مجمع البحرین کے معنی ہیں دو گندموں کا سنگم۔

ان دونوں دھرموں میں سے پہلے ہم ہندو دھرم پر ایک نگاہ ڈالتے ہیں۔

ہندو دھرم کیا ہے؟ یہ سوال انبیک بارہم پڑھا ہے۔ ہندوؤں کی کسی مذہبی کتاب میں ہندو مذہب نہیں ملتا ہے۔ ہم ہند

دھرم کہتے ہیں وہ آج کل کے معنی میں کوئی الگ دھرم یا سمجھ دینے یا مذہب نہیں ہے۔ جو ویشیو کسی طرح کا بھی ہو

کھانا پاپ سمجھتا ہے وہ تمنا ہے ہندو ہے جتنا وہ شاکت جس کے دھرم کی رعیت بنائے اس کے لوری نہیں ہو سکتیں۔

ہندو میں ایسے لوگ دیکھنے والا ویدائی ویشا ہی ہندو ہے جیسا ہندو کو نہ ماننے والا چارواک کا آقا یا ئے۔ ہندوؤں کی دھرم کے

مستکونوں میں اس دھرم کو آکر کہیں کوئی نام دیا گیا ہے تو اس کے صرف نام دھرم یعنی 'مشی' کا دھرم یا مذہب انسانیست،

یہی کہا گیا ہے۔ دھرم شدید بھی ایک ایسا جذبہ ہے جس کا شاید کسی دوسری بولی میں ٹھیک ٹھیک اٹھا نہیں ہو سکتا۔ ہندوؤں

نے دھرم کے جو دس لکھ (ہزار) گنائے ہیں ان سے دنیا کے کسی دھرم کا کوئی آدمی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ دھرم

## دو سمنندروں کا संगम

(پंडित सुन्दर लाल)

द्वारा शिकाह ने अपनी अनमोल किताब मजमे-उल-बहरेन में हिन्दुस्तान को सर ज़मान पर हिन्दू धर्म और इसलाम दोनों के मेल की मिसाल दां समुन्दरों के संगम सं दी है। मजमे-उल-बहरेन के मानी हैं दां समुन्दरों का संगम। इन दोनों धर्मों में से पहले हम हिन्दू धर्म पर एक निगाह डालते हैं।

हिन्दू धर्म क्या है। यह सवाल अपने-क बार उठ चुका है। हिन्दुओं को किसी मजहब की किताब में हिन्दू शब्द नहीं मिलता जिसे हम हिन्दू धर्म कहते हैं वह आज कल के मानी में कोई अलग धर्म या सम्प्रदाय या मजहब नहीं है। जो वैभव किसी तरह का भी गौरव खाना पाप सम्भला है वह जतना ही हिन्दू है जितना वह शाक्त जिसके धर्म की रस्में बिना मांस के पूरी नहीं हो सकतीं। हर चीज में ईश्वर को देखने वाला वेदान्ती वैसा ही हिन्दू है जैसा ईश्वर को न मानने वाला चारवाक का अनुयायी। हिन्दुओं की धर्म पुस्तकों में इस धर्म को अगर कहाँ कोई नाम दिया गया है तो इसे सिर्फ 'मानव धर्म' यानी 'मनुष्य का धर्म' या 'मजहबे इन्सानियत' ही कहा गया है। धर्म शब्द भी एक ऐसा शब्द है जिसका शाब्द किसी दूसरी बोली में ठीक ठीक उल्था नहीं हो सकता। मनु महा-राज ने धर्म के जो दस लक्षण (गुण) गिनाए हैं उनसे तुनिया के किसी धर्म का कोई आदमी भी इनकार नहीं कर सकता। धर्म







نہا دینے

دیں سامنےرو کا سامنا

آپنےلے سہ ۱۸۷

۱۷۷). کوران کی ریکارڈ سٹیک یہ ہے کہ ان پیکھلے مچھلے کے سامنے والے آپنے کیتاویں اور آپنے مہاگروہوں کے ساتھ آپسلی راسے سے ہٹ گئے۔ خود کوران شہد کے مانی ہیں۔ 'بہ' جو کیتاویں کے ساتھ یا پڑی جاتے' یہودی لہجہ آپنی مچھلے کیتاویں کے ساتھ کہا کرتے ہیں۔ ہزارانی شہد کراہ اور ہزارانی شہد کوران دونوں کے ایک ہی مانی ہیں۔ کوران میں آپنے سے پہلے کی تاریک کیتاویں کے بھی 'کوران' نام دیا گیا ہے۔ (۹۱-۱۵) یعنی کوران کے مطالبہ دیدہ، گیتا، زندہ، کستان، اور انجیل۔ اب کوران میں اور ان کے آپنے میں یہ کوران کا خاتم کوئی نیا سینہ نہیں ہے اور کوران میں کوئی ایسی چیز نہیں کہ جس سے پہلے کے کوران کوئی نہ کہی ہو یا جسے کی کتابوں میں نہ ملے ہو (۱۲۳-۱۲۱) کی آیتوں میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کوران عربی میں کیوں اُترا۔ (۱۲۳-۱۲۱) عرب کوئی جو اپنے ساتھ ظلم کرتے ہیں آسانی سے اور اچھی طرح سمجھ سکیں" (۱۲۶-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳) اور "اُنہوں نے جو بھی رسول بھیجا وہ اس نے اپنے ہی لوگوں کی بولی میں آپنے دیا ہے تاکہ وہ اچھی طرح سمجھ سکیں" (۱۲۳-۱۲۱)۔

سکے" (۱۲۳-۱۲۱)

نہیہ کی آیتوں ہمارے بات کو اور ساک کر دیتی ہے—

"سچا سچ جن لوگوں نے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے اور جو آپنے آپنے آلتا آلتا مچھلے یا گیتا دینا کر دے گا وہ ان سے بڑھ کر برا نہیں" (۱۲۳-۱۲۱)۔

اپنے اپنے

دو کورانوں کا

کوران کی شکایت

کوران کی شکایت صرف یہ ہے کہ ان کے پہلے مذہبوں کے ماننے والے اپنی کتابیں اور اپنے مہاگروہوں کے بتائے اصلی لہجے سے ہٹ گئے۔ خود کوران شہد کے مانی ہیں۔ 'بہ' جو کیتاویں کے ساتھ یا پڑی جاتے' یہودی لہجہ آپنی مچھلے کیتاویں کے ساتھ کہا کرتے ہیں۔ ہزارانی شہد کراہ اور ہزارانی شہد کوران دونوں کے ایک ہی مانی ہیں۔ کوران میں آپنے سے پہلے کی تاریک کیتاویں کے بھی 'کوران' نام دیا گیا ہے۔ (۹۱-۱۵) یعنی کوران کے مطالبہ دیدہ، گیتا، زندہ، کستان، اور انجیل۔ اب کوران میں اور ان کے آپنے میں یہ کوران کا خاتم کوئی نیا سینہ نہیں ہے اور کوران میں کوئی ایسی چیز نہیں کہ جس سے پہلے کے کوران کوئی نہ کہی ہو یا جسے کی کتابوں میں نہ ملے ہو (۱۲۳-۱۲۱) کی آیتوں میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کوران عربی میں کیوں اُترا۔ (۱۲۳-۱۲۱) عرب کوئی جو اپنے ساتھ ظلم کرتے ہیں آسانی سے اور اچھی طرح سمجھ سکیں" (۱۲۶-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳) اور "اُنہوں نے جو بھی رسول بھیجا وہ اس نے اپنے ہی لوگوں کی بولی میں آپنے دیا ہے تاکہ وہ اچھی طرح سمجھ سکیں" (۱۲۳-۱۲۱)۔

کھانا کوئی سڑکا نہیں" (۱۲۶-۱۲۱)۔











कामा हिन्दु  
श्री समुन्द्रों का संगम  
अप्रैल सन् १९८८

وہ سب کو دیکھ کر

五

किताब 'विजयनम आग दि कुशान' में लिखा है कि कुशान में जिन्हें फेरिते कहा गया है वह सिर्फ आदमी के अन्दर के वह रुजहान या मुकाब हैं जो उसे नेक कामों की तरफ ले जाते हैं. रही क्रयामत की बात, सो मोहम्मद, साहब की हदीसों में और खुद कुशान में जगह जगह कहा गया है कि इस खिन्दगी से बाहर की चीजों का अन्दजा इस अंदाज, नाक, कान और इस इनसानी दिमाग की सूक्ष्म दृष्टि की चीजों से नहीं कराना चाहिये (बुखारी). क्रयामत का मतलब हिन्दुओं के कर्म सिद्धान्त की तरह यही है कि हर आदमी को अपने अच्छे या बुरे कामों के अच्छे या बुरे नतीजों को भुगतना पड़ेगा.

इस तरह कुरात का इसलाम कोई अलग अनाखा सम्प्रदाय नहीं है। वह सब पिछले धर्मों का संगम या समन्वय है। अज़ाहब की हेसियत से कुरान का मज़हब सब से सीधा और सरल मज़हब है। इसलाम के इसी पहले को सामने रख कर शम्स तबरेज़ की तरह सेकड़ों आज़ाद तबियत सूफी यह कह गए हैं कि हम न इसलामान हैं न ईसाई, न यहूदी और न पारसी वगैराह, हमें शब्दों में यही बात मौलाना जलालुद्दीन रुमी ने यों कही है—

جہاں الہیہ رویہ ہے یہیں ہی ہے۔

‘तू ही मेरी सब वीमारियो की नबा है’

‘तु हा मेरे अहंकार और नाकुर का इलाज है-

“तु ही मुझे अन्दर की राह दिखाने वाला अफलातून और मेरे चिस्म को ठीक रखने वाला वैद्य जालीनुस है।

वेद, जिनद अवस्ता, कुरान और इज्जिल.



نہاں ہینڈ دو سہنڈرے کا संगम अप्रैल सन् '४८

”कावा और जुलखाना और पारसियों का आतिशकदा.

”मेरे दिल ने इन सब को अपना लिया है.

”क्यों कि मेरे लिये अब सिवा इरक के और कोई खुदा ही

नहीं है.”

सूफी साहित्य से इस तरह के सैकड़ों कौल नकल किये जा सकते हैं.

( ४८ ) अगर हिन्दू और मुसलमान सबमुच अपनी आजकल की तंग खयालियों, से ऊपर उठ कर उपनिषदों, गीता, कुरान, कबीर और नानक, जलालुद्दीन रومی और रामस तबरेज की असलों हिदायतों पर अपनी खिन्दगी को ढाल सकते हैं और उन्हीं की निगाह से बीजों को देख सकते हैं तो अब भी हम इस सर जमीन को एक ऐसा दराभरा जाग बना सकते हैं जिसमें रीत रिवाज का रंग बिरंगापन भी जाग को खूबसूरती को कम करने की जगह उसे और सुन्दर और शानदार ही बनाएगा. ’दोनो:समुन्दरों के संगम’ से दारशिकों का यही मतलब है. यह संगम ही हक है. यही हमारे लिये और दुनिया के लिये सलामती का रास्ता है.

”کعبہ اور بہشت خانہ اور پارسیوں کا آتشکدہ“

”میرے دل نے ان سب کو اپنا لیا ہے“

”کیونکہ میرے لئے اب سوا مصفق کے اور کوئی خدا ہی نہیں ہے“

صوفی سائیتہ سے اس طرح کے سیکڑوں قول نقل کیے جاسکتے ہیں.

”اگر ہندو اور مسلمان کھڑے اپنی آج کل کی تنگ خیالیوں سے اوپر اٹھ کر اپنے بندوں، گیتا، کوران اور تہذیب و تمدن کی اصل ہدایت کی نگاہ سے چمنوں کو دیکھ سکتے ہیں تو اب بھی میں اس سرزمین کو ایک ایسا ابراہیم بنا دیتے ہوں جس میں میری مطاع کا رنگ برنگیوں بھی باغ کی خوشبودی ہو کر نہ کی جگہ سے اور شند اور شان دار ہی بنائے گئے ہوں. دھڑکی سہندوں کے سنگم سے دارا ظہور کا یہی مطلب ہے. ”سنگم ای حق ہی ہے. یہی ہمارے لئے اور دنیا کے لئے سلامتی کا راستہ ہے.“



# گاندھی جی اور کستور بابا

لکھاؤ جی بلیم چندلن

گاندھی جی اپنے مضبوط الماس کے بے شمار تھے۔ لوگ

جیوں جیوں ان کے ساتھ ادھک سے ادھک پہننے لگے تھے وہ زیادہ سے زیادہ ان کے شاسن کے باندہ ہوتے جاتے تھے۔ لوگوں کو اپنی رائے اٹھانے کو وہ نہ دیتے نہ تھے، مگر آزاد رائے رکھتے ہوئے بھی لوگ گاندھی جی کی کسی بات کا وہ دھم نہ کرتے تھے کیوں کہ لوگوں کو جتنا دھم اس اپنے اذیت لگتا اس سے زیادہ گاندھی جی پر

لگتا تھا۔ لیکن سنیہ گرو آئرشم میں ایک پرانی ایسا بھی تھا جو اس شرم کا پالن نہ کرتا تھا۔ نیک پرانی سنا ان کے پاس رہنے والی گاندھی جی دھرم اپنی شری سنیہ یا تھیں۔ گاندھی لٹیا میں جو بابا کا صفحہ تھا اور جس میں رسوائی کھو جی شامل تھا، اس پر انھیں

کی اپنی حکومت تھی۔ پیر، بے جاڑی چھوٹی سی بوڑھی ماں کے کندھوں پر وہ سب دتے داری بہت تھی۔ انھیں اپنے مہمان بنی، اپنے بچوں بلے قتل اور قریب میں آئرشم و امبیوں نے لے خود اپنے ہاتھ سے کھانا بنانا اور سب کو خود ہی کھانا پڑتا تھا۔

دلے آئرشم میں قریب دو سو لوگ رہا کرتے تھے اور ان کے کھانے پینے کا پرندہ الگ الگ کی رسوائی گھروں میں ہوتا تھا۔ پیر اس بھوارے کے انوسار اس رسوائی میں قریب بیس آئرشم واسیل کہ بھوجن کرانا ہوتا تھا۔ بابا اپنی رسوائی میں صرف اور صرف گھوڑائی ہی نہیں کیا کرتی تھیں، بلکہ خود ہی اصل

# گانधी जी और कस्तूरबा

(मार्ह जी० राम चन्द्रन)

गांधी जी अपने मजबूत इरादों के लिये मशहूर थे. लोग ज्यों ज्यों उनके साथ अधिक से अधिक रहने लगते थे वह ज्यादा से ज्यादा उनके शासन के पाबन्द होते जाते थे. लोगों को अपनी राय आजाद रखने को वह रोकते न थे, मगर आजाद राय रखते हुए भी लोग गांधी जी की किसी बात का विरोध न करते थे, क्योंकि कि लोगों को जितना विरोध अपने ऊपर था उससे ज्यादा गांधी जी पर था. लेकिन सत्याग्रह-आश्रम में एक प्राणी ऐसा भी था जो इस विषय का पालन न करता था. वह प्राणी सदा उनके पास रहने वाली उनकी धर्मपत्नी श्री कस्तूरबा थीं. गांधी कुटिया में जो 'बा' का हिस्सा था और जिसमें रसोई घर भी शामिल था. उस पर उन्होंने की पक्की दुरुस्त थी. पर, बेचारी छोटी सी बूढ़ी 'बा' के कन्धों पर वह सब जिम्मेदारी बहुत थी. उन्हें अपने महान पति, अपने बच्चों पोलो और करीब बीस आश्रमवासियों के लिये खुद अपने हाथ से खाना बनाना और सब को खुद ही खिलाना पड़ता था.

वैसे आश्रम में करीब दो सौ लोग रहा करते थे और इनके खाने पीने का प्रबन्ध अलग अलग करे रसोई घरों में होता था. पर इस बटवारे के अनुसार इस रसोई में करीब बीस आश्रम-वासियों का भोजन कराना होता था. 'बा' अपनी रसोई में सिर्फ ऊपरी निगारानी ही नहीं किया करती थीं, बल्कि खुद ही असल



نہا دینے گاंधी जी और कलराया कमील सन् '४८

भोजन बनाया करती थीं. हालाँकि उनके इस काम में मदद करने वाले भी रहा करते थे मगर ज्यादा बोक उन्हीं पर रहा करता था. उन दिनों वह बहुत मेहनत किया करती थीं. उनके काम का ठंग भी नियाला था. हँ यह बात जरूर थी कि उनके नीचे काम करना हँसी खेल न था. वह अपने सहकारियों से बहुत बटकर काम लेती थीं. और खुद भी समय की पूरी, पाबन्दी के साथ अथक मेहनत किया करती थीं. साथ काम करने वालों से भी वह ऐसी ही उम्मीद रखती थीं. और आलस या लापरवाही करने वाले का गुजारा उनके साथ कभी न हो पाता था.

(५) एक बार गाबनकोर का एक लक्का 'बा' के साथ रसोई में रखा गया था. उसे काम जरा कठिन मानस पड़ा फिर भी उसने तारकमी करकी और 'बा' को भी उससे पूरा सन्तोष हो गया. बापू पाकशाला के कामों में दखल न देते हुए भी निगाह पूरी रखते थे. उस बालक को उन्होंने भी बचाई दी. गांधी जी अपनी पाकशाला की 'राजनीति' से भी चलते ही परिचित थे जितने कि देश की राजनीति से.

लेकिन एक मामला ऐसा था जिस पर कभी-कभी बापू और बा में विशेष पैदा हो जाता करता. ऐसे मौकों पर बापू थोड़े बहुत होख पड़ जाता करते. क्योंकि न्याय 'बा' के पक्ष में जाता. आश्रम में जा उन दिनों देश की राजनीतिक राजधानी बना हुआ था. अक्सर बहुत ऐसे मेहमान आ जाता करते थे जिनको केह आशा न होती थी. ऐसे मेहमान भी अलग-अलग रसोइयों में बांट दिये जाता करते थे. मगर बा के हिस्से में सदा ही दूसरों

ایسے

کمیسی ہی اور سطوراً

یا اس

میں سے کہیں بنا کر کرتی تھیں۔ حالانکہ ان کے اس کام میں مدد کرنے والے بھی نہایت کثرت سے تھے مگر زیادہ بوجھ انہیں یہ رہا کرتا تھا۔ ان دنوں وہ بہت محنت کیا کرتی تھیں۔ ان کے کام کا ڈھنگ بھی بڑا تھا۔ ہاں یہ بات ضرور حق کہ ان کے بچے کام کرنا پسند نہیں نہ تھا۔ وہ اپنے سہکاروں سے بہت ڈنکار کام لیتی تھیں۔ اور خود بھی سے کی پوری، پابندی سے ساتھ اٹھک محنت کیا کرتی تھیں۔ ساتھ کار کرتے والوں سے بھی وہ ایسی ہی امید رکھتی تھیں۔ اور اس پابندی کرنے والے کاروان ان کے ساتھ بھی نہیں آتے تھے۔ ایک بار ترائی کا ایک بڑا بابا کے ساتھ اسوں میں لکھا تھا

میں سے کام ڈانٹیں معلوم ہوتا ہے کہ میں اس سے توئی کر لی اور وہ بابا کو بھی اس سے پورا سنبھلی ہوئی۔ بابو ایک خالائے کا مصلہ میں دخل نہ دیتے نہ ہی لکھا دے سکتے تھے۔ اس ایک کو اچھوں نے بھی بھائی دی۔ گاندھی جی انی ایک خالائی راج تیتی سے بھی آئے ہی بریخت تھے جتنے کہ تیش کی راج تیتی سے۔

لیکن ایک معاملہ ایسا تھا جس پر کبھی بھی بابو اور با میں مدد سے پیدا ہو جایا کرتا تھا۔ ایسے موقعوں پر بابو کھڑے بہت ڈھیلے پڑ جایا کرتے۔ کہیں کہ نیلے دنا سے پیش میں آتا۔ آخر میں ہوا ان دنوں دیش کی راج نیشک راجستانی بنا ہوا تھا، اکثر بہت ایسے ممالن آجیا کرتے تھے جن کی کوئی آشا نہ ہوتی تھی۔ ایسے ممالن بھی ایک ایک رسائیوں میں بانٹ دئے جایا کرتے تھے۔ مگر بابا کے حصے میں سدا ہی مدد مل











نہا دیکھ گاंधी जी और कमरावा अभील सव १४८

• कि वह सव प्रकच गांधी जी ने ही कराया था. रात को जब सव मेहमान आ चुके और प्रथमा भी समाप्त हो गई तो वा एकाएक वापू के पास पहुँची. इतकी आंखों में विनोद चमक रहा था और वह गांधी जी के सामने खड़ी थी.

“आपने उनसे मेरे विना अकेले काम करने के लिये क्यों कहा था ? क्या आप मुझे बिलकुल आलसी समझते हैं ?”

वापू ने भी उसी तरह मजाक भरे स्वर में जबाब दिया, “क्या तुम नहीं जानती वा ! ऐसे मौकों पर मुझे तुम से डर लगाने लगता है.”

वा हँसते लगीं और वह स्वर्गीय हँसी शायद यह कह रही थी — “आप ? और मुझसे डरते हैं ?” और सच भी यही था. गांधी जी को शायद किसी का भय नहीं था लेकिन अगर कभी रहा, भी होगा तो वह एक छोटि सी कमजोर औरत का जो उनकी ही स्त्री थी.

(‘गांधी गाथा’ से )

نیا سہرہ کا ندھی بی اور کستور با ایلرلی عطلہ

کہ یہ سب پر بندہ کا ندھی بی نے ہی کرایا تھا۔ رات کو جب سب مسلمان جا چکے اور پرائیضہ بھی سبایت ہوئی تو بالیک ایک باوے پاس پہنچیں۔ ان کی آنکھوں میں وہود چمک رہا تھا اور وہ کا ندھی بی سے سامنے کھڑی تھیں.

”آپ نے ان سے میرے بپا کیے کام کرنے کے لئے کیوں کہا تھا؟ کیا آپ مجھے بالکل آلسی سمجھتے ہیں؟“

باوے نے بھی اسی طرح مذاق بھرے لہجے میں جواب دیا، ”کیا تم نہیں جانتیں باا ! ایسے موقعوں پر مجھے تم سے ڈر گئے تھے اور“

باہنسنے لگیں اور وہ مسود گیدہ ہنسی شاید یہ کہہ رہی تھی۔ “آہا؟ اور مجھ سے ڈرتے ہیں؟“ اور لہجے بھی کی تھا۔

کا ندھی بی کو شاید کسی کا بچے نہیں تھا لیکن اگر بھی ما بھی کا وہ ایک چھوٹی سی کمزور عورت کا جو ان کی ہی استری تھی.

(کا ندھی کا خطا سے )



# مولانا محمد میاں منصور انصاری

(تذکرہ مولانا منصور انصاری)

حضرت مولانا عبد اللہ صاحب سندھی کی طرح مولانا محمد میاں صاحب منصور انصاری بھی ولی اللہی شخصیت کے اس انداز سے فطرت رکھتے ہیں، جو ولی اللہی طاقت کے جیسے امام شیخ الاسلام مولانا محمد حسن صاحب نے مولانا کی کمال درجہ پر لکھا ہے وقت شروع کیا تھا اور سرکاری کاغذوں و مہتممات میں یہ لکھا ہے میں جبریل، ربیع، یونس کا بیٹا ہوں یعنی ربیعہ خطوں کی سازش ہے اور لکھ اور دیکھیں نام سے پکارا گیا ہے۔ مولانا کی یہ لکھتیں ہیں اس تحریک کا بیڑہ مولانا محمد میاں صاحب نے اٹھایا ہے۔ مولانا سے مولانا محمد میاں صاحب اس پرورد نے انقلابی شخصیت کے لئے جہنم میں ہی پرہیزگیت ہو چکے تھے کیوں کہ اس شخصیت کے پیچھے نام مولانا محمد ہاشم صاحب ان کے لئے بنا چکے۔ مشہور کہ نہ جب مولانا محمد ہاشم صاحب نے اپنی بیٹی یعنی مولانا محمد میاں صاحب کی لہلہ کی شادی کی تھی ان کے پاس شادی میں خرچہ کرنے اور دبیریں دینے کے لئے ایک بیس بھی نہیں تھا۔ لیکن اس بات کا نہ تو ان کو کچھ بھی سمجھ تھا اور نہ اس شخص نے ان کو کوئی وقت ہی محسوس ہوا۔ ان کے وقت انھوں نے اپنی بیٹی کا بیس اپنی بیٹی کے اچھوں میں دینے کے لئے لکھا کہ میری حالت یہ ہے اور میں اس لئے کہتا ہوں کہ میری

# مौ॰ سدرامد میاں منسور انصاری

( ماری رات لال بنگل )

ہجرات مولاانا چلےدوگلا ساہج سینوی کی तरह مولاانا سدرامد میاں ساہج منسور انصاری مو بالیچلاہی संगठन के उस आन्दोलन से लालचुक्र रखते हैं, जो बलीउल्लाही अमात के छटे इसाम रोख चल-दिन्द मीलाना महसूदल हसन साहज ने सन १९१५ की पिछली बली लगार्ह के बल्लत शुरु किया था और सरकारी कलाओं व रौलट कमेटी की रिपोर्ट में जिसको 'सिलकन लेटर्स कानसप्रेस' यानी 'रेगनी जलों की साक्षिया' के अनोखे और रंगीन नाम से पुकारा गया है. रौलट कमेटी की रिपोर्ट में इस तरहके का हीरो मौ॰ सدرामद میاں साहज को हो बताया गया है.

मीलाना सدرामद میاں साहज इस पुराने इन्कलाबी संगठन से अपने बचपन में ही परिचित हो चुके थे क्योंकि इस संगठन के पाँचवें इसाम मौ॰ सدرामद कासिम साहज उन के सगे नाना थे. मराहूर है कि जब मीलाना सدرामद कासिम साहज ने अपनी बेटी यानी मीलाना सدرामद میاں साहज की माँ की शादी की थी तब उनके पास शादी में खर्च करने और दहेज में देने के लिये एक पैसा भी नहीं था. लेकिन इस बात का न तो उनको कुछ भी रंज था और न इससे उनको कोई विकलत ही महसूस हुई. दहेज के बल्लत उन्होंने अपनी कुछ किलावे अपनी प्यारी बेटी के हाथों में देते हुये कहा था कि मेरी दीलत तो यही है और मैं अभीय करता हूँ कि अगर तू इसकी



कह करोगी, तो तुम्हें संभवतः इस दौलत से ही सब्बा सुख और आराम नसीब होगा। बेटी ने भी बिना किसी हिचक के इस नायाब दौलत को लेकर आँखों से लगा लिया।

मौलाना मुहम्मद मियाँ साहब के पिता मौ० अब्दुल्ला अंसारी अलागढ़ यूनीवर्सिटी में मजहबों तालीम के महकमे के नाश्मिथ थे और उस मसहूर खानदान से ताल्लुक रखते थे, जिसका सिलखिला बाग़शाह औरंगजेब के जमाने में होने वाले मसहूर रूफो फकीर शाह अबुल मबाला से मिलता है. कहा जाता है कि उस जमाने में जब कि चारों तरफ तंग दिली का दोर दौरा था और इसलाम को इस शूल में दनिया के मामने पेश किया जा रहा था, जिससे दूसरे मजहब के लोग उससे डरने लगे थे, तब शाह अबुल मबाला ने अपने उपदेशों में प्रेम और मुहन्नत को धारा बहाकर इसलाम को बहुत बड़ी सेवा की थी. इस तरह मौ० मुहम्मद मियाँ साहब को फिकेबाराना तंगदिलों के खिलाफ लड़ने और अप्रसंगी प्रेम का प्रचार करने के जज्बात भी खानदानी विरासत में मिले थे.

بنامہند مولانا محمد میناں مسعود احمدی بڑیں سے  
 قید کرے گی، تو تجھے بھی جمع اس دولت سے ہی سزا ملے گی  
 تمام غضب ہوگا۔ یہی نے بھی سنا کسی ہلکے سے اس نایاب  
 دولت کو لئے کمر کھول سے لگا لیا۔

کی راہ میں آنے والی تمام مصیبتیں خوشی خوشی چھلتے رہیں،  
مولانا محمد سہاں صاحب نے بتا مولانا عبداللہ انصاری  
علیہ السلام یونیورسٹی میں مذہبی قطعہ کے محکمے کے اہل علم تھے  
اور اس مشہور خاندان سے تعلق رکھتے تھے، جس کا سلسلہ  
باب شاہ اور گیسو مذہب کے زمانے میں ہونے والے مشہور  
صوفی فقیر شاہ ابوالکمالی سے ملتا ہو۔ کہا جاتا ہو کہ اس  
زمانے میں جب کہ چاروں طرف جنگ دلی کا دور دورہ تھا  
اور اسلام کو اس فتنوں میں کمزور کرنے کے سامنے پیش کیا گیا  
تھا، جس سے دوسرے مذہب کے لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے  
تھے تب شاہ ابوالکمالی نے اپنے اپنے لشیون میں بدیم اہل محبت  
کی دعا بہا بلکہ اسلام کی بہت بڑی سیوا کی تھی۔ اس طرح مولانا  
محمد میاں صاحب کو فرزند وارث جنگ دلی سے خلافت پڑنے لود آئی  
بدیم کا پروردگار کرنے سے جذبات بھی خاندانی ولافت میں ملے تھے۔  
اپنے جنگ کی خلائی اور انگریزی راج کی بربریت سے  
بھی مولانا مسعود اپنے ہوش سنبھالنے سے پہلے ہی واقعہ











۱۔ فیصلہ کر لیا گیا، پھر سلاطین یہ تھا کہ محمد کا مومنوں کے جانے بہت دیر سوچنے و چارے سے بعد آخر مولانا محمد ادریس صاحب سے فیصلہ کیا کہ یہ کام صرف مولانا محمد میاں صاحب سے ہی پورا کر سکتے ہیں۔ انھوں نے مولانا محمد میاں صاحب سے یہ بات کہی۔ مولانا نے خوشی خوشی اس کام کو پورا کرنے کا بار اٹھانے سے لے لیا۔ اس کام میں جو خطرے تھے، ان سے محمد میاں صاحب نے خبر نہیں لی تھی۔ وہ جانتے تھے کہ خاص ہمارے ہی خانے میں کچھ انگریزوں کے خفیہ بھی چل رہے ہیں۔ ہندوستان کا کارہ جیسے سے پہلے ہی تمام بادشاہ ہندوستان کی حکومت تک پہنچا دی گئے، پھر بھی انھیں نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی اور اس خط کو لے کر ہندوستان پہنچ گئے۔

مولانا محمد میاں صاحب غالب نامہ کے ساتھ ہندوستان آئے۔ انگریز حکومت کو بھی اس کی خبر تک نہ مل سکی۔ اس لئے ان کو پھنسنے کے لئے بد حال کیا گیا تھا۔ یہ مولانا نے ایسی ہوشیاری سے کام کیا کہ وہ تمام حال بچھا کا بچھا رہ گیا اور مولانا پوند سے ہندوستان کو پاپا کرتے سرحد سے آ کر اذقیلوں میں جا بیٹھے۔ اتنا ہی نہیں، وہ اس سے میرا غالب نامہ کی بہت سی کاپیاں بھی بانٹتے گئے۔ جس سے ایک کے ایک بھی جان جائیں کہ ہندوستان کی آزادی کے لئے اس طرح کی کوشش کی جا رہی ہے اور وہ بھی اس موقع کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر رہی ہے۔

(۱)

نہا دینے مایہ مہنماد میاں مہنماد انصاری کاہل سار ۱۰۰  
یہ کسے لانا تو کر لیا گیا، پر سبالت یہاں یا کہ یہاں  
کام سہا کسے لانا؟ بڑھت دے سوتے لیاہارے کے باہر آکھیر  
میلانا مہمہ لہر سار ساہب نے کسے لانا کیا کہ یہاں کام  
سیرک میلانا مہنماد میاں ساہب ہی پورا کر سکتے ہیں۔ انھوں نے  
میلانا مہنماد میاں ساہب سے یہاں بات کہی، پھر میلانا نے  
سہاری سہاری اس کام کو پورا کرنے کا بار اپنے سر لے لیا۔  
اس کام میں جو خطرے تھے، ان سے مہنماد میاں نے خبر نہیں  
لی تھی۔ وہ جانتے تھے کہ اس کام میں ہی کھانے میں کچھ  
کھانیا بھی چل رہے ہیں۔ انھوں نے لہر سار کا کھانا پھرنے سے پہلے  
ہی یہاں تمام باتیں لہر سار کی لہر سار تک پہنچا دی گئیں،  
پھر ہی انھوں نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی اور اس خط کو لے کر

لہر سار چل دیے۔

میلانا مہنماد میاں ساہب 'گالیک ناما' کے ساتھ  
لہر سار آئے۔ انگریز حکومت کو بھی اس کی خبر تک نہ مل سکی۔ اس لئے ان کو پھنسنے کے لئے بد حال کیا گیا تھا۔ یہ میلانا نے ایسی ہوشیاری سے کام کیا کہ وہ تمام حال بچھا کا بچھا رہ گیا اور میلانا پوند سے ہندوستان کو پاپا کرتے سرحد سے آ کر اذقیلوں میں جا بیٹھے۔ اتنا ہی نہیں، وہ اس سے میرا غالب نامہ کی بہت سی کاپیاں بھی بانٹتے گئے، جس سے ایک کے ایک بھی جان جائیں کہ ہندوستان کی آزادی کے لئے اس طرح کی کوشش کی جا رہی ہے اور وہ بھی اس موقع کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر رہی ہے۔

گالیک ناما لے کر میلانا مہنماد میاں ساہب لہر سار چل دیے۔







کردی جائے۔ لیکن امیر حبیب اللہ نے اس کام میں کوئی مدد نہیں کی، اس لئے یہ حکومت کوئی خاص کام نہیں کر سکی۔ مولانا محمد میاں صاحب کے دل کو اس سے اتنا دکھ لگا کہ اور امیر حبیب اللہ کے وہ ارستے زیادہ خائف ہو گئے کہ کابل کا جو نقشہ امیر کو تخت سے اتارنے کی کوشش کر رہا تھا اس میں انھوں نے کھلے عام حصہ لینا شروع کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ امیر ان سے نا ارض ہو گئے اور جب انگریزوں نے محمد میاں صاحب کو گرفتار کرنے کی اجازت امیر سے مانگی، تو امیر نے ان کو فوراً اجازت دے دی۔ لیکن امیر حبیب اللہ نے چھوٹے بھائی نصر اللہ خاں صاحب بھی، جو افغانستان کے سب سے بڑے وزیر تھے اور امیر کی اہمیت پرستی سے تنگ آکر ان کو تختی سے الگ کر دینا چاہتے تھے، مولانا محمد میاں صاحب سے مل گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس حکم کی خبر جیسے ہی نصر اللہ خاں کو ملی انھوں نے اپنی موڑ سے ذریعے مولانا محمد میاں صاحب کو حبس خانہ افغانستان سے امرتاری ہاؤس میں بٹھا دیا اور اہمیت لاکھ سرخٹے پر بھی مولانا کو گرفتار نہ کرتے

افغانستان کے امرتاری ہاؤس سے ۲۳ دن تک پھیل

جلی کر مولانا بخارا کی حد میں تھے اور ایک دن سرحدی پیر کے دعووں کی آگہیوں تک کر حبس خانہ میں داخل ہو گئے۔ اس کے بعد ہی دن بعد حبس امیر حبیب اللہ کھل کر دئے گئے اور انان اللہ خاں کابل سے تخت پر بیٹھے تب مولانا محمد میاں صاحب کو کابل کی ایسی نئی حکومت نے کابل

نوا دینے میں۔ شہر بھر میں یہاں سے انسانی ہمدردی

کے وہی تھے۔ لیکن امیر ہادی بھٹو نے اس کام میں کوئی مدد نہیں کی، اس لیے وہ ہرگز کام نہ کر سکا۔ مولانا محمد میاں صاحب کے دل کو اس سے اتنا دکھ لگا کہ اور امیر حبیب اللہ کے وہ ارستے زیادہ خائف ہو گئے کہ کابل کا جو نقشہ امیر کو تخت سے اتارنے کی کوشش کر رہا تھا اس میں انھوں نے کھلے عام حصہ لینا شروع کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ امیر ان سے نا ارض ہو گئے اور جب انگریزوں نے محمد میاں صاحب کو گرفتار کرنے کی اجازت امیر سے مانگی، تو امیر نے ان کو فوراً اجازت دے دی۔ لیکن امیر ہادی بھٹو نے چھوٹے بھائی نصر اللہ خاں صاحب بھی، جو افغانستان کے سب سے بڑے وزیر تھے اور امیر کی اہمیت پرستی سے تنگ آکر ان کو تختی سے الگ کر دینا چاہتے تھے، مولانا محمد میاں صاحب سے مل گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس حکم کی خبر جیسے ہی نصر اللہ خاں کو ملی انھوں نے اپنی موڑ سے ذریعے مولانا محمد میاں صاحب کو حبس خانہ افغانستان سے امرتاری ہاؤس میں بٹھا دیا اور اہمیت لاکھ سرخٹے پر بھی مولانا کو گرفتار نہ کرتے







نوا حیند سौं सुहम्माद भियाँ मन्सर बन्सारी अपैल सव १४८  
लौटेने के दर्बाये उनके लिये बन्द हो चुके थे. तब वह करीब करीब  
हमेरा के लिये ही बिछुड़ रहे थे. पर देशभक्ति की राह में  
क्या नहीं सहना पड़ता. मौलाना ने यह भी सहा और एक दिन  
अपने दिल पर पथर रख कर अपने इस प्यारे दोस्त को बिदा  
कर आये।

( १ ) इसके बाद मौलाना सुहम्माद भियाँ साहब अंकोरा में अकमान  
दूतावास के एक बड़े अकसर बना कर भेजे गये. वहाँ आपने काफी  
दिनों तक काम किया. लेकिन एक दिन आप अपने कुछ और  
साथियों के साथ रुस के जंगलों में गिरफ्तार कर लिये गये. वहाँ  
आपको करीब तीन महीने तक ताराकन्द के जेल खाने में रहना  
पड़ा. इसके बाद अपना मुकदमा हुआ, जिसमें आपको फाँसी की  
सजा सुना दी गई, लेकिन ताराकन्द के एक बड़े अकसर सरदार  
अठदुल रसूल पर आपको शखिसयत का इतना असर पड़ा कि  
उसने आपको रिहाई के लिये पूरी तरह कोशिश की. इसका नतीजा  
यह हुआ कि आप रिहा कर दिये गये. इस तरह आप एक बार  
फिर फाँसी के तख्ते पर चढ़ते चढ़ते बचे.

ताराकन्द का जेल से रिहा होने के बाद आप अकमान  
बापस लौटे. लेकिन जल्दी ही एक राजनैतिक मिशन पर अकमान  
सरकार ने आपको रुस भेज दिया. जहाँ आप लेनिन व रुस के  
दूसरे बड़े बड़े लीडरों से मिले. इसके बाद आप अंकोरा के अफ-  
गान दूतावास में सबसे बड़े अकसर बना कर भेजे गये. इस  
जमाने में समरना को फतह पर अंकोरा में जो जलसा हुआ था

जमाने में समरना को फतह पर अंकोरा में जो जलसा हुआ था

मुझे के दरमजले ان کے لئے بند ہو چکے تھے۔ تب وہ قریب  
قریب ایک ہفتہ کے لئے وہی جیلر رہے۔ یہ دیکھ کر مجھے ان کی راہ  
میں کیا نہیں سہا جیسے مولانا نے یہ بھی سہا اور ایک دن انہی  
میں پر چڑھ کر کہہ کر اپنے اس پیارے دوست کو وداع کر آئے۔  
اس کے بعد مولانا محمد منیاں صاحب القوا میں افغان علاقوں  
کے ایک بڑے افسر بن کر بھیجے گئے۔ وہیں آپ نے کافی دنوں تک  
کام کیا۔ لیکن ایک دن آپ اپنے کچھ اور ساتھیوں کے ساتھ روس  
کے جنگلوں میں گرفتار کر لئے گئے۔ وہاں آپ کو قریب تین مہینے  
تک ناقص غذا کے جیل خانے میں رہنا پڑا۔ اس کے بعد آپ  
کا مقدمہ ہوا جس میں آپ کو بچاؤی کی سرانجام دی گئی، لیکن  
تاشقند کے ایک بڑے افسر سردار عبدالعزیز کی تحریکیت  
کا اثر انداز ہو کر اس نے آپ کی رہائی کے لئے پوری کوشش  
کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ رہ کر دس گھنٹے کے لئے اس طرح آپ  
ایک بار پھر بچاؤی کے تختے پر چڑھتے چڑھتے بچے۔  
تاشقند کی جیل سے دہرائے کے بعد آپ افغانستان  
واپس لوٹے۔ لیکن جلد ہی ایک لاپرواہ شخص نے انسانی  
سرکار نے آپ کو دس گھنٹے دیا جہاں آپ لیٹ کر دروس سے  
محاورے پڑے پڑے لیٹے وہاں سے لے۔ اس کے بعد آپ ان  
کے افغان ساتھیوں میں سب سے بڑے افسر بن کر بھیجے گئے۔ اس  
ناتے میں سرکاری سطح پر القوا میں ۵ جلسہ ہوا جس کا

اس میں آپ نے افغان سپر (وزیر) کے حقیقت سے شہرہ کی گئی۔















बार तो उनका आपने बतान की याद आई ही होगी, जिसके लिये उन्होंने अपना सब कुछ दौब पर लगा दिया था और जिससे वह पिछले तीस साल से जुड़ा रहे थे. पर इसके साथ ही उनके सामने हिन्दुस्तान में बल रहे हिन्दू, मुसलमानों के वंशियाणा भाइयों की तस्वीर भी तो बूझी होगी और तब शायद उनको इससे तसल्ली हो मिली होगी कि आज वह हिन्दुस्तान में नहीं हैं और आपने इस आफिरी वक़्त में, कम से कम उनके कानों में. किसी मुसलमान के हाथों मारे जाने वाले किसी हिन्दू या किसी हिन्दू के हाथों मारे जाने वाले मुसलमान की बेवा की बीछ तो नहीं आ रही है.

मौलाना का नाम हिन्दुस्तान की आजादी की लड़ाई के इतिहास में हमेशा अमर रहेगा.

पंडित सुन्दरलाल के

चार लैकचर जो उन्हेंने

सेन्ट्रल कन्सोलिडेटेड बोर्ड ऑफ़ बिज्नेस

की दावत पर जवाबियार में दिये.

सौ सर्फे की क्रियाब की कीमत सिर्फ दारह आने.

क्रिताव नगरी और उर्दू दोनों सिखावटों में मिल सकती है.

—मैनेजर 'नया दिन'

४८ बार्ड का नाम, इलाहाबाद

تیا ہرند مولانا محمد میاں نسیم اللہ ایمل رحیمہ

ہر قوم ان کو اپنے وطن کی یاد آئی ہی ہوگی جس کے لئے انھوں نے پہلا سبب کچھ واؤں پر لگا دیا تھا اور جس سے وہ پھیلے تھیں حال سے جدا رہے تھے۔ پھر اس کے ساتھ ہی ان کے بسنے والے ہندوستان میں پہلے ہندو مسلمانوں کے ویشیانہ جگلوں کی تصویر ہوئی تو کھڑی ہوئی اور تب شاید ان کو اس سے حسلی ہی ملی ہوگی کہ کتنی وہ ہندوستان میں نہیں ہیں اور اپنے اس آخری وقت میں، کمزور و کمزور ان سے کالوں میں کسی مسلمان کے ہاتھوں مارے جانے والے کسی ہندو یا کسی ہندو کے ہاتھوں مارے جانے والے مسلمان کی حیثیت کی صحیح تو نہیں آ رہی ہوگی۔

بسم الله الرحمن الرحيم

بہت سستا ہے

پہلے کچھ بچے ان شخصوں نے سڑک پر فیلڈ میٹرو گاڑی کی دھمکتے ہوئے سڑک پر

i

صفحہ کی کتاب قیامت صرف بابہ آئے۔ کتاب ناکری اور اردو دہلی کی کتابوں میں  
بہتر خیانت، ۸۸ بابی کا بیغ، الہ آباد  
میں مل سکتی ہو۔















نیا دھندل گیا ہوں کہ میری ضرورت نہیں ہو کہ تم مجھے نہیں چاہتے ہو  
مجھے ہی اپنی فکر کیوں ہو! اور عین میں تم سے دل سے کہتا ہوں،  
مختاری خوشی، میں میری اپنی خوشی ہو۔ مگر مختاری سے کہ دنیا کہ  
بات کہ کیوں، میں تو دل میں ہی حاضر ہوں۔ اسے قد نے کی طرف سے  
نہیں۔ جاؤ بیٹے، بیٹیں سے سوؤ۔ مختار سے مولوی صاحب کو  
ایک دن ویسے بھی.....

نیا دھندل گیا ہوں کہ میری ضرورت نہیں ہو کہ تم مجھے نہیں چاہتے ہو  
مجھے ہی اپنی فکر کیوں ہو! اور عین میں تم سے دل سے کہتا ہوں،  
مختاری خوشی، میں میری اپنی خوشی ہو۔ مگر مختاری سے کہ دنیا کہ  
بات کہ کیوں، میں تو دل میں ہی حاضر ہوں۔ اسے قد نے کی طرف سے  
نہیں۔ جاؤ بیٹے، بیٹیں سے سوؤ۔ مختار سے مولوی صاحب کو  
ایک دن ویسے بھی.....

نیا دھندل گیا ہوں کہ میری ضرورت نہیں ہو کہ تم مجھے نہیں چاہتے ہو  
مجھے ہی اپنی فکر کیوں ہو! اور عین میں تم سے دل سے کہتا ہوں،  
مختاری خوشی، میں میری اپنی خوشی ہو۔ مگر مختاری سے کہ دنیا کہ  
بات کہ کیوں، میں تو دل میں ہی حاضر ہوں۔ اسے قد نے کی طرف سے  
نہیں۔ جاؤ بیٹے، بیٹیں سے سوؤ۔ مختار سے مولوی صاحب کو  
ایک دن ویسے بھی.....

دوا کا جا اندر سے اچھا ہوا تھا۔ لیکن مولوی صاحب پر  
اس کا فائدہ بھی اثر نہ تھا۔ جیسے دوی کی بات بڑی مولوی ہی  
ہو۔ اسے کہ سبھی کو دوی بھر لو لا۔ "میں آپ سے شکریہ  
پڑتا ہوں مولوی صاحب، آپ جیلے جانے۔ ہم چار جہانگیر  
اور ساتھ چلیں گے، جس سے راستے میں کوئی کچھ نہیں ہے۔  
پھر مولوی سالان بھی تو ساتھ میں سے جاتا ہوگا۔ زندگی قیدی جی  
ہو مولوی صاحب، اور جہاں آپ نے ساری زندگی محبت  
محبت بانی ہو وہاں کچھ ہونا تو ہی اچھی بات نہیں ہو۔"  
"اچھا جیسا کہ اس وقت میں کیا ہو بیٹا!" مولوی صاحب نے  
کھنکھار کر ہنسنے لگا۔ "وقت کے ساتھ ہمارے اچھے تجربے کی  
بات بھی بدلتی رہتی ہو۔ جو آج اچھا ہو، کون کہہ سکتا ہو کہ  
کلی گئی ہو۔ اچھا رہے گا؟ اپنی ضرورت سے مطابق آدمی اچھا  
جیسا بناتا ہو۔ میں بوجھتا ہوں بیٹا، یہاں مفت رشتہ، جہاں  
محبت نہیں، وہاں جینے سے کیا فائدہ! بیٹا، میں محبت کا پیچھا  
ہوں، دلی جگہ زندہ رکھتی ہو کہ ہم کو کھنکھارنے کی یاد کہ میں  
نے تم لوگوں کی محبت میں جھول جائے گی تو کھنکھارے گی۔"

دوا کا جا اندر سے اچھا ہوا تھا۔ لیکن مولوی صاحب پر  
اس کا فائدہ بھی اثر نہ تھا۔ جیسے دوی کی بات بڑی مولوی ہی  
ہو۔ اسے کہ سبھی کو دوی بھر لو لا۔ "میں آپ سے شکریہ  
پڑتا ہوں مولوی صاحب، آپ جیلے جانے۔ ہم چار جہانگیر  
اور ساتھ چلیں گے، جس سے راستے میں کوئی کچھ نہیں ہے۔  
پھر مولوی سالان بھی تو ساتھ میں سے جاتا ہوگا۔ زندگی قیدی جی  
ہو مولوی صاحب، اور جہاں آپ نے ساری زندگی محبت  
محبت بانی ہو وہاں کچھ ہونا تو ہی اچھی بات نہیں ہو۔"  
"اچھا جیسا کہ اس وقت میں کیا ہو بیٹا!" مولوی صاحب نے  
کھنکھار کر ہنسنے لگا۔ "وقت کے ساتھ ہمارے اچھے تجربے کی  
بات بھی بدلتی رہتی ہو۔ جو آج اچھا ہو، کون کہہ سکتا ہو کہ  
کلی گئی ہو۔ اچھا رہے گا؟ اپنی ضرورت سے مطابق آدمی اچھا  
جیسا بناتا ہو۔ میں بوجھتا ہوں بیٹا، یہاں مفت رشتہ، جہاں  
محبت نہیں، وہاں جینے سے کیا فائدہ! بیٹا، میں محبت کا پیچھا  
ہوں، دلی جگہ زندہ رکھتی ہو کہ ہم کو کھنکھارنے کی یاد کہ میں  
نے تم لوگوں کی محبت میں جھول جائے گی تو کھنکھارے گی۔"

دوا کا جا اندر سے اچھا ہوا تھا۔ لیکن مولوی صاحب پر  
اس کا فائدہ بھی اثر نہ تھا۔ جیسے دوی کی بات بڑی مولوی ہی  
ہو۔ اسے کہ سبھی کو دوی بھر لو لا۔ "میں آپ سے شکریہ  
پڑتا ہوں مولوی صاحب، آپ جیلے جانے۔ ہم چار جہانگیر  
اور ساتھ چلیں گے، جس سے راستے میں کوئی کچھ نہیں ہے۔  
پھر مولوی سالان بھی تو ساتھ میں سے جاتا ہوگا۔ زندگی قیدی جی  
ہو مولوی صاحب، اور جہاں آپ نے ساری زندگی محبت  
محبت بانی ہو وہاں کچھ ہونا تو ہی اچھی بات نہیں ہو۔"  
"اچھا جیسا کہ اس وقت میں کیا ہو بیٹا!" مولوی صاحب نے  
کھنکھار کر ہنسنے لگا۔ "وقت کے ساتھ ہمارے اچھے تجربے کی  
بات بھی بدلتی رہتی ہو۔ جو آج اچھا ہو، کون کہہ سکتا ہو کہ  
کلی گئی ہو۔ اچھا رہے گا؟ اپنی ضرورت سے مطابق آدمی اچھا  
جیسا بناتا ہو۔ میں بوجھتا ہوں بیٹا، یہاں مفت رشتہ، جہاں  
محبت نہیں، وہاں جینے سے کیا فائدہ! بیٹا، میں محبت کا پیچھا  
ہوں، دلی جگہ زندہ رکھتی ہو کہ ہم کو کھنکھارنے کی یاد کہ میں  
نے تم لوگوں کی محبت میں جھول جائے گی تو کھنکھارے گی۔"



तथा हिन्दू

## प्यार की नींव

अप्रै सन् '४८

इधर की आस गई तो फिर मुझे जन्हीं दोनों के पाप जाने में क्यों डर होना चाहिए।”

यह कहते कहते मौलवी साहब की आँखें गिली हो आईं :

देवानों वाद में बहुतारी भिन्नता थी, लेकिन मौलवी साहब जानने के लिए राजी नहीं हुए। उन्होंने साफ कह दिया कि देवां बेदे-सुसीबत से डर कर कायर भागते हैं, और जिसकी जिंदगी को हजारत धार की नीब पर खड़ी हुई है। उसे डरने की ज़रा भी ख़तरा नहीं है।

देवी चला गया और मौलवी साहब चारपाई पर लेट गये. उनके मन में हर रत्ती भर नहीं था; पर करीम और फातमा की याद से उन्हें थोड़ी बेचैनी हो आई थी. वह सोचने लगे कि यह सब है क्या ? आरमी का प्यार क्या एक तुलबुला है, जो ज़रा-सी देर में फूट जाता है. उसकी जड़ें इतनी कमजोर हैं कि हवा के एक हलके झोंके से उखड़ जाता है ? नक़रत लेकर हम कहाँ पहुँचेंगे ? इस भारकाट और दुस्मनी का क्या नतीजा निकलेगा ? हम लोग अपने को तबाह कर लेंगे. या अल्लाह !

मौलवी साहब के मुँह से एक लम्बी आह निकली और एक क्षण में उस गाँव की उनकी सारी चिन्तनी उनकी आँखों के सामने धूम गई. सोचा-बिचारी में उन्हें उस रात देर तक नींद नहीं आई.

अगला दिन चैन से बीता। मौलवी साहब का भद्ररसा लगा और रास को हर दिन की तरह बच्चे अपने-अपने घर चले गये।

रात का दूर तक मौलवी साहब मुहम्मद साहब की जीवनी पढ़ते रहे। प्रसंग था कि मुहम्मद साहब एक पेड़ के नीचे सो रहे थे।

بابا بہت  
 ادھر کی آس گئی تو پھر مجھے ہنسیوں صفوں کے پاس جانے میں  
 کہیں ڈھونڈنا پڑتا ہے۔  
 یہ کہتے کہتے مولوی صاحب کی آنکھیں گیلی ہو گئیں۔  
 دیوی نے بعد میں بہتری منت کی، لیکن مولوی صاحب  
 جانے سے لے کر ابھی نہیں لوٹے۔ انھوں نے شرافت کہہ دیا کہ  
 دیوی بیٹے، مصیبت سے ڈر کر کلیر کھانگتے ہیں اور جس کی زندگی  
 کی عمارت پیار کی نیو برکھڑی ہوئی ہو، اسے ڈر ہے تو ڈر

جی ضرورت نہیں ہے۔

جی سرورست ہیں اور  
 دلیوی جلا گیا اور مولوی صاحب چارپائی پر لیٹ گئے۔ ان  
 کے من میں قدرتی بھڑک نہیں تھا نہ پیر محمد اور نہ ظہیر آباد سے  
 انھیں بھڑکائی بے چینی کوئی تھی۔ وہ سوچنے کے مرتبہ سب  
 ہو گیا آدمی کا پیار کیا ایک بلنگا ہوا بوہڑ سیہ دیر میں کھڑی حالت  
 ہو کر اس کی جڑیں اٹنی کمزور تھیں کہ ہوا سے ایک ہلکے جھوٹے سے کم کھڑ  
 جاتی تھیں۔ ہلکوت لے کر ہم لوگ انہیں سے باہر مارا گئے اور دشمنی کا  
 کیا نتیجہ نکلے گا؟ ہم لوگ اپنے کو ستاہ کر لیں گے۔ یا اللہ!

مولوی صاحب کے نمونہ سے ایک لمبی کہہ نکلا کہ اور ایک جھٹ  
 میں اس کا لٹل کی ان کی سعادتی زندگی مان کی انھوں نے سوائے  
 کھنکھن کی۔ سوچا دنیاوی میں انھیں اس رات دیر تک قید نہیں آئی  
 اگلا دن عیدین سے بیٹا۔ مولوی صاحب کا مدرسہ لگا اور شام  
 کو ہر دن کی طرح بچے اپنے اپنے گھر چلے گئے۔  
 رات کو دیر تک مولوی صاحب محمد صاحب کی چوٹی پر ڈھٹے  
 رہے۔ یہ سنگ تھا کہ محمد صاحب ایک چیر کے نیچے سو رہے تھے



نہا دینے      پھر کی نہی      اچھلے سہ

سوالناں جگہ ہے۔ انہوں نے ہر ماہانہ ہالہ ایک آدھی دھڑا  
ہے اور انہوں نے ایک یا دو جگہ پر آدھی دھڑا  
کے لیے میان سے لہو کھینچا ہے۔ حضرت محمدؐ نے فکری سے  
ہیں۔ ان کے لیے یہ سب کچھ ہے۔ یہی ہے کہ ان کا  
آدھی دھڑا اور آدھی دھڑا کا آدھی دھڑا  
میں ہی طاقت ہے جو اس کا آدھی دھڑا ہے۔

میں نے یہ سب کی آدھی دھڑا سے وہ آدھی دھڑا  
پہلے میں وہ آدھی دھڑا کا آدھی دھڑا ہے۔  
وہ آدھی دھڑا ہے۔ یہی ہے کہ ان کا آدھی دھڑا  
ہو گیا ہے۔ یہی ہے کہ ان کا آدھی دھڑا ہے۔

رات کا آدھی دھڑا ہے؛ لیکن میں نے یہ سب  
کھا۔ ہزار ہا آدھی دھڑا کے آدھی دھڑا ہے۔ وہ  
آدھی دھڑا ہے۔ یہی ہے کہ ان کا آدھی دھڑا ہے۔

انہوں نے یہ سب پر آدھی دھڑا کا آدھی دھڑا  
چاپ لے دے کہ یہ سب ہے! آدھی دھڑا کا آدھی دھڑا  
ہو گیا ہے۔ یہی ہے کہ ان کا آدھی دھڑا ہے۔  
ہو گیا ہے۔ یہی ہے کہ ان کا آدھی دھڑا ہے۔  
ہو گیا ہے۔ یہی ہے کہ ان کا آدھی دھڑا ہے۔

میں نے یہ سب کی آدھی دھڑا سے وہ آدھی دھڑا  
پہلے میں وہ آدھی دھڑا کا آدھی دھڑا ہے۔  
وہ آدھی دھڑا ہے۔ یہی ہے کہ ان کا آدھی دھڑا  
ہو گیا ہے۔ یہی ہے کہ ان کا آدھی دھڑا ہے۔  
ہو گیا ہے۔ یہی ہے کہ ان کا آدھی دھڑا ہے۔



नया हृन्ध प्यार की नींव भगैल सन् 'धुद  
 केटे रहे . गिरधारी चारपाई से कोई दो गज की दूरी पर रुक गया  
 और इशारा करते ही साथी ने उसे कोई चीज दे दी . गिरधारी एक-  
 कदम और अगे बढ़ा .

मलत्रा साहब ने देखा कि उसके दोनों साथियों में एक पंचम और दूसरा लीला है. इन तीनों को उन्होंने ही पढ़ाया था.

गिरधारी देर तक वहाँ खड़ा रहा. वह न आगे बढ़ता था, न पीछे हटता था. बुत की तरह खड़ा था. उसे इस हालत में मौलवी साहब देर तक न देख सके. बोले,—“बेटा गिरधारी. क्या सोच रहे हो ? आगे क्यों नहीं बढ़ते ?”

गिरधारी का काटो तो खुन नहीं !

मालवा साहब उठकर बैठ गये . बोले,—“बेटा, आते क्यों नहीं ? तुम्हें जो करना है, शौक से करालो . मैं तुम्हें रोक्का भी कहूँ तो अल्लाह मुझे दोषाब में भी जगाह न दे ! अरे भ्रंजम और कीला, तुम जांग हतनी दूर क्यों खड़े हो ? आगे आओ बेटा और गिरघारी को मदद करो .”

गिरधारा और उसके दोनों साथी सन्न खड़े थे . गिरधारी सोचता था कि धरती फट जाय तो वह उसमें समा जाय, या आस-मान टूट पड़े तो वह उसके नीचे दूब जाय ! हाय राम, उसने किया क्या ? नव्वे बरस के प्यार भरे अपने मौलवी साहब का बुरा करने की बात सोचने से पहले वह मर क्यों नहीं गया ! उसके भयंकर दुर्भे के एक्का में भी उस फरिश्ते के मुँह से प्यार की बोली ही निकल रही है . हाय, वह कैसा नीच है ! कैसा पापी है !

تاریخ  
پاکستان  
پاکستان

لیٹے رہے۔ مگر دھڑی چارپائی سے کوئی دھڑکی دھڑکی پر ہلک  
گئی اور انشاء کوہنے ہی سا تھقی نے اُسے کوئی چیز دے دی۔  
مگر دھڑی ایک قدم اور آگئے بڑھلا۔

کہ وہ دھاری ایک ہضم آور ہے۔ برہنہ۔  
 مولوی صاحب نے دیکھا کہ اُس کے دونوں ساقھینوں میں ایک  
 بیچم لہوہ دھسرا لپلا ہوا۔ اِن تینوں کوڑا کھینوں نے ہی بڑھایا تھا۔  
 اگر وہ دھاری دیر تک وہیں کھڑا رہا۔ وہ نہ آگے بڑھتا تھا نہ  
 پیچھے ہٹتا تھا۔ بہت کی طرح خیر طاعت تھا۔ اُم سے اس حالت میں  
 مولوی صاحب دیر تک نہ دیکھ سکے۔ بولے: ”بیٹا اگر دھاری، کیا

سوچا سوچا ہو جاؤ گے کہوں نہیں چڑھے چاہا

مگر وہ ساری کو دبا دے گا۔ بولے۔ ”بیٹا، آج تیرے کیوں مولوی صاحب کا گھر پر پہنچ گئے۔“

نہیں بہ تحقیق جو کرنا ہی مقصود ہے کہ لوگوں میں تحقیق رد کو دلچسپی  
بھی آہوں تو اللہ تعالیٰ دہنے میں بھی جگہ نہ دے! اے محمد اور پیلا! تم لوگ  
اجنی دھرم کیوں کھڑے ہو؟ آگے آگے بٹھا اور گر دھار کی مدد کرو۔  
گر دھار کی اور اس کے دوقوں ساتھی سن کھڑے تھے۔ گر دھار کی

سوچتا تھا کہ دھرتی کھٹ جائے تو وہ اس میں سما جائے، یا آسمان  
کھٹ پڑے تو وہ اس کے نیچے دب جائے، لمبے راس، اس کے کیا  
کنا یا پوتے برس کے پیار بھرے اپنے مولیٰ صاحب کا برا کرنے  
کی بات سوچنے سے پہلے وہ سرگرمیوں نہیں کیا، اس کے بھتیجے بچوں  
کے محو میں بھی اس جوشے کے منہ سے پیدار کی بولی اترنے لگی  
تھی۔ لمبے، وہ کیسا بچہ ہو کیسا پائی ہو!











نہا دیندہ میں نہرہ دھلی گہا اور روبا ! آرمیل سہ ۱۸۷

روبا جب کي ميں سرکاراں دہناروں ميں سوبا ساہو آپنا ديشا  
پوراکا پھنلے والے ماہيوں کے ساہ جو بے پورواہي کا سہو  
دھلا ہ ہا دھلا. آپ آپنا کورہ ميں کام باہر ريشانہ اور  
رہسوارہ کے نہروں کرا سکتا.

سرکاراں دہناروں ميں دس کيسم کو لٹ اور شہر ميں دوسري  
تارہ کا لٹ وال رہي ہ. دتو والے اور ڈکسي (ماندار والے) تو  
سويہ ساہ. گاريہ لاگوں کا بامبا ہا وہ وہ لیت ہ. ہک باہار  
آپنا جو کسولواہا ميں رہتا ہا. دس ميں ملتا ہ ک ليہ  
ڈکسي والوں سے پوچھا کي ہا کناٹ سرکاس سے جاتے کا. کيا کراہا  
لگوں تو کورہ ۲۴) رپہ سے کم ہر جاتے کو تيار نہ ہا. اور  
دتو والے ۴ اور ۷ رپہ کی بات کرتے لگوں. آہار کورہ پوچھ کي ہس  
ميں باہا. کيوں نہ سکرکيا ہا ہا تو دسکا جواہر ہا ہ. کي پھلے  
تو ہس ہر جواہر دھلا ميں جاتے نہروں اور دھلا ميں ہک جواہر  
سے دوسري جواہر جاتے کے ليہ کيتا کاسلا کاٹنا پھلا ہ  
ہا تو سبکو بھرا ماہم ہ ہا. اور نہرہ دھلا کے راستے !  
وہ سے تو سر بکراتے لگاتا ہ !

آپنا لال ميں ميں يہي دھلا ہ. دھلا کرہانا ہا تو جہ  
کھانا پھلے ہ. کيوں کي آپنا لال کو ہا کے کام کرتے والوں  
نہ ہک ڈکسال (پسا بناتے کا کارخانہ) بنا رہا ہ. آہار  
وہ ہک سورا کا ہر نہروں تو آلا کا ہر تو بھر ہا  
دھنا باہيہ

آپنا کے ہا ہا بنے لوتو سے ميلنا تو ہسا مھلا  
ہا ہا ہ. آہے آہ ميں کيا کيوں سے ميلنا. پھلے ہا ہا

سرکاراں دھناروں ميں اس قسم کی لٹ اور شہر ميں دوسري  
کی لٹ پل رہي ہ. دتو والے اور ڈکسي (ماندار والے) تو  
سويہ ساہ. گاريہ لاگوں کا بامبا ہا وہ وہ لیت ہ. ہک باہار  
آپنا جو کسولواہا ميں رہتا ہا. دس ميں ملتا ہ ک ليہ  
ڈکسي والوں سے پوچھا کي ہا کناٹ سرکاس سے جاتے کا. کيا کراہا  
لگوں تو کورہ ۲۴) رپہ سے کم ہر جاتے کو تيار نہ ہا. اور  
دتو والے ۴ اور ۷ رپہ کی بات کرتے لگوں. آہار کورہ پوچھ کي ہس  
ميں باہا. کيوں نہ سکرکيا ہا ہا تو دسکا جواہر ہا ہ. کي پھلے  
تو ہس ہر جواہر دھلا ميں جاتے نہروں اور دھلا ميں ہک جواہر  
سے دوسري جواہر جاتے کے ليہ کيتا کاسلا کاٹنا پھلا ہ  
ہا تو سبکو بھرا ماہم ہ ہا. اور نہرہ دھلا کے راستے !  
وہ سے تو سر بکراتے لگاتا ہ !

آپنا لال ميں ميں يہي دھلا ہ. دھلا کرہانا ہا تو جہ  
کھانا پھلے ہ. کيوں کي آپنا لال کو ہا کے کام کرتے والوں  
نہ ہک ڈکسال (پسا بناتے کا کارخانہ) بنا رہا ہ. آہار  
وہ ہک سورا کا ہر نہروں تو آلا کا ہر تو بھر ہا  
دھنا باہيہ



نما دیند میں نہرے دھلی گایا پور روپا ! آسٹل سدر 'ہند

پرس کے کھیری بے آسٹل پورلیس کے کھیری ہں ! دین رات پور آسٹل  
میں پھر آسٹل ہں بے آسٹل پورلیس کے کھیری ہں ! دین رات پور آسٹل

نہرے دھلی کے رات کے بھر بھرے بھرے بھرے بھرے بھرے  
توین یا پور آسٹل رہتے ہں پور پورلیس کے کھیری ہں ! دین رات پور آسٹل  
پورلیس کے کھیری ہں پور پورلیس کے کھیری ہں ! دین رات پور آسٹل

ہند سب باتوں کے کاتن میں جیتنے دین نہرے دھلی میں رہا !  
میں دین پور ن یا جب میں ن راتا ہوں ! ہاں سکتا ہوں ! ک ہسکتا  
تھ میں گاوا جی کا پور پورلیس کے کھیری ہں ! دین رات پور آسٹل  
میں پھر آسٹل ہں بے آسٹل پورلیس کے کھیری ہں ! دین رات پور آسٹل

ہند سب باتوں کے کاتن میں جیتنے دین نہرے دھلی میں رہا !  
میں دین پور ن یا جب میں ن راتا ہوں ! ہاں سکتا ہوں ! ک ہسکتا  
تھ میں گاوا جی کا پور پورلیس کے کھیری ہں ! دین رات پور آسٹل  
میں پھر آسٹل ہں بے آسٹل پورلیس کے کھیری ہں ! دین رات پور آسٹل

نہرے دھلی کے رات کے بھر بھرے بھرے بھرے بھرے بھرے

توین یا پور آسٹل رہتے ہں پور پورلیس کے کھیری ہں ! دین رات پور آسٹل

پورلیس کے کھیری ہں پور پورلیس کے کھیری ہں ! دین رات پور آسٹل

ہند سب باتوں کے کاتن میں جیتنے دین نہرے دھلی میں رہا !  
میں دین پور ن یا جب میں ن راتا ہوں ! ہاں سکتا ہوں ! ک ہسکتا  
تھ میں گاوا جی کا پور پورلیس کے کھیری ہں ! دین رات پور آسٹل  
میں پھر آسٹل ہں بے آسٹل پورلیس کے کھیری ہں ! دین رات پور آسٹل

ہند سب باتوں کے کاتن میں جیتنے دین نہرے دھلی میں رہا !  
میں دین پور ن یا جب میں ن راتا ہوں ! ہاں سکتا ہوں ! ک ہسکتا  
تھ میں گاوا جی کا پور پورلیس کے کھیری ہں ! دین رات پور آسٹل  
میں پھر آسٹل ہں بے آسٹل پورلیس کے کھیری ہں ! دین رات پور آسٹل



نया हिन्द میں نہई दिलی गया और रोया ! 'अप्रैल सन्' ४८  
 आया. क्यों कि अगर आया होता तो सब से पहले तो हकूमत  
 चलाने वालों के दिल ही बदल जाते. मगर दिल तो अब तक पहले  
 की तरह अगर मुर्दा नहीं तो बिलकुल सड़े हुए तो है ही.

आखिर में प्रभु मुझे नई दिल्ली से हमेशा दूरही रखिये !' ऐसी  
 मेरी दिली दुआ है. यह कह कर मैं वहाँ से अपने छोटे से गांव को  
 फिर वापस चला आया.

## पढ़ने वालों से

( ४४ )  
 धर कई महीने से 'नया हिन्द' वक़्त पर नहीं निकल रहा है  
 और इससे 'नया हिन्द' के प्रेमियों को 'नया हिन्द' के इत्तफ़ार में  
 बड़ी तकलीफ़ होता है. हम 'नयाहिन्द' के प्रेमियों को  
 इसका कारन बतला देना चाहते हैं. आजकल बाज़ार में क़ानून  
 और प्रेसों में काम करने वालों की बड़ी कमी हो गई है. आम तौर  
 पर प्रेस के मज़दूर मामूली माँगों के लिये हड़ताल का सहारा ले  
 लेते हैं और इससे काम का इन्तज़ाम बहुत गड़बड़ हो जाता है.  
 यह कठिनाई उसी प्रेस में नहीं है, जहाँ 'नया हिन्द' छपता है बल्कि  
 इलाहाबाद के करीब करीब सभी प्रेसों का यही हाल है. हम जतन  
 कर रहे हैं कि 'नयाहिन्द' को फिर वक़्त पर निकालने लगे पर  
 जब तक हम सफल न हों सकें, तब तक हम 'नया हिन्द' के प्रेमियों  
 से माफ़ी चाहते हैं.

मेनेजर

نیاہند میں نئی دلی گیا اور رویا ! اپریل سنہ  
 آیا۔ کیوں کہ اگر آیا ہوتا تو سب سے پہلے تو حکومت چلانے  
 والوں کے دل ہی بدل جاتے۔ مگر دل تو اب تک پہلے کی طرح  
 اگر مڑدہ نہیں تو بالکل سڑے ہوئے تو ہیں ہی۔  
 آخر میں یہ کچھ بچے نئی دلی سے ہمیشہ دور ہی رکھیں !  
 ایسی میری دلی دعا ہے کہ کہہ میں وہاں سے اپنے چھوٹے  
 سے کافی کو پھر واپس چلا آؤں !

## بڑھنے والوں سے

اگر کسی شخص نے نیاہند وقت پر نہیں نکل سارا اور اس  
 سے نیاہند کے پرمیوں کو نیاہند سے انتظار میں بڑی تکلیف  
 ہوتی ہے۔ ہم نیاہند کے پرمیوں کو اس کا کارن بتا دینا چاہتے  
 ہیں۔ آج کل بازار میں کاغذ اور پریسوں میں کمی کرنے والوں کی  
 بڑی کمی ہوئی ہے۔ خاص طور پر پریسوں کے مزدور معمولی ماکھوں کے لئے  
 پرتال کا سامان لے لیتے ہیں اور اس سے کام کا انتظام بہت  
 گڑبڑ ہو جاتا ہے۔ یہ کھٹائی آئی پریس میں نہیں آتی، پہلے نیاہند  
 چھپتا ہے بلکہ اگر ماہ کے قریب قریب بھی پریسوں کو یہی حال ہے  
 ہم صحت کر رہے ہیں کہ نیاہند دیکھو وقت بد نکالنے لگیں ہر  
 جب تک ہم سچیل نہ ہو سکیں۔ تب تک ہم نیاہند کے پرمیوں  
 سے معافی چاہتے ہیں۔

منیجر



五

(جہاں عبدالحکیم: اصدادی)

رہائی ہندو سیم (ہندو) کا مذہبی بابا یا پیر پتھان کال ہا ایک دل، گھانا اور دل شہر شک ہو۔ گھانا اور پیکھک کے لئے۔ گاندھی ایک مہرخی ہو۔ گاندھی ایک عنوان ہو، ہر قلم اور ہر زبان کے لئے۔

ہر شاعر اور ہر کوی اور ہر لکھنوالہ ہر سلاؤنٹ، ہر پیر  
اور ہر ساحلہ زیادہ سے زیادہ پیر جلا کر ملا ہے۔ اس آئینک  
شد کے گہے گہے سندس، اور اویجے اوچے آد شعل ۷۔

کوئی شریک اور مشبہ نہیں کہ دلی گلن اور ترقیب کے ساتھ تمام سنیوں کو اور یہ جھانکوں نے اس مسترا اور دوستی سے دوستی، اس ایتنا اور عید کے محرم کی شہرت بھری موت پر کچھ بھرے لکھے۔ کانے کانے جن پر بار بار سے اور انداز کے

(۲۵)

ابن ابی بوکرؓ سے  
مباح کا ذیبحی کی اجازت موت پر نہ صرف ہندستان بلکہ  
ساری دنیا میں اتم مٹایا گیا۔ ہندستان کے گورنر جنرل  
اؤنٹ بیٹن نے بھی کہا اور ٹھیک کہا "۳۰ جنوری ساری  
دنیا کے لئے ماحول کا دن تھا۔"

اُس دن مہاشا کا ندھی کی موت پر ڈی ریڈیو اُستاد جیسا  
چلایا اور رستا رو یا پٹا ہوا کہ اُس کی کھڑائی ہوئی اور کھڑائی  
ہوئی کہ وائز میں دل ملا دینے والا اتر کھڑا۔ اُس سے کچھ بھرے  
سندیش میں درود کھلا، ترپ کھی، چمک کھی کہ کدھی ریڈیو نے اپنی



نیا دھند

سب سے اول

ایک سال

ساری دھند میں کسی ایک انسان پر اتنا لمبا طوفان بھی نہ ہوا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ پر دھندلنے والی لہروں نے اتنا دھوکا نہیں سنبھالا، دنیا کے پردے پردے اور چھپتے چھپتے نہ کھیلایا ہوگا، جن کی کڑا تار کھانک دوڑ سے ساری دنیا میں کھلبلی مچ گئی اور کڑا تار (سرشتی) کا سلا ماحول (والی منڈلی) میں لٹک ہوئی۔

دنیا کے سارے جھنڈے ایک ننگے اور بالکل انسان پر اس سے پہلے بھی نہ جھک پڑے ہوں گے۔

سامراج کے سب سے بھاری دشمن یہ خود سامراج شاہی نے شاہی سوادے میں جا کر جھجک بھی اپنے آئینہ نہ بہانے ہوں گے۔ اور جتنا کے دیوار میں حاضر ہو کر شاہشاہیت نے شاہی مجرم کی سیل (میں خراج عقیدت (خود بخود) نہ پیش کیا ہوگا۔

دیکھو! لیکن اس کے ماتم پر یعنی اپنی جیت پر نہ مانتا کی آتما اندھی اندھ ہنس رہی تھی، وہی ہنس کھڑا تھا جس کے سن کھ یہ سارے کے سارے عقیدت کے پھول نے کھڑے تھے۔ ادب کے ساتھ لیکن وہ ٹپٹ ٹپٹا۔ ایسا ٹپٹ جیسے اس نے اس روز ٹپٹ کا برت کر دیکھا تھا۔ جی تو وہ کچھ نہیں بول رہا تھا۔ اس کی بیٹا پر بے شمار مجسمے تھے۔ اس کی آنکھیں پر پڑی سے پڑی مستی ہو رہی تھی اور اس کی آنکھیں پر وہاں پر کہاں تک نگاہ ڈالو انسانوں کا اتنا ہندو تھا کہ اس نے جان دے دی پر ایسا کا کا کر کے رام اور شادیت کا جابجائی کر رہا۔ ۵۵

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

پہلے کمری نہ مڑک پڑے ہوں گے۔

سامراج کے سب سے بھاری دشمن یہ خود سامراج شاہی نے شاہی سوادے میں جا کر جھجک بھی اپنے آئینہ نہ بہانے ہوں گے۔ اور جتنا کے دیوار میں حاضر ہو کر شاہشاہیت نے شاہی مجرم کی سیل (میں خراج عقیدت (خود بخود) نہ پیش کیا ہوگا۔

دیکھو! لیکن اس کے ماتم پر یعنی اپنی جیت پر نہ مانتا کی آتما اندھی اندھ ہنس رہی تھی، وہی ہنس کھڑا تھا جس کے سن کھ یہ سارے کے سارے عقیدت کے پھول نے کھڑے تھے۔ ادب کے ساتھ لیکن وہ ٹپٹ ٹپٹا۔ ایسا ٹپٹ جیسے اس نے اس روز ٹپٹ کا برت کر دیکھا تھا۔ جی تو وہ کچھ نہیں بول رہا تھا۔ اس کی بیٹا پر بے شمار مجسمے تھے۔ اس کی آنکھیں پر پڑی سے پڑی مستی ہو رہی تھی اور اس کی آنکھیں پر وہاں پر کہاں تک نگاہ ڈالو انسانوں کا اتنا ہندو تھا کہ اس نے جان دے دی پر ایسا کا کا کر کے رام اور شادیت کا جابجائی کر رہا۔ ۵۵







گائے ! ہمارے ہاتھ کا بھڑا سب سے بڑا اور بڑا ہاتھ ! جس کی موت پر دیش پریش ہو کر ملک سے ایک رنگ کی زبانوں میں اور نئے خیالوں میں پیغام آئے گی۔ سب سے بڑا اور بڑا ہاتھ ! جس کی موت پر دیش پریش ہو کر ملک سے ایک رنگ کی زبانوں میں اور نئے خیالوں میں پیغام آئے گی۔ سب سے بڑا اور بڑا ہاتھ ! جس کی موت پر دیش پریش ہو کر ملک سے ایک رنگ کی زبانوں میں اور نئے خیالوں میں پیغام آئے گی۔

( ۱۰ )

کسی نے سب سے بڑا اور بڑا ہاتھ ! جس کی موت پر دیش پریش ہو کر ملک سے ایک رنگ کی زبانوں میں اور نئے خیالوں میں پیغام آئے گی۔ سب سے بڑا اور بڑا ہاتھ ! جس کی موت پر دیش پریش ہو کر ملک سے ایک رنگ کی زبانوں میں اور نئے خیالوں میں پیغام آئے گی۔ سب سے بڑا اور بڑا ہاتھ ! جس کی موت پر دیش پریش ہو کر ملک سے ایک رنگ کی زبانوں میں اور نئے خیالوں میں پیغام آئے گی۔

نیا ہند  
سب سے بڑا اور بڑا ہاتھ ! جس کی موت پر دیش پریش ہو کر ملک سے ایک رنگ کی زبانوں میں اور نئے خیالوں میں پیغام آئے گی۔ سب سے بڑا اور بڑا ہاتھ ! جس کی موت پر دیش پریش ہو کر ملک سے ایک رنگ کی زبانوں میں اور نئے خیالوں میں پیغام آئے گی۔







نیا ہند

سب سے الگ

آپنا ہند

حضرت کی ہر اور اپنی مقیم اور اپنے کلچر کی حفاظت کی ہو۔ یہی سبب تھا کہ وہ ہر دھرم اور تہذیب سے رشتہ رکھے۔ یہی سبب ہے کہ اب ہر دھرم ان کی عزت اور ان کے اصول کی حفاظت کر رہا ہے۔ ہر گروہ وہاں سے کھولے اور اس کی پسند کے بموجب گائے پیدائے۔ اپنے دروازے کھولے اور اس کی پسند کے بموجب گائے اپنی اپنی دعا اور پراختیا میں اس کی آستیا کو شاخوں کا ٹکڑا بھیجا۔ خرم کہ مندر مند اور مسجد مسجد اس کا بنوایا گیا۔ جب جگہ اور جریح جریح اس کا جریح پھیلا۔ وہ جوں کہ سب دھرموں کی عزت کرنے والا تھا اور سب قوموں کا بھلا چاہنے والا۔ اس نے دنیا کے سب دھرموں اور سب قوموں نے اس کی عزت کی یعنی قوم کے مفاد کو آدر دیا۔ اس نے یہ کہنا شروع کیا کہ وہ جس طرح قوموں کا سنگم تھا دھرموں کا بھی سنگم تھا۔ وہ جو کچھ بھی تھا میں نے مجھے اس کی جو افادہ سب سے زیادہ بھلائی اور میرے دل کو لگی وہ یہ ہے کہ وہ انسانیت کا خادم تھا۔ اس لئے میں اس انسانیت کے سیلوں کی سیوا میں اپنا ہر ایک اندر اندر پیش کرتا ہوں۔ غرض حال ہی کے طور پر اہل اپنے ذمے ایک سیوا سمجھ کر۔ لیکن سب سے الگ۔

آزادی یا کہ جو چیز سب سے بھاری اور قیمتی قوم نے کھوئی وہ مہاتما کی جیستی تھی اور سب سے بڑا نقصان جو قوم نے اٹھایا وہ وہی گمراہی تھا جس کا جوہر اب نکلا۔

گاندھی نامی موتی کو کھوکھلا کر گندھ نے آزادی پائی تو

نیا ہند سب سے الگ آپنا ہند

ہر جات کو ہے اور اپنی تہذیب اور اپنے کلچر کی ہیکھا جت کی ہے۔ یہی سبب تھا کہ ہر دھرم اور تہذیب کے رشتہ رکھے۔ یہی سبب ہے کہ اب ہر دھرم ان کی عزت اور ان کے اصول کی حفاظت کر رہا ہے۔ ہر گروہ وہاں سے کھولے اور اس کی پسند کے بموجب گائے پیدائے۔ اپنے دروازے کھولے اور اس کی پسند کے بموجب گائے اپنی اپنی دعا اور پراختیا میں اس کی آستیا کو شاخوں کا ٹکڑا بھیجا۔ خرم کہ مندر مند اور مسجد مسجد اس کا بنوایا گیا۔ جب جگہ اور جریح جریح اس کا جریح پھیلا۔ وہ جوں کہ سب دھرموں کی عزت کرنے والا تھا اور سب قوموں کا بھلا چاہنے والا۔ اس نے دنیا کے سب دھرموں اور سب قوموں نے اس کی عزت کی یعنی قوم کے مفاد کو آدر دیا۔ اس نے یہ کہنا شروع کیا کہ وہ جس طرح قوموں کا سنگم تھا دھرموں کا بھی سنگم تھا۔ وہ جو کچھ بھی تھا میں نے مجھے اس کی جو افادہ سب سے زیادہ بھلائی اور میرے دل کو لگی وہ یہ ہے کہ وہ انسانیت کا خادم تھا۔ اس لئے میں اس انسانیت کے سیلوں کی سیوا میں اپنا ہر ایک اندر اندر پیش کرتا ہوں۔ غرض حال ہی کے طور پر اہل اپنے ذمے ایک سیوا سمجھ کر۔ لیکن سب سے الگ۔

آپنا ہند سب سے الگ آپنا ہند

ہر جات کو ہے اور اپنی تہذیب اور اپنے کلچر کی ہیکھا جت کی ہے۔ یہی سبب تھا کہ ہر دھرم اور تہذیب کے رشتہ رکھے۔ یہی سبب ہے کہ اب ہر دھرم ان کی عزت اور ان کے اصول کی حفاظت کر رہا ہے۔ ہر گروہ وہاں سے کھولے اور اس کی پسند کے بموجب گائے پیدائے۔ اپنے دروازے کھولے اور اس کی پسند کے بموجب گائے اپنی اپنی دعا اور پراختیا میں اس کی آستیا کو شاخوں کا ٹکڑا بھیجا۔ خرم کہ مندر مند اور مسجد مسجد اس کا بنوایا گیا۔ جب جگہ اور جریح جریح اس کا جریح پھیلا۔ وہ جوں کہ سب دھرموں کی عزت کرنے والا تھا اور سب قوموں کا بھلا چاہنے والا۔ اس نے دنیا کے سب دھرموں اور سب قوموں نے اس کی عزت کی یعنی قوم کے مفاد کو آدر دیا۔ اس نے یہ کہنا شروع کیا کہ وہ جس طرح قوموں کا سنگم تھا دھرموں کا بھی سنگم تھا۔ وہ جو کچھ بھی تھا میں نے مجھے اس کی جو افادہ سب سے زیادہ بھلائی اور میرے دل کو لگی وہ یہ ہے کہ وہ انسانیت کا خادم تھا۔ اس لئے میں اس انسانیت کے سیلوں کی سیوا میں اپنا ہر ایک اندر اندر پیش کرتا ہوں۔ غرض حال ہی کے طور پر اہل اپنے ذمے ایک سیوا سمجھ کر۔ لیکن سب سے الگ۔

آپنا ہند سب سے الگ آپنا ہند

ہر جات کو ہے اور اپنی تہذیب اور اپنے کلچر کی ہیکھا جت کی ہے۔ یہی سبب تھا کہ ہر دھرم اور تہذیب کے رشتہ رکھے۔ یہی سبب ہے کہ اب ہر دھرم ان کی عزت اور ان کے اصول کی حفاظت کر رہا ہے۔ ہر گروہ وہاں سے کھولے اور اس کی پسند کے بموجب گائے پیدائے۔ اپنے دروازے کھولے اور اس کی پسند کے بموجب گائے اپنی اپنی دعا اور پراختیا میں اس کی آستیا کو شاخوں کا ٹکڑا بھیجا۔ خرم کہ مندر مند اور مسجد مسجد اس کا بنوایا گیا۔ جب جگہ اور جریح جریح اس کا جریح پھیلا۔ وہ جوں کہ سب دھرموں کی عزت کرنے والا تھا اور سب قوموں کا بھلا چاہنے والا۔ اس نے دنیا کے سب دھرموں اور سب قوموں نے اس کی عزت کی یعنی قوم کے مفاد کو آدر دیا۔ اس نے یہ کہنا شروع کیا کہ وہ جس طرح قوموں کا سنگم تھا دھرموں کا بھی سنگم تھا۔ وہ جو کچھ بھی تھا میں نے مجھے اس کی جو افادہ سب سے زیادہ بھلائی اور میرے دل کو لگی وہ یہ ہے کہ وہ انسانیت کا خادم تھا۔ اس لئے میں اس انسانیت کے سیلوں کی سیوا میں اپنا ہر ایک اندر اندر پیش کرتا ہوں۔ غرض حال ہی کے طور پر اہل اپنے ذمے ایک سیوا سمجھ کر۔ لیکن سب سے الگ۔



**नया हिन्दू**

**सबसे ज़रूरी**

**अप्रैल सन् '४८**

इस क्षीमता पर वह बहुत भारी पड़ी—सारी आत्माही से वह एक मोती क्षीमता या और सारे भंडार पर वह एक दाना भारी था .

महात्मा गांधी चल बसे. ताज्जुब क्या ?

माहात्मा जी न रहें—अचरज कैसा ?

आखादा का फल था . पक गया . गिर गया . आखिर उसको गिरना ही था . कल नहीं आज . जब पक गया , तब गिर गया !

गांधी एक दूरदूर था, जा भारत भूमि में उगा, बढ़ा और परवान  
बढ़ा—जब फल फूल लाया तो मुकालिफ हवा का एक तंत्र  
न्योका आया जिसकी नजर में वह सफेद और दूदा दूरदूर न  
आया आकर यह कि उसको उड़ा डाला।

महात्मा गांधी ! रूढ़ीनियत ( आध्यात्मिकता ) का भगड़ा था जब वह गिरा है तो उसी आनन्दनिपा के सोरे भण्डे मुक पड़े थे, जैसे कोई अन्तर्लोक सन्तर्ध था . मालूम हुआ सब भण्डों से उसका ताण्डुल था और सब रंगों को उसका पैगाम था .

वर्किंग दाय, जब वह रुढ़ानियत का भंडा गिरा है तो हमने उसे दायार देखा।

गांधी ! अहिंसा का देवता था.

अहिंसा पर गोलों चली, अहिंसा ज़रूरी हुई. अहिंसा ने दम तोड़ा—गोया हिंसा की दुनिया से अहिंसा ने मुँह मोड़ा.

**राज्यव, राज्यव !**

इन्सान और हैवान के स्वन का रक्त अपने दो स्वन में लक्ष्यपथ.  
गांधी ! रहम और तरस की नाज़ुक भूरत था.

दिल उसका फूल जैसा हृदय उसका शीशे जैसा.

ایٹل سب سے الگ بنایا ہند

اِس قیمت پر وہ بہت بھاری پڑی۔ ساری آزادی سے وہ ایک موٹی قیمتی تحفہ اور سارے جینٹلمن پر وہ ایک دانہ بھاری تحفہ۔

ماتا کا مذہبی میل ہے۔ تجب کیا؟

ہاتھ جی نہ رہے۔ — امیر جی کہیں :

آزادی کا میل تھا۔ یک گنا جبر گیا۔ آخر اس کو گنا ہی تھا۔

میں آج: بیکار، تنہا، تنہا!

گاندھی ایک درخت تھا، جو بھارت بھومی میں اگا، پھا اور

پڑھا۔ جب محل پہنچا تو مخالف ہوا کا ایک تیز جھونکا

میں کی نظر میں وہ سفید اور بوڑھا درخت نہ بجایا آخر یہ کہ

کو آغا داد.

مذہب و مکتبہ

فان دنیا کے سارے جہد کے یہاں ہے کہ جسے علی اللہ

وہو: جو ہو

لیکن ہائے جب وہ اوجھنت کا گھنڈا کر اتر تو تم نے اسے داغدار دکھا۔

کلندی! اینسا لا دیوتا کھا

اہنسا پر گولی چلی، اہنسا زخمی ہوئی۔ اہنسا نے دم لٹا۔

پھنسا کی دنیا ہے اہنسا نے کھنہ مولا۔

عقرب، عقرب

انسان اور حیوان کے خون کا تشابہہ اپنے ہی خون میں گھلے ہوئے

کندنی: ایم ادا بریں از آن خود است.

١٠٠٠







نیا ہیند

سب سے پہلے

آپریل سن ۱۸۷۲

آپریل کا وہ بار تھا۔

دیکھتے ہیں جو ہلکا پھلکا ہنسنا یا مگر ہنسنا اور کچھ اور

کرتیوں میں وہ مگر بڑے بڑے ہوتے ہیں۔

وہی گائیڈ آگ، جو کھلے اور آگ کے نام سے پکارے جاتے ہیں،

وہی گائیڈ آگ، جو کھلے اور آگ کے نام سے پکارے جاتے ہیں،

سب سے پہلے، آگ میں وہ بڑے بڑے ہوتے ہیں۔

وہی گائیڈ آگ، جو کھلے اور آگ کے نام سے پکارے جاتے ہیں،

وہی گائیڈ آگ، جو کھلے اور آگ کے نام سے پکارے جاتے ہیں،

وہی گائیڈ آگ، جو کھلے اور آگ کے نام سے پکارے جاتے ہیں،

وہی گائیڈ آگ، جو کھلے اور آگ کے نام سے پکارے جاتے ہیں،

وہی گائیڈ آگ، جو کھلے اور آگ کے نام سے پکارے جاتے ہیں،

وہی گائیڈ آگ، جو کھلے اور آگ کے نام سے پکارے جاتے ہیں،

۲۵

آپریل کا وہ بار تھا۔

دیکھتے ہیں جو ہلکا پھلکا ہنسنا یا مگر ہنسنا اور کچھ اور

کرتیوں میں وہ مگر بڑے بڑے ہوتے ہیں۔

وہی گائیڈ آگ، جو کھلے اور آگ کے نام سے پکارے جاتے ہیں،

وہی گائیڈ آگ، جو کھلے اور آگ کے نام سے پکارے جاتے ہیں،

وہی گائیڈ آگ، جو کھلے اور آگ کے نام سے پکارے جاتے ہیں،

وہی گائیڈ آگ، جو کھلے اور آگ کے نام سے پکارے جاتے ہیں،

وہی گائیڈ آگ، جو کھلے اور آگ کے نام سے پکارے جاتے ہیں،

وہی گائیڈ آگ، جو کھلے اور آگ کے نام سے پکارے جاتے ہیں،

وہی گائیڈ آگ، جو کھلے اور آگ کے نام سے پکارے جاتے ہیں،

وہی گائیڈ آگ، جو کھلے اور آگ کے نام سے پکارے جاتے ہیں،

وہی گائیڈ آگ، جو کھلے اور آگ کے نام سے پکارے جاتے ہیں،



نیا ہند

سب سے اگلی

نیا ہند

گاندھی مہاتما ایک ڈھانچہ تھا، انسان پہ لیں گا۔

گاندھی نامی ناری صورت ایت سی کالی کالی کی اور بھارت

کی غلام خاک کی۔ ان پہ لیں میں کس بلا کی جان تھی اور کیا ہو

تھا؟

لیکن آج نہ وہ بچیاں ہیں نہ وہ جان، پر وہ ہر

ہو جو جیون کی مٹی سے تپتا کر کھڑے ہوئے۔ اس کی

مٹی خالی ماکہ نہ تھی اور نہ خالی خاک تھی۔ اگر اس کی

مٹی قدر قیمت جائے تو اکسیر ہو اکسیر ہو۔ کیسا ہو کیسا آئے

اس کیسے؟ انہ سے سارا ہندوستان سونے کی کان بن گئی

ہو اور اس کے اخلاقی ریشے (جو اگر سے وحشی انسان

سبھیہ انسان بن گئے ہو۔)

نیا ہند

سب سے اگلی

نیا ہند

گاندھی مہاتما ایک ڈھانچہ تھا، انسان پہ لیں گا۔

گاندھی نامی ناری صورت ایت سی کالی کالی کی اور بھارت

کی غلام خاک کی۔ ان ہڈیوں میں کس بلیا کی جان تھی اور کیا ہو

تھا؟

لیکن آج نہ وہ بچیاں ہیں نہ وہ جان، پر وہ ہر

ہو جو جیون کی مٹی سے تپتا کر کھڑے ہوئے۔ اس کی

مٹی خالی ماکہ نہ تھی اور نہ خالی خاک تھی۔ اگر اس کی

مٹی قدر قیمت جائے تو اکسیر ہو اکسیر ہو۔ کیسا ہو کیسا آئے

اس کیسے؟ انہ سے سارا ہندوستان سونے کی کان بن گئی

ہو اور اس کے اخلاقی ریشے (جو اگر سے وحشی انسان

سبھیہ انسان بن گئے ہو۔)

(

وہ ہر ہندوستان سبھیہ ہندوستان بن سکتا ہے۔

)







नया हिन्दू हिन्दू-मुसलिम एकता का पैग़म्बर आपलै मनः ४८

रहनुमा मानते हैं. पन्द्रहवीं सदी के हिन्दू मुसलिम एकता के पैगम्बर गुरु नानक से भी उपादा महारमा गान्धी हिन्दू, सिख, मुसलमान वगैरा सभी फ़िरकों के रहनुमा माने जाते हैं. और हिन्दुस्तान के कम तादाद मुसलमान और पाकिस्तान के हिन्दू तो उनको अपना प्यारा रहेनुमा ही नहीं बल्कि अपना प्यार करने वाला और हिकायत करने वाला भा समझते थे. जिस तरह कबीर साहब के मुर्दा शरीर का हिन्दुओं ने जलाया था और उनकी हड्डियों के बारे में कहा जाता है कि बह गुलाब का फूल बन गई थी और उन फूलों का मुसलमानों ने अपने ढंग से दूध किया था उसी तरह महारमा गान्धी के पवित्र फूलों का त्रिबेनी और हिन्दू की दूसरी नदियों में बहाया गया और मुसलमानों ने उनकी राख को जामा मसजिद के सामने दफन किया और वहाँ एक शानदार मकबरा बनाने वाले हैं. महारमा गान्धी ऐसे नाबुक और कठिन जमाने में पैदा हुए जिसके कारन उनको कबीर साहब और गुरु नानक दोनों से उपादा विरोध करने वालों का सामना करना पड़ा और दोनों से उपादा तर्कीक भोगनी पड़ी. इसी लिये उनका सन्देश भी सारे इन्सानों के लिये—जात, रंग और नस्ल—किसी का लिहाज किये बिना सबके लिये एक सा है. उन्होंने हिन्दुस्तान और पाकिस्तान के तमाम बसने वालों को हिदायत की है कि आपस में हर हाल में सुलह और शान्ति कायम रखें और ताबारी बकलबर को तरक्की के कामों में लगे रहकर अपने भाइयों को मारने और उनका नाश करने से बचें, नहीं तो अपनी बरबारी भीखी दे रहे गुलाबों और बड़ी मुशकिलों के बाद जा आजादी भिखी दे

نیاہند ہندو مسلم ایٹا کا پیچیدہ

دہنیا مانتے ہیں۔ ہندو صوبوں صدی کے ہندو مسلم ایکٹا کے نتیجہ  
مگر و نامک سے بھی زیادہ، ہما تھا گا مذہبی ہندو، لکھو، مسلمان  
دھرم بھی فرقوں کے دہنیا ماننے جاتے ہیں۔ اور ہندوستان کے  
کم حدود مسلمان اور پاکستان کے ہندو تو ان کو ایسا بیٹا یا بیٹیا  
ای نہیں بلکہ ایسا اہل ان کرنے والا اور حفاظت کرنے والا بھی  
سمجھتے تھے۔ جس طرح شیر صاحب کے مرنے شہر پہ کو ہندوؤں  
نے جلایا تھا اور ان کی پتیوں کے بارے میں کہا جاتا ہو کہ وہ  
گلاب کا پھول بن گئی تھیں اور ان پھولوں کو مسلمانوں نے  
اپنے ڈھنک سے دفن کیا تھا اسی طرح ہما تھا گا مذہبی کے لئے  
پھولوں کو قرینہ اور ہند کی دوسری نندوں میں ہمایا گیا اور مسلمانوں  
نے ان کی راکھ کو جامع مسجد کے سامنے دفن کیا اور وہاں ایک  
شائدار مقبرہ بنانے والے ہیں۔ ہما تھا گا مذہبی ایسے نازک اور  
کھٹن زمانے میں پیدا ہوئے جس کے کارن ان کو شیعہ صاحب  
اور گردناتک دونوں سے زیادہ توجہ دیکھ کر کے والہ کا سنا شیعہ پر پھیر  
دونوں سے زیادہ تکلیف بھگنی پڑی۔ اسی لئے ان کا سنی  
بھی سارے انسانوں کے لئے — جانگ اور نسل — کسی کا  
ملاحظہ بننا سب کے لئے ایک سا ہو۔ انھوں نے ہندوستان اور  
پاکستان کے تمام لئے والوں کو ہدایت کی ہو کہ آپس میں ہر حال  
میں صلح اور شائخ قایم رکھیں اور تعمیر و تعمیراتی ترقی کے کاموں  
میں ملے رہ کر اپنے بھائیوں کو مارنے اور ان کا نشان کرنے سے بچیں،  
نہیں تو اپنی بربادی خود بلائیں گے اور بڑی مشکلوں کے بعد کھڑا زادی ملے گا



نیا پسند ہندو مسلم ایکٹ کا پیغمبر انڈین سٹیل

اس کو بہت جلد کھود دیں گے۔ ان کا سندیش اس بڑے عظیم کے ساتھ  
باسمیتوں کے لئے جو بلکہ سادہ دنیا کے لوگوں کے نام کی یہ سندیش  
اس شاعری پسند اور فرقہ وارانہ ایکٹ کی طرف رہنمائی کرتا ہے جس  
کے ذریعے انھوں نے آزادی کے ہندوستان کو دہشتیوں کی غلامی اور  
سامراجی لوٹ کھسوٹ سے آزادی کے ہندوستان کو دہشتیوں کی غلامی اور  
لاکھوں آدمیوں نے مسخ کیا مذہبی کو شرمناک بنی جھنڈ کی ہو

اور طرح طرح کی ان کی یادگار قائم کرنا چاہی ہے۔ کچھ لوگوں نے  
حضرت عیسیٰ سے ان کا مقابلہ کیا جو اور دوسروں نے ان کو شرمندہ  
کا دوجہ دیا ہے۔ اس یہ محسوس کرنا ہوا کہ مسخ کا مذہبی کی زندگی  
کے لئے کاٹنا ہے۔ اور ان کی موت دیوتاؤں کی سی ضرور تھی۔  
بجہرہ پولاد و شمس جو کہ انسانیت کی جو سیدائش انھوں نے نہ

ہیں اور سچائی و امنیہ کے لئے انھوں نے جو تیاگ اور جو  
قربانیاں کی ہیں وہ ان پر کسی بھی اعتراض کرنے والے پر یہ  
نابینہ کرنے کے لئے کافی ہیں کہ مسخ کا مذہبی ایک سچے شہید تھے  
اور ایک سچے شہید ہی کی طرح ان کے خون سے ایک مشن پیدا  
ہوگا جس کا مقصد ہوگا۔ ”ہندو پاکستان میں کم تعداد والوں  
کی حفاظت ہو اور ہندو، مسلمان اور دوسرے فرقوں میں آپس  
میں بھائی بھائی کے سبندھ پیدا ہوں۔“

یہ ایک بڑائی کمات ہو کر شہید کا خون مشن کا سچ ہوتا ہے۔  
میرے وطن میں موجود حالات میں بھی یہ بات اسی ہی سچی ثابت  
ہوئی جتنی کہ کھیلے زمانے کی دوسری حالتوں میں ہوئی ہے۔

نیا ہندو ہیندو-موسلم ایکٹ کا پیغامبر انڈین سٹیل  
اسکو बहुत जल्द खोदेंगे . उनका स्मृदेश इस बड़े द्वाप के सारे  
वासियों के लिये है बल्कि सारे दुनिया के लोगों के नाम है . यह  
सन्देश उस शान्ति, अहिंसा और किरकावाराणा एकता की तरफ  
रहनुमाई करता है जिसके जरिये उन्होंने आखिरकार हिन्दुस्तान  
को विदेशियों की गुलामी और साम्राज्य लुट खसोट से बचाने में  
कामयाबी हासिल की है .

लार्डो आदमियों ने महारमा गान्धी को श्रद्धांजलि भेंट की है  
और तरह तरह की उनको यादगार स्थापन करता चाहें है . कुछ  
लोगों ने हजरत ईसा से उनका मुकाबला किया है और दूसरों ने  
उनको शहद का दरजा दिया है . मैं यह महसूस करता हूँ कि  
महात्मा गान्धी की चिन्तनी . उनके कारनामों और उनकी मौत  
देवात्यों का सी जलूर थी . मुझको पूरा विश्वास है कि इन्सानियत  
का जो सेवार्थ उन्होंने की है और सचवाई व अहिंसा के लिये  
उन्होंने जो त्याग और जो कुरबानियाँ की हैं वह उन पर किसी  
भी एतराज करने वाला पर यह साबित करने के लिये काफी है  
कि महात्मा गान्धी एक सच्चे शहीद थे और एक सच्चे शहीद ही  
की तरह उनके खून से एक मिशन पैदा होगा जिसका मकसद  
होगा—”हिन्दू व पाकिस्तान में कम तनाद वालों की हिफाजत हो  
और हिन्दू , मुसलमान और दूसर क्रिकों में आपस में भाई भाई  
के से सम्बन्ध पैदा हो .

यह एक पुरानी कहावत है कि ”शहीद का खून मिशन का  
बीज बोता है . और मेरे बिचार में मौजूदा हालात में भी यह बात  
जल्दी ही सचवाई साबित होगी जितनी कि थिखले जमाने की दूसरी  
हालातों में हुई है .



## کچھ کہنا ہیں

بیویوں کے پہلو — گھسنے والے شری ارت لڑکے صفحہ ۱۸۶  
فیت دو روپے، انحصار ٹاگری و پیر — ہندوستانی پبلشنگ  
اؤس، الد آباد۔

یہ کتاب شری ارت لڑکے کی تیلپیں کس پہلو کا ایک

چھوٹا سا پتھر ہے۔ "پروفیسر صاحب اور "شریف" کہانیاں یہی

ہیں۔ "پتی پتی" اور پھیکا کا غم "دونوں کہانیاں عاشقانہ

مستوفانہ ہیکم کے دنیادہی قصوں کی طرح ہیں جن کا احساس

چھوٹا اور گندہ ہے۔ "مردانہ" "وہ راہ نہیں" اور "ہیکم =

انگوٹی + ایرنٹ" کہانیوں میں بھی وہی گندہ ہیکم کہتا ہے۔

مرد و ستھر "میں لیکھک نے کبھی واسے کو اپنی اود سے گالی

دینے ہوئے لکھا ہے۔ "چوٹھے نے اس حرام خود سے کتنا ہی لکھا

ایک گز وہ بھی رکھ دے، پیر سسار نہ مانا، بھگوان جی

ہی پڑھے "یہ عجیب نہیں ہے۔ ہر کچھ بھی کہتا ہے، کہانی کے پتوں

سے ہی کہلاتا زیادہ محکم لکھا ہے کہیں کہ اس کا سمبندھ صرف

انہیں سے ہوتا ہے نہ کہ کہانی لکھنے والے سے۔

"پیش" ایک صفحہ کی بہت چھوٹی کہانی ہوئے بھی  
پوری اور اچھی ہے۔  
بھی کہانیوں کے کچھ "محکم قریب قریب ایک سا ہے اور

## کچھ کتاویں

جیون کے پہلو — لکھنے والے श्री अमृतारव, सफे १८६,  
श्रीमल दो राए, लिखावट नागरी, पता-हिन्दुस्तानी पब्लिशिंग  
हाउस, इलाहाबाद.

यह किताब श्री अमृतारव की नईस कहानियों का एक छोटा सा  
गुच्छा है.

"बुधा बिस्मि", "मोकेसर सहच" और "शरीके" कहानियां  
अच्छी हैं. "पति पत्नी" और "कीका कराच" दोनों कहानियां  
आश्चर्यना माशुक्ता प्रेम के दृकियानुमी क्रिसों की तरह हैं जिनका  
आदर्श छोटा और गन्दा है. "उड़ाने", "वह राह नहीं" और "प्रेम =  
भँपूरी + इयरिंग" कहानियों में भी वहाँ गन्दा प्रेम महकता है.  
"मरखल" में लेखक ने कलत्रों वाले को अपनी ओर से गाली  
देते हुए लिखा है. "चोखे ने उस हरामखोर से कितना ही कहा कि  
एक गुर्वा भी रख दे, पर ससुरा न माना तो न माना! भगवान  
जलदी हो पूछें" यह ठोक नहा है. जो कुछ भी कहना हो, कहानी  
के पात्रों से ही कहलाना ज्यादा ठीक लगता है क्योंकि  
इसका सम्बन्ध सिर्फ उन्हीं से होता है न कि कहानी लिखने वाले  
से.

"प्रश्न" एक सफा की बहुत छोटी कहानी होते हुए भी पूरी और  
अच्छी है.

सभी कहानियों के लिखने का ढंग क्लीब क्लीब एक सा है और































نیا ہیند

بھڑ کیتا بن

آپنل سب '۸۷

آررررر کے لکھالاکھ ہیندو کے بارے میں کیا ہے۔ آکھیر میں "لکھ کے ہیندو کا نوسخا" دے کر لکھ کے بتایا ہے کہ ہیندو کسے ہیندو کا مبرا بڑا سکتا ہے۔ اُسکے بارے لکھ کا شکیا آدا کرتے ہوں کیتا بن لکھ کے گارڈ ہے۔

کیتا بن کی آبان مٹیکل بڑے ہے۔ آکھو بڑے آبانے بالاک ہی ہسے آسانوں سے سبب سکتا ہے۔ ہیندو آدھ سے آکھاری رل کر لکھک مہارل آبار آپنے لکھار لوگوں کے سبب آسان بڑے یا ہیندو لکھوں میں رل سکو تو لوگوں کی بھارڈ کے سبب-سبب بھاکا کا بھ بھاکا ہو آکھاکا۔

—گنیش پراساد

## ‘نیا ہیند’ کا ‘گاندھی نمبر’

پھلے مہینے ہمنے آکھاکا بھارڈ کی کہ شاکھ ہم آپنل میں ‘نیا ہیند’ کا گاندھی نمبر نیکال سکو۔ پر آکھاکا ہسے سبالاکا ہم گاندھی نمبر میں دینا آکھاکا ہے، بھ بھ کی کبھی کے کاکرل آکھاکا ن ہا سکا آکھاکا ہسے لکھ آکھاکا آکھاکا ہمنے گاندھی نمبر نیکالنے کا لکھار آکھاکا دیا ہے۔

گاندھی نمبر نیکالنے کی آکھاکا ہمارے لکھاریوں پورے ہو آکھاکا ہم ‘نیا ہیند’ کے آکھاکا آپنے پڑنے بالاک کے ہک مہینا پھلے لکھار کر دے گے۔

مہینار

ہیندو ہیندو کے خیالات ہیندو کے بارے میں کیا ہے۔ آکھاکا ہیندو کے ہیندو کا نوسخا دے کر لکھ کے بتایا ہے کہ ہیندو کسے ہیندو کا مبرا بڑا سکتا ہے۔ اُسکے بارے لکھ کا شکیا آدا کرتے ہوں کیتا بن لکھ کے گارڈ ہے۔

گنیش پراساد

## دنیا ہند کا گاندھی نمبر

پہلے مہینے ہم نے آکھاکا ہیندو کی کہ شاکھ ہم آپنل میں ‘نیا ہند’ کا گاندھی نمبر نیکال سکو۔ پر آکھاکا ہسے سبالاکا ہم گاندھی نمبر میں دینا آکھاکا ہے، بھ بھ کی کبھی کے کاکرل آکھاکا ن ہا سکا آکھاکا ہسے لکھ آکھاکا آکھاکا ہمنے گاندھی نمبر نیکالنے کا لکھار آکھاکا دیا ہے۔

مہینار



۱۵۶۷

دلی کی بولی

दिल्ली सूबा कांमेस कमिटी की तरफ से चन्दे के लिये एक अपील, सफेद कागज पर छपी, एक तरफ नगरी दूसरी तरफ उर्दू हमायी निगाह से गुजरी. पढ़ने से ऐसा मालूम होता है कि हिन्दी और उर्दू को अलग अलग रखने की कोशिश की गई है. 'कांमेस' और 'कमेटी' दोनों अंग्रेजी शब्द दोनों में रख सकते हैं. पर 'सूबा, हिन्दी में या प्रान्तीय उर्दू में नहीं रख सकता. शायद देहली उर्दू मान लिया गया है और 'दिल्ली' हिन्दी. पहला ही क्रिकरा उर्दू मे है 'आज्जादी मिलने के बाद कांमेस की छिन्मेवारियां बहुत बढ़ गई हैं.' हिन्दी में 'स्वतंत्रता प्राप्ति के पश्चात् कांमेस का उत्तर-दायित्व बढ़ गया है.' दोनों धारे आखीर तक इसी तरह अलग अलग बही हैं. अपील, कर्म, विलीक यहाँ तक कि ऐडमिनिस्ट्रेशन 'ओरगेनिजेशन' जैसे कई अंगरेजी शब्द दोनों को मंजूर हैं, पर 'हसलिये', की जगह, 'अतः' 'सहकर्म' की जगह 'विभाग' 'चला रहो' की जगह 'संचालन कर रही हैं', 'मजदूरों' की जगह 'श्रम जीवियों' 'खजाने' की जगह 'कोष' 'याद' की जगह 'स्मरण' ऐसे ही दूसरी तरफ 'किसान' की जगह 'देहली' 'सहायक' की जगह 'मुआविन' 'जुराहों' की जगह 'बिद्वत्ता' का रखना जरूरी समझा गया. यह सिर्फ कुछ मिसालें हैं.

हम कहाँ जा रहे हैं? सैकड़ों बरस से दिल्ली वाले हिन्दू, मुसलमान दोनों अपने आपने शहर को दिल्ली भी कहते हैं और देहली

[illegible]



उस्ताद चौक्र ने 'दिल्ली की गलियाँ' बांधा है। फिर क्या अब हम अपने राहों के नाम भी बर्दू हिन्दी में अलग अलग रखेंगे ? या दो नामों में से अलग अलग बटवारा कर लेंगे ? हम जिस तरह एक दूसरे से बोलते हैं वैसे ही प्यारी मिली जुली ज़बान दोनों क्यों नहीं लिख सकते ? इस अभील को पढ़ने से मालूम होता है कि अलग अलग बोलने की धुन में थोड़ा बहुत दोनों की ज़बान भरी और बेमहाबरा होता जा रही है। इस तरह की बीबी और भां कांप्रेस कमेटियों की तरफ से निकल रही है। हमने एक नमूना दिखाया है। दिल्ली की बोली इस तरह बिगड़े और यहाँ का कांप्रेस कमेट्री भी, जो अभी तक मेल का नमूना है। इस बात में वो राहें चलावे इसे देख कर हमें और भी दुख हुआ। कांप्रेस ने इस बारे में अपना ठहराव अभी बढ़ला नहीं है। कम से कम कांप्रेस कमेटियों से हमें प्रार्थना करने का हक है कि वह दोनों लिखावटों को अपनाए रहें, पर जो बीब निकालें दोनों एक ही ज़बान में निकालें। दोनों तरफ के थोड़े बहुत नए शब्दों को भां दोनों को समझना और अपनाना चाहिये। हमें ज़बान के मामले में इस फूट की चाल को रोकना चाहिये। इससे हमारी ज़बान सुधरेगी संवरेगी, चमकेगी, ऊषाहा मालामाल होगी। बिगड़ेगी नहीं। इसी से वह सचमुच कौमी ज़बान बनेगी। फूट की राहें कम होंगी और दिल मिलेंगे।

22

五

بھی۔ ہر ہند اور ہر ہندی والا دہلی بھجنا اور بولتا ہو۔  
استاذ ذوق نے، دلی کی نکلیاں، بانڈھا ہو۔ پھر کیا اب ہم  
اپنے شہروں کے نام بھی ابو ہندی میں لگ لگ کہیں گے؟  
یا وہ ناموں میں سے لگ لگ بڑا وہ کہیں گے؟ ہم جس طرح  
ایک دوسرے سے بولتے ہیں ویسے ہی بیاری ملی جلی زبان  
دہلوی کہیں نہیں لگھ سکتے؟ اس اسل کو پڑھنے سے معلوم ہوتا  
ہو کہ لگ لگ جلتے کی دھن میں تھوڑا بہت دہلوی کی زبان بھجی  
اور بے عارہ ہوتی جا رہی ہو۔ اس طرح کی چیزیں اور بھی  
کاٹ کر کیسیوں کی طرف سے نکلی رہی ہیں ہم نے ایک نمونہ  
دکھایا ہو۔ دلی کی بولی اس طرح بولے اور یہاں کی کانگریسیں  
کہتی بھی، جو ابھی تک میل کا نمونہ ہو، اس بات میں وہ  
بائیں چلاوے اسے دیکھ کر ہمیں اندھ بھی سمجھ ہوا۔ کانگریسیں  
نے اس بات میں اپنا ٹھکانہ ابھی بدلائیں ہو۔ کم سے کم  
کانگریسیں، کشمیریوں سے ہمیں برا رخصت کرنے کا حق ہو کہ وہ دہلی  
کھسا دلوں کو اپنائے رہیں، پر جو چیز نکالیں دہلوں ایک ہی  
زبان میں نکالیں۔ دہلوں طرف سے تھوڑے بہت نئے شہدوں  
کو بھی دہلوں کو بھجنا اور اپنانا چاہئے۔ ہمیں زبان کے معاملے  
میں اس بھوٹ کی چال کو روکنا چاہئے۔ اس سے ہماری  
زبان سُندھوے کی سُندھوے کی، بچے کی، زیادہ مالا مال ہوگی،  
بھوٹے کی نہیں۔ اسی سے وہ سچ سچ قومی زبان بنے گی۔ بھوٹ











۱۰۰۔ کہیں ہر جگہ ہمدرد طریقے سے کنیا دکان کر کے اپنی دوستی کی شادی نہیں کر سکتا۔

۱۰۱۔ سرکاری افسروں کے دُورے کے وقت دودھ، کڑوی، گھاس

اور ہر طرح کی بیگماری گھوڑوں سے لی جاتی ہے۔ اونچی حالت والوں سے ۵۵ پیسے ملیں گی جانتیں۔ ان چیزوں کی ہرگز کوئی قیمت کوئی افسر دیتی ہے، تو مصلحتدار یا خبردار لے لیتے ہیں، ہر گھوڑوں کو نہیں ملتی۔

۱۰۲۔ زمین کی جو مالگنداری اور گھوڑوں سے اس کی دھڑکی لی جاتی ہے وہی زمین کی مالگنداری اور گھوڑوں سے اس کی دھڑکی لی جاتی ہے۔ اس پر بھی گھوڑوں کو زمین کا خوردنی حق دار نہیں مانا جاتا۔

۱۰۳۔ یہ اگر زمین اس طرح کے اشیاء چاروں پر اعتراض کرتے ہیں، ان پر چھوٹے مقدمے چلائے جاتے ہیں۔ ان سے بھی زیادہ افسوس کی شکایت یہ ہے کہ۔

۱۰۴۔ ریاستوں کے پیر جاننے والے اور دینی حاکمات والے لوگ گھوڑوں کو پیر جاننے والے کے برابر نہیں بنے دیتے اور اگر بننے بھی دیتے ہیں تو انھیں چھیناؤ وغیرہ میں برابر ہی سے حق نہیں دیتے۔

۱۰۵۔ سکھوں کے بارے میں کھٹیک اور دوسری ریاستوں یا گھوڑوں کے بارے میں کھٹیک نہ ہوں۔ جس ریاست کی خاص شکایت تھی اس کا نام ہم دینا نہیں چاہتے۔ ایک کھٹیک (Thakur) ریاست کی بابت یہ بھی خبر لی ہے کہ وہاں کے راجا ہر گھوڑوں کی ان شکایتوں کے دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انھوں نے اس کا اعلان بھی

نیا دین

ہماری راج

آپسٹل سن ۱۸۷۷

۱۰۶۔ کوئی ہر جگہ ہمدرد طریقے سے کنیا دکان کر کے اپنی دوستی

لکھنؤ کی راہی نہیں کر سکتا۔

۱۰۷۔ سرکاری افسروں کے دورے کے وقت دودھ، لکھنؤ، گھاس اور ہر طرح کی بیگماری گھوڑوں سے لی جاتی ہے۔ اونچی حالت والوں سے ۵۵ پیسے ملیں گی جانتیں۔ ان چیزوں کی ہرگز کوئی قیمت کوئی افسر دیتی ہے، تو مصلحتدار یا خبردار لے لیتے ہیں، ہر گھوڑوں کو نہیں ملتی۔

۱۰۸۔ زمین کی جو مالگنداری اور گھوڑوں سے اس کی دھڑکی لی جاتی ہے وہی زمین کی مالگنداری اور گھوڑوں سے اس کی دھڑکی لی جاتی ہے۔ اس پر بھی گھوڑوں کو زمین کا خوردنی حق دار نہیں مانا جاتا۔

۱۰۹۔ یہ اگر زمین اس طرح کے اشیاء چاروں پر اعتراض کرتے ہیں، ان پر چھوٹے مقدمے چلائے جاتے ہیں۔ ان سے بھی زیادہ افسوس کی شکایت یہ ہے کہ۔

۱۱۰۔ ریاستوں کے پیر جاننے والے اور دینی حاکمات والے لوگ گھوڑوں کو پیر جاننے والے کے برابر نہیں بنے دیتے اور اگر بننے بھی دیتے ہیں تو انھیں چھیناؤ وغیرہ میں برابر ہی سے حق نہیں دیتے۔

۱۱۱۔ سکھوں کے بارے میں کھٹیک اور دوسری ریاستوں یا گھوڑوں کے بارے میں کھٹیک نہ ہوں۔ جس ریاست کی خاص شکایت تھی اس کا نام ہم دینا نہیں چاہتے۔ ایک کھٹیک (Thakur) ریاست کی بابت یہ بھی خبر لی ہے کہ وہاں کے راجا ہر گھوڑوں کی ان شکایتوں کے دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انھوں نے اس کا اعلان بھی

۱۱۲۔ کوئی ہر جگہ ہمدرد طریقے سے کنیا دکان کر کے اپنی دوستی لکھنؤ کی راہی نہیں کر سکتا۔

۱۱۳۔ سرکاری افسروں کے دورے کے وقت دودھ، لکھنؤ، گھاس اور ہر طرح کی بیگماری گھوڑوں سے لی جاتی ہے۔ اونچی حالت والوں سے ۵۵ پیسے ملیں گی جانتیں۔ ان چیزوں کی ہرگز کوئی قیمت کوئی افسر دیتی ہے، تو مصلحتدار یا خبردار لے لیتے ہیں، ہر گھوڑوں کو نہیں ملتی۔

۱۱۴۔ زمین کی جو مالگنداری اور گھوڑوں سے اس کی دھڑکی لی جاتی ہے وہی زمین کی مالگنداری اور گھوڑوں سے اس کی دھڑکی لی جاتی ہے۔ اس پر بھی گھوڑوں کو زمین کا خوردنی حق دار نہیں مانا جاتا۔

۱۱۵۔ یہ اگر زمین اس طرح کے اشیاء چاروں پر اعتراض کرتے ہیں، ان پر چھوٹے مقدمے چلائے جاتے ہیں۔ ان سے بھی زیادہ افسوس کی شکایت یہ ہے کہ۔

۱۱۶۔ ریاستوں کے پیر جاننے والے اور دینی حاکمات والے لوگ گھوڑوں کو پیر جاننے والے کے برابر نہیں بنے دیتے اور اگر بننے بھی دیتے ہیں تو انھیں چھیناؤ وغیرہ میں برابر ہی سے حق نہیں دیتے۔

۱۱۷۔ سکھوں کے بارے میں کھٹیک اور دوسری ریاستوں یا گھوڑوں کے بارے میں کھٹیک نہ ہوں۔ جس ریاست کی خاص شکایت تھی اس کا نام ہم دینا نہیں چاہتے۔ ایک کھٹیک (Thakur) ریاست کی بابت یہ بھی خبر لی ہے کہ وہاں کے راجا ہر گھوڑوں کی ان شکایتوں کے دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انھوں نے اس کا اعلان بھی



نیا دین

ہمارے راہ

آپ کا سہ ۱۸۷

دیا۔ جہاں اور جس دین کے لیے بھی یہ شکار تھے وہاں اپنے کو اپنی جات کا کچھ والوں کے لیے بڑی ہی بانی بات ہو۔ جب تک ہم سب چھوٹے تھے اور اسی طرح کے اس فرق کو جڑ سے مٹانے کی کوشش نہ کریں گے تب تک ہم لا اور اس دشمن کا کلیان ناکھن اور (ہم سب سیکھیں گے) — سندھ لال

(‘ہرینجنن سے بک’ سے)

—سندھ لال

آہیسا

پہلی دینوں جگہوں سے دینا کے بہت سے سوچنے والوں کا دھیان دھار جا رہا ہے کہ ہینسا یا مار کاٹ لکوں کے بیچ کے سوالوں کو حل کرنے کا سب سے کارآمد طریقہ نہیں ہے۔ یہ سب سوالوں کے ذریعہ دیکھوں سے بھی ہیں یہی سبق ملتا ہے کہ جیسا کہ جھگڑوں کو حل کرنے کا طریقہ ہینسا نہیں ہے۔ سارا ہینسا اور اس پریرنا سے اونٹن ہوا۔ ابھی ہم ہندوستان بھی جس نے ہینسا سے اتنا کچھ پایا ہے، ہینسا کے بعد کچھ سے نہیں مل پاتا ہے۔ ہینسا اور اس دین کی بات جو ہمارے دیکھوں میں ہے، ہندوستان بنافض اور تھیں اعلیٰ کے، بھیر اور ہمارے انٹرویو میں ہے۔ آج ہندوستان میں فوجوں اور ہتھیاروں کے لیے بڑے بڑے کارخانے ہیں۔ انڈیا کی صفائی اور اپنے اوپر بھروسے کی ہے۔ ہم سب کو اس کے لیے پوری کوششیں اور مدد کرنی چاہیے۔ ہندوستان کے لیے یہی دنیا کی سچی اور اصلی سیوا ہوگی۔

—سندھ لال

(ہم سب سیکھیں گے)

(‘ہرینجنن سے بک’ سے)

—سندھ لال



मङ्गलदा निरोदवन्दी से ज्ञतरा

अमरीका जाते हुए शेख अण्डुल्ला ने बम्बई में वहां के अखबार वालों की एक कान्फरेस में कुछ बड़े काम की बातें कही हैं। उन्होंने कहा है कि :—

— ۱۵۵ —

”دوستوں میں ہم غلامی گروہ بندی سے اور جناتِ صائبہ کے دو

قوم والے رسول سے اُڑتے رہے ہیں..... کیوں کہ ہمیں اُسی کو ہی

انکے میں ہندو، مسلمان، پارسی اور عیسائی سب کو مل کر جیتا تو۔ انکی نہ  
شہرت، جسم گروہ بندی سے بلکہ ہر طرح کی مذہبی گروہ بندی سے بڑھتا چلائے۔

پاکستان میں آہم مسلم اراک کی بات سننے میں۔ یہاں دوسری طرف آہم

دوسری طرح کے مذہبی راج کی آوازیں سن رہے ہیں۔ ہم نے ایادہ

میں نے کہا کہ مذہبی کروہ بندی کا ہے کسی بھی روپ میں ہوا، ہمارے

نارنجی چھوڑیں گے۔ شیخ عبداللہ سے پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ

میں نے جواب دیا۔ اہوں نے جواب دیا۔

کی عبارت سے زیادہ مدد بتائی گئی ہے کہ یہ ہر سال میں ایک

میں نے اس وقت تک نہیں دیکھا تھا کہ ایک شخص اس قدر

میں میں تب تک بنی اسطے دیگر سے میرے لیے سناٹا ہے

آنکه در حالان و ممالک آفریده شود خطه ایست که در گذشته

سے لڑنے آئے مسلمانوں کا مقابلہ اس وقت کشتہ فاش ہو گیا ہے

天  
地  
人  
三  
才  
之  
理

دستیابی و برقراری











## ‘गीता और کُرآن’

### تلفظک—پڑھت سوند رتال

اس کیتاؤ ک شورو ک شورو ک سب بڑے بڑے ورموں ک کیتاؤ ک دیکھا گیا ہے اور سب دھرموں ک کیتاؤں ک حوالے دے کر مقلدی جلتی بندی سچائیوں کو دیکھا گیا ہے۔ اسکے بعد گیتا ک لکھ جانے ک وقت ک اس دیش ک حالت گیتا ک پڑھن اور ایک ایک ادھیائے کو لیکر گیتا ک تعلیم کو پھیلا دیا ہے۔

اسکے بعد گیتا ک لکھ جانے ک وقت ک اس دیش ک حالت گیتا ک پڑھن اور ایک ایک ادھیائے کو لیکر گیتا ک تعلیم کو پھیلا دیا ہے۔

آخر میں قرآن سے پہلے عرب ک حالت قرآن ک پڑھن اور ایک ایک بات پر قرآن ک تعلیم کو دیکھا گیا ہے۔ اس میں قرآن ک پانچ سو سے اوپر آیتوں کا لفظی ترجمہ دیا گیا ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ قرآن میں جہاں ‘عاقبت’ آخرت’ جہنم’ کافر وغیرہ کسے کہا گیا ہے۔

جو لوگ سب دھرموں ک ایکٹا کو سمجھنا چاہیں یا دھرم دھرم اور اسلام دونوں ک اس دھرم ک دستکوں ک جانکاری حاصل کرنا چاہیں انہیں اس کتاب کو ضرور پڑھنا چاہیے۔

کتاب دہشتی زبان میں ناکری اور اردو دونوں ک لکھاؤں میں الگ الگ مل سکتی ہے۔ پڑھنے والے سو صفحے ک سند جلد دہشتی کتاب ک قیمت صرف پانچ روپے - نوک چھ لکے

میں گیتا ‘نیا دھرم’

۲۵ روپے کا بایا، دنا دنا دنا

## ‘گیتا اور قرآن’

### لیکھک - پنڈت سندھو لال

اس کتاب ک شروع میں دنیا ک سب بڑے بڑے دھرموں ک ایکٹا کو دیکھا گیا ہے اور سب دھرموں ک کیتاؤں ک حوالے دے کر مقلدی جلتی بندی سچائیوں کو دیکھا گیا ہے۔ اسکے بعد گیتا ک لکھ جانے ک وقت ک اس دیش ک حالت گیتا ک پڑھن اور ایک ایک ادھیائے کو لیکر گیتا ک تعلیم کو پھیلا دیا ہے۔

آخر میں قرآن سے پہلے عرب ک حالت قرآن ک پڑھن اور ایک ایک بات پر قرآن ک تعلیم کو دیکھا گیا ہے۔ اس میں قرآن ک پانچ سو سے اوپر آیتوں کا لفظی ترجمہ دیا گیا ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ قرآن میں جہاں ‘عاقبت’ آخرت’ جہنم’ کافر وغیرہ کسے کہا گیا ہے۔

جو لوگ سب دھرموں ک ایکٹا کو سمجھنا چاہیں یا دھرم دھرم اور اسلام دونوں ک اس دھرم ک دستکوں ک جانکاری حاصل کرنا چاہیں انہیں اس کتاب کو ضرور پڑھنا چاہیے۔

کتاب دہشتی زبان میں ناکری اور اردو دونوں ک لکھاؤں میں الگ الگ مل سکتی ہے۔ پڑھنے والے سو صفحے ک سند جلد دہشتی کتاب ک قیمت صرف پانچ روپے - نوک چھ لکے

میں گیتا ‘نیا دھرم’

۲۵ روپے کا بایا، دنا دنا دنا

Printer—Bishambhar Nath, Vishwawani Press, South Malakka, Allahabad.

Publisher—Bishambhar Nath for Hindustani Culture Society, 48 Bai ka Bagh, Allahabad.



(१) एक ऐसी हिन्दुस्तानी कलर का बड़ना, कैलाना और प्रचार करना जिसमें सब हिन्दुस्तानी शामिल हों.

(२) एकरा फैलाने के लिये किसानों, मजदूरों, रिक्तों वगैरह का ध्यान।

(३) पढ़ाई करो, किताब पढ़ो, सुभाओ, कानूनीज्ञो, सैनिकों से सब धर्मों, जातों, विरादरियों और क्रिडों में आपस का मेल बढ़ाना।

सोलाहटी के प्रेसीडेन्ट—सर तेज बहादुर सम्; बाइस प्रेसीडेन्ट—  
डा० भगवानदास और डा० अनन्त हक्क गवर्निंग बोर्ड के प्रेसीडेन्ट—  
डा० भगवानदास; सेक्रेटरीयं० सुन्दरलाल; क्लर्कजी—डा० ताराचन्द.  
गवर्निंग बोर्ड के फौर मेम्बर  
डा० सत्यदमहम्बुर, सि० अनन्त मनोद कुशाभा, मौलवी सय्यद हुलेमान  
नदवी, सि० मंजूर अली सोफ़ा, श्री बी० जी० खैर, सि० एच० के० बद्रा,  
द० विशम्भर नाथ.

**सोसाइटी की बन्वाई राख का इस्तर**

बहाणीर बाबिया बिबिहू, ५१ महात्मा गान्धी रोड, फोटो बम्बई.

वम्बई शाखा की मैनेजिंग कमेटी के मेम्बर—

श्री वी० बी० शेर, श्रीमती सोकिया दाहिबा, मिन्साल ए० ए० ए०  
 इन्फो, श्री एम० एच० पक्खावा, श्रीमती हंसा मेहता, सय्यद आददुल्ला  
 मेसवा, सि० के० वी० यादव

मेघदी के ज्ञायदों के लिए लिखिए.

**सुन्दर लाल,**  
सेक्रेटरी हिन्दुस्तानी कलचर सोसाइटी  
४८ बार्ड का बाग, इलाहाबाद.

ہندوستانی کلچر سوسائٹی

**7-2**

(۱) ایک ایسی ہندستانی کلچر کا پتہ لانا اور یہ چار کونا جس میں سب ہندستانی شامل ہوں۔

(۲) ایکٹا پھیلائے کے لئے کتابوں، اخباروں، رسالوں وغیرہ ۲  
چھاپنا۔

(۴) پڑھائی گھروں، کتاب گھروں، سبھاؤں، کانفرنسوں، یگھروں سے سب گھروں، جاتوں، براؤڈوں اور فرقوں میں آپس کا میل پڑھنا۔

—10:—  
 "عبدالغنی" کے ہوسیدنت — سر قیچ بھادر سٹرو: رائس  
 ورسیدنت۔ ڈاکٹر داس اور ڈاکٹر عبدالاسق: گورنمنٹ  
 آدی کے ہوسیدنت۔ ڈاکٹر بھگوان داس: سکریٹری پبلک  
 مندر لا: خزانچی۔ ڈاکٹر تارا چند۔

گورنمنٹ ہائی کے اور مہتر۔  
 ڈاکٹر سید مہرود، مسٹر عبدالعزیز خواجہ، مولوی سید سلیمان  
 دہلوی، مسٹر منظر علی سوختہ، شری ای ڈی گھٹو، مسٹر ایس۔  
 'روندرا' پانڈے، ہمشیکر ناتھ۔

سوسائٹی کی ذمہ داری کا دفتر—

جہانگیر واقیا بلڈنگ، ۵۱ سہتہ گاندھی روڈ، فورٹ بمبئی۔  
بمبئی شاخ کی سینچرنگ کمیٹی کے ممبر۔

شہری بی - جی - کھنڈر شہریتہ صوفیا و اقدیا، پھر نسل  
- اے فیضی شہریم - پکڑا سا شہریتہ ہفتا

عبداللہ بن ہادی مسٹر کے - وی - شاہ .  
مسٹری کے قاعدوں کے لئے لکھتے .

۵۹

سکرپٹری ہندیستانی کلچر سوسائٹی  
۱۵۸ بناگی کا پانچ، الہ آباد۔











# ہندوستان

شمارہ ۵      سہ ماہی      سال ۲

آج کل کا دور، دوسرا دور ہے، ہندوستانیوں کی۔  
'نیا ہند' پڑھنا اور پڑھنا لیتا دوسرا دور ہے۔

## دوسرا دور !

( 'نیا ہند' 'نیا ہند' کا نام ہے )

دوسرا دور، دوسرا دور ہے، ہندوستانیوں کی۔  
'نیا ہند' پڑھنا اور پڑھنا لیتا دوسرا دور ہے۔  
'نیا ہند' پڑھنا اور پڑھنا لیتا دوسرا دور ہے۔  
'نیا ہند' پڑھنا اور پڑھنا لیتا دوسرا دور ہے۔

# ہندوستان

شمارہ ۵      سہ ماہی      سال ۲

آج کل کا دور، دوسرا دور ہے، ہندوستانیوں کی۔  
'نیا ہند' پڑھنا اور پڑھنا لیتا دوسرا دور ہے۔

## دوسرا دور !

دوسرا دور، دوسرا دور ہے، ہندوستانیوں کی۔  
'نیا ہند' پڑھنا اور پڑھنا لیتا دوسرا دور ہے۔  
'نیا ہند' پڑھنا اور پڑھنا لیتا دوسرا دور ہے۔  
'نیا ہند' پڑھنا اور پڑھنا لیتا دوسرا دور ہے۔



वतन की आत्मा: दुखी थी, इसलिये अपना गई,  
वतन का खिसा रह गया, वतन की जॉ निकल गई.  
वतन का आधिरावो जला, वतन की शाख जल गई.  
वतन में वह हवा चली, वतन का दिल मसल गई.

वतनयतीस हो गया, वतन यतीस हो गया.  
नगर चंद के देखिये जिसे वह सोनवार है,  
मरा वतन उबड़ गया न बर्ग है न बार है.  
वह मुल्क मुल्क अब नहीं, मजार ही मजार है,  
गुजर चुका है कारवाँ, गुबार ही गुबार है.

वतन यतीस हो गया, वतन यतीस हो गया.  
मलों का भी वह आसरा, मुरों का भी वह आसरा.  
जिवा भी वो अला जिवा, मरा भी तो भला जिवा.  
वतन के वास्ते जिवा, वतन के वास्ते मरा.

वतन यतीस हो गया, वतन यतीस हो गया.  
सुहं के गीत कौन अब हों सुहं सुनायगा ?  
कहे न माई, माई से, यह कौन अब खिलायगा ?  
गिरे हुए जो आदमी, है उनको कौन उठायगा ?  
वतन को ठीक रास्ते, पे कौन अब बलायगा ?

वतन यतीस हो गया, वतन यतीस हो गया.  
आधिरावो = नौसला: सोनवार = दुखी, शोक में हवा. बर्ग =  
मरा. मर = मरती. मरवाँ = झगला, गुबार = धूल. नाबुरा =  
अब कैसे बला, मरलाह. सुहं = रागति.

وہیں سے وہ آسمانی جلا، وطن کی شاخیں کٹی  
وطن سے وہ آسمانی جلا، وطن کی شاخیں کٹی  
وطن سے وہ آسمانی جلا، وطن کی شاخیں کٹی  
وطن سے وہ آسمانی جلا، وطن کی شاخیں کٹی

وطن سے وہ آسمانی جلا، وطن کی شاخیں کٹی  
وطن سے وہ آسمانی جلا، وطن کی شاخیں کٹی  
وطن سے وہ آسمانی جلا، وطن کی شاخیں کٹی  
وطن سے وہ آسمانی جلا، وطن کی شاخیں کٹی

وطن سے وہ آسمانی جلا، وطن کی شاخیں کٹی  
وطن سے وہ آسمانی جلا، وطن کی شاخیں کٹی  
وطن سے وہ آسمانی جلا، وطن کی شاخیں کٹی  
وطن سے وہ آسمانی جلا، وطن کی شاخیں کٹی

وطن سے وہ آسمانی جلا، وطن کی شاخیں کٹی  
وطن سے وہ آسمانی جلا، وطن کی شاخیں کٹی  
وطن سے وہ آسمانی جلا، وطن کی شاخیں کٹی  
وطن سے وہ آسمانی جلا، وطن کی شاخیں کٹی

وطن سے وہ آسمانی جلا، وطن کی شاخیں کٹی  
وطن سے وہ آسمانی جلا، وطن کی شاخیں کٹی  
وطن سے وہ آسمانی جلا، وطن کی شاخیں کٹی  
وطن سے وہ آسمانی جلا، وطن کی شاخیں کٹی



(دعا کے واسطے یہ بات یاد رہے)

(۴۴) اسلامیت کی بنیادیں

گاندھی جی آج نہیں رہے۔ بخشنیں سو سال کی لگاتار  
کوششوں کے بعد ہندوستان کی استقامت ایک ایسے وکیتو  
ذہنیت کو غم دیا تھا۔ یہ افسوس اور غم دیکھ آج ہمارے  
بچے نہیں مل سکتے۔ شرم کا موقع ہو کر جسے ہم کو دنیا کے سامنے  
ہندوستان کی سب سے بڑی دین تجلہز پیش کر سکتے تھے اسے  
ایک ہندوستانی ہوا کے اہلکوں نے ہم سے چھین لیا۔ آخر اس  
انتوا شرمہ آپ سے ہم اپنے اہلکے دھوکے ہیں؛ انسانیت  
سے سچے ہو کر چلے آؤ اس کی ذلت واری سے ہندوستان  
اپنے کو چھوٹا کر سکتا ہو؟ دیسے یہ بھی جانتے ہیں کہ پیچھے  
لڑا اوتا بھی امر نہیں رہے۔ خدا کے بندے اہلکے  
ہم کو آخر ایک دلع مر جاتے ہیں۔ مگر اس قوم کی استقامت  
کو کہتے بھائی مل سکتا ہو جس کو انھاس ایک پیچھے لڑ  
دینا کہ سولی پر چڑھانے یا گول مانے کے لئے ذلت و غرور کو  
اس میں شک نہیں کہ جب تک گاندھی جی زندہ رہتے ہیں  
کھٹوں نے ایک شاعر اور بڑی عزت کی زندگی بنائی اور جب  
موت ہے تو ایک شاندار موت ہے اور مرے سے بعد ان کا نام  
کونسی کے لئے ہے جسے انسان کا ناموں کے  
کونسی کے لئے ہے جسے انسان کا ناموں کے



सोचेंगी वो हमने गांधी जी को उस एक नयी संसद और यह नाम यह वह हमारे बीच मौजूद थे.

इस क्या करें ? क्या हमारी वसूली के बिने रहना ही काफी होगा कि यह इस पुरे हो जायेंगे, हमारे घर के पास सकेद हो जायेंगे और हमारी बाँलों की रोशनी में नली और सोचो पर आपसी यह हम आपोपसी परिधियों से कहे कि हमने गांधी जी की राख को गंगा और यमुना के पवित्र संगम में पड़ते देखा था ? परेशान हो कर हम बार बार सोचते हैं अगर किसी नतीजे पर पहुँचते नहीं. हमारी आशा और समझ हमको किसी सही नतीजे पर नहीं पहुँचाती है. शिनाला ही इस अपने एकाकाकी या नैतिक पाप और शिनाली जुर्म पर विचार करते हैं जलना ही हमारी आत्मा को कैसे आपस से थोड़ा लगाती है और हमारे दिल को रंग पहुँचाता है. फिर भी हम ऐसा कुछ करने पर अपने को मजबूर पाते हैं जो उस नोकरी को फिर से हमारे बीच में से आगे जो अभी कल तक हमारे दरमिआन थी.

हमारे बीच इस कल तीन तरह के विचार आस और से पैदा होते हैं. कुछ लोग तो यह सोचते हैं कि गांधी जी को आपस बनाने का एक यह रांग होगा कि इनके इन सोरे विचारों को जिनके बिने वह अपने जीवन भर आनंदोलन करते रहे, एक बिने से इस तरह बनना कबूल कर से कि वह विचार हमारे ज़मीनी जीवन का हमेशा के बिने एक अंग बन जायें. दूसरा गितोदः कोई बेसी सराब सोच निकालने के बिने अपने विभागों पर और बलगा है बिचके मुलाक़िफ गांधी जी की भाव में हम कोई ऐसी यादगार.

सोचेंगी वो हमने गांधी जी को उस एक नयी संसद और यह नाम यह वह हमारे बीच मौजूद थे.

इस क्या करें ? क्या हमारी वसूली के बिने रहना ही काफी होगा कि यह इस पुरे हो जायेंगे, हमारे घर के पास सकेद हो जायेंगे और हमारी बाँलों की रोशनी में नली और सोचो पर आपसी यह हम आपोपसी परिधियों से कहे कि हमने गांधी जी की राख को गंगा और यमुना के पवित्र संगम में पड़ते देखा था ? परेशान हो कर हम बार बार सोचते हैं अगर किसी नतीजे पर पहुँचते नहीं. हमारी आशा और समझ हमको किसी सही नतीजे पर नहीं पहुँचाती है. शिनाला ही इस अपने एकाकाकी या नैतिक पाप और शिनाली जुर्म पर विचार करते हैं जलना ही हमारी आत्मा को कैसे आपस से थोड़ा लगाती है और हमारे दिल को रंग पहुँचाता है. फिर भी हम ऐसा कुछ करने पर अपने को मजबूर पाते हैं जो उस नोकरी को फिर से हमारे बीच में से आगे जो अभी कल तक हमारे दरमिआन थी.

हमारे बीच इस कल तीन तरह के विचार आस और से पैदा होते हैं. कुछ लोग तो यह सोचते हैं कि गांधी जी को आपस बनाने का एक यह रांग होगा कि इनके इन सोरे विचारों को जिनके बिने वह अपने जीवन भर आनंदोलन करते रहे, एक बिने से इस तरह बनना कबूल कर से कि वह विचार हमारे ज़मीनी जीवन का हमेशा के बिने एक अंग बन जायें. दूसरा गितोदः कोई बेसी सराब सोच निकालने के बिने अपने विभागों पर और बलगा है बिचके मुलाक़िफ गांधी जी की भाव में हम कोई ऐसी यादगार.







**श्रियों का दूआँ उँचा करना था.**

इसलिये गांधी जी के लिये यादगार कायम करते समय हमें गांधी जी के उन ऊँचे विचारों और न्यायियों को याद रखना है जो उन्हें उनकी खिन्त्या में बहुत हो प्यारे थे. इसलिये इस वक्त हमें एक ऐसा द्रष्ट कायम करना है जिसकी मदद से हम गांधी जी के उस काम को पूरा कर सकें जिससे वह खुद पूरा न कर सके. द्रष्ट कायम करते वक्त हमें इसका ध्यान रखना है कि उन्हें कौन चीजें सबसे ज्यादा प्यारी थीं. जैसा कि हम जानते हैं, हिन्दुस्तान की सच्चाई हुई और मजबूर बेजबान जनता को वह अपने दिल में सबसे बड़ी जगह देते थे. उनकी बेचैन आत्मा हमेशा इस खयाल से परेशान रहती थी कि सदियों के जुल्म और बेपरवाही के कारण मिठी हुई और तबाह जनता के बीच से किस तरह शरीबी, गंदगी, बेहालता, बीमारी, गुस्सा, नफ़रत और डर को निकालकर उन्हें तरफ़्त और सुधार के सही रास्ते पर लगा दिया जाय. हम उनकी याद में जो द्रष्ट कायम करेंगे उसके सामने पहले यही मक़सद हमें और इनके बाद कुछ और.

करतूर वा द्रस्ट के वास्ते पठनासी लाख रुपये इकट्ठा करने का हीसला हमने किया था. पर जब क्रौम के सामने इस आच्छे काम के लिये हमने हाथ फैलाये तो जलता ने, हमारी आशाओं से भी ज्यादा मद्द की. हाँ क्रौम के इस सबसे बड़े रहनुमा की आइगार के वास्ते हम कम से कम पठनासी करोड़ का नियाना बनाने सामने रखकर आगे बढ़ेंगे. ऐसी हालत में हम दरअसल खुदसे भी बड़ी रकम इकट्ठा कर सकेंगे और इस सिलसिले में हमें

ہمسایہ ہمسند  
 ہمسایوں کا درجہ اونچا کرنا تھا۔  
 اس لئے کسا ندھی جی کے لئے یا دکار فاکم کرتے تھے ہمیں  
 کسا ندھی جی کے ہونے دیکھ دیا دل اور نظریوں کو پار کھنا اور  
 جو اُنھیں آں کی زندگی میں بہت ہی سیارے تھے۔ اس لئے اس  
 وقت ہمیں ایک ایسا فرسٹ فوہم کرنا ہو جس کی مدد سے ہم کا مٹی جی  
 کے ہر کام کو پیدا کر سکیں جسے وہ خود پیدا نہ کر سکے۔ فرسٹ فوہم  
 کرتے وقت ہمیں اس کا دھیان رکھنا ہو کہ اُنھیں کون چیزیں سب  
 سے زیادہ سیاری تھیں۔ جیسا کہ ہم فائنے ہیں۔ ہندوستان کی  
 سرائی ہوئی اور مجبور بے زبان جتنا کہ وہ اپنے دل میں سب  
 سے بڑی جگہ دیتے تھے۔ ہون کی بے چین رہنا ہمیشہ اس خیال  
 سے پریشان رہتی تھی کہ صدیوں کے ظلم اللہ بے پروا لڑکی کے کامل  
 مٹی ہوئی اللہ تبارہ جتنا کے بیچ سے کس طرح غریبی، کستہ گی، ا  
 بہالت، بیماری، صفتہ و لغت اللہ ڈر کو نکال کر اُنھیں ترقی اللہ  
 سہارا کے صحیح راستے پر لگا دیا جائے۔ ہم اُن کی یاد میں  
 جو فرسٹ فوہم کریں گے اس کے سامنے پہلے یہی مقصد ہونا چھے  
 اللہ ان کے قبلہ تجھ اللہ۔  
 کسکو یا فرسٹ سے واسطے پچاسی لاکھ روپے اکٹھا کرنے کا حوصلہ ہمارے  
 کیا تھا۔ پیر خب قوم کے سامنے اس اچھے کام کے لئے ہم نے ہاتھ بھیکائے  
 تو جتنا نے ہادی، شاڈل سے بھی زیادہ مدد کی۔ ہاں فوہم کے اس سب سے  
 بڑے رہنما کی یا لگا کر کے واسطے ہم سے کہو چکی اور وہ کا نشانہ اپنے سامنے  
 رکھ کر آگے بڑھیں گے۔ ایسی حالت میں ہم دور اصل اس  
 سے بھر، طری، رتو، اکٹھا کر سکیں گے اور اس سلسلے میں ہمیں

سکھو، پھر پڑھو، اور پھر لکھو۔ یہاں تک کہ اس کا لکھنا اور لکھنا کر کے کا حصول ہونے لگے۔ پھر جب قوم کے سامنے اس اپنے کام کرنے کے لئے اہم ہے، پھر پھر لکھنا اور لکھنا کر کے کا حصول ہونے لگے۔ پھر جب قوم کے سامنے اس اپنے کام کرنے کے لئے اہم ہے، پھر پھر لکھنا اور لکھنا کر کے کا حصول ہونے لگے۔



نمایا دیند  
 گاंधी जी की याद में —  
 मई सन् '४८

हिन्दुस्तान की जनता के साथ साथ हिन्द सरकार से भी कुछ कम आराधने नहीं हैं. हिन्द सरकार को चाहिये कि वह आगले दस वर्षों में तालीम, सन्तुष्टता और मजदूरों के मुहकमों की तरफ से जनता की भलाई के लिये जो कुछ खर्च करनेवाला है उसका ज्यादा हिस्सा इसा समय गांधी यादगार ट्रस्ट के वास्ते देने का ऐलान कर दे. वह चाहिर है कि इस समय हिन्द सरकार हल मुहकमों की तरफ से जो खर्च कर रही है उससे ज्यादा हो आगले बरसों में खर्च करेगी. इसलिये आगले दस बरसों का औषत लगाकर हमारी सरकार अभी यह फैलान कर सकती है कि इस पूरी रकम का इतना हिस्सा वह गांधी यादगार ट्रस्ट को देना चाहती है. इसके लिये यह जरूरी नहीं कि पूरी रकम अभी आलाग कर दी जाय बल्कि इस खर्च तो जो रकम आगे चलकर देनी है उसका सिर्फ ऐलान हो करना काफी होगा. इसी तरह सूबों की सरकारें भी इन्हीं मदों में जनता को भलाई के लिये जो रुपये खर्च करनेवाली हैं उनका एक मुनासिब हिस्सा गांधी यादगार ट्रस्ट के लिये दे सकती हैं. इस तरह हमारी पूंजी सरकारों मदद से कम से कम पचास करोड़ से शुरू हो सकती है और चाहिर है कि जब सरकार ऐसा काम करेगी या काम करने का इरादा करेगी तो क्रीम के ऊपर इसका बहुत बुरा असर पड़ेगा. फिर हम आसानी से यह आशा कर सकते हैं कि गांधी जी का यादगार में सौ करोड़ से ज्यादा रकम हम बसूल कर सकेंगे. हमारा यह भी विरवास है कि यह रकम हम बिना किसी खोरा या किसी तरह की अवरोधनी के बसूल कर सकेंगे.

मेरे और मेरे सहयोगी गांधी जी के जीवन में कहीं जाह नहीं रखते

میں نے  
 ہندی جمہوریہ کی یاد میں —

ہندوستان کی جنتا کے ساتھ ساتھ ہند سرکار کے بھی کچھ کم اشتیاق نہیں ہیں۔ ہند سرکار کو چاہئے کہ وہ اگلے دس برسوں میں تعلیم، تندرستی اور مزدوروں کے تحکیموں کی طرف سے جنتا کی بھلائی کے لئے جو کچھ خرچ کرنے والی ہو اس سے زیادہ حصہ اسی سے لگا دے یا ڈکار ٹرسٹ کے واسطے دے گا اعلان کر دے۔ یہ ظاہر ہے کہ اس سے ہند سرکار ان تحکیموں کی طرف سے جو خرچ کر رہی ہے اس سے زیادہ ہی اگلے برسوں میں خرچ کرے گی۔ اس لئے اگلے دس برسوں کا اوسط لٹا کر ہماری سرکار ابھی یہ اعلان کر سکتی ہے کہ اس پوری رقم کا اوسط حصہ وہ لگا دے یا ڈکار ٹرسٹ کو دینا چاہتی ہے۔ اس لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ ہماری رقم ابھی الگ کر دی جائے بلکہ اس سے جو رقم خرچ کرنے والی ہو اس کا صرف اعلان ہی کرنا کافی ہوگا۔ اسی طرح صوبوں کی سرکاریں بھی انھیں مدد میں جنتا کی بھلائی کے لئے جو وسیع خرچ کرنے والی ہیں ان کا ایک مناسب حصہ لگا دے یا ڈکار ٹرسٹ کے لئے دے سکتی ہیں۔ اس طرح ہماری پونجی سرکاری مدد سے کم سے کم عاشر کروڑ سے شروع ہو سکتی ہے اور ظاہر ہے کہ جب سرکار ایسا کام کرے گی یا کام کرنے کا ارادہ کرے گی تو قوم کے اندر اس کا بہت اچھا اثر پڑے گا۔ پھر ہم اس سے زیادہ رقم خرچ کر سکتے ہیں کہ لگا دے گی یا لگا دے میں سو کروڑ سے زیادہ رقم ہم وصول کر سکتے ہیں۔ لہذا یہ بھی درخواست ہو کر ہے کہ ہم اپنا کسی زبرد یا کسی طرح کی زبردی کے وصول کر سکیں گے اور اور زبردی لگا دے گی یا نہ لگا دے گی کے جھوٹ میں کہیں جگہ نہیں رکھتے







重刊

## रांधी जी की याद में—

सर्वसाधु' ४८

आजकल यहाँ इस बात पर जोर देना जरूरी नहीं कि इस पैमाने पर यह आपकी तरह का ऐसा सजरावा होगा जिसकी मिसाल दुनिया के दूसरे हिस्सों में ढूँढ़ने से आसानी से नहीं मिल सकेगी।

अगर वह सब करते और सोचते वक्त हमें एक पक्ष के बिचे भी इस अवस्थित को नहीं भुलाना है कि दरअसल गोपी जी हर देखियत और हर दृष्टि से हिन्दुस्तानी थे. इसके अलावा अगर वह हिन्दू भी थे तो सिर्फ इस कारण कि वह एक हिन्दू पराने में पैदा हुए थे. इसलिये गान्धी जी की कोई याद-गार कायम करते वक़्त हमें इस बात को एक पक्ष के बिचे भी नहीं भुलाना चाहिये. उनकी याद में मन्दिर बनाना राायद उठाना ही नाहुनासिब होगा बितना मसजिद या गिरजा बनाना. इसके अलावा कैसा कि हमें मालूम है, इस देश में मन्दिरों, मसजिदों और गिरजों की कोई कमी नहीं है. इसलिये अगर कुछ लोग ऐसे हैं, जो ख़ाहमअज़ाह गोपी जी का नाम कुछ खालिस मजहूरी संस्थाओं के साथ जोड़ना चाहते हैं, तो वह लोग देश में बितने मन्दिरों, मसजिदों और गिरजों को चाहें. गान्धी जी के नाम कर सकते हैं. ऐसा करने पर किसी को भी कुछ पतराज नहीं हो सकता.

कहने का मतलब यह कि हम गरीब और मुफलिस हिन्दुस्तानी, जो भी इस समय गान्धी जी के नाम पर दे सकते हैं, वसमें से एक पैसा भी किसी ऐसे काम में नहीं लगाने देना चाहिये जो इस क्रौम के भूकों और व्यासों की तस्करी बनाने में काम न आ सके। इस लिये इस वक़्त जो कुछ भी जोड़ा और जमा किया जा सकता है वह सिर्फ एक काम में जाना चाहिये और सिर्फ एक भस्माह के

نیا ہند      لگا ہندھی جی کی یاد میں -      مٹی مسلمہ

مگر یہ سب کرتے اور سمجھتے وقت ہمیں ایک بل کے لئے بھی  
اس اصلیت کو نہیں بھولنا پڑتا کہ وہ اصل کا مذہبی ہر حدیث  
اور ہر مذہبی سے ہندوستانی تھے۔ اس کے علاوہ اگر وہ ہندو  
بھی تھے تو صرف اس کارن کہ وہ ایک ہندو گھرانے میں پیدا  
ہوئے تھے۔ اس لئے مذہبی جمی کی کوئی یادگار قائم کرنے وقت  
ہمیں اس بات کو ایک بل کے لئے بھی نہیں بھولنا چاہئے۔ اُن  
کی یاد میں مندر بنانا شاید اتنا ہی مناسب ہوگا جتنا مسجد  
یا گھر یا بنانا۔ اس کے علاوہ جیسا کہ ہمیں معلوم ہو، اس دیش  
میں ہندو، مسیحیوں اور گروہوں کی کوئی کمی نہیں ہو۔ اس لئے  
اگر کچھ لوگ ایسے ہیں جو خواہ مخواہ گاندھی جمی کا نام کچھ خاص  
مذہبی دستخطوں کے ساتھ جوڑنا چاہتے ہیں، تو وہ لوگ دیش میں  
جتنے ہندو، مسیحیوں اور گروہوں کو چاہیں، گاندھی جمی کے نام  
کو رکھتے ہیں۔ ایسا کرنے پر کسی کو بھی کچھ اعتراض نہیں ہو سکتا۔  
کرنے کا مطلب یہ کہ ہم غریب اور مجلس ہندوستانی اور بھی اس سے  
گاندھی جمی کے نام پر دے سکتے ہیں اس میں سے ایک پیسہ بھی  
کسی ایسے کام میں نہیں لگے دینا چاہئے جو اس قسم کے بھوکوں اور بیماری  
کی تصویر بنانے میں کام آئے۔ اس لئے اس وقت جو کچھ ہمیں چھوٹا اور بچ گیا

بسم الله الرحمن الرحيم















विद्या

## गांधी जी की याद में—

मई सन् '४८

दुनिया। मैं हमारे लिये उससे कहीं ज्यादा नेकनामी पैदा कर सकेंगे। अतः हमारे राजकाजी सक्तीयों या दूतों की कोशिश से होगी। पर यह सब तभी मुमकिन होगा जब कि हम कभी उदार नगरों से काम लें और छोटे छोटे थिरों और मूल मुल्यों में अपने को न सोढ़ें। जिस आरम्भ का व्यक्तित्व (राजस्यत्व) अन्तर्राष्ट्रीय आ और जिसके सिद्धान्त और आदर्श सारी दुनिया के लिये वे इसकी यादगार हिन्दुस्तान के कौमी दायरों तक मह-दूद नहीं रहस्यी जा सकती। इसलिये गान्धी जी के लिये हमें जो भी यादगार कायम करनी है उसे कोई रूप देते समय हमें यह याद रखना पड़ेगा कि गान्धी जी सिर्फ हिन्दुस्तान ही की नहीं बल्कि सारी दुनिया की सम्पत्ति थे। यह ज़रूर है कि हमें इस बात पर नाज़ है कि हिन्दुस्तान ने उन्हें अपनी भरती पर जन्म दिया। इसलिये हमको एक अन्तर्राष्ट्रीय यादगार कायम करते समय हम अपनेजाने तौर पर अपनी कौम में एक लक्षद्वारी का भाव भी पैदा कर सकेंगे। आज तक अपनी बढ़ाई के सबूत में हम अपनी पुरानी क्रॉस खोद कर दुनिया के सामने अपने पिछले युग को पेश करते रहे। शायद इस कौम की आत्मता पर यह भाव आया हुआ था कि चूँकि इसका मौजूदा युग दुनिया को झुझा दे नहीं सकता था, इसलिये यहाँ के रहने वाले अपनी पुरानी बढ़ाई की कमानियाँ दुनिया को सुनाते रहे। लेकिन महारत्ना गौंधी के कारन आज हमारे सामने एक ऐसा मौका आ गया है जब कि हम अपने सिर ढँके करके कह सकते हैं कि हमारे पास भी दुनिया को देने के लिये कुछ है।

دنیا ہنسنا  
 گاندھی جی کی یاد میں۔  
 دنیا میں ہمارے لئے اس سے کہیں زیادہ نیک نامی پیدا کر سکتے تھے  
 جتنی باتیں راج کا جی سفیروں یا دو قوں کی کوشش سے اہلی پر  
 یہ سب بھی ممکن ہوگا جب کہ ہم کافی امداد نظروں سے کام لیں اور  
 چھوٹے چھوٹے گھروں پر امداد بھول چھلیوں میں ایسے کو نہ کھڑکیں  
 جس آدمی کا وکیل تو شخصیت (انٹراڈیشن) تھا اور جس کے منہ  
 اور آغوش ساری دنیا کے لئے تھے اس کی یادگار ہندستان کے  
 قومی دایروں تک محدود نہیں رکھی جاسکتی۔ اس لئے گاندھی جی  
 کے لئے ہمیں جو بھی یادگار قائم کرنی ہو اسے کوئی روپ دیتے تھے  
 ہمیں یہ یاد رکھنا پڑے گا کہ گاندھی جی صرف ہندستان ہی کی  
 نہیں بلکہ ساری دنیا کی بہتی تھی۔ یہ ضرور ہو کہ ہمیں اس  
 بات پر غور کر کہ ہندوستان نے انھیں اپنی دھرتی پر جمع  
 کیا۔ اس لئے ان کی ایک انٹراڈیشن یا یادگار قائم کرنے کے  
 اہم ترین جاتے طے یہ اپنی قوم میں ایک قودادی کا بھاء بھی  
 پیدا کر سکیں گے۔ آج تک اپنی جڑوں کے ثبوت میں ہم اپنی  
 جڑوں پر کھڑے دنیا کے سامنے اپنے بھائیوں کو پیش کرتے  
 ہیں۔ شاید اس قوم کی آرتا میکیہ بھاء چھایا ہوا تھا کہ  
 بھولا کہ اس کا موجودہ ایک دنیا کو چھوٹے نہیں سکتا تھا، اس  
 لئے خیال کے اپنے والے اپنی جڑوں کی کہانیاں دنیا کو  
 سناتے رہے۔ لیکن ہمارا گاندھی سے کارن آج ہمارے سامنے  
 ایک ایسا موقع ہو گیا ہو جب کہ ہم اپنے سر اوچے کر کے کہہ سکتے  
 ہیں کہ ہمارے پاس بھی دنیا کو دینے کے لئے کچھ ہو۔



ہندوستانی کلچر اور سگیت

(11)

(۱۱) رکنی شاد دودیدسی (بجالی شاد دودیدسی)

کھلا لیکھ میں ہم نے باسط خاں سے میرے بے علی محمد  
خاں خوت چوکے میاں کا حال لکھا تھا، اب ان کے پیچھے بھائی  
محمد علی خاں کا حال لکھنا ہو۔ بے سببی کھلانے کے ہماری رہائی  
تھی۔ انھیں کے ساتھ اس کا انت ہوا۔ یہ باسط خاں کے  
دھرمے بیٹے تھے۔ ان کی پیدائش ۱۲۱۸ء میں ہوئی اور وہ بڑے  
مرد کی لمبی عمر تک پہنچے، یہ پہلوں کے سدھارے۔ ان کا گانا بجانا  
خوب تھے، انھیں بڑے بہت سے سنگت، ریک اور ان کے کئی کئی  
شاگرد انھی بھی موجود ہیں، جو ان کا پورا حال خانیقہ ہیں۔ ان کے  
خاص شاگرد تھے پرنس مسعود علی خاں خوت وائب محسن صاحب  
وائب حیدر علی خاں رام لید کے بیٹے اور کسی کے رئیس تھے۔  
بعد کو وائب حامد علی خاں صاحب نے انھیں رام لید کے پورا سکریٹری  
کرنا شروع کیا وزیر دربار کا عمدہ رہے کہ انھیں رام لید میں ہی ملا  
یا تھا۔ ان کے بعد اور مشہور شاگرد تھے بیگم و سبب خانہ امین  
پھات گھنٹہ کے اور گھنٹہ کے راجا وائب علی صاحب۔ انھیں لوگوں  
کی کوشش سے گھنٹہ میں میر کا کالج آف ہندستانی میوزک نام  
کا سنگیت کا وہ بڑا کالج کھولا گیا جو کہ گانے  
بجانے کی تعلیم دینے کے لئے ہندستان کا سب سے



बढ़ा काखेन माना जाता है . इसमें सालीम देने के लिये शुरू में तो खोख खोखकर चरनेदार खानदानी गुनी ही रक्खे गये पर हमें कुछ है कि भागे चलेकर वह बात न रह गई.

हुइभय अली खाँ साहब को पूरी लालीम अपने पिता वासित खाँ साहब से ही मिल चुकी थी - भुपद और रबाब में यह माहिर थे. लकड़फणत और नौजवानी में इन्हें कसरत और कुश्ती का भी खूब शौक दिखाया गया था. नियम से रोजाना बरजिशा तो यह अंत तक करते गये. लाली और बाँझा पटा .भी यह दिखायत अच्छा खोलते थे. इन सबका फल यह हुआ कि इनके बदन में बेहद ताकत थी और तन्दुरुस्ती आला दर्जे की रही. लगातार पाँच पाँच घंटे यह रियाज किया करते और गाने बजाने में कभी थकावट नहीं महसूस करते थे. ज़रूरत पड़ने पर १५—२० मील पैदल चले जाने और चले आने में इनको कोई दिक्कत नहीं होती थी.

पर इनका मित्राण अपने बड़े भाई बड़कू, मिर्गों से बिलकुल अलग था. वह रईस और शाही तरीकत के थे पर यह निहायत सादा रहन सहन पसंद करते थे. बड़कू मिर्गों के साथ हर वक्त इस पाँच मुसाहिब आंर संगीतरसिक बने ही रहते थे. अकेले में उनका ज़ी बकरावा था, पर यह सोहबत से ही अबराते थे. एकंत-साधना में ही इनको आनन्द आता था. पिछले दिनों तो यह पूरे फ़कीर ही हो गये थे. वन दौलत के पीछे यह कभी नहीं पड़े और इसके लोभ से कभी किसी दरबार में नहीं गये. निज़ौर दरबार में ही यह उपाया तर रहे. इनका पहला जलसा जब निज़ौर में हुआ तब राजा साहब उन्हें पाँचहजार रुपये में दे करने लगे, इन्होंने वहकह कर इनकार

برو کالنج بنانا چاہتا ہو۔ اس میں تعلیم دینے کے لئے شروع میں تو کھوج کھوج کر گھرانے دار خاندانی نعمتی اہلی رکھے گئے۔ پرائیویٹ سکول ہو کر آگے چل کر وہ بات نہ رہ گئی۔

محمد علی خاں صاحب کو لادری تعلیم اپنے پتا بسط خان صاحب سے اہلی ملی تھی۔ محمد علی اللہ بیاباں میں یہ ماہر تھے۔ مولگیہ اور قجوانی میں انھیں کسرت اور بستی کا بھی خوب شوق ملا۔ گمایا تھا۔ بیچ سے روزانہ ورزش فرماتے تھے۔ انت میں کرتے گئے۔ انھی اللہ باندہ پتا بھی یہ نہایت اچھا پھیلتے تھے۔ ان سب کا بھل یہ ہوا کہ ان کے وطن میں بے صہ طوائف تھیں اور تندہ کی اعلیٰ درجے کی رہی۔ گنگا سہیل پتھانچ گھنٹے یہ ریاض کرنا کرتے اور وہ گانے گانے جبانے میں بھی تھکاوٹ نہیں محسوس کرتے تھے۔ ضرورت پڑنے پر ۱۵-۲۰ میل تبدیل پھلے جانے اللہ چلے آئے میں ان کو کوئی دقت نہیں ہوتی تھی۔

محمد علی خان صاحب کو لکھری تعلیم اپنے بیٹا ہاسٹا خان سے  
 سے اسی مل چکی تھی۔ ڈھیر بڑا لفظ ہوا کہ میں یہ باہر تھے۔ لوگوں میں  
 اور قہر جانی میں انھیں کس کسرت اور کشتی کا بھی عجب شوق ملا  
 گیا تھا۔ تب سے روزانہ ورزش تو یہ انتہا تک کرتے گئے۔ ابھی  
 اللہ ساندہ پٹیا بھی یہ نہایت اچھا پھیلاتے تھے۔ ان سب کا بھل  
 یہ ہوا کہ ان کے بدن میں بے حد طاقت تھی اور تندہی اعلیٰ  
 درجے کی رہی۔ نگاہات بھی پانچ گھنٹے یہ ریاض کیا کرتے اور  
 کمانے بجانے میں کبھی تھکاؤ نہیں محسوس کرتے تھے۔ جودت پڑنے  
 پر ۱۵۔۲۰ میل پیدل چل جانے اور چلنے میں ان کو کوئی دقت  
 نہیں ہوتی تھی۔

پہرہ ان کا مزاج اپنے بڑے بھائی بکر کو سماں سے بالکل الگ تھا۔ ۵۹

میں اور شاہی طبیعت کے تھے پر یہ نہایت سادہ لہجہ سن سہ  
 کرتے تھے۔ بکر مہیاں کے ساتھ ہر وقت دس پانچ معاصب اور  
 سگت رک بٹے ہی رہتے تھے۔ آپلے میں ان کا جی گھبراتا تھا اور یہ  
 صحبت سے ہوا گھبراتے تھے۔ اکانت سادھنا میں ہی ان کی امتحان  
 تھا۔ پچھلا دن تو یہ لہرے فقیر ہی اڑ گئے تھے۔ دھن دولت کے تھے  
 کچھ نہیں پڑے اور اس کے لکھنے سے کبھی کسی دھار میں نہیں گئے۔ لکھنے  
 دہار میں ہی یہ زیادہ ڈر رہے۔ ان کا ہسٹا صاحب لکھنے میں اہمیت رہا  
 صاحب انھیں پانچ آڑا روپے بھینٹ کرتے تھے، انھوں نے یہ کہہ کر انکار

پہرہاں کا مزاج اپنے بڑے بھائی کو کہہ دیا تھا۔ بالکل الگ تھا۔ ۵۹۔  
 میں نے اود شاہی طبیعت کے تھے پر یہ نہایت سادہ لہجہ سن میں لہجہ  
 کرتے تھے۔ جو کہ میاں کے ساتھ ہر وقت دس یا سوچے معاصی اور  
 سبکدوشی سے بھی رہتے تھے۔ اکیلے میں ان کا جی کھڑا تھا اور یہ  
 صحبت سے بھی کھجور لے تھے۔ اکانت سادھنا میں بھی ان کو اتنا آتا  
 تھا۔ پچھلا دنوں کو یہ پورے فقیر ہی ہو گئے تھے۔ دھن دولت کے تھے  
 کچھ نہیں پڑے اود اس کے لکھنے سے کبھی کسی دھار میں نہیں گئے۔ لکھتے  
 وہاں میں ہی یہ زیادہ تر رہے۔ ان کا بیٹا جلیست کتب تصوف میں اہل تار  
 صاحب انھیں پانچ گز زار روپے بھینٹ کرنے لگے۔ انھوں نے یہ کہہ کر انکار







नया सिन्धु      हिन्दुस्तानी कलाचर और संगीत      मई सन् '४८

सन्तुष्ट रही और तब तक न तो यह आम जनों में ही प्रगट होते थे न किसी को तालीम दी देते थे. कोई इनके पास जाता तो कह देते 'यहाँ मुझे पाक करो, मैं तो खुद जमी तालीम में हूँ, यहाँ साहब के पास जाओ'.

नेपाल में अपनी साधना और रियाज में खलल पड़ते देखकर यह बड़े भारी को बर्हंपुर्णुवा कर एक बार फिर गया लौट आये थे, और लगभग सात आठ साल बर्हों रहे, इस बीच बहुत पीछा छुड़ाने पर भी गया के दो शौकीन पंडों को इन्हें रागीर बनाना हो पड़ा, जिनमें से एक बं मरहर इसराजिये कन्हैया बाला डंडी जी और दूसरे थे बिहारी बाला. गया में डंडी जी और हनुमान दास बहुत बड़े गुनी हो गये हैं. इन्होंने हनुमान दास जी के पुत्र सोनी जी थे जो बजाते तो हारमोनियम थे पर इसमें तंत्र की सारी खूबियाँ बह सुनाते थे. यह सभी लोग सुहृन्मद अली खॉ की तालीम से या सोहन्मद से इस दर्जे को पहुँचे थे. इसी कारण के बद्रिका देव नाम के एक इसराजिये अभी भी हैं और हिन्दुस्तान में अपने फन के सब से बड़े करतब माने जाते हैं. गया में इस जमाने में संगीत का बहुत शौक बढ़ा. पर अफसोस है कि ज्यादातर लोगों ने हारमोनियम बजाने और ठुमरी गाने का ही शौक किया; या बहुत हुआ तो इसराज, ध्रुपद गाने, या बीन. रबाब बजाने का शायद ही किसी ने शौक किया हो. या यह भी हो सकता है कि सेनियों ने इन बीजों की तालीम इन्हें देना ही ठीक न समझा हो.

अंग्रेजी दूरभाष की एक देन हारमोनियम नाम का बाजा भी है।  
यह बाजा हिंदुस्तान का नहीं है, न हिंदुस्तानी संगीत की सुविधाओं और

نیا ہند      ہندوستانی کلچر اور سنگیت      نئی دہلی

تہہ پستی ٹھیک، اسی تب تک نہ تو یہ عالم جلسوں میں ہی بگڑت  
 ہوئے تھے نہ کسی کو تعلیم ہی دیتے تھے۔ کوئی ان کے پاس جاتا تو  
 کہہ دیتے دھوئی بجھے سناٹا کروا، میں تو خود اچھی تعلیم میں ہوں، بھائی

غیاں میں اپنی سادھنا اور ریاض میں خلل پڑتے دیکھ کر یہ بڑے  
 بھائی کو وہاں بھیجا کہ ایک بار پھر گری لوٹ آئے تھے، اور ایک بھینٹ  
 سات آٹھ سال وہاں رہی۔ اس بیچ بہت کچھا پھوڑا نے برکھو گیا  
 کے دو شوقین پیٹھوں کو انھیں شاگرد بنانا ہی پڑا، جن میں سے ایک  
 تھے مشہور اسراجے کھیا لال دھینیری جی اور دوسرے تھے سہاری لال۔  
 گنا میں دھینیری جی اور ہومان داس بہت بڑے ہوئے ہیں انھیں  
 ہوتان داس جی کے مہتر سونی جی تھے جو بجاتے تو لہو موہم تھے، بد اس  
 میں تتر کی سالی غویاں وہ نشانے تھے۔ یہ بھی لکل محمد خاں کی  
 تعلیم سے یا صحبت سے اس دھبے کو پہنچے تھے۔ اسی گھرانے سے چندا کا  
 لہبے نام کچھ ایک اسراجے ابھی بھی ہیں اور بہتستان میں اپنے فن  
 کے سب سے بڑے استاد مانے جاتے ہیں۔ گنا میں اس زمانے میں  
 تعلیم کا بہت شوق پڑھا۔ چند افسروں کو کہ زیادہ تر لوگوں نے لہو موہم  
 بجاتے اور ٹھکری لکاتے کا ہی شوق کیا؛ یا بہت ہوا تو اسراجے دھمپہ  
 لکاتے یا تین۔ باب بجاتے کا شاید ہی کسی نے حقوق کیا ہو۔ یا یہ  
 بھی ہو سکتا ہو کہ سینہوں نے ان جیزوں کی تعلیم انھیں دینا ہی ٹھیک  
 نہ سمجھا ہو۔



ماریکیاں اس پر ادا کی جاسکتی ہیں۔ اس میں سب بندے لطفائیم ہیں جن پر آلائی تو قطعی نہیں پہنچ سکتی۔ گت خوشی، تائیں گت مل سکتی ہیں۔ پیر راک کی لیدی شکل کبھی نہیں آئی۔ گانے کی سکت یا گانے یا کر کے میں اس سے بہت مدد ملتی ہو۔ پیر سارنگی کے مقابل میں اس مثنوی میں بھی اس کی کوئی حق نہیں۔ خاص کر لکے گانے، مثنوی، دادا، غزل و غیرہ کی سکت ہی اس سے کسی حد تک فوق ہو۔ آلائی، نصیر اند خیال گانے والے اس سے کام لینا یا پناہ لینا۔ ولایت سے آئی ہوئی بہت سی چیزیں امدادی مسئلہ کی اور کلام کو بد شکل بنانے میں کامیاب ہوئی، جن میں مارغیم کا ترن سکت کلام سے مسئلے میں سب سے اوپر ہو۔ گندستان نے کروڑوں روپے لاشی مارغیم کی بیڈ پلاٹ اند سامان خریدا۔ اس کے لئے ولایت کو روئے، اند اس کے محض میں اپنی اصلی سکت کلام کو بھول چکے تھے۔ ابر محمد علی خاں صاحب کی پیریزنا (خرکی) سے ان کے سنا کرد بحالت گندے جی نے مارغیم کے خیالات زبردست بد بگٹلا کیا۔ میریں کا گے میں اس کے لئے حکم نہیں تھی۔ کوئی سکتے والا یا آلائی دینے والا اس سے مدد نہیں لے سکتا تھا۔ جلسوں میں اگر کوئی خیال یا مارغیم لے کر بگٹتا تو کوئی یا تو ٹھکر چل دیتے یا تو یہ کرتے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس کا جلن اب قریب قریب اٹھ سا بھلا ہو۔ لیدی میں خودی میں کچھ دن مارغیم کا استعمال ہوا تھا۔ پیر اب اکل بند ہو گیا ہو۔ اٹاکا جسد مارغیم کی اولی حبال کی مٹی تھی۔ لیدی ویشیں میں

ماریکیاں اس پر ادا کی جاسکتی ہیں۔ اس میں سب بندے لطفائیم ہیں جن پر آلائی تو قطعی نہیں پہنچ سکتی۔ گت خوشی، تائیں گت مل سکتی ہیں۔ پیر راک کی لیدی شکل کبھی نہیں آئی۔ گانے کی سکت یا گانے یا کر کے میں اس سے بہت مدد ملتی ہو۔ پیر سارنگی کے مقابل میں اس مثنوی میں بھی اس کی کوئی حق نہیں۔ خاص کر لکے گانے، مثنوی، دادا، غزل و غیرہ کی سکت ہی اس سے کسی حد تک فوق ہو۔ آلائی، نصیر اند خیال گانے والے اس سے کام لینا یا پناہ لینا۔ ولایت سے آئی ہوئی بہت سی چیزیں امدادی مسئلہ کی اور کلام کو بد شکل بنانے میں کامیاب ہوئی، جن میں مارغیم کا ترن سکت کلام سے مسئلے میں سب سے اوپر ہو۔ گندستان نے کروڑوں روپے لاشی مارغیم کی بیڈ پلاٹ اند سامان خریدا۔ اس کے لئے ولایت کو روئے، اند اس کے محض میں اپنی اصلی سکت کلام کو بھول چکے تھے۔ ابر محمد علی خاں صاحب کی پیریزنا (خرکی) سے ان کے سنا کرد بحالت گندے جی نے مارغیم کے خیالات زبردست بد بگٹلا کیا۔ میریں کا گے میں اس کے لئے حکم نہیں تھی۔ کوئی سکتے والا یا آلائی دینے والا اس سے مدد نہیں لے سکتا تھا۔ جلسوں میں اگر کوئی خیال یا مارغیم لے کر بگٹتا تو کوئی یا تو ٹھکر چل دیتے یا تو یہ کرتے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس کا جلن اب قریب قریب اٹھ سا بھلا ہو۔ لیدی میں خودی میں کچھ دن مارغیم کا استعمال ہوا تھا۔ پیر اب اکل بند ہو گیا ہو۔ اٹاکا جسد مارغیم کی اولی حبال کی مٹی تھی۔ لیدی ویشیں میں



نیا دیندھ      دیندھستانی      کلاچر      اور      संगीत      मई सन् १८

साथ आठ बरस गया में रहने के बाद मुदम्मद अली खां साहब एक बार हरिहर चोत्र के भेले में घूमने गये थे. यह हिन्दु-रत्न का महादुर भेला है और इस में खास तौर से चोत्रों का बाजार लगता है और उनकी जुमापरा होती है. वही वही रियासतों से चोत्रों के रौकीन इसमें आते हैं. मिर्छौर के दीवान साहब चोत्रे करीबने की तरह से आये हुये थे. इसी मौके पर उन्हें खां साहब का गाला बजाना सुनने का इसकाफ़ हुआ था. सुनकर यह श्रवने सुना हुये कि उन्हें किसी तरह मिर्छौर ले गये बिना न रह सके. उस बड़ खां साहब की उमर ४८ बरस की थी और तब से लेकर लगभग ७०—७५ बरस की उमर तक वह मिर्छौर में रहे. बीच बीच में रामपुर बगौर चले जाते पर इस रियासत से उनका संबंध अंत तक न टूटा.

इनके बड़े भार्हे जब बहुत बड़े हो गये तो नेपाल छोड़ कर बनारस चले आये थे. नेपाल की सरादी यह बर्दाश्त न कर सके. फिर अंत तक यह कारीराज के दरबार में ही रहे. इनके इंतकाल के बाद मुदम्मद अली खां को कारीराज ने बड़े आप्रमह से बुलाया. उस समय महाराज ईश्वरी नारायण सिंह कारी के राजा थे तथा संगीत और साहित्य के बहुत बड़े प्रेमी थे. इनोंने खां साहब की इतनी कद्र की कि इन्हें कई बरस तक यहां रह जाना पड़ा. कारीनिरोरा ने लिखा पढ़ी कर के मिर्छौर के राजा साहब को इसके लिये राजी कर लिया था.

जब दिनों कारी दरबार में भी कुछ आकड़े गुली मौजूद थे. किन्तु उसार मजदूर खां सरेशिमे और उसदुरुक हुसेन खां गरीबे

न्यास      न्यास      न्यास      न्यास      न्यास

साल आठ बरस गया में रहने के बाद मुदम्मद अली खां साहब एक बार हरिहर चोत्र के भेले में घूमने गये थे. यह हिन्दु-रत्न का महादुर भेला है और इस में खास तौर से चोत्रों का बाजार लगता है और उनकी जुमापरा होती है. वही वही रियासतों से चोत्रों के रौकीन इसमें आते हैं. मिर्छौर के दीवान साहब चोत्रे करीबने की तरह से आये हुये थे. इसी मौके पर उन्हें खां साहब का गाला बजाना सुनने का इसकाफ़ हुआ था. सुनकर यह श्रवने सुना हुये कि उन्हें किसी तरह मिर्छौर ले गये बिना न रह सके. उस बड़ खां साहब की उमर ४८ बरस की थी और तब से लेकर लगभग ७०—७५ बरस की उमर तक वह मिर्छौर में रहे. बीच बीच में रामपुर बगौर चले जाते पर इस रियासत से उनका संबंध अंत तक न टूटा.

इन दिनों कारी दरबार में भी कुछ आकड़े गुली मौजूद थे. किन्तु उसार मजदूर खां सरेशिमे और उसदुरुक हुसेन खां गरीबे











نمایا۔ ہندوستانی کی طرح اور سچیت

نمایا۔ ہندوستانی کی طرح اور سچیت

نمایا۔ ہندوستانی کی طرح اور سچیت

نمایا۔ ہندوستانی کی طرح اور سچیت

نمایا۔ ہندوستانی کی طرح اور سچیت

نمایا۔ ہندوستانی کی طرح اور سچیت

نمایا۔ ہندوستانی کی طرح اور سچیت

نمایا۔ ہندوستانی کی طرح اور سچیت

نمایا۔ ہندوستانی کی طرح اور سچیت

نمایا۔ ہندوستانی کی طرح اور سچیت

نمایا۔ ہندوستانی کی طرح اور سچیت

نمایا۔ ہندوستانی کی طرح اور سچیت

نمایا۔ ہندوستانی کی طرح اور سچیت

نمایا۔ ہندوستانی کی طرح اور سچیت







तथा हिम्ब हिन्दुस्तानी कलशर और संगीत मई सन् १९८८  
सद्व्य मे कीर्तिर सक नर्ती आता. यह कहते थे मे तो हमारे बालिवु के  
सागिर्य हैं. पर वो हल योनों वस्तावों में कोई मेव भाव नबर  
नर्ती आता था. आपस में हँसी मजाक भी खुब खुब होते थे.

**महात्मा गांधी के बलिदान से सबक**

मैनेजर 'नया हिन्दू'  
शुट बाई का बाप। इलाहाबाद.



مہاشا گاندھی  
دیناکر اچھل غریب ہوتا

(بھائی) محمد خزان شہاب، مالیر کوٹلی)

کے کو گناہ دینی ہی تک پہنچ گئی تھی۔ اسی برس اس دنیا میں ہے، لیکن وہاں سے دیکھتے تو ایسا لگتا ہے کہ وہ بجلی کی طرح چلے آئے۔

ایک قبیلہ کا تے آئیں گے اور جیل ہو گئے۔

خواب مخا جو مکھ کر دیکھ جو مٹا آفسانہ مخا۔

پنیا کب سے ہو، اور کب تک رہے گی؟ کہتے جانتا ہو۔ برتاؤ

(۱) اس لئے بنایا اگر اہل دنیا نے ایک بار نہیں بار بار دیکھا ہو کہ اس دنیا میں جب بھی جھوٹہ اہل ایمان کے اندھے نے چکر مارے ہیں تو دنیا بھر سے سچے، سچائی کے حامد اہل سمیع ایک کے بعد ایک آئے ہیں۔

کہا گیا جو۔ ”بھگوان اے دل کہیں نہ کہیں چلے رہے ہیں۔ قرآن میں  
کے دوست ادا سہا ایک ہیں۔ وہ ہمیشہ ان کو گھور اندھیروں میں سے  
نکال کر یقیق اور سچائی کے احوال کی طرف لے آیا کرتے ہیں۔

तारक हो जाया करते हैं।”

دیش سے پھیلا گئی سی لاش سے کبھی ڈرے کے اوپ میں پرکٹ ہوا  
کبھی لاشوں، خانہ اللہ سورج کے دھب میں۔ جس طرح ڈرے (کس)  
سے لے کر سورج تک روشنی کے ظلال ہونے کے دھب الگ الگ  
اور وہ بے کیا تھا اللہ چھوٹے بڑے یہ اسی طرح







नया दिव

**महात्मा गांधी**

ਸਾਫ਼ ਬਾਨ 'ਯੁਗ

गर्भा. अब हर तरह कांचेय हो अंचेय है पर यकीन है कि यह अंचेय  
राय जरूर किसी रानदार सुबह के दूरान करयोगी. चारों तरफ  
बाई निराशा में से जरूर कोई आशा की किन चमकेगी.

इस अजीब रातीब आदमी ने कभी नहीं कहा कि मैं महात्मा हूँ, मैं अंधि या सुनि हूँ, या छोटा मोटा या किसी भी दुरजे का भगवान या भगवान का अवतार या खुदा का पैगाम लाने वाला पैगम्बर या खुदा का बेटा हूँ। उसने कभी अपने बारे में ऐसी कोई बात नहीं कही जिसे जाहिर हो कि वह कोई गौर माधूली या असाधारण आदमी है। लम्बों के पुजारी और रवायतों (परम्पराओं) के बन्ने आज सोच रहे हैं और बेनाब हैं कि इस बड़ी शाहस्रत या महाबलियान के बाद खुदा के इस बन्दे को किस नाम से पुकारें। हर आदमी अपने अपने अपने खिताबों और मजहबी नामों के आर्दे लिए बैठा है कि उस अजीब हस्ती को क्या नाम या खिताब दे, जैसे उनके नज्दीक अमो वह ह य बात का महुताज ही है कि जब तक इनका मजहबी सरकार से उसे कोई रुहानी या ईशानी खिताब न मिल जाय वह बेचारा कहीं का न रहेगा।

हालाँकि गांधी अपनी चिन्तना के चमकते दमकते कारनामों की विना पर सफ़ाई को उस ऊँची चोटी पर पहुँच गया है कि पिछली सारी संसाराईयों उसको चिन्तना और ऊँचे और बेलाग किरदार ( चरित्र ) की रोशनी से रोशन करती हैं। वह महात्मा, प्रेम और साहिंभा का वह सूरज है जिसको किसी और चरागा से दिखाये जाने की जरूरत नहीं। कुछ लोग ऐसे भी नजर आते हैं कि उसको किसी ऊँची जगह पर बैठकर उसके नाम की पूजा या उसके परदे

گیا۔ اب ہر طرف اندھنہرا ہی اندھنہرا پد برقیں آکر یہ اندھیری بات ضرور کسی شاندار قصہ کے درشن کرائے گی۔ چاروں طرف چھائی اور اختلا میں سے ضرور کوئی آشا کی کرن چلے گی۔

اگرچہ بحیب عربیہ آدمی نے کبھی نہیں کہا کہ میں سنا ہوں، میں ارشی یا گمنی ہوں یا چھوٹا موٹا یا کسی بھی درجے کا بھگوان یا بھگوان کا اوتار یا خدا کا پیغام لانے والا یا بتاؤں یا خدا کا بیٹا ہوں۔ اس نے کبھی اپنے بارے میں ایسی کوئی بات نہیں کہی جس سے ظاہر ہو کر وہ کوئی غیر معمولی یا اسادھارن آدمی ہو۔ لغتوں کے مجاری اور دواپتوں (بہرہبراول) کے بندے آج سوچ رہے ہیں اور بے تاب ہیں کہ اس بڑی شہادت یا مہا بیبران کے بعد خدا کے اس پندے کو کس نام سے پکاریں۔ ہر آدمی اپنے اپنے فطرون اور مذہبی تاہمل کے کھلمے لے بیٹھا ہو کہ اس عجیب مہشی کو کیا نام یا خطاب ہی دے جیتے اُن کے نزدیک ابھی وہ اس بات کا کھساج ہی ہو کہ جب تک اُن کی مذہبی سرکار سے اُسے کوئی نہ دعائی یا ایجابی خطاب نہ مل جائے وہ بے چارہ کہیں کا نہ رہے گا۔

حال اس کا مذہبی اپنی زندگی کے حلقے دیکھتے کارناموں کی بنا  
پر سچائی کی اس ادنیٰ پہنچ پر پہنچ گیا ہو کہ پھل ساری سچائیاں  
موسمی کی زندگی اند اویچے اور بے لاک ہمار (زہیر) کی روشنی سے  
بہت پانی ہیں وہ سچائی و پیرکیم اور اہنسٹا کا وہ مجموعہ جس کو  
کسی اور علاج سے کھانے کی ضرورت نہیں۔ کچھ رنگ ایسے بھی نظر آتے  
ہیں کہ اس کے گرد بڑی بڑی سچائی اس کے نام کی پوجا یا اس سے پہلے



میں اپنی ہڈیاؤں کی پوجا شروع کر دیں اور شہدوں کے قہقہوں سے اُستے رہتا دیکھا یا بچا کر دیں کہ اس کے کارناموں کی زندگی پیدا کرنے والی بدعتی آنکھوں سے ابھیل اور دل کی گہرائیوں سے درد اُبھائے۔

گوں میں سدا سے یہ حادثہ رہی اور کہ جس منہ سے نفرت کرتے ہیں اسے استا کرتے ہیں کہ معمول آدمی کا وہ مجھ نہیں دینا چاہتے اور جب کسی سے محبت کرنے پر آتے ہیں تو خدا بکر ساتویں آسمان کی آخری چوٹی پر پہنچا دیتے ہیں کہ عام لوگوں کے لئے اس کی شخصیت (ویفیتو) میں آؤیت کے لحاظ سے عمل اور کردار کی کوئی خوبی اور بات ہی نہ دکھائی دے۔ بلکہ اس کی جرأت اور اخطائیں جلوہ یا ایشور سنگھی بن کر گزشتہ آدمی سے بنے ہوئے اذیتوں کے لئے انسانیت یا اومانیا ایسا اڈاؤٹ ایڈسٹ بن جائے کہ پہلے تو کوئی اس کی طرف جانے کی ہمت ہی نہ کرے اور جب کہ تو ہمت پا کر اوشواس کے برت اور اُپا کے طوفانوں میں گھوٹ کر اور دھواں اڑھکا کر اوجھل میں گر کر تکتے ہیں تو یاد کا رشتہ لے لے کسی نہ کسی رنگ لکڑی نہ کسی ادب میں کہیں نہ کہیں سمجھائیں اور طے ہوتے ہی رہتے ہیں جن میں توک اپنی اپنی طبیعت کے مطابق اپنے اپنے فستال ظاہر کرتے ہیں۔ اخبار پڑھتے یا اخبار سننے اکثر لوگوں کی باتیں سن کر دل اُداس ہو کر رہ جاتا ہے اور انہیں چھوٹی موٹی مجلسوں میں دل اور طبع و ادب سجائی اور

لوگوں میں سدا سے یہ آہا رہی ہے کہ جس کسی سے نکر رہتے ہیں اسے ہتھکڑیاں لگا دیتے ہیں کہ اس کی بات سن کر ہی نہ دیکھا دے۔ بھیکر اس کی جرأت اور اخطائیں جلوہ یا ایشور سنگھی بن کر گزشتہ آدمی سے بنے ہوئے اذیتوں کے لئے انسانیت یا اومانیا ایسا اڈاؤٹ ایڈسٹ بن جائے کہ پہلے تو کوئی اس کی طرف جانے کی ہمت ہی نہ کرے اور جب کہ تو ہمت پا کر اوشواس کے برت اور اُپا کے طوفانوں میں گھوٹ کر اور دھواں اڑھکا کر اوجھل میں گر کر تکتے ہیں تو یاد کا رشتہ لے لے کسی نہ کسی رنگ لکڑی نہ کسی ادب میں کہیں نہ کہیں سمجھائیں اور طے ہوتے ہی رہتے ہیں جن میں توک اپنی اپنی طبیعت کے مطابق اپنے اپنے فستال ظاہر کرتے ہیں۔ اخبار پڑھتے یا اخبار سننے اکثر لوگوں کی باتیں سن کر دل اُداس ہو کر رہ جاتا ہے اور انہیں چھوٹی موٹی مجلسوں میں دل اور طبع و ادب سجائی اور

لوگوں میں سدا سے یہ آہا رہی ہے کہ جس کسی سے نکر رہتے ہیں اسے ہتھکڑیاں لگا دیتے ہیں کہ اس کی بات سن کر ہی نہ دیکھا دے۔ بھیکر اس کی جرأت اور اخطائیں جلوہ یا ایشور سنگھی بن کر گزشتہ آدمی سے بنے ہوئے اذیتوں کے لئے انسانیت یا اومانیا ایسا اڈاؤٹ ایڈسٹ بن جائے کہ پہلے تو کوئی اس کی طرف جانے کی ہمت ہی نہ کرے اور جب کہ تو ہمت پا کر اوشواس کے برت اور اُپا کے طوفانوں میں گھوٹ کر اور دھواں اڑھکا کر اوجھل میں گر کر تکتے ہیں تو یاد کا رشتہ لے لے کسی نہ کسی رنگ لکڑی نہ کسی ادب میں کہیں نہ کہیں سمجھائیں اور طے ہوتے ہی رہتے ہیں جن میں توک اپنی اپنی طبیعت کے مطابق اپنے اپنے فستال ظاہر کرتے ہیں۔ اخبار پڑھتے یا اخبار سننے اکثر لوگوں کی باتیں سن کر دل اُداس ہو کر رہ جاتا ہے اور انہیں چھوٹی موٹی مجلسوں میں دل اور طبع و ادب سجائی اور







ہوگا کہ 'ہیندو-سوامی' میں کتنے کو کھڑا کیا، اپنی ساری دنیا میں وہ اس پر عمل کرتے رہے، ان کی زندگی کا ایک ایک پہلو ان کی جان میں ایسے پیدا کرنے کے لئے صرف کیا گیا کہ ان کی زندگی میں عقل مندوں کی کمی نہ ہو۔

دنیوی میں کھڑا کیا، اپنی ساری دنیا میں وہ اس پر عمل کرتے رہے، ان کی زندگی کا ایک ایک پہلو ان کی جان میں ایسے پیدا کرنے کے لئے صرف کیا گیا کہ ان کی زندگی میں عقل مندوں کی کمی نہ ہو۔

جیسا کہ مذکور ہے کہ ان کی زندگی میں عقل مندوں کی کمی نہ ہو۔

- (۱) ہیندو-سوامی سے کتنے کو کھڑا کیا۔
- (۲) ان کی زندگی میں عقل مندوں کی کمی نہ ہو۔
- (۳) ان کی زندگی میں عقل مندوں کی کمی نہ ہو۔

جیسا کہ مذکور ہے کہ ان کی زندگی میں عقل مندوں کی کمی نہ ہو۔

جیسا کہ مذکور ہے کہ ان کی زندگی میں عقل مندوں کی کمی نہ ہو۔

جیسا کہ مذکور ہے کہ ان کی زندگی میں عقل مندوں کی کمی نہ ہو۔

- (۱) ہیندو-سوامی سے کتنے کو کھڑا کیا۔
- (۲) ان کی زندگی میں عقل مندوں کی کمی نہ ہو۔
- (۳) ان کی زندگی میں عقل مندوں کی کمی نہ ہو۔

جیسا کہ مذکور ہے کہ ان کی زندگی میں عقل مندوں کی کمی نہ ہو۔











कलना प्राय नहीं समझा जाता था. लक्ष्मी गुलामी ने सर्वानगी के और और गुल खतम कर दिये थे. आम तौर पर नखर की बुद्धिमान को न रही थी. बोले बाजी और मन्कारी को बन्धन की पुकार कर कर चिन्तनी का बलन बनाया हुआ था. जो बोले सकते थे उनकी जागते चत्रती छुटियाँ थी और जो न बोल सकते थे उनकी चिन्तनी ही के दिलों में गम व गुस्सा और नफरत के लूकान छटा करते थे. हालात यह हो रही थी कि जो हम कहते हैं उसे हर किसी को सन्धा ही समझना चाहिये क्योंकि वही सब है और जो इसके खिलाफ कहता है उसमें सन्धार्य नाम को भी नहीं हो सकती. इस सुसीधत से न सुसलमान बचा हुआ था न हिन्दू और न किसी और मन्धार का नाम लेना. जितना मन्धार की तबलीयाया धर्म के प्रचार का ढोल पीटा जाता था, अमली लिखा से अपने अपने धर्म की किसी ऊँची सन्धार्य पर लोगों को उतना ही कम यकीन था. जो या वह भी बस नाम का. कहते हैं वे और करते कुछ. दिखाते कुछ वे और देते वे कुछ. उन्हें से शब्द कुछ निकलते थे और उनका मतलब सुद और समझा जाता था और सामने वाले को कुछ और हो समझने दिया जाता था. मन्धार मन्धार, और धर्म धर्म सभी पुकारते थे मगर मन्धार को सही तौर पर मानने वालों का नमूना दूँ दे न मिलता था. मन्धार ही किताबों की ऊँची ऊँची तकसीरों या टीकाओं की कोई कमी न थी मगर उनकी बड़ी बातों पर अमल करके दिखाते वाला न सुद कोई तकसीर करने वाला था न टीकाकार, न तबलीया करने वाला न प्रचारक. नई नई मन्धारों जमा करते और धार्मिक संस्थाओं कायम

नाम पंथ नहीं बचा जाता था. लक्ष्मी गुलामी ने सर्वानगी के और और गुल खतम कर दिये थे. आम तौर पर नखर की बुद्धिमान को न रही थी. बोले बाजी और मन्कारी को बन्धन की पुकार कर कर चिन्तनी का बलन बनाया हुआ था. जो बोले सकते थे उनकी जागते चत्रती छुटियाँ थी और जो न बोल सकते थे उनकी चिन्तनी ही के दिलों में गम व गुस्सा और नफरत के लूकान छटा करते थे. हालात यह हो रही थी कि जो हम कहते हैं उसे हर किसी को सन्धा ही समझना चाहिये क्योंकि वही सब है और जो इसके खिलाफ कहता है उसमें सन्धार्य नाम को भी नहीं हो सकती. इस सुसीधत से न सुसलमान बचा हुआ था न हिन्दू और न किसी और मन्धार का नाम लेना. जितना मन्धार की तबलीयाया धर्म के प्रचार का ढोल पीटा जाता था, अमली लिखा से अपने अपने धर्म की किसी ऊँची सन्धार्य पर लोगों को उतना ही कम यकीन था. जो या वह भी बस नाम का. कहते हैं वे और करते कुछ. दिखाते कुछ वे और देते वे कुछ. उन्हें से शब्द कुछ निकलते थे और उनका मतलब सुद और समझा जाता था और सामने वाले को कुछ और हो समझने दिया जाता था. मन्धार मन्धार, और धर्म धर्म सभी पुकारते थे मगर मन्धार को सही तौर पर मानने वालों का नमूना दूँ दे न मिलता था. मन्धार ही किताबों की ऊँची ऊँची तकसीरों या टीकाओं की कोई कमी न थी मगर उनकी बड़ी बातों पर अमल करके दिखाते वाला न सुद कोई तकसीर करने वाला था न टीकाकार, न तबलीया करने वाला न प्रचारक. नई नई मन्धारों जमा करते और धार्मिक संस्थाओं कायम



三

**संस्कृत-विद्या**

我 家 的 祖 國

कपूत या समाज बनाने या दूसरों को अपने धर्म में लेने का उद्देश्य और जोर धरमी में था पर जो भी किसी नये गिरोह में आजाता था, वन्द्य दिन की सैर के बाद पकड़ाता था और सवरा कर भागता था, या फिर वहाँ रह कर बड़ बोले पत के साथ अपनी कमियाँ को धुखाता था. दीन धर्म के जोगीले प्रचारक बातों बातों में ध्वाँई किसे बहुत बनाने से पर समझती और पर सुख शांति का पिरौता भी बना कर दिखाते बाबा कोई न था.

रासशिव आज नहीं जाते कहते और रंगीन सपने देखते और दिखाते की कोई जरूरत न थी. किसी नये मजहब या धर्म और मजहबी या मजहबी किताब की भी जरूरत न थी क्योंकि यह सब चीजें पहले से ही बूढ़ हैं और हममें कुछ बदले बढ़ते की जरूरत न थी. हों इसकी और सिर्फ इस बात की जरूरत थी कि इन किताबों में आई हुई आँखें और बुनियादी सवालों को रचायतों (परम्पराओं), रिवाजों, धर्मों, कर्मों और भूँटे कहलों के पदों से निकाल कर, झूल फटक कर बाकी से बाकी सुरत में बुनियात के सामने लाया जाय और फिर जब काम कर चुकने के बाद सबसे बड़ी जरूरत इस बात की थी कि कोई बुद्धि या बुद्धिमान होकर कोटी से कोटी और बड़ी से बड़ी गिनी गिनी सच्चाइयों के रास्ते पर, जो सदा से हैं और सदा रहेंगे, बिना बिचबिचाहट के निरंतर होकर मजबूत और संभव हुए कर्मों के साथ चलकर और पार हो कर दिखावे. बुनियात की कोई ताकत, कोई धर्म, कोई साधन, कोई साधन, कोई साधन, कोई साधन, कोई साधन और कोई साधन नहीं. इस सबके रास्ते से हटा न सके. दिखावे पर सब अपनी जगह से हट जाय. पर सब जाना का बन्ना.

5

مجلس

١٥٦

[illegible]



ہاتھ ہاتھ پر بھی ہاتھ سنبھال دیا تو سے نہ ہڈے اور اپنی سنبھال  
 سے پہنچی اور ہاتھ ہاتھوں کے پہنچے اور ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں  
 کی ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے  
 ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے  
 ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے

"ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے"

"ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے"

ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے  
 ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے  
 ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے  
 ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے  
 ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے

ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے

ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے

ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے

ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے  
 ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے  
 ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے  
 ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے  
 ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے ہاتھ ہاتھوں کے























ब्रह्म हिन्दू

महात्मा गांधी

मई सन् '४८

सगाने में सब के आगे नज़र आये. जो सच्चे दिल से इन्सान इन्सान की इस सगर्ह से दुखी थे वह इस आग को बुझाने के लिये हर आग पीड़ित, हर सतरे में दूढ़े और जो भी कर सकते थे करते रहे.

न मसजिद बची न मंदिर और न गुरुद्वारा. जालिमों ने धर्म स्थानों को तोड़ कर, जलाकर और नापाक करके कहीं 'धर्म की अव' कहीं 'इस्लाम चिन्तावा' और 'अल्लाहो अकबर' और कहीं 'बाह गुरु की फतेह' का नारा लगाया और हिन्दुस्तान में बसने वालों के बड़े-बड़े धर्मों ने अपने मानने वालों की करतूतों के कारन धर्म से भँह ढाँक लिये.

इस सुसीपत के बरु भी यही एक खुदा का बन्दा था जो आगे बढ़ा और इसी ने आगे बढ़कर हिन्दू, मुसलमान और सिख सभी को उसका धर्म, उनका मज़हब और उनका फर्ज याद दिलाया और कहा कि खुदा के बन्दे, इन्सान बनो, कमजोरों और बेगुनाहों पर हाथ मत उठाओ, खुदा के नाम पर खुदा के बेगुनाह बन्दों को मत भारो. खुदा के नाम पर बनाये हुये मसजिदों, मन्दिरों और गुरुद्वारों को मत तोड़ो फोड़ो. इन पवित्र स्थानों को तोड़ कर यह मत समझो कि तुम मज़हब धर्म और पन्थ का बोले वाला कर रहे हो. यह तो धर्म भी नहीं पूरी हैवानियत है. चाहिये तो यह था कि तुम किसी जालिम पर भी गुस्से में हाथ न उठाते लेकिन अगर जालिम को माफ नहीं कर सकते तो उसे कानून के हाथ सौंप दो. लेकिन यह क्या है कि तुम जुलूम में इतने आगे बढ़ गये कि मसजिद और गुरुद्वारा भी तुम्हारे गुस्से से नहीं बचे, हिन्दुओ !

मै सलाम

महात्मा गांधी

नयाँ

लकने में सब के आँखें नज़र आई. मैंने देखा कि इन्सान इन्सान की इस लड़ाई में किसी छे २० इस आँख को बँधाने के लें हर जगह बैठे, हर छुपने में लगे, और हर जगह से निकल कर दूर-दूर तक फैल गये. मैंने देखा कि इन्सान इन्सान की इस लड़ाई में किसी छे २० इस आँख को बँधाने के लें हर जगह बैठे, हर छुपने में लगे, और हर जगह से निकल कर दूर-दूर तक फैल गये. मैंने देखा कि इन्सान इन्सान की इस लड़ाई में किसी छे २० इस आँख को बँधाने के लें हर जगह बैठे, हर छुपने में लगे, और हर जगह से निकल कर दूर-दूर तक फैल गये.

इस घबराहट के वक़्त भी एक एक आँख का झुंझुकाव देखा जा सके. इसी ने आँखें बँधकर इन्सान इन्सान की लड़ाई में किसी छे २० इस आँख को बँधाने के लें हर जगह बैठे, हर छुपने में लगे, और हर जगह से निकल कर दूर-दूर तक फैल गये. मैंने देखा कि इन्सान इन्सान की इस लड़ाई में किसी छे २० इस आँख को बँधाने के लें हर जगह बैठे, हर छुपने में लगे, और हर जगह से निकल कर दूर-दूर तक फैल गये.























( भाई एन० ए० जिनाद )

( ۵۱ )

وَبِحَافِ رَيْنِ. اے۔ جناح)

تیسری طوائف کا خیال آتے ہی سب ہی کے منہ سے نکل جاتا ہے کہ اب تو دنیا میں تیسری طوائف کیوں؟ ابھی ابھی تو دنیا نے آگ اور انگاروں کی برکھا سے چھٹکارا پایا ہے اور پھر اس طوائف کی آگ میں مگر جانے سے جن کے بدن ٹھیلے ہیں آگ بہہ ابھی نئی کھال آتی جا رہی ہے۔ بڑی بڑی ملائیں کل ہی تو کہہ دیا ملاکر دشمن سے لڑ رہی تھیں اب کس طرح سمجھ میں آئے گا کہ پھر سے طوائف کے کالے کالے بادل کدور منڈلاتے دکھائی دیتے چکے ہیں۔ ابھی تو دشمن کی تیلا ہوتی کر کے اپنا اپنا حصہ بانٹ لینے کا کام ہی ختم ہوا ہے۔ اب طوائف کیوں؟ پھر یہ بھی ہے کہ جون <sup>۱۹۱۷ء</sup> کی فریسکو کانفرنس کو ابھی زیادہ دن نہیں بیتے، جہاں پچھکر مل جل کر دشمنوں کے چارٹر میں سب نے مل کر ملی تحلی قوتوں کی ایک سمجھاؤ۔ این۔ او۔ کی بنیاد چالی تھی اور ڈنکے کی جوت دنیا میں اعلان کیا تھا کہ یو۔ این۔ او۔ کا کام دنیا کو ہمیشہ بنے لئے طوائف سے بچانا ہوگا۔ یو۔ این۔ او۔ کے بننے کے بعد تو دنیا کو بے فکری ہونے لگی اور پھر وہ سمجھنے لگا کہ اب دنیا میں آگ اور انگاروں کی برکھا نہ ہوگی۔ لوگوں کے دلوں کا ڈھمکے گا، تو دنیا میں مسئلہ اور مشابہتی کا بول بالا ہوگا۔ ایک طرف ہتھیاروں پر کنٹرول ہوگا تو دوسری طرف سرگ اور بارود سے







اندر اندر یہ فرق اور دلائل کا میل بڑھتا ہی جا رہا ہو۔ اس فرق کا بڑھنا اور قائم رہنا بڑائی کے آنے کی ایک نشانی ہو، دوسرے نمونہ میں آج ایک طرف نو سمارتی یا شمشاد ہی نظام (دیویشکا) ہو اور دوسری طرف سمارتی اور شمشاد ہی نظام کو جڑ سے کھوکھلا کر پھینک دئے والی سہیلہ آدمی دیکھتا ہو۔ بڑائی کے جتنے بڑے ہوتے ہی بڑی طاقتوں کی آئیں کی کانفرنسیں ابھی تک چالو ہی آئیں ہیں کانفرنسیوں میں کسی کے آنے سے سائے بیٹھ کر ایک دوسرے کو شبہ کی نظروں ہی سے دیکھتا ہو۔ ایک کو دوسرے کی تجاویز کھجورسا نہیں ہو۔ یہ فرق اور سند یہ بڑھتا ہی جا رہا ہو۔ بڑی طاقتیں بڑائی کے بعد دنیا کی مالک بن جیتنے کے وقت دھڑلے خیالوں اور دوسرے سینوں میں گمن ہو رہی ہیں۔ بڑی طاقتیں عیاں ہوتی ہیں کہ اپنے اس طرح سے بل پرمان سے پاس والی جھوٹی یا کمزور قویوں کی کئی میں ہوں اور اس طرح ناکر بندی سے لئے دوسرے مقصد حاصل ہوں۔ چھٹی لوب اور بیچ لوب کے دلیوں میں انگلیتہ اسی حال باذی بہ تھا ہو۔ دوس بلقان، بیچ لوب، بیچ لوب اور دوم ساگر پر ڈورے ڈال رہا ہو۔ امریکہ پوری سے بیچ میں مست ہو کر اپنے سینوں سے آوازوں میں لحد انشیا میں بڑھ کر چین اور مشانت ساگر پر خط بند ہو گئی بنیادیں ڈال رہی ہیں جو آج آری بیچ لوب کے دیش اور دوم ساگر مونیہ کے جڑ سے خطرے کی گھنٹیں بج رہی ہیں، انگلیتہ امریکہ کے ڈالوں کے بل پر بیچ لوب اور دوم ساگر کے دیشوں میں ہر آج مضبوطی کر رہا ہے

آمنہ-آمنہ یہ فرق اور دلیوں کا میل بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ اس فرق کا بڑھنا اور قائم رہنا لکڑی کے آنے کی ایک نشانی ہے، دوسرے دلیوں میں آج ایک طرف نو سمارتی یا شمشاد ہی نظام (دیویشکا) ہے اور دوسری طرف سمارتی اور شمشاد ہی نظام کو جڑ سے کھوکھلا کر پھینک دئے والی سہیلہ آدمی دیکھتا ہے۔ بڑائی کے جتنے بڑے ہوتے ہی بڑی طاقتوں کی آئیں کی کانفرنسیں ابھی تک چالو ہی آئیں ہیں کانفرنسیوں میں کسی کے آنے سے سائے بیٹھ کر ایک دوسرے کو شبہ کی نظروں ہی سے دیکھتا ہے۔ ایک کو دوسرے کی تجاویز کھجورسا نہیں ہے۔ یہ فرق اور سند یہ بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ بڑی طاقتیں بڑائی کے بعد دنیا کی مالک بن جیتنے کے وقت دھڑلے خیالوں اور دوسرے سینوں میں گمن ہو رہی ہیں۔ بڑی طاقتیں عیاں ہوتی ہیں کہ اپنے اس طرح سے بل پرمان سے پاس والی جھوٹی یا کمزور قویوں کی کئی میں ہوں اور اس طرح ناکر بندی سے لئے دوسرے مقصد حاصل ہوں۔ چھٹی لوب اور بیچ لوب کے دلیوں میں انگلیتہ اسی حال باذی بہ تھا ہو۔ دوس بلقان، بیچ لوب، بیچ لوب اور دوم ساگر پر ڈورے ڈال رہا ہو۔ امریکہ پوری سے بیچ میں مست ہو کر اپنے سینوں سے آوازوں میں لحد انشیا میں بڑھ کر چین اور مشانت ساگر پر خط بند ہو گئی بنیادیں ڈال رہی ہیں جو آج آری بیچ لوب کے دیش اور دوم ساگر مونیہ کے جڑ سے خطرے کی گھنٹیں بج رہی ہیں، انگلیتہ امریکہ کے ڈالوں کے بل پر بیچ لوب اور دوم ساگر کے دیشوں میں ہر آج مضبوطی کر رہا ہے



نمایا

نمایا

نمایا

نمایا

نمایا

نمایا

کوشش ہو رہی ہے کہ اس کو بڑے سے بڑا کام دیا جائے تو اس  
تاریخ میں سے اپنی آنکھیں کھولیں۔ یہاں تک کہ اس کے  
اگلے جیون کا سماں بھی دیکھ سکتے ہیں۔ ہندو کی چھٹی چھٹی  
پاستیوں میں بھی مقابلہ ہو رہا ہے۔ پہلے وہاں ہندو کی چھٹی چھٹی  
بات سے کسی بھی طرح کی فوجی طاقت کو باطل کر دیا جائے گا۔  
اب جرنی کو خارج کر دوں میں باطل کر حکومت کی جائے گی جس سے  
جرنی سے فیصلہ اور تازیانہ باطل کر جائے گا۔ جرنی میں  
جہوری یا لوک تشریفی حکومت بنائی جائے۔ اب جرنی کا جھڑپ  
دوسرے دیا جائے گا۔ یہ مطالبہ اور اس کے ماننے میں جو جھڑپ  
ہو رہی ہے وہاں دوسرا حال ہو۔ وہاں اسے اپنے مانی فائدے کا  
سب سے بڑا خیال ہو۔ جرنی کو اس بات سے روکا جائے گا کہ  
ان حقوق میں دوسری کمیونزم۔ پھیل جائے۔ جرنی طاقتیں اسے  
جرنی جرنی کو اپنا بن دینا چاہتی ہیں کہ جرنی اگر بالکل مٹ نہ  
سکے تو اپنا کمزور طریقہ جو مانے کر کوئی خطہ کا نہ ہے۔ اور وہاں  
کی فوجی پیداوار اور کھانوں کی دولت پر قبضہ جائے۔ جرنی کی  
سیت جرنی سے اپنا طوق اس کے کوئے اور لوہے پر بڑی ہوئی ہے  
اور سب سے پہلے یہ کہ اپنے حقوق میں جرنی کی جگہ کو  
اپنے رنگ میں لٹک دیا جائے۔ لیکن وہاں جرنی کی جگہ بھی  
جگہ کا روپ سے لیتی ہو۔ جرنی قوم سلا کے لئے مٹ نہیں سکتی۔  
جرنی ہی طوائف کا کارن ہوگا۔ ہندو کی چھٹی چھٹی پائستیں

کوشش ہو رہی ہے کہ اس کو بڑے سے بڑا کام دیا جائے تو اس  
تاریخ میں سے اپنی آنکھیں کھولیں۔ یہاں تک کہ اس کے  
اگلے جیون کا سماں بھی دیکھ سکتے ہیں۔ ہندو کی چھٹی چھٹی  
پاستیوں میں بھی مقابلہ ہو رہا ہے۔ پہلے وہاں ہندو کی چھٹی چھٹی  
بات سے کسی بھی طرح کی فوجی طاقت کو باطل کر دیا جائے گا۔  
اب جرنی کو خارج کر دوں میں باطل کر حکومت کی جائے گی جس سے  
جرنی سے فیصلہ اور تازیانہ باطل کر جائے گا۔ جرنی میں  
جہوری یا لوک تشریفی حکومت بنائی جائے۔ اب جرنی کا جھڑپ  
دوسرے دیا جائے گا۔ یہ مطالبہ اور اس کے ماننے میں جو جھڑپ  
ہو رہی ہے وہاں دوسرا حال ہو۔ وہاں اسے اپنے مانی فائدے کا  
سب سے بڑا خیال ہو۔ جرنی کو اس بات سے روکا جائے گا کہ  
ان حقوق میں دوسری کمیونزم۔ پھیل جائے۔ جرنی طاقتیں اسے  
جرنی جرنی کو اپنا بن دینا چاہتی ہیں کہ جرنی اگر بالکل مٹ نہ  
سکے تو اپنا کمزور طریقہ جو مانے کر کوئی خطہ کا نہ ہے۔ اور وہاں  
کی فوجی پیداوار اور کھانوں کی دولت پر قبضہ جائے۔ جرنی کی  
سیت جرنی سے اپنا طوق اس کے کوئے اور لوہے پر بڑی ہوئی ہے  
اور سب سے پہلے یہ کہ اپنے حقوق میں جرنی کی جگہ کو  
اپنے رنگ میں لٹک دیا جائے۔ لیکن وہاں جرنی کی جگہ بھی  
جگہ کا روپ سے لیتی ہو۔ جرنی قوم سلا کے لئے مٹ نہیں سکتی۔  
جرنی ہی طوائف کا کارن ہوگا۔ ہندو کی چھٹی چھٹی پائستیں



बुद्धि

दीखती लड़ाई के बाद

ਸਭੈ ਬਾਨ '੪੮

इंग्लैंड का साम्राज्य ही है। पोर्तुगल, ब्राजील, अफ्रीका, मेक्सिको-पेरू, इत्यादि, बल्गेरिया, रोमानिया, आल्बानिया और ग्रीस को एक दूसरे के खिलाफ साम्राज्यी ताकत बनाए रखना चाहती हैं। चीन इन रियासतों का आपस का वैर हटाने अपनी मदद के लिये बड़ी बड़ी ताकतों के पैरों पर गिरा रहा है। शाहनशाह-आमर और रुसी कम्युनिज्म का आमने सामने नहीं तो अन्यथा बनकर भारत मुखावला हो रहा है। अमेरीका और इंग्लैंड को बढ़ता है कि कहीं रुसी कम्युनिज्म दुनिया में न फैल जाय, और अमेरीका और इंग्लैंड के रुस से विरोध का यही कारण है। रुसी कम्युनिज्म के खिलाफ इंग्लैंड बीच योग्य के देशों की पूरी मदद कर रहा है और चाहता है कि रुसी कम्युनिज्म के खिलाफ भारत बहुत आये तो अपने कुप्रामन जर्मनी से भी काम ले। इस कारण हमें इंग्लैंड के कुछ नेताओं की वह बातें याद आती हैं जो उन्होंने इस बात कही थी जब कम्युनिज्म के खिलाफ हिटलर और बिस्मा यह था। हिन्दुस्तान के पहले के सेक्रेटरी आफ स्टेट मि० एमरी ने कहा था कि “हम किसी ऐसी पोलिसी पर चलने की हिम्मत नहीं कर सकते जो हमें जर्मनी, इटली और जापान के खिलाफ सिद्धा दे”। फिर पार्लियामेंट के एक टोपी मेम्बर मि० थोरलो वाक्सटर ने कहा था कि “कभी-कभी हम इस पार्लियामेंट के वह लोग बड़ी बेचकनी करते हैं जो इस बात से इनकार करते हैं कि नेशनल सोशलिज्म में कोई अच्छाई नहीं है या हिटलर और गोयटिंग जैसे इंसानों की सच्चाई और साफ दिली से इनकार करते हैं”। पार्लियामेंट के एक दूसरे टोपी मेम्बर सर वॉले

ہمیشہ اطرائی کا سبب رہی ہیں۔ یو لیتھ، زا کو سلو و کیما، یو کو سلو و کیما،  
گلبریا، رہا دنیا، اربابنا اور گدگدیں تو ایک دوسرے کے خلاف سامراجی  
طاقت اندر اندر بھڑک رہی ہو۔ اور ذات دیاستوں کا آپس کا تیر  
انہیں اپنی مدد کے لئے بڑی بڑی طاقتوں کے بیروں پر گرا رہا  
ہو۔ شاہنشاہیت اور دہسی کیونزم کا آنے سالنے نہیں لواند  
اندر بھر لید مقابلہ ہو رہا ہو۔ امریکہ اور انگلیٹڈ کو دھڑکا کر کہ  
کہیں دہسی کیونزم دنیا میں نہ پھیل جائے اور امریکہ اور انگلیٹڈ  
کے دوس سے درد دھڑکا یہی کارن ہو۔ دہسی کیونزم کے خلاف  
انگلیٹڈ بچ ہو رہے کے دشمنوں کے دشمنوں کی لہدی مدد کر رہا ہو اور جاپان کو  
چ کر دہسی کیونزم کے خلاف اگر وقت آئے تو اپنے دشمن جرمنی سے  
بھی کام لے۔ ایک جگہ ہیں انگلیٹڈ کے کچھ پیناؤں کی وہ اپنی  
یاد آتی ہیں، ہواؤں نے اس وقت کہی تھیں جب کیونزم کے  
خلاف ہٹلر زندہ دکھا رہا تھا۔ ہندستان کے پہلے کے سکریٹری  
آف اسٹیٹ مسٹر ایگری نے کہا تھا کہ "ہم کسی ایسی پالیسی پر  
چلنے کی ہمت نہیں کر سکتے جو اپنی جرمنی، اٹلی اور جاپان کے خلاف  
بھڑکے۔" پھر مارلینٹ کے ایک قادی ممبر مسٹر جیورلی  
بائسٹ نے کہا تھا کہ "مجھے بھی لگتا ہے کہ اس پالیسی منٹ  
کے وہ لوگ بڑی بے وقوفی کرتے ہیں جو اس بات سے انکار  
کرتے ہیں کہ فینٹل سوئلزم میں کوئی اچھائی نہیں ہو یا  
ہٹلر اور گوڈریگ جیسے انسانوں کی حقانی اور صفات دلی  
سے انکار کرتے ہیں۔" پھر مارلینٹ کے ایک دوسرے لہدی ممبر مسٹر



## نیا جہنم تیسری لڑائی کے باؤل میسٹ

مرد نے تو سب سے بڑے جبر کو مظلوم کی قربانی کی تھی۔ انھوں نے کہا تھا۔ ”اس میں اور انصاف تو مظلوم کی پالیسی کا اصل مقصد ہے۔ پھر تو موقع دیکھو، نئے اطمینان اور انقلابی لڑائی کا غدار اور بچے ہیں۔“ اب یہ تو کھلی ہوئی بات ہے کہ انگلینڈ روس کے خلاف اعلان کی مدد کو تیار ہے۔ اگر اس سے تو بے خبر ہے تو بے خبری کی بھی مدد کرے گا۔ کمرلیس، ٹوکی اور سعودی عرب ملکوں کو امریکہ نے ابھی ترغیب دیا ہے۔ وہ نہیں دلیشوں میں انگلینڈ اپنا اثر جلاتا جارہا ہے اور اگر امریکہ ان دلیشوں کو اسے اٹھ میں رکھنا چاہتا ہے تو روس کب تک چلے جائے گا۔ اس لئے اگر روس ایسا نہیں کرتا تو وہ آج دنیا کے سب سے خطرناک اور طرف سے گھبراہٹ کا شکار ہو جاتا ہے اور ساری دنیا سے خطرہ جاتا ہے۔ بلوئی اور امریکہ کے بیچ یورپ اور دور یورپ کے دلیشوں میں نیکی کے پھٹے رابطے ہیں اور انھیں دلیشوں میں تیسری لڑائی کے لئے مضبوطی سے کام لے رہا ہے۔ بیچ یورپ سے دلیشوں سے جس طرح بن رہے انگلینڈ اپنا مانا اور بھی مضبوط کرنا چاہتا ہے۔ یہ کسی بل پر ہو یا لالچ دے کر، جسے وہاں کی چھوٹی سی ریاست وائس چارٹن کو آزادی دے کر انگلینڈ نے اس سے اپنا مانا اور بھی مضبوط کر لیا ہے۔ یہ سب اس نے بد بھی کر لیا ہے۔ وہاں، بلیریا، البانیا میں ایک طرف ساراجی اور دوسری طرف روسی پارٹیزوں میں مقابلہ ہے۔ جرمنی اور آسٹریا میں انگریزی فوجیں پھری ہیں تو روس بھی قریب ہے۔ مصر سے انگریز نے نہیں ہیں اور نہ چین کی بلوئی امید ہے۔ انگلینڈ امریکہ کے

نوا دینے

تیسری لڑائی کے بارے

میں سب ۱۸۷

مرد نے تو سب سے بڑے جبر کو دھتکار دھتکار کی تیسری لڑائی کی تھی۔ انھوں نے کہا تھا۔ ”اس میں اور انصاف تو دھتکار کی پالیسی کا اصل مقصد ہے۔ پھر تو موقع دیکھو، نئے اطمینان اور انقلابی لڑائی کا غدار اور بچے ہیں۔“ اب یہ تو کھلی ہوئی بات ہے کہ انگلینڈ روس کے خلاف اعلان کی مدد کو تیار ہے۔ اگر اس سے تو بے خبر ہے تو بے خبری کی بھی مدد کرے گا۔ کمرلیس، ٹوکی اور سعودی عرب ملکوں کو امریکہ نے ابھی ترغیب دیا ہے۔ وہ نہیں دلیشوں میں انگلینڈ اپنا اثر جلاتا جارہا ہے اور اگر امریکہ ان دلیشوں کو اسے اٹھ میں رکھنا چاہتا ہے تو روس کب تک چلے جائے گا۔ اس لئے اگر روس ایسا نہیں کرتا تو وہ آج دنیا کے سب سے خطرناک اور طرف سے گھبراہٹ کا شکار ہو جاتا ہے اور ساری دنیا سے خطرہ جاتا ہے۔ بلوئی اور امریکہ کے بیچ یورپ اور دور یورپ کے دلیشوں میں نیکی کے پھٹے رابطے ہیں اور انھیں دلیشوں میں تیسری لڑائی کے لئے مضبوطی سے کام لے رہا ہے۔ بیچ یورپ سے دلیشوں سے جس طرح بن رہے انگلینڈ اپنا مانا اور بھی مضبوط کرنا چاہتا ہے۔ یہ کسی بل پر ہو یا لالچ دے کر، جسے وہاں کی چھوٹی سی ریاست وائس چارٹن کو آزادی دے کر انگلینڈ نے اس سے اپنا مانا اور بھی مضبوط کر لیا ہے۔ یہ سب اس نے بد بھی کر لیا ہے۔ وہاں، بلیریا، البانیا میں ایک طرف ساراجی اور دوسری طرف روسی پارٹیزوں میں مقابلہ ہے۔ جرمنی اور آسٹریا میں انگریزی فوجیں پھری ہیں تو روس بھی قریب ہے۔ مصر سے انگریز نے نہیں ہیں اور نہ چین کی بلوئی امید ہے۔ انگلینڈ امریکہ کے

اب یہ تو کھلی ہوئی بات ہے کہ انگلینڈ روس کے خیالات دھتکار کی مدد کو تیار ہے۔ अगर हो सके तो पर भड़े हुये जर्मनी की भी मदद करेगा. सोस, टर्की और सऊदी अरब मुल्कों को अमरीका ने अभी कर्जा दिया है. इन्हीं देशों में इंग्लैंड अपना असर जमाता जा रहा है, और अगर अमरीका इन देशों को अपने हाथ में रखता चाहता है तो रुस कम चुपका बैठेगा. इस लिये कि अगर रूस ऐसा नहीं करता तो वह आज दुनिया में भारों तरह से बिगड़ रहा मुल्क रह जाता है और सारी दुनिया से कट जाता है. पूर्वी रोमशागर, बीच पूरब और दूर पूरब के देशों में रेल के बरामे चलते हैं और इन्हीं देशों में तीसरी लड़ाई के लिये मजबूती से काम हो रहा है. बीच पूरब के देशों से जिस तरह वन पड़े इंग्लैंड अपना नाता और भी मजबूत करना चाहता है. यह किसी बल पर हो या लालच देकर, जैसे वहाँ की छोटी सी रियासत ट्रान्सजोर्डन को आजादी देकर इंग्लैंड ने उससे अपना नाता और भी मजबूत कर लिया है. यह सब होने पर भी ग्रीस, रोमानिया, बल्गेरिया, अल्बानिया में एक तरह साम्राज्यी और दूसरी तरह रूसी पार्टियों में मुकाबला है. जर्मनी और ग्रीस में अंग्रेजी कौजें अभी हैं तो रुस भी करीब है. मिस्र से अंग्रेज हटे नहीं हैं और न हटने की पूरी उम्मीद है. इंग्लैंड अमरीका के



نیا دیکھ      तीसरी लड़ाई के बादल      मई सन् '४८

बालों के बल पर अपनी फौजी ताकत बढ़ा दी रहा है. सन् ३९ में इंग्लैंड के पास उसकी फौज ५ लाख थी पर सन् ४६ में (दूसरी लड़ाई के बाद) इंग्लैंड के पास २० लाख फौज थी. सन् ३८, ३९ में इंग्लैंड अपनी फौजों पर ३५ करोड़ २० लाख पाँच लाख कराया था और आज कल वह एक अरब १९ करोड़ ३० लाख पौंड अपनी फौजों पर खर्च कर रहा है. इसी बारे में इस साल पार्लियामेंट की मजदूर पार्टी के एक मेम्बर मि० बिलियाकस ने इंग्लैंड के बड़े वर्गोंर मि० ऐटली से पार्लियामेंट में पूछा था कि "अगर हम अमरीका या रूस से लड़ाई होने का खयाल नहीं करते तो क्यों अपनी माली हैसियत से बाहर पड़ने से तीन गुनी फौज रख रहे हैं?" मि० ऐटली ने गोल मोल राज्यों में जबाब दिया— "बहु सवाल दर उस मुल्क से पूछा जा सकता है जिसके पास इतना बन्द फौजें रहती हैं."

यह सब कुछ जो हो रहा है, ताजुब की बात नहीं है. यही लड़ाई की तैयारी के मन्सूबे हैं. अमरीका और इंग्लैंड रूस को धारों तरफ से घेर डालने की दीवारें उठा रहे हैं और रोमसागर और दूसरे समुद्रों पर अपनी ही ताकत कायम रखना चाहते हैं, पर रूस को भी इन समुद्रों और देशों में असल हक रखने की आज जरूरत है. अमरीका ने चीन में अड्डा बना लिया है उसे. आठ लाख पचास हजार डालर की मदद दी है और दूसरा जंगी सामान भी दिया है. अमरीकी फौजों चीन में रखने के अलावा हवाई और समुन्दरी समन्विते भी हुये हैं. अमरीका ने चीन के कब्जे आया करने की सुरत दस बरस और बढ़ा दी है, पर अभी तक चीन

طیاروں کے بل پر اپنی فوجی طاقت بڑھا دی ہے۔ ۱۹۳۹ء میں انگلینڈ کے پاس اس کی فوج ۵ لاکھ تھی پر ۱۹۴۶ء میں (دوسری لڑائی کے بعد) انگلینڈ کے پاس ۲۰ لاکھ فوج تھی۔ ۱۹۳۸ء میں انگلینڈ اپنی فوج پر ۳۵ کروڑ ۲۰ لاکھ پونڈ خرچ کرتا تھا اور آج کل وہ ایک ارب ۱۹ کروڑ ۳۰ لاکھ پونڈ اپنی فوج پر خرچ کر رہا ہے۔ اسی بارے میں اس سال یارپائمنٹ کی مزبور پارٹی کے ایک ممبر مسٹر ڈیلاکس نے انگلینڈ کے بڑے وزیر مسٹر ایٹلی سے مارشلنگ میں پوچھا تھا کہ اگر ہم امریکہ یا روس سے لڑائی کرنے کا خیال نہیں کرتے تو کیوں اپنی مالی حیثیت سے باہر پڑنے سے تین گنی فوج رکھ رہے ہیں؟ مسٹر ایٹلی نے گول مول جوابوں میں جواب دیا— "یہ سوال ہر اس ملک سے پوچھا جاسکتا ہے جس کے پاس

بہت کچھ ہے۔" اس کی بات نہیں کہ یہی لڑائی کی تیاری کے منصوبے ہیں۔ امریکہ اور انگلینڈ روس کو طاقتوں طرف سے کھینچاٹنے کی دیواریں اٹھا رہے ہیں اور روس ساگر اندر دوسرے سمندروں پر اپنی ہی طاقت قائم رکھنا چاہتے ہیں، پر روس کو بھی ان سمندروں اور زمینوں میں عمل دخل رکھنے کی آج ضرورت ہے۔ امریکہ نے چین میں لگا بنا لیا ہے کہ اسے آٹھ لاکھ پچاس ہزار ڈالرز کی مدد دی ہے اور دوسرا جنگی سامان بھی دیا ہے۔ امریکی فوجیں چین میں رکھنے کے علاوہ لڑائی اور سمندری سمجھوتے بھی کرتے ہیں۔ امریکہ نے چین کے فوجی امداد کرنے کی مدت دس برس اور پڑھادی ہے۔ یہ ایسی ایک جنگ جیتی















نیا دنیا

تیسری لکھاؤ کے بارے

مہے سن ۱۹۲۰

یہاں سبھی سمجھتے ہیں۔ آج کل ہمارے ہاتھ میں آئی ہے بل بر  
نہیں کہ وہ اس کی بجائے برہمنوں کا ہاتھ ہے۔ اس کے  
مطلب کے لئے آئندہ دنیا کو اپنی مٹی میں جڑ رکھنا چاہیے  
ہے۔ لایا میں انگریزی فوجیں اپنی سکینہیں چھیننے پر مجبور کر دی  
گئی ہیں۔ برما کی آزادی ایک دھوکا ہے۔ اپنا آئندہ سدا کرنے  
کے لئے ہندوستان کی آزادی ہمیں کی ایکٹ کو چیلنج دیا گیا ہے۔

نیا دنیا  
تیسری لکھاؤ کے بارے  
مہے سن ۱۹۲۰

۱۔ ہندوستان کی آزادی ہمیں کی ایکٹ کو چیلنج دیا گیا ہے۔  
۲۔ برما کی آزادی ایک دھوکا ہے۔ اپنا آئندہ سدا کرنے  
کے لئے ہندوستان کی آزادی ہمیں کی ایکٹ کو چیلنج دیا گیا ہے۔  
۳۔ لایا میں انگریزی فوجیں اپنی سکینہیں چھیننے پر مجبور کر دی  
گئی ہیں۔ برما کی آزادی ایک دھوکا ہے۔ اپنا آئندہ سدا کرنے  
کے لئے ہندوستان کی آزادی ہمیں کی ایکٹ کو چیلنج دیا گیا ہے۔  
۴۔ ہندوستان کی آزادی ہمیں کی ایکٹ کو چیلنج دیا گیا ہے۔  
۵۔ برما کی آزادی ایک دھوکا ہے۔ اپنا آئندہ سدا کرنے  
کے لئے ہندوستان کی آزادی ہمیں کی ایکٹ کو چیلنج دیا گیا ہے۔  
۶۔ لایا میں انگریزی فوجیں اپنی سکینہیں چھیننے پر مجبور کر دی  
گئی ہیں۔ برما کی آزادی ایک دھوکا ہے۔ اپنا آئندہ سدا کرنے  
کے لئے ہندوستان کی آزادی ہمیں کی ایکٹ کو چیلنج دیا گیا ہے۔  
۷۔ ہندوستان کی آزادی ہمیں کی ایکٹ کو چیلنج دیا گیا ہے۔  
۸۔ برما کی آزادی ایک دھوکا ہے۔ اپنا آئندہ سدا کرنے  
کے لئے ہندوستان کی آزادی ہمیں کی ایکٹ کو چیلنج دیا گیا ہے۔  
۹۔ لایا میں انگریزی فوجیں اپنی سکینہیں چھیننے پر مجبور کر دی  
گئی ہیں۔ برما کی آزادی ایک دھوکا ہے۔ اپنا آئندہ سدا کرنے  
کے لئے ہندوستان کی آزادی ہمیں کی ایکٹ کو چیلنج دیا گیا ہے۔  
۱۰۔ ہندوستان کی آزادی ہمیں کی ایکٹ کو چیلنج دیا گیا ہے۔

۱۔ ہندوستان کی آزادی ہمیں کی ایکٹ کو چیلنج دیا گیا ہے۔  
۲۔ برما کی آزادی ایک دھوکا ہے۔ اپنا آئندہ سدا کرنے  
کے لئے ہندوستان کی آزادی ہمیں کی ایکٹ کو چیلنج دیا گیا ہے۔  
۳۔ لایا میں انگریزی فوجیں اپنی سکینہیں چھیننے پر مجبور کر دی  
گئی ہیں۔ برما کی آزادی ایک دھوکا ہے۔ اپنا آئندہ سدا کرنے  
کے لئے ہندوستان کی آزادی ہمیں کی ایکٹ کو چیلنج دیا گیا ہے۔  
۴۔ ہندوستان کی آزادی ہمیں کی ایکٹ کو چیلنج دیا گیا ہے۔  
۵۔ برما کی آزادی ایک دھوکا ہے۔ اپنا آئندہ سدا کرنے  
کے لئے ہندوستان کی آزادی ہمیں کی ایکٹ کو چیلنج دیا گیا ہے۔  
۶۔ لایا میں انگریزی فوجیں اپنی سکینہیں چھیننے پر مجبور کر دی  
گئی ہیں۔ برما کی آزادی ایک دھوکا ہے۔ اپنا آئندہ سدا کرنے  
کے لئے ہندوستان کی آزادی ہمیں کی ایکٹ کو چیلنج دیا گیا ہے۔  
۷۔ ہندوستان کی آزادی ہمیں کی ایکٹ کو چیلنج دیا گیا ہے۔  
۸۔ برما کی آزادی ایک دھوکا ہے۔ اپنا آئندہ سدا کرنے  
کے لئے ہندوستان کی آزادی ہمیں کی ایکٹ کو چیلنج دیا گیا ہے۔  
۹۔ لایا میں انگریزی فوجیں اپنی سکینہیں چھیننے پر مجبور کر دی  
گئی ہیں۔ برما کی آزادی ایک دھوکا ہے۔ اپنا آئندہ سدا کرنے  
کے لئے ہندوستان کی آزادی ہمیں کی ایکٹ کو چیلنج دیا گیا ہے۔  
۱۰۔ ہندوستان کی آزادی ہمیں کی ایکٹ کو چیلنج دیا گیا ہے۔







# مولانا بکرت اللہ صاحب بھوپالی

(بھوپالی، رتن لال بھٹل)

ہندستان کے ان سیکڑوں آزادیوں، جنگوں میں، بھوپالی کی آزادی کے لئے ایسا گھربا، گھیراؤ، دھڑکیں گئے اور پھر جیتے رہنے وطن کو نہ لوٹ سکے، مولانا محمد بکرت اللہ صاحب بھوپالی کے نام اور کام کی حیرت انگیز پیش کی جانے لگی۔ اللہ وطن کی بھلائی کے لئے کام کرنے والے ہیں ہمیشہ ان کی زندگی کے حالات سے ملتی اور بہت پائے رہیں گے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ مولانا بکرت اللہ صاحب نے جس زمانے میں دیش بھڑی کی لہ میں قدم رکھا، اس زمانے میں حالات بہت سے تھک لک کے آزادی کے لئے کوشش کر رہے تھے۔ اس کے لئے نہایت دلیری کے ساتھ طرح طرح کی تکلیفیں سہہ رہی تھیں۔ لیکن ان میں سے زیادہ تر لوگوں کی سیاست محض خیالی تھی۔ ہندستان کا، ان کا، اس سے بڑھوں کا دیش ہی، اس کی تہذیب اور اس کا بڑا نام اس بہت شاندار اور عظیم ظلم ہونے کی وجہ سے اس کی بڑی عزت و محبت و جھول میں مل رہی تھی، اس کے لئے کہ اپنے دیش کو آزاد کرانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس وقت اگر دیش بھڑوں کے خیالات ایسے ہی ہوتے تھے۔ اس کے علاوہ ایک بات یہ بھی ان میں تھی کہ مولانا کی دیش بھڑی نے محض ظلم ہونے کی وجہ سے ہم سے مل کر دیش بھڑی کی عزت و محبت میں اس کے اگر ہمارے

## میں ۰ سید احمد بکرکھلا ساہب بھوپالی

(بائیں۔ رتن لال بھٹل)

ہندوستان کے جن سیکڑوں بھارتوں میں، جو دیش کی آزادی کے لئے اپنے کام کو نہ لوٹ سکے، مولانا سید احمد بکرکھلا-ساہب بھوپالی کے نام اور کام کی بھرپور ہمشا کی جانتی رہی تھی۔ اور بھارت کی بھارت کے لئے کام کرنے والے لوگ ہمیشہ ان کی زندگی کے حالات سے ملتی اور بہت پائے رہیں گے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ مولانا بکرکھلا ساہب نے جس زمانے میں دیش بھڑی کی راہ میں قدم رکھا، اس زمانے میں حالات بہت سے تھک لک کے آزادی کے لئے کوشش کر رہے تھے۔ اس کے لئے نہایت دلیری کے ساتھ طرح طرح کی تکلیفیں سہہ رہی تھیں۔ لیکن ان میں سے زیادہ تر لوگوں کی سیاست محض خیالی تھی۔ ہندستان کا، ان کا، اس سے بڑھوں کا دیش ہی، اس کی تہذیب اور اس کا بڑا نام اس بہت شاندار اور عظیم ظلم ہونے کی وجہ سے اس کی بڑی عزت و محبت و جھول میں مل رہی تھی، اس کے لئے کہ اپنے دیش کو آزاد کرانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس وقت اگر دیش بھڑوں کے خیالات ایسے ہی ہوتے تھے۔ اس کے علاوہ ایک بات یہ بھی ان میں تھی کہ مولانا کی دیش بھڑی نے محض ظلم ہونے کی وجہ سے ہم سے مل کر دیش بھڑی کی عزت و محبت میں اس کے اگر ہمارے



新刊

मो० सुदामाद्वारा कृतं

सर्वे भद्राणि

देशभक्त मुगलों जैसा राज चाहते थे, तो हिन्दू देशभक्त राजपूतों जैसा था मरहटों जैसा। इन दोनों में हालाँकि कोई आपसी मन मुताब नही था और न इन दोनों में किराणपरस्ती ही थी, फिर भी आपने इन खयालात की बजाह से दोनों एक दूसरे के नजदीक न आ सके, यही बजाह है कि सन् १८६८ से सन् १९१५ तक हम हिन्दु-खालस के हिन्दू और मुसलमान इत्तिकलावियों को साफ-साफ अलग-अलग सत्रों में पाते हैं, उस वक़्त वेबबन्द का मयरासा भगर मुसलमान इत्तिकलावियों का गढ़ था, तो महराराष्ट्र और बंगाल हिन्दू इत्तिकलावियों के गढ़ थे। लेकिन न तो महराराष्ट्र और बंगाल के हिन्दू इत्तिकलावियों में किसी मुसलमान का नाम पाया जाता है और न मयरासा वेबबन्द के कान्तिकारियों में किसी हिन्दू का चिह्न मिलता है। इसकी बजाह सिर्फ यह थी कि उस वक़्त जमादुखियत यानी पंचावली राज की बात इन लोगों के दिमाग में नहीं थी। लिहाजा दोनों ने कभी एक साथ मिलकर काम करने की जरूरत ही महसूस नहीं की। हालाँकि जब कभी मौका आया, तब इन देशभक्तों ने हिन्दू मुस्लिम एकता की पूरी कोशिश की। मिसाल के लिये शाही रयाय अहमद साहब गंगोही का यह फतवा इस सिलसिले में ऐसा किया जा सकता है, जो उन्होंने सन् १९०५ में दिया था और जिसमें मुसलमानों से कहा गया था कि वह कौमसेमें शामिल हों, जो हिन्दू मुसलमानों की मिली जुली जमात है, लेकिन और सत्यद की 'मुस्लिम अर्जुमल' में, जो सिर्फ मुसमानों की जमात है, शरीक न हों।

लेकिन इसी क्षणाने में मौलाना बरकतुल्ला साहब भूपाली

三

五、

三

میں جس وقت مسلمانوں جیسا رائج ہوتا تھا، تو ہندو دیش بھگت  
 یا چوروں جیسا مار پٹوں جیسا۔ ان دونوں میں حالانکہ کوئی آہستی  
 نہ تھی تاہم نہیں بھگا اور نہ اپنی بددلی میں نذر پرستی ہی تھی، پھر بھی  
 اپنے ان خیالات کی وجہ سے دونوں ایک دوسرے کے نزدیک نہ  
 آ سکتے۔ یہی وجہ ہو کر مسلمان سے مسلمان تک ہم ہندوستان  
 کے ہندو اور مسلمان، مسلمانوں کو صاف صاف الگ الگ صفوں  
 میں بٹاتے ہیں۔ اس وقت دیوبند کا عہدہ اگر مسلمان انقلابیوں  
 کا کوئی نمونہ تھا، تو مہاراشٹر اور بنگال ہندو انقلابیوں کے گروہ تھے۔  
 لیکن نہ تو مہاراشٹر اور بنگال کے ہندو انقلابیوں میں کسی مسلمان  
 کا نام پایا جاتا ہو اور نہ عہدہ دیوبند کے کراچی کاریوں میں کسی  
 ہندو کو دیکھ کر ملتا ہو۔ اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ اس وقت مہاراشٹر  
 یعنی پنجاب کی تاریخ کی بات ان لوگوں کے دماغ میں نہیں تھی۔  
 بلکہ دونوں نے کبھی ایک ساتھ مل کر کام کرنے کی ضرورت ہی  
 محسوس نہیں کی۔ حالانکہ جب کبھی موقع ملتا، تب ان دونوں بھگتوں  
 نے ہندو مسلم ایکٹ کی پوری کوشش کی۔ مثال کے لئے حاجی  
 رشید احمد صاحب لنگوہی کا وہ فتویٰ اس سلسلے میں پیش کیا  
 جاسکتا ہو، جو انھوں نے ۱۹۰۵ء میں دیا تھا اور جس  
 میں مسلمانوں سے کہا گیا تھا کہ وہ کانگریس میں شامل ہوں، جو  
 ہندو مسلمانوں کی ملی جلی جماعت ہو، لیکن سرسید کی "مسلم ایجنڈا"  
 میں جو صرف مسلمانوں کی جماعت ہو، شریک نہ ہوں۔  
 لیکن اسی زمانے میں مولانا برکت اللہ صاحب جھولیالی نے



नया हिन्दु

श्री० मुहम्मद बरकतुल्ला

ਸਾਫ਼ ਸਾਨ 'ਯੋ

इस मैदान में आकर इस बड़ी कमी को पूरा कर दिया . मौलाना नूतान के रहने वाले थे और आपके पिता रियासत के एक बड़े सरकारी अफसर थे . उन्होंने अपने लड़के को ऊँची से ऊँची शालीम पाने के लिये बिलायत भेजा . इस तरह मौलवी बरकतुल्ला साहब भरी जवानों में बिलायत पहुँचे . लेकिन वह बिलायत पहुँचकर दूसरे हिन्दुस्तानी विधार्थियों की तरह रास रंग में नहीं डूब गये, बल्कि इंगलैंड पहुँचते ही उनके दिल में यह सवाल उठा कि इंगलैंड कैसा छोटा मुल्क इतना सुशाला क्यों है और मेरा देश हिन्दुस्तान इतना बिराला होता हुआ इतना गरीब क्यों है . उन्होंने इस पर गौर करना शुरू किया और फिर इस नतीजे पर पहुँचे कि 'हिन्दुस्तान की विल को कैसा देने वाली यह गरीबी सिर्फ इसलिये है कि 'हिन्दुस्तान पर अंग्रेजों का कब्जा है . अंग्रेजी हज़ूत ऑक की तरह हिन्दुस्तान का खून पी रही है, जिसका नतीजा यह है कि अंग्रेज क्रीम और उनका मुल्क मोटा और मजबूत होता जा रहा है जबकि हमारा देश बिना कितने कमजोर और बीमार पड़ता जा रहा है.

उस क्रमाने में महात्मा के महाद्वार नेता श्री गोपाल कृष्ण गोखले का बड़ा जोर था। "हिन्दुस्तान की माली हालात कैसे बिगड़ी?" इस सफ़ासूत पर उनके बड़े जोरदार जानकारी से भरे हुए लेखन होते थे, इसलिये शुरू शुरू में मौलाना बरकतुल्ला साहब पर उनका बहुत असर पड़ा। लेकिन कुछ ही दिनों बाद वह उनकी नरम नीति से ऊब गये और उनका मुकाम सिलक को पाटी की तरह हो गया। इसके बाद मौलाना हिन्दुस्तान आगये और उन्होंने भूगोल से एक अच्छादार

五

مولانا محمد یونس صاحب

٥٥

ایس مہدیان میں اگر اس جڑی کسی کو لولا کر دیا۔ مولانا جھوٹال کے  
لوہنے والے تھے اور آپ کے بیٹا باباست کے ایک بڑے سرکاری  
المسرحے۔ انہوں نے اپنے لوگے کو ادنیٰ سے ادنیٰ تعلیم پانے سے  
بٹے ولایت بھیجا۔ اس طرح مولوی برکت اللہ صاحب بھری جوانی  
میں ولایت پہنچے۔ لیکن وہ ولایت پہنچ کر دوسرے ہندستان دنیا پھیل  
کی طرح داس رنگ میں نہیں ڈوب گئے، بلکہ انگلیڈ سمیت ہی ان  
کے دل میں یہ سوال اٹھا کہ انگلیڈ جیسا جھوٹا ملک، استا  
خاص حال کیوں ہو اور میرا دیش ہندستان استا دشال ہوتا ہوا  
استا خرب کیوں ہو۔ انہوں نے اس پر غور کرنا شروع کیا اور کچھ  
چچے پر پڑھے کہ ہندستان کنوں کو کشا دینے والی یہ غربتی  
صوف اس لیے آکر کہ ہندستان پر اگر تیروں کا قبضہ ہو۔ گزرتی  
حکومت جو ملک کی طرح ہندستان کا تختی نہ ہی ہو جس کا نتیجہ یہ  
ہو کہ گزرتی قوم اعدا کن کا ملک موٹا اور مضبوط ہوتا جا رہا ہو جبکہ  
ایکالا دیش دنوں دن کمزور اور بیمار پڑتا جا رہا ہو۔

اس زمانے میں مہاراجہ کے مشہور بیٹا مہر علی گاہاں کو مشن گنگا  
کا جواز دیا تھا۔ "ہندوستان کی مالی حالت ایسے گہری ہے" اس شخص  
پر ان کے بڑے ذہن دار صاحبان کی سے پھرے ہوئے کچھ ہوتے تھے،  
اسی لئے شروع شروع میں مولانا برکت اللہ صاحب پر ان کا بہت  
پرچہ لکھیں کچھ ہی دنوں بعد وہ ان کی نرم خیزی سے ادب گئے  
اور ان کا جھگڑا ٹھک کی بارش کی طوف ہو گیا۔ اس کے بعد  
مولانا ہندوستان آ گئے اور انہوں نے بھوپال سے ایک اجلاس







करकराहार्ह करने के लिये जोर डाला। इसका नतीजा यह हुआ कि आपान की हकूमत ने उस अस्त्रधार को बन्द कर दिया। अस्त्रधार के बन्द होते ही मौलाना ने भी अपना बोरिया बिस्तर संभाला और आपान से बल बिये। जिस यूनिवर्सिटी में मौलाना प्रोफेसर थे, उसके सुनार्विषय नहीं चाहते थे कि मौलाना यूनिवर्सिटी को छोड़ जायें, लेकिन मौलाना ने लड़के पढ़ाने और पेट पालने के लिये अपना बसल नहीं छोड़ा था। वह आपान से सीधे अमरीका पहुँचे और वही अपना पुराना काम शुरू कर दिया। लेकिन उनको यह देख कर बड़ी तकलीफ होती थी कि उनके मुल्क के सुसलमान कुछ स्वार्थी नेताओं के बहकावे में आकर आज इस बात पर बहस करने में लगे हुए हैं कि कॉम्रेस में मिलना चाहिये या नहीं। हालाँकि उस बहस कॉम्रेस की जो नरम पालिसी थी, उसकी बजाह से मौलाना कॉम्रेस को भी कुछ ज्यादा काम की चीज़ नहीं समझते थे, लेकिन उनका खयाल था कि यह देश का एक भिला जुला प्लेटफ़ॉर्म है, जिसका आसर हकूमत पर भी कुछ न कुछ पड़ता ही है। इस स्थितिसे में मौलाना ने २१ फरवरी सन् १९०५ को एक खत मौलाना इसरात मूहानी साहब को लिखा था। यह खत मौलाना की उस बहस की बिचार-बारा को पूरी तरह जाहिर करता है, इसलिए उसका कुछ हिस्सा यहाँ दिया जाता है। खत फारसी में था, जिसमें मौलाना ने लिखा था:—

“हाल ही में आपने हिन्दू-मुस्लिम एकता पर जो एडिटोरियल लिखा है और इंडियन नेशनल कांफेस के साक्षाना जलसे में मुसलमानों के शामिल होने के बारे में लिखने की जो मेहरबानी की

کارروائی کرنے لے لئے زور ڈالا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حایان کی حکومت نے اس اخبار کو بند کر دیا۔ اخبار کے بند ہونے پر اسی مولانا نے بھی اپنا لبریا بستر سمجھا لیا اور حایان سے چل دئے۔ جس کی خبر سنی میں مولانا بد فیہر تھے، اس کے منتظم نہیں چاہتے تھے کہ مولانا کی خبر سنی کو چھوڑ جائیں، لیکن مولانا نے لوگوں پر بھانے اور بیٹ پانے کے لئے اپنا وطن نہیں چھوڑا تھا۔ وہ حایان سے سیدھے امریکہ پہنچے اور وہی اپنا ٹرانا کام شروع کر دیا۔ لیکن ان کو یہ دیکھ کر بڑی تکلیف ہوئی تھی کہ ان کے ملک کے مسلمان کچھ سوار تھی نیتاؤں کے بہکار دے میں (مگر آج اس بات پر بحث کرنے میں لگے ہوئے ہیں کہ کانگریس میں لٹنا چاہئے یا نہیں۔ حالانکہ اس وقت کانگریس کمی جو نرم پالیسی تھی، اس کی وجہ سے مولانا کانگریس کو بھی کچھ زیادہ کام کی چیز نہیں سمجھتے تھے، لیکن ان کا خیال تھا کہ یہ پیش کا ایک بلا تھا پلیٹ فارم ہو، جس کا اثر حکومت پر بھی کچھ نہ کچھ پڑتا ہی ہو۔ اس سلسلے میں مولانا نے ۱۲ امر فروری ۱۹۲۱ء کو ایک خط مولانا حسرت موہانی صاحب کو لکھا تھا۔ یہ خط مولانا کی اس وقت کہ وہ چار دھارا کو پوری طرح ظاہر کرتا ہو، اس لئے اس کا کچھ حصہ یہاں دیا جاتا ہو۔ خط فارسی میں تھا، جس میں مولانا نے لکھا تھا:—

”حال ہی میں آئینہ نے ہندو مسلم ایکٹ پر جو ایڈیٹریل لکھا ہو اور احمد اذہین میسنجر کا انگریس کے سالانہ جلسے میں مسالوں کے شامل ہونے کے بارے میں لکھنے کی جو مہربانی کی

گہا کہ جو اہل اثنین میغسل کا کریں گے سالانہ غسلے میں  
مسائلوں کے شامل ہونے سے بارے میں گھنے کی ہ مرمانی کی











نہارا دیند

مہیۃ شرماد ہارکھوللا

مہیۃ سہ ۱۸۷۲

یاد بولے سے جھکسان ہے، جو ہمارے ہرکاری کے ہاتھوں پرانے  
ہے اور جن سے پورے ہندوستان کی ہرکاری ہو رہی ہے۔ یہ جھکسان  
میں بہت جلد سے، جانی کسی بڑے ڈھیر میں ایک گڑی کی طرح  
ہاتھ سے بھانج کر دیے ہیں، جس سے ان لوگوں کو جو کھانسی  
رہنا چاہتے ہیں، نہایت دھکیل دی ہے۔

یاد جھکسان کا پہلا سہ میں شامل ہو کر اس کی سہ کے  
میان میں نامزد کی گئی ہے۔ اے جھکسان جھکسان سے کھانسی  
جانی، وہ وہ اسلام کی بہت بڑی خدمت کریں گے۔

یاد جھکسان ہے کہ مائلا ہارکھوللا ساہو کی سیواسات  
سید جھکسان نہیں ہے، بلکہ اپنے لاکھوں کھانسیوں کے  
ہاتھوں کی ہکھکائیوں اور گاریوں کی ان کے اس میان میں کھانسی  
کریں گی۔

اس کے یاد سہ ۱۸۷۰-۱۹ میں جھکسان کے یاد پارتی کا  
سہاڑا ہوا۔ تو مائلا ہاتھوں میں شامل ہو گئے۔ یہاں پر یہ  
جھکسان ہے کہ یاد پارتی کے تمام میں مائلا ہاتھوں کے، لیکن  
مائلا ہاتھوں کے ہاتھوں میں شامل ہوا، 'کھانسی' کے  
نہایت سے ہاتھوں کی ایک جھکسان ہوئی، جس سے ہندو، مسلمان،  
سینہ ہاتھوں کا ہاتھ نہیں ہے۔ یاد پارتی کے سینہ ہاتھوں میں  
ان کے سہ ہاتھوں پر ہاتھوں اور جھکسان جھکسان یاد پارتی  
کے ہاتھوں میں ہٹ پڑی، تب تب مائلا ہاتھ کی ایک جھکسان  
رہے، جن پر یاد پارتی کا ہر ایک سہ ہاتھ پوری طرح کھانسی  
یا اور جھکسان جھکسان جھکسان۔

سہ ۱۸۷۲ میں جھکسان میں کھانسی لکھائی گئی ہے تو مائلا ہاتھ

مہیۃ

مولا محمد برکت اللہ

نیا سہ

یہ جھکسان سے لکھان میں، جو کھانسی کے ہاتھوں  
میں اہل جھکسان سے بہت سے ہندوستان کی ہرکاری میں  
میں نے بہت جلد سے، جانی کسی بڑے ڈھیر میں ایک گڑی کی طرح  
اس کے بیان کے ہیں، جس سے ان لوگوں کو جو کھانسی

سے دھکسان جھکسان میں شامل ہو کر اس کی سہ کے  
میان میں نامزد کی گئی ہے۔ اے جھکسان جھکسان سے کھانسی  
جانی، وہ وہ اسلام کی بہت بڑی خدمت کریں گے۔

یہ جھکسان ہے کہ مائلا ہارکھوللا ساہو کی سیواسات  
سید جھکسان نہیں ہے، بلکہ اپنے لاکھوں کھانسیوں کے  
ہاتھوں کی ہکھکائیوں اور گاریوں کی ان کے اس میان میں کھانسی  
کریں گی۔

اس کے یاد سہ ۱۸۷۰-۱۹ میں جھکسان کے یاد پارتی کا  
سہاڑا ہوا۔ تو مائلا ہاتھوں میں شامل ہو گئے۔ یہاں پر یہ  
جھکسان ہے کہ یاد پارتی کے تمام میں مائلا ہاتھوں کے، لیکن  
مائلا ہاتھوں کے ہاتھوں میں شامل ہوا، 'کھانسی' کے  
نہایت سے ہاتھوں کی ایک جھکسان ہوئی، جس سے ہندو، مسلمان،  
سینہ ہاتھوں کا ہاتھ نہیں ہے۔ یاد پارتی کے سینہ ہاتھوں میں  
ان کے سہ ہاتھوں پر ہاتھوں اور جھکسان جھکسان یاد پارتی  
کے ہاتھوں میں ہٹ پڑی، تب تب مائلا ہاتھ کی ایک جھکسان  
رہے، جن پر یاد پارتی کا ہر ایک سہ ہاتھ پوری طرح کھانسی  
یا اور جھکسان جھکسان جھکسان۔

سہ ۱۸۷۲ میں جھکسان میں کھانسی لکھائی گئی ہے تو مائلا ہاتھ



نہا دینے

میں۔ مہمات برکات

میں سے 'ہم

کیرت جرنی پڑھے اور بھائی سے جو 'ہندو-جہان-تہذیب' مہمات  
برکاتانستان کے لیے تھا، اس کے ایک نمبر میں مکرملی سے کہ افغانستان  
میں یہ مشن اس لیے آیا تھا جس سے کہ افغانستان کی سرکار کو  
اپنی طرف مکر ہندستان پر حملہ کر دیا جائے۔ میں یہ مکرملی  
صاحب کی جان پہچان مکرملی عبداللہ صاحب سندھی اور مکرملی  
صاحب سے ساتھ ہوئی اور وہ ہندستان کی اس علاقہ آزاد حکومت  
میں شامل ہو گئے، جو ان لوگوں نے بنائی تھی۔ اس سرکار میں  
برکات اللہ صاحب کی حیثیت سب سے بڑے وزیر کی تھی۔  
جیسا کہ بھی جانے میں کہ یہ حکومت افغانستان کی برکات  
پالیسی کی وجہ سے کچھ زیادہ کام نہ کر سکی، اس لیے مکرملی  
اور سندھی نے مکرملی اور سندھی کے حالات کچھ اور پڑھے، جس سے  
آپ کو ایک نئی روشنی ملی۔ لیکن بہت سی باتیں ایسی بھی  
تھیں، جن سے آپ دوسرے کے نظریے سے اختلاف نہیں کرتے  
تھے۔ اس لیے آپ دوسرے سے فوٹو کر رہی آ گئے اور وہاں سے  
والا صلاح نام کا ایک اخبار نکالنے لگے۔ اس اخبار کا نشان  
بھی ہندستان کے مسلمانوں کو انگریزوں کے مقابلے میں کھڑا  
کر دینا تھا۔ یہ اخبار کچھ دنوں تک چلا، لیکن روپے سے  
کی تنگی کی وجہ سے آخر مکرملی کو اسے بند کر دینا  
پڑا۔

توہا کہ سبھی جانتے ہیں کہ یہ ہندو برکاتانستان کی  
ہمات جہاں پرست پالیسی کی وجہ سے کچھ زیادہ کام نہ کر سکی،  
ہندو برکاتانستان کے لیے تھا، اس کے ایک نمبر میں مکرملی سے کہ افغانستان  
میں یہ مشن اس لیے آیا تھا جس سے کہ افغانستان کی سرکار کو  
اپنی طرف مکر ہندستان پر حملہ کر دیا جائے۔ میں یہ مکرملی  
صاحب کی جان پہچان مکرملی عبداللہ صاحب سندھی اور مکرملی  
صاحب سے ساتھ ہوئی اور وہ ہندستان کی اس علاقہ آزاد حکومت  
میں شامل ہو گئے، جو ان لوگوں نے بنائی تھی۔ اس سرکار میں  
برکات اللہ صاحب کی حیثیت سب سے بڑے وزیر کی تھی۔  
جیسا کہ بھی جانے میں کہ یہ حکومت افغانستان کی برکات  
پالیسی کی وجہ سے کچھ زیادہ کام نہ کر سکی، اس لیے مکرملی  
اور سندھی نے مکرملی اور سندھی کے حالات کچھ اور پڑھے، جس سے  
آپ کو ایک نئی روشنی ملی۔ لیکن بہت سی باتیں ایسی بھی  
تھیں، جن سے آپ دوسرے کے نظریے سے اختلاف نہیں کرتے  
تھے۔ اس لیے آپ دوسرے سے فوٹو کر رہی آ گئے اور وہاں سے  
والا صلاح نام کا ایک اخبار نکالنے لگے۔ اس اخبار کا نشان  
بھی ہندستان کے مسلمانوں کو انگریزوں کے مقابلے میں کھڑا  
کر دینا تھا۔ یہ اخبار کچھ دنوں تک چلا، لیکن روپے سے  
کی تنگی کی وجہ سے آخر مکرملی کو اسے بند کر دینا  
پڑا۔

برکاتانستان سے ۱۹۲۶ میں جب برکاتانستان میں انٹی اسیسٹنٹ

۱۹۲۶ میں جب برکاتانستان میں انٹی اسیسٹنٹ



















رجائی و طاہرت علی سہیلوی

حضرت سے خاصہ سہارا ملا۔

برصغارتی انکو چھالے مگر بازار چلا گیا اور افسہین آجے بیٹے کی بیٹی  
جیا دئی، کھٹکل جہاں بڑا کھجور لگتی اور جلدی سے اپنی کھجور دیتی ہوئی  
جیا دئی نکال کر گمترہ ہاتھ دھوئے گی۔

شہر میں کی دن سے خبریں گم ہو گئیں کہ ہندو مسلم جنگا ہوئے  
علاوہ اس سلسلے میں جتنے منہ مٹے تھے اتنی باتیں۔ کوئی کہتا کہ  
مسلمانوں نے دہلی اور انہود سے حاق اور ٹھہریاں منگوائیں ہیں  
انہود کہ نہر کے پانی میں بجھا کر تیر کر رہا ہو۔ کئی کہتا  
کہ اس نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو کہ ہندوؤں سے پاس  
پنا لاسٹنس کی بندہ وقوں اور اداؤں کا ایک ڈھیر جمع ہو۔

(भा. वज्राहत षष्ठी संदिग्ध)

रमझानी का भी बाह रहा था कि वह गर्भमर्मात्मा ही हमरतिथीं स्वाथे. उसकी जेब में तीन रुपये थे. उसने घर पहुँचते ही एका खोल दिया और बीबी से कहने लगा—“देखना अभी तुम्हारा मुँह भीठा करता है. आज एक आधमी ने बताया है कि अगर तीन दिन शामको हम भुज बढ़े पीर की तिथाप करके ताजी हमरतिथीं खालें तो फिर एक साल के अन्दर ही अन्दर तुम्हारे पाँच सा बेटा होगा.”

कसीबत एक डंका लिये चारपाई से खटमल निकाल रही थी. भियाँ की बातें सुनकर वह झिलझिलाती हुई शर्मार्णव, बौली-‘तुमझो बस देसी दी बातें’-भाती है,”

रमजाना की अंगोछा लेकर बाज़ार चला गया और नसीबन, जिससे बंटे की बन्दी बाहर थी, खटमल भगवान भूल गई और खली से अपनी मुली हुई साफ़ी निकाह कर मुँह ढाँध बाने लगी।

यहूर में कई दिन से खबरें गर्म थीं कि हिन्दू-मुस्लिम दंगा होने वाला है। इस स्थितिखिले में जितने मुँह थे उतनी बातें। कोई कहता कि मुसलमानों ने देहली और कानपुर से जाफ़ और छुरियाँ भेगाई है और उनको यहूर के पानी में डुभाकर तोब किया जा रहा है। कोई कहता कि उसने छुद अपनी आँखों से देखा है कि हिन्दुओं के पास देना लाईसेन्स की बन्दूकों और रिवाल्वरों का एक ढेर जमा है।



कोई कहता कि शहर के बाहर पंजाबी सुसलमातों का एक लगभग टकरा हुआ है और वह किसी रोज रात में शहर पर दूट पड़ेगा। कोई कहा कि हिन्दुओं ने आस पांस के देहातों से हथार्य आरमी जुलाकर किया रखे हैं, जो मौका मिलते ही एक एक सुसलमान की खोपड़ी तोड़ कर रख देंगे। इस किस की सैकड़ों अपवाहें चढ़ रही थीं। आम लोग चलाये हुये थे। उनकी समझ में न आता कि क्या करें और इस आगे वाली सुसीमत से अपने आप को और अपने साथ वालों को कैसे बचावे। कुछ लोग आम लोगों की इस बेवैनी और परेशानी से हुरा भी थे। वह सूखों पर ताप दिये, लाठियों पर तेल लगाये रख उपर एकदूरे फिरते और जहाँ जहाँ दो चार आदमी देखते, औरन अपनी बहादुरी और, अगर दंगा हुआ तो वह क्या क्या कर लेंगे, का राग अलापने लगते। आम लोग उनकी सूरत देखते ही काँप जाते। शहर में हर चढ़ी डर और पृथगत बढ़ती जाती। तो फिर पहले ही मार्चों में बड़ा न्यूनी फसाद हुआ था और उसके ऊपर भी और भरे हुये लोगों की लातों अब तक हरपताल में लहरें जा रही थीं। हर आदमी को यकीन था कि अब दो तीन दिन के अन्दर ही शहर में भी दंगा हो जाएगा। लेकिन यह किसी को भी मालूम नहीं था कि आखिर क्यों ? जिस दिन लाला गोबरचन दास की कोठी पर दो नये, बंदकबियों का पहरा लगाया गया था उसी दिन रामचानी ने भी इस पैसे देकर मसजिद के मौलवी साहब से एक काफी बड़ा खिलवाया था और अपने मकान के दरवाजे पर चिपका दिया था। अपनी हैसियत के मुताबिक कोई आदमी भी अपनी दिखावाती कारदर्बाई से गमिल नहीं था।

بند  
کھٹک کا چیلہ  
نہی  
کر شہر کے باہر پنجابی مسلمانوں کا ایک لشکر ٹھہرا ہوا ہے  
مولا یہ نہ رات میں شہر پر لوٹ پڑے گا۔ کوئی کہتا کہ ہندو  
نے اس پاس کے دیوالوں سے ہزاروں آدمی ملا کر جھپٹا رکھے ہیں، جو  
موقع ملتے ہی ایک ایک مسلمان کی کھوپڑی لٹا کر رکھ دیں گے۔ اس قسم  
کی سیکڑوں افواہیں اڑ رہی تھیں۔ عام لوگ گھبرائے ہوئے تھے۔  
ان کی سمجھ میں نہ آتا کہ کیا کریں اور اس آنے والی مصدبت سے  
بسنے آپ کہہ اور اپنے ساتھ والوں کو لیتے بچائیں۔ کچھ وقت عام لوگوں  
کی اس بے چینی اور پریشانی سے خوش بھی تھے۔ یہ سوچوں پر تاد  
دئے، لالچیوں پر تیل لگائے ادھر ادھر اکڑے پھرتے اور جاں کنیں  
دو چار آدمی دھکتے، فوٹا اپنی بھاری اندہ اگر لگا دیا تو وہ کیا کیا  
کروڑ لائیں گے، گا، راکٹ لائے گئے۔ عام لوگ ان کی مصدبت دھکتے  
تھے ہی کانپ جاتے۔ شہر میں ہر گھڑی ڈر اور دہشت بڑھتی جاتی  
تو دن پہلے ہی کافوں میں بٹا خونی خاں دھوا کھتا اور اس کے  
بقی اور مرے ہوئے لوگوں کی لاشیں اب تک ہسپتال میں لالہ  
جا رہی تھیں۔ ہر آدمی کو لگتی تھا کہ اب دو تین دن کے اندہ ہی شہر  
میں بھی لگا دھوا جائے گا۔ لیکن یہ کسی کو بھی معلوم نہیں تھا کہ اگر  
کہیں، جس دن لاگ ہو بہ صبح دس کی کو بجی پڑے بندہ فیصلہ  
کا پیرا لگا یا تھا مری دن رمضان نے سکر بھی دس بے دے گئے  
مسجد کے مولوی صاحب سے ایک توفید لکھوایا تھا اور اپنے مکان  
کے دروازے پر چسکا دیا تھا۔ اپنی مشیت کے مطابق کوئی آدمی بھی  
رازی خاطر کسی کارروائی سے قائل نہیں تھا۔



रमजानी ने जयराम हलवाई के यहाँ से दो रुपये की सेर भर हमरतियाँ लीवाईं लेकिन इसके पहले कि दोता उसके हाथों में पहुँचता, रमेश बहलवान आ गया और उसने रमजानी को धक्का देकर जयराम के बड़े हुये हाथों से दोता ले लिया और चलता बना। रमजानी रुपये पहले ही फेंक चुका था। उसने जयराम से शिगद कर कहा—“लाओ मेरी हमरतियाँ मुझे दो।”

जयराम, जो रमेश के एकाएकी दोना बचक ले जाने से भी-  
 बका सा रह गया था, कहने लग्गा—“दुमतरियाँ लो जाकर पहलवान  
 से. मैं चौल चुका. अब मैं क्या जानूँ ?”

अस इखती दी सी बात पर बात बढ़ गई. रमछानी ने आखीर में चढ़ाई, रमछानी ने गाखी दी, रमछानी ने गुस्से में आकर उसके पिछाईयां बढ़ दीं बात उठा कर खमीन पर फेंक दिये. जयराज के लड़के ने दूकान से निकल कर एक भरपूर लट्टु रमछानी के सिर पर मारा. वह टपेटोला कर खमीन पर गिर पड़ा और उसके सर से खून का एक फौवारारा बह निकला. इस गड़बड़ में बीस पच्चीस तमाशाई जमा हो गये. एक ने कहा—“धिरुओं ने एक मुसलमान को मार डाला.”

दूसरे ने कहा—“हाँ मार डाला, वो फिर क्या ?” पास ही एक दिवंगत का खड़ा था. एक मुसलमान ने उसके जोर से लात मारी और वह माली में जा गया.

नाथ तकनीर, अल्लाहो अकबर ! जय जय महादेव ! माथो, माथो !  
 सेना ! पकड़ना ! लाठियों से लांठियाँ छड़कने लगीं और लोग एक  
 दूसरे से लपट पड़े. सारे राहूर में हवा छड़ गई कि 'चल गई ?'  
 और सबसुब राहूर में हजर उजर चलने लगी. गली और कूचे,

५३

५७५

五

رضوانی نے جو رزمِ عدوائی کے یہاں سے دودھ پئے گی سبھی  
 اہم دنیا و دُعا کی لیکن اس کے پہلے کہ دُعا اس سے پہلے میں بخدا  
 پیش پہلو ان کیا اللہ اُس نے رضوانی کو دھکا دے کہ جو رزم سے  
 جڑے ہوئے ہاتھوں سے دُعا لے لیا اللہ جلتا بنا۔ رضوانی دُعا  
 پہلے ہی پھینک چکا تھا۔ اُس نے جو رزم سے جڑ کر کہا۔ "لا الہ الا  
 اہم تیرا مجھے دُعا"

محبوبی کا نام جو پیش کے ایک ایسی دنیا میں لے جانے سے  
بھری ہوئی ہے۔ یہ دنیا ہے، جسے اللہ — "پرستار" و "مگر ہمدان" سے میں  
قول کیا: اب میں کیا جانوں؟

میں نبی الہی صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال دی، رمضان نے جس نے جس نے ہر بات پر کچھ کر دیا۔ رمضان نے ہر بات پر کچھ کر دیا۔ رمضان نے ہر بات پر کچھ کر دیا۔

[illegible]



नया हिन्दू

## कलंक का टीका

मई सन् '४८

जहाँ भोज और मांस बर्च स्वेच्छते फिरते थे, लड़ाई का मैदान बन गये. दंगा शुरू हो चुका था और अब इसे रोकना कौन !

नारद तक्षक और, अलगावों अकबर, जय जय महादेव ! भारो और मर-जाओ ! दीन की इज्जत ! धर्म की लाज ! शांति चाहनेवाले लोग अपने अपने घरों में घुस रहे और मैदान बिलकुल ही खराब और खूनी गुंडों और लुटेरों के हाथ में आ गया। वैधानियत आपनी कामचारों पर हँस रही थी और इन्सानियत अपना मुँह खिंचने की जगह ढूँढ़ रही थी !

(२३३) — श्याम होते ही दंगल और भी बढ़ गया। अंधेरा दंगल करने वालों के लिये जैसे मुँह माँगी मुराद था। गलियाँ और अंधेरा और कामां पर से लौटते हुये थके हारे मजदूर ! गुंडों को अपनी बहादुरी के बौहर दिखाने का खूब-खूब मौका मिला। लाठियाँ चल रही थीं, हुरे

शाप होते ही दंगल और भी बढ़ गया. अंधेरा दंगल करने वालों के लिये जैसे मुँह माँगी सुराह था. गलियाँ और अंधेरा और काम के लिये जैसे मुँह थके हारे मजदूर ! गुंडों को अपनी बहादुरी के लौहर दिखाते का खूब-खूब मौक़ा मिला. लाठियाँ चल रही थीं, खुरे ओंके आ रहे थे, दरवाजे तोड़े जा रहे थे, दूकानें लूटी जा रही थीं, भकाने जलाये जा रहे थे और फिर चीख पुकार, भगदड़, औरतों का रोना, बच्चों का बिलखना और नारा, तकबीर और जय जय महादेव ! खंझाई के मैदान का नजारा उसके सामने हेच था. सारा शहर आग और खून के तूफ़ान में डूब चुका था. बड़ी बड़ी सड़कों और चौराहों पर पुलिस के दो चार सिपाही भी दिखाई देते लेकिन इतनी बड़ी मारधाड़ और लूट खसोट के बीच वह एक मज़ाक की चीज़ मान्न होते थे. सड़कें सुनसान थीं और गलियों में गुंडाराही थी. हाँ बाज़ारों में कहीं कहीं लारों पड़ी थीं या दूकानों के लूटे और फुँके हुए सामानों के पास पायल बड़ी बेकसी से कराह रहे थे. जब रात पञ्चाला गई तो हिन्दू और मुसलमान गुंडों के पकबीस पकबीस सीस

یہاں بھی اے معصوم بچے جیتے بھرتے تھے اڑائی کا میدان بن گئے۔  
 وہاں کبیر انڈیا کرس، جی مہا دیو، مار دے مرھاؤ، دین کی تحرت!  
 دھرم کی لالچ، شائشی چاہتے والے لوگ اپنے اپنے گھروں میں گھس  
 رہے اے میدان مالک ہی بڑا کو اور خوشی منڈوٹن اور کھیلو والے  
 ہاتھ میں آگیا۔ جمہوریت اپنی کامیابی پر ہنس رہی تھی اور کسانیت  
 اپنا منہ چھپانے کی جگہ ڈھونڈ رہی تھی۔

یہاں بھی وہ اندر سے ہنسنے لگا۔  
 "ابھی تو تم نے کہا کہ میں اب اسے روکتا ہوں!"  
 "خیر، اندر آکر، جی مہادیو! مار دے اور مرھاؤ! دین کی عزت!"  
 "یہ اندر میں نہیں آئے، انہی نے کھڑکوں سے اندر میں گھس گئے۔"  
 "ابھی تو تم نے کہا کہ میں اب اسے روکتا ہوں!"  
 "خیر، اندر آکر، جی مہادیو! مار دے اور مرھاؤ! دین کی عزت!"  
 "یہ اندر میں نہیں آئے، انہی نے کھڑکوں سے اندر میں گھس گئے۔"

[illegible]

یہاں بھی وہ اندر سے ہنسنے لگا۔  
 "ابھی تو تم نے کہا کہ میں اب اسے روکتا ہوں!"  
 "خیر، اندر آکر، جی مہادیو! مار دے اور مرھاؤ! دین کی عزت!"  
 "یہ اندر میں نہیں آئے، انہی نے کھڑکوں سے اندر میں گھس گئے۔"  
 "ابھی تو تم نے کہا کہ میں اب اسے روکتا ہوں!"  
 "خیر، اندر آکر، جی مہادیو! مار دے اور مرھاؤ! دین کی عزت!"  
 "یہ اندر میں نہیں آئے، انہی نے کھڑکوں سے اندر میں گھس گئے۔"

یہاں بھی وہ اندر سے ہنسنے لگا۔  
 "ابھی تو تم نے کہا کہ میں اب اسے روکتا ہوں!"  
 "خیر، اندر آکر، جی مہادیو! مار دے اور مرھاؤ! دین کی عزت!"  
 "یہ اندر میں نہیں آئے، انہی نے کھڑکوں سے اندر میں گھس گئے۔"  
 "ابھی تو تم نے کہا کہ میں اب اسے روکتا ہوں!"  
 "خیر، اندر آکر، جی مہادیو! مار دے اور مرھاؤ! دین کی عزت!"  
 "یہ اندر میں نہیں آئے، انہی نے کھڑکوں سے اندر میں گھس گئے۔"

یہاں بھی وہ اندر سے ہنسنے لگا۔  
 "ابھی تو تم نے کہا کہ میں اب اسے روکتا ہوں!"  
 "خیر، اندر آکر، جی مہادیو! مار دے اور مرھاؤ! دین کی عزت!"  
 "یہ اندر میں نہیں آئے، انہی نے کھڑکوں سے اندر میں گھس گئے۔"  
 "ابھی تو تم نے کہا کہ میں اب اسے روکتا ہوں!"  
 "خیر، اندر آکر، جی مہادیو! مار دے اور مرھاؤ! دین کی عزت!"  
 "یہ اندر میں نہیں آئے، انہی نے کھڑکوں سے اندر میں گھس گئے۔"

[illegible]







نہارا دیند

کرتک کا टीका

مई सन '४८

एक भी नहीं बची बची भी मर चुकी थी और बहुत आरसे से वह  
आँकेला ही रहता. पंडित जी के सब लड़के और लड़कियाँ उसकी  
गोद के खिलाये हुये थे, और उसी के हाथों अमरुद, केले, संतरे  
नारियल और कमरखें खा खा कर पहले बढ़े थे. वह सब उसको  
'बदलू बाबा' कहते. बदलू जब रागम को बापस आता तो उन  
बच्चों के लिये अरुद कुछ न कुछ लाता. और यह बच्चे भी कुछ  
पैसा पदच गये थे कि उसके आने से पहले ही उसकी कोठरी के  
सामने एकट्ठा हो जाते और जब तक उससे खाने के लिये कुछ ले न  
सकते न टकते. पंडित जी खुले भिजाज के आदमी थे. वह बदलू को कभी  
मुंह न लगाते और घर में जब किसी बच्चे को खोँसी आती तो  
कोरन बदलू को ही बाँटते—'यह तुम अमरुद और कमरखें खिला  
खिलाकर इन लड़कों को खोँसी लगाते हो. अब जो तुमने किसी  
बच्चे को कुछ खिलाया तो मुझसे बुरा कोई न होगा."

पंडित जी जब बदलू को बाँटते तो सब लड़के और लड़कियाँ छिप-  
छिप कर सुनती और जब पंडित जी चले जाते तो बदलू के पास आकर  
सब उसे बिदाली—'बदलू बाबा बाँटे गये ! बदलू बाबा बाँटे गये !"  
बदलू भूदभूद मुंह बनाने लगाता और कहता—'लाट साहब के पतखून  
की कसम, अब कभी तुम लोगों को कोई चीज नहीं दूंगा." इस पर  
किसा राहता और आखिर में इस पर समझौता हो जाता कि कोई  
लड़का या लड़की पंडित जी के सामने खासिगा नहीं और बदलू  
बराबर उस सब को चीजें देता रहेगा.

نہارا دیند

کرتک کا टीکا

مई سन '۴۸

ایک بھی نہیں بچی بچی بھی مر چکی تھی اور بہت عرصے سے وہ اکلا  
ہو رہا تھا۔ پंडیت جی سے سب لڑکے اور لڑکیاں اس کی گود کے کھلائے  
پر کھائیں کھا کھا کر لے پڑے تھے۔ وہ سب اس کو بولو جانا  
کرتے۔ بولو جب شام کو طالیس آتا تو ان بچوں کے لئے لڑنے لگتا  
تھو لانا۔ اور یہ بچے بھی کچھ ایسا برقع لگائے کرتے کہ اس کے آنے  
سے پہلے ہی اس کی کوٹھری سے سائے اٹھتا اور سائے  
اس سے کھانے کے لئے کچھ لے نہ لیتے۔ پंडیت جی کو  
مزلے کے آدی تھے، وہ بولو کو بھی منہ نہ لگاتے اور گھر میں جب  
کسی کے کوٹھالی آتی تو بولو کو ہی ڈالتے۔ یہ تم آرو  
نے اور کوٹھیں کھلا کر ان لڑکوں کو کھانسی لگاتے ہو۔ اب جو  
تم نے کسی بچے کو کچھ کھلایا تو مجھ سے کہا کوئی نہ لگا۔

پंडیت جی جب بولو کو ڈالتے تو سب لڑکے اور لڑکیاں چھپ  
چھپ کر سننے لگتیں اور جب پंडیت جی طے کراتے تو بولو کے پاس آکر  
سب لڑکے چڑھاتیں۔ "بولو جانا ڈالتے تھے، بولو جانا ڈالتے تھے"  
بولو جھوٹ ٹھوٹ منہ بنائے لگتا۔ "لاٹ صاف کے پتکوت  
کی قسم، اب بھی تم لڑکوں کو کوئی چیز نہیں دوں گا۔" اس پر لڑکے  
اور لڑکیاں اس کی خوشامد کرتے لگتے۔ بڑی دیر تک یہ قصہ نہ رہتا  
اور آخر میں اس پر سمجھوتا ہو جاتا کہ کوئی بولو یا لڑکی پंडیت جی  
کے سامنے کھانے کا نہیں اور بولو بڑا بڑا کھانے دیتا ہے۔



جیسا دیکھا ہے۔ وہ اسکو اپنی بے بسی کی طرف دیکھا۔ سب بچوں میں اسکو سب سے زیادہ چاہتا تھا۔ اس کے لئے سب سے پہلی چیزیں لانا۔ بچوں کے علاوہ اکثر اس کے لئے کھیلنے بھی لے آئے۔ اسکو دیکھا کہ اس سے بہت بلی مٹی تھی۔ گھنٹوں اس کے پاس کھیل کر رہا، اور اس کی ہر ایک چیز کا اسے کوئی کھیل تھا۔ اس کی ڈلیا میں سے ہر چیز چاہئے لے دھو کر نکال لیتی اور کبھی کبھی جب اس سے خوف مٹی تو اس کے لٹ جاتی اور اس کی داڑھی خوب فوجی۔ بلو اس کی کسی بات کو نہ مانتا۔ اسکو دیکھا کہ وہ بڑی مٹی تو بلو کا اور زیادہ خیال کرنے لگی۔ کھیل میں جو کوئی بھی اچھی چیز کھیتی وہ بلو کے لئے ضرور ایک کھیل کے لئے درست کر دیتی اور بلو کو اسے اپنے پاس سے اپنے لئے کوئی کھیل نہ بچاتا پڑتا۔ ایک بار بلو بیمار ملا اور آٹھ دن خارج باقی ہو گیا۔ تو اسکو دیکھا کہ وہ بڑی دیکھ بھال اور سنبھالی۔ چنانچہ اس کی بہتری اور دلی کو بھی بلو سے ہمراہی تھی۔ ایک دن اسکو بلو نے بلو سے کہا۔ ”اسکو دیکھا کہ بلیا کا بلیا نے ڈالا ہے۔ بلی بلیا تو اب کچھ خرچ بھی کرے۔“

بلو نے جواب دیا۔ ”میرے پاس تو کچھ بھی ہے، اسکو دیکھا کہ اس نے اس کو سونے سے سونے کو دیا۔“ اس کے لئے خرچ کرنا کیا مشکل ہے۔ میں اس کو سونے سے سونے کو دے گا۔“

اس دیکھی نے سوئے دنا کر کہا۔ ”کانل دنا دنانے میں دھڑل کر رہے ہوگا۔“

نیا دنیا دیکھی تھی۔ وہ اس کو اپنی بے بسی کی طرف دیکھا۔ سب بچوں میں اسکو سب سے زیادہ چاہتا تھا۔ اس کے لئے سب سے پہلی چیزیں لانا۔ بچوں کے علاوہ اکثر اس کے لئے کھیلنے بھی لے آئے۔ اسکو دیکھا کہ اس سے بہت بلی مٹی تھی۔ گھنٹوں اس کے پاس کھیل کر رہا، اور اس کی ہر ایک چیز کا اسے کوئی کھیل تھا۔ اس کی ڈلیا میں سے ہر چیز چاہئے لے دھو کر نکال لیتی اور کبھی کبھی جب اس سے خوف مٹی تو اس کے لٹ جاتی اور اس کی داڑھی خوب فوجی۔ بلو اس کی کسی بات کو نہ مانتا۔ اسکو دیکھا کہ وہ بڑی مٹی تو بلو کا اور زیادہ خیال کرنے لگی۔ کھیل میں جو کوئی بھی اچھی چیز کھیتی وہ بلو کے لئے ضرور ایک کھیل کے لئے درست کر دیتی اور بلو کو اسے اپنے پاس سے اپنے لئے کوئی کھیل نہ بچاتا پڑتا۔ ایک بار بلو بیمار ملا اور آٹھ دن خارج باقی ہو گیا۔ تو اسکو دیکھا کہ وہ بڑی دیکھ بھال اور سنبھالی۔ چنانچہ اس کی بہتری اور دلی کو بھی بلو سے ہمراہی تھی۔ ایک دن اسکو بلو نے بلو سے کہا۔ ”اسکو دیکھا کہ بلیا کا بلیا نے ڈالا ہے۔ بلی بلیا تو اب کچھ خرچ بھی کرے۔“

بلو نے جواب دیا۔ ”میرے پاس تو کچھ بھی ہے، اسکو دیکھا کہ اس نے اس کو سونے سے سونے کو دیا۔“ اس کے لئے خرچ کرنا کیا مشکل ہے۔ میں اس کو سونے سے سونے کو دے گا۔“

اس دیکھی نے سوئے دنا کر کہا۔ ”کانل دنا دنانے میں دھڑل کر رہے ہوگا۔“











نوا دیند

کالک کا टीका

مई सन् १८

कर गली के पास बाह दिवा. दरवाजे पर फिर लारियाँ, बल्लम और दूरीये बरसने लगे.

अपराध पास दी से 'जय बजरंग बली' का गार सुनाई दिया. 'दिरुधों का मजमा था रहा है.' किसी ने कहा और मजमे में बल्लमली मच गई. कहीं से दो तीन बन्दूकें चलने की भी आवाजें आईं. 'भागो, भागवलो!' की आवाजें सुनाई दी और जो मजमा सींच रिशरांफर का सकल घेर हुये था वह एक तरफ भाग निकला.

गली में फिर सन्नाटा छा गया.

मजमे के जाते ही राजकुमारी घर बालों की आँखें बचाकर चोर दरवाजे से गली में निकल आई. वह ऊपर की खिड़की से देख चुकी थी कि बेचारे बरबू का क्या हाल हुआ था. उसने कौरन जमीन पर बैठकर बरबू का सर अपनी गोद में उठा लिया और अपनी सारी का परला नोच कर उसके गोर्से से खून पीजने लगी.

बरबू चोरे चोरे कराह रहा था. राजकुमारी रोती जाती और भरी हुई आवाज में कहती जाती—'चाचा! आखें खोलो, मैं हूँ राजकुमारी!'

"जय बजरंग बली," "जय महादेव!" "हरि ओम" के गारे लगाता हुआ एक बहुत भारी मजमा गली में घुस आया. उसके साथ गैस की बालट्टेयें भी थीं. बेचारी राजकुमारी दरफन बरफा रह गई. उसके बरबू में कणकणी दीव गई और वह आँखें आँककर

سید کا بیٹا  
نالی کے پاس ڈال دیا۔ دروازے پر پھر لڑکھیاں اٹھ اٹھ  
اور  
بیکارک پاس ہی سے دو بچہ لڑکی بل بل کا شہد سنا دی دیا۔  
"ہندوؤں کا مجمع آ رہا ہے۔" کسی نے کہا اور مجمع میں گھلبلی گئی۔  
کسی سے دوستی بندہ دیکھنے لگے کی بھی آوازیں آئیں "کھٹکڑا  
بھاگ چلا۔" کی آوازیں سنائی دیں اور مجمع پہلے تینوں مشر کا  
مکان صیرے اسے دکھا وہ ایک لڑک بھاگ نکلا۔  
کلی میں پھر سنا چکا گیا۔

بچے کے جانے ہی طرح لڑکی گھر والوں کی آنکھیں بجا کر بھر  
دروازے سے گلی میں نکل آئی۔ وہ اوپر کی کھڑکی سے دیکھ کر بھڑکی کر  
نے لگا۔ بچے کے لڑکا کتا حال میں تھا۔ اس نے دو لڑکیوں پر بیٹھ کر بلو  
کا سر اپنی گود میں اٹھا لیا اور اپنی ساڑی کا بلا فوج کس سے  
ماننے سے من بلو بچھنے لگی۔  
بلو دھڑکے دھڑکے کر رہا تھا۔ طرح لڑکی روئی جاتی اور  
بھینائی ہوئی آواز میں کہتی جاتی—"چاچا! آنکھیں کھولو، میں ہوں  
رہی لڑکی!"

"بچہ بچہ بلو!" "بچہ بچہ بلو!" "جی اوم!" کے فوج لگتا  
ہے ایک بہت بھاری مجمع گلی میں گھس آیا۔ آگس کے  
سناٹے گھس کی لالچیں بھینکیں۔ بے حارے طرح لڑکی لڑکی لڑکی  
کلی میں اس سے جھلکے لڑکی لڑکی اور وہ آکھیں بھاگ



نہا دینے

کھٹک کا टीका

مई सार' अत

भीड़ को देखने लगती.

भीड़ में से एक महाराज ने बढ़कर पूछा—“तुम कौन ?”

“राजकुमारी”

“और वह कौन ?”

“बाबा.”

“अरे यह बदलू है. बदलू कुँजा. मुसलमंदा.” एक बलवाई ने चीख कर कहा. लालटेनें झटपि आ गईं.

“दस बाक्की है अभी साले में, सौँस ले रहा है.” किसी और ने कहा.

“खतम करो, खतम करो !”

“आरो !” भीड़ में से कई लोगों ने कहा.

एक बहादुर हिन्दू ने धैर्य बहाल कर बदलू पर बल्लम का भरपूर बार किया लेकिन इसके पहले कि यह बार बदलू पर लगाता, राजकुमारी बीच में आ गई. बल्लम का फल उसकी छाती के आर-पार हो गया और वह फड़कती हुई बदलू के नेसुब सरीर पर गिर पड़ी.

“मुसलमंटे के पीछे जान देदी. हाथ हाथ.”

“देसी कन्यायें अपने धर्म के लिये कलंक का टीका हैं ! इसकी चही सजा है.”

“अब उमर और यह दूरक बाची ?”

“वे धरम, हयगबाची” भीड़ के लोग इसी तरह की बातें करते हुए आगे बढ़े.

ی حشر

سنگ باد

نایاب

“جیسے دیکھنے لگی  
بھیر میں سے ایک طاغ نے ڈھک بوجھا—”میں کون ؟“

“طاغ کا دی  
اور یہ کون ؟“

“طاغ ہا !  
طاغ نے یہ بدل ڈ۔ بدل کھڑا مسند ! ایک جلائی نے

بیچ کر کہا. لالٹینیں تڑپ اٹھیں.  
”دھم باقی اور ابھی سٹالے میں، سانس لے رہا ہے.“ کسی

لہ نے کہا.  
”ختم کرو، ختم کرو !“  
”مارا !“ بھیر میں سے کئی لوگوں نے کہا.

ایک بجا دہندہ نے بیسٹرا بدل کر بدلے پر ہم کا بھریہ طاغ  
کیا لیکن اس سے پہلے کہ یہ طاغ بدلے لگتا، لالٹ کا دی نے  
میں آجی. ہم کا پھیل اس کی چھاتی سے آگے مار گیا اور وہ  
بھیر میں آگے بدلے کے بے سندھ شری پر ٹکڑے ہو گئے.  
”مسلطے سے تھکے جان دے دی، بدلے لگائے !“  
”ایسی کھپائی میں اپنے دھم سے لے لالٹ کا دیٹا ! اس

کی بھی سزا ہے.“

”یہ عمر اللہ یہ عینقی بازی ؟“  
”یہ دھم اور طاغ کا دی“ بھیر سے لڑک اسی طرح کی باتیں

کرتے ہوئے گزرتے ہوئے



मुगद् को जब सूरज अपनी खूनी किरणें फैलाता हुआ निकला तो सारे राह में हिन्दू-मुस्लिम दंगा हो रहा था. लेकिन एक गली में एक पैसेठ साल का मुसलमान बूढ़ा और एक चौदह साल की हिन्दू लकड़ी एक दूसरे के बगल में खेदे अपनी कभी न टूटने वाली नींद में सुसज्जा रहे थे. ऐसा लगता था जैसे दुनिया के लिये उनके पास भी कोई संदेश था.

( 'कस्याना' इलाहाबाद से )

دنیا بہت  
 کلنک کا تیکٹ  
 میں  
 صبح کو جب سوچ رہی تھی کہ وہ انکا تو سارا  
 شہر میں ہندو مسلم جنگا اور ساتھ ایک ایک علی میں ایک بیسیڈ  
 سال کا ایک مسلمان بوڑھا اور ایک چودہ سال کی ہندو لڑکی  
 ایک دوسرے کے بغل میں لیے اپنی کبھی نہ ٹوٹنے والی ہنڈ میں  
 مسکرا رہے تھے۔ ایسا لگتا تھا جیسے دنیا کے لئے ان کے پاس  
 بھی کوئی سند نش تھا۔  
 (رفسانہ، الریاد سے)

رضا: الہ آباد سے )

[illegible]

( 88 )

जो, सुदृग महवीर बसतु है, अबर मुलुक केहि केरा,  
वीरब मूरत राम निवासी, दुइ मँई किन्हु न केरा.  
पूरब दिसा हरी को बासा, पकिष्म अलह सुकमा,  
दिल मँई खोज दिवहि मँई खोजो, इहै करीमा रामा.  
वेद कतेब कहो किन भूठो, मूठा जो न बिचारै,  
सब घट एक एक कर जानै, वै दूजा केहि भारै.  
जेते भीरु मँई चपाने, सो सब रूप सुखाय,  
कबीर पँवात अखलह राम का, सो गुरु पीर हमारै

—कबीर

جو خدا نے محمد بس تو ہوا اور ملک کہیں کیرا  
 تیرے مروت نام کو اسی دلی منہ کہتو نہ تھا  
 بلوڑب دسا ہری کو باسا، پتھیم الہ متھا نام  
 دل منہ کہتو دلی منہ کہتو، انک کہیا نام۔  
 وید کہتیب کو کن جھوٹھا، جھوٹھا جو نہ دھانیہ  
 سب گھٹ ایک اک کو جانے آوے دھانیہ ماریہ  
 جیتے محرت مرد پانے سو سو روپ تھسا نام  
 کہیں پوکرا اللہ نام کا، سو گورو بنے ہمالا۔  
 کہیں -

(\*)



گاندھی جی اور کراچی کٹاری  
(حصہ ۱۳ - اہم صفحات)

(رجباً جی۔ اسم جنس)

(جنگی بی۔ ازم چندن)  
 اہم کچھ آدمی سید اگام کے مکان کھڑے ہوا۔ ان میں  
 بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ سجدہ ہر گزوں سے اکثر گھڑی بہا کر آتی تھی اور  
 دینا بھی کئی باتیں دہان کی حالتوں۔ اتنے میں ہی وہ آیا اور ہاتھ  
 بیچ میں آکر بیٹھ گیا۔ اس کا آنا ایک دوسرے صوبے سے ہوا تھا  
 اور اس دینی سے شہرت کا بڑھتی تھی وہ نہیں تھی۔  
 بیٹھے ہی اس نے اپنا شروع کیا۔ "ہمارے پرانت میں  
 (خاندانی) ملی تھی طریق نہیں لیجے جاتے۔"  
 یہ کہہ کر اس نے ایک اثر ڈالتے والی جٹی سادھلی۔

یہ کہہ کر اس نے ایک اثر عمیق سے وال جیٹی سادھ لی۔

ہم انہیں صرف ایک بیٹا ہی ماننے ہیں۔ اُداس سے انہوں نے جس پالیسی کو سونپا رکھا ہے وہ اس سے ہم کافی اختلاف ہے۔ وہ اور بھی بہت سی باتیں کرتا رہا۔ اللہ اس کے بنایا کردہ سے کچھ فرقہ کی مسئلوں پر بحث کرنے کے لئے ہی وہ آیا ہے۔ ہم یہ اس کا کافی اثر پہنچا دیتے دیکھ کر وہ خوش ہو گا۔

باب سے کچھ ضروری مسئلوں پر بحث کرنے کے لئے ابی وہ آج آیا ہوگا۔ ہم پید اس کا کافی اثر پڑا اور یہ دیکھ کر وہ خوش ہو گیا۔

ہو گیا۔ ہمارے پہانت میں سب کمرانت کارائی ہیں، اس کی آواز میں ایک چوٹی سی تھی۔ پھر وہ لہلا۔ ”آزم طاقت میرا دھکار یا لینے کے لئے بہت بے چین ہیں، بات بہت صاف تھی، مطلب یہ تھا کہ بالکل اس سے لئے کافی کمرانت کارائی نہیں تھے۔ اور وہ سسوراچہ







21516

三

بالہ کے بعد —  
 پھلتے مارچ کے مہینے میں درہا میں دینا شک کام کرنے والوں  
 کی ایک کانفرنس ہوئی تھی۔ دلش بھرنے قریب قریب سب ۵۰  
 سیکن جو مہاتما گاندھی کے تعمیری کام میں تھوڑا بہت متوجہ رہتے  
 ہیں، یا اس میں لگے ہوئے ہیں، جمع ہوئے۔ کئی دن تک تجزیہ، باتیں  
 کیجی اور صلاحیں ہوئی رہیں۔ اس میں شک نہیں، بیچ کے اور معمول  
 دینے کے زیادہ تر کام کرنے والوں میں اب بھی پچائی ہو، لگن ہو اور پھر  
 پیدا کرنے کی اچھا لڑ۔ ان سب کا آئیں میں ملنا ہی ایک اچھی بات  
 تھی۔ پیرسادی کانفرنس کو دیکھتے ہوئے نوٹے ملے یہی لگتا تھا کہ  
 ہم سب جو وہاں جمع ہوئے تھے ایک بے سردار کی فوج تھے۔  
 گاندھی جی کا سارا تعمیری کام بہت دیر تک ابھی ایک بنا کھینچا  
 کی ناؤ دکھائی دیتا تھا۔ ہم اس کانفرنس کے دوسرے کڑے مسئلوں  
 پر کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ مکان داری، کھانے پینے اور ٹھہرنے کے مسائل  
 کا انتظام بہت ہی اچھا تھا۔ ایک اندیازات فرمچھائی ہوئی امیدوں  
 کو بھر سے اتارنا کرنے والی اور دل کو تسلی دینے والی تھی۔ وہ یہ  
 کہ گاندھی جی کے چوٹی کے پھلوں میں سے کچھ ایسے پھول ہیں جو  
 اس شگفتگی کے ساتھ نہ سہی پیرس میں پچائی، اسی اقدوں اور  
 لمبی بھاد کے ساتھ اس بڑے کام کو جاری رکھنا اور زندہ  
 رکھنا چاہتے ہیں۔ دھرم و مذہب اور فرقہ وارانہ سوال بد بھی











۳۵—“ دھندوستان کے سبھ مسلمانوں کو اپنی ستان میں نہ دینا چاہیے کیونکہ یہاں کے مسلمانوں نے پاکستان کے مسلمانوں سے بڑھ کر جوڑے کی ایک کڑی رکھی۔ انھوں نے ہی پاکستان بنوایا۔ پاکستانی ہی کی طرف ان کا من لگا رہے گا۔ یہاں وہ جھگڑے کی جڑ اور کھڑے بھیدی ہی رہیں گے۔ اس طرح کے بھیدی دشمنوں کو یہاں نہ دینا چاہیے۔ انھیں وہاں سے کمرٹوں دینے کی ایسی لینے کی کڑی اور مال اسباب چھوڑ کر آنا پڑا ہوگا۔ ان کے اس نقصان کو دیکھ کر ان کے لئے بھی یہاں کے مسلمانوں کا مال اسباب یہاں ہی رکھ کر انھیں پاکستان بھیج دینا بالکل انصاف معلوم ہوتا ہوگا۔ ” پوری پنجاب میں اور دلی میں سرکاری حکماء اور قانونوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بھی قحط یا بہت ایسی خیال برپا ہوتا رہا ہوگا۔

( ۳ )

اس مسئلہ کے لئے یہاں

ایک بڑی ریکاویٹ پاکستان کے مسلمانوں کو یہاں کے دھندوؤں اور سکھوں سے ہو۔ مسلمان کہتے ہیں—“ ۱۵ اگست تک مسلمانوں کی ہلاکتوں کے یہ دھند اور سکھ پاکستان کے کھڑے دیروہی ہو۔ اس کا ایک یہ کہ پاکستان کے بنگالہ کے لئے بنائے گئے ہیں پاکستان کے لئے ان لوگوں کی جتنی بھی کوششیں جاری ہی رہیں گی۔ ” وہاں کے ہندوؤں کی سکھ وہاں کی سرکار کے لئے جتنی وفاداری دکھاتے ہیں اتنا اتنا ہی ان کے خلاف یہ حکم اور کیا ہوتا ہوگا۔ آخر پاکستان

کے سبھ ہندوؤں اور سکھوں کو نکال دینے کی



پاکستان کی بنیاد پر ہندوؤں کے مسائل اور ہندوؤں کی زندگی میں جو تبدیلیاں آئی ہیں ان کے بارے میں اس کتاب میں بحث کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ہندوؤں کے مذہب، معاشرے، تعلیم، معیشت، سیاست اور دیگر امور کے بارے میں بھی معلومات دی گئی ہیں۔

ہندوؤں کے مذہب کے بارے میں اس کتاب میں بحث کی گئی ہے۔ ہندوؤں کے مذہب کی بنیاد پر ہندوؤں کے مسائل اور ہندوؤں کی زندگی میں جو تبدیلیاں آئی ہیں ان کے بارے میں اس کتاب میں بحث کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ہندوؤں کے مذہب، معاشرے، تعلیم، معیشت، سیاست اور دیگر امور کے بارے میں بھی معلومات دی گئی ہیں۔

ہندوؤں کے مذہب کے بارے میں اس کتاب میں بحث کی گئی ہے۔ ہندوؤں کے مذہب کی بنیاد پر ہندوؤں کے مسائل اور ہندوؤں کی زندگی میں جو تبدیلیاں آئی ہیں ان کے بارے میں اس کتاب میں بحث کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ہندوؤں کے مذہب، معاشرے، تعلیم، معیشت، سیاست اور دیگر امور کے بارے میں بھی معلومات دی گئی ہیں۔

ہندوؤں کے مذہب کے بارے میں اس کتاب میں بحث کی گئی ہے۔ ہندوؤں کے مذہب کی بنیاد پر ہندوؤں کے مسائل اور ہندوؤں کی زندگی میں جو تبدیلیاں آئی ہیں ان کے بارے میں اس کتاب میں بحث کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ہندوؤں کے مذہب، معاشرے، تعلیم، معیشت، سیاست اور دیگر امور کے بارے میں بھی معلومات دی گئی ہیں۔

ہندوؤں کے مذہب کے بارے میں اس کتاب میں بحث کی گئی ہے۔ ہندوؤں کے مذہب کی بنیاد پر ہندوؤں کے مسائل اور ہندوؤں کی زندگی میں جو تبدیلیاں آئی ہیں ان کے بارے میں اس کتاب میں بحث کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ہندوؤں کے مذہب، معاشرے، تعلیم، معیشت، سیاست اور دیگر امور کے بارے میں بھی معلومات دی گئی ہیں۔





























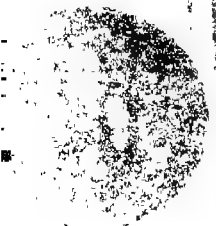
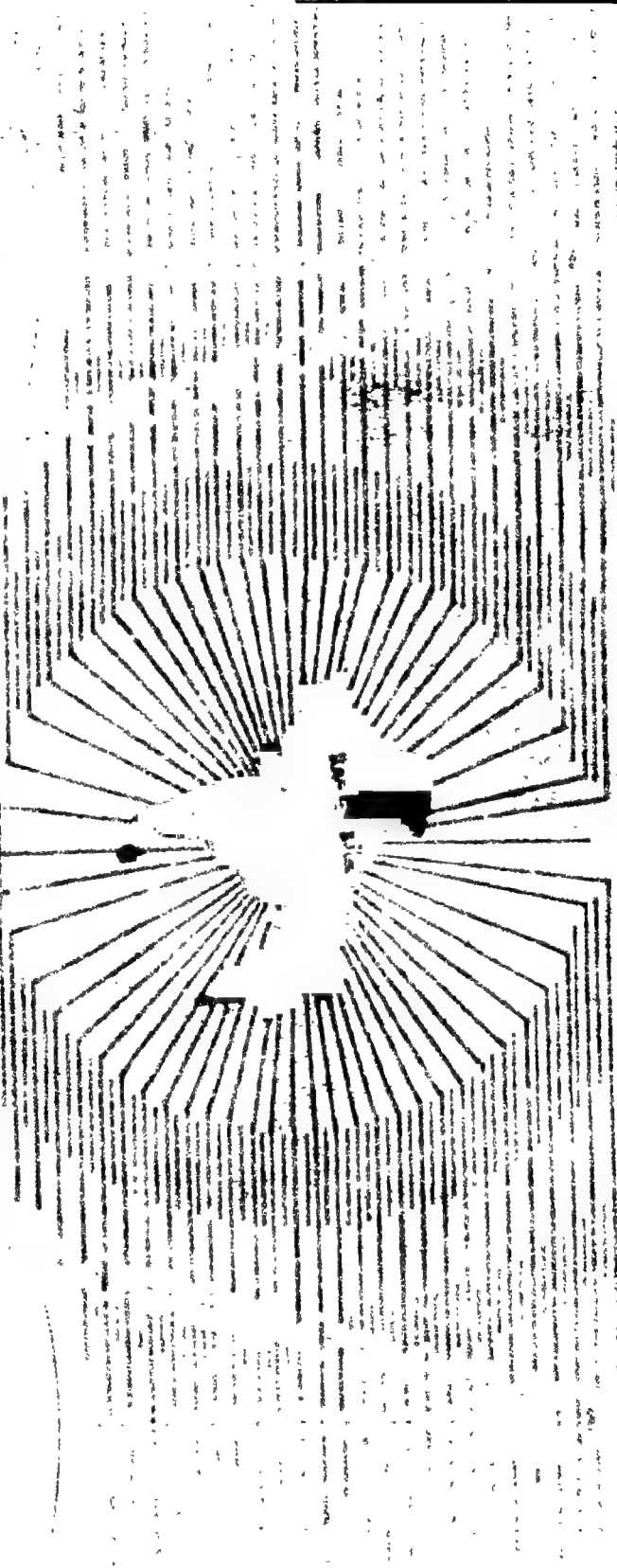






مجلس

العلماء





پنجاب، گجرات، دکن، بنگالہ، اور، گجرات

### تعداد ۱۰۰

نمبر	تعداد	نمبر	تعداد
۱	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۰
۲	۱۰۰	۱۰۲	۱۰۰
۳	۱۰۰	۱۰۳	۱۰۰
۴	۱۰۰	۱۰۴	۱۰۰
۵	۱۰۰	۱۰۵	۱۰۰
۶	۱۰۰	۱۰۶	۱۰۰
۷	۱۰۰	۱۰۷	۱۰۰
۸	۱۰۰	۱۰۸	۱۰۰
۹	۱۰۰	۱۰۹	۱۰۰
۱۰	۱۰۰	۱۱۰	۱۰۰
۱۱	۱۰۰	۱۱۱	۱۰۰
۱۲	۱۰۰	۱۱۲	۱۰۰
۱۳	۱۰۰	۱۱۳	۱۰۰
۱۴	۱۰۰	۱۱۴	۱۰۰
۱۵	۱۰۰	۱۱۵	۱۰۰
۱۶	۱۰۰	۱۱۶	۱۰۰
۱۷	۱۰۰	۱۱۷	۱۰۰
۱۸	۱۰۰	۱۱۸	۱۰۰
۱۹	۱۰۰	۱۱۹	۱۰۰
۲۰	۱۰۰	۱۲۰	۱۰۰

### تعداد ۱۰۰

نمبر	تعداد	نمبر	تعداد
۱	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۰
۲	۱۰۰	۱۰۲	۱۰۰
۳	۱۰۰	۱۰۳	۱۰۰
۴	۱۰۰	۱۰۴	۱۰۰
۵	۱۰۰	۱۰۵	۱۰۰
۶	۱۰۰	۱۰۶	۱۰۰
۷	۱۰۰	۱۰۷	۱۰۰
۸	۱۰۰	۱۰۸	۱۰۰
۹	۱۰۰	۱۰۹	۱۰۰
۱۰	۱۰۰	۱۱۰	۱۰۰
۱۱	۱۰۰	۱۱۱	۱۰۰
۱۲	۱۰۰	۱۱۲	۱۰۰
۱۳	۱۰۰	۱۱۳	۱۰۰
۱۴	۱۰۰	۱۱۴	۱۰۰
۱۵	۱۰۰	۱۱۵	۱۰۰
۱۶	۱۰۰	۱۱۶	۱۰۰
۱۷	۱۰۰	۱۱۷	۱۰۰
۱۸	۱۰۰	۱۱۸	۱۰۰
۱۹	۱۰۰	۱۱۹	۱۰۰
۲۰	۱۰۰	۱۲۰	۱۰۰

پنجاب، گجرات، دکن، بنگالہ، اور، گجرات

پنجاب

پنجاب

پنجاب، گجرات، دکن، بنگالہ، اور، گجرات

پنجاب

پنجاب



# نیا نیا

جلد ۱۸ نمبر ۶

جات آدمی، بدیم گھر کے پتھر کی جھول۔  
نیا نیا، پتھر کے گھر کے پتھر کی جھول۔

## اے साथی !

( भार्दे 'नखीर' बनारसी )

कस रानि बाले बाला से ब्यवहार न ददे ए साथी !  
हस झुलते हैं भूला जिव पर बह तार न ददे ए साथी !  
क्यों रोक रहा है बहने दे इस प्रेमलता को बहने दे,  
बहता है जो बॉस बहने दे यह तार न ददे ए साथी !  
बह काम करे इस क्यों बिससे भारत के पिता का बिल ददे,

भारत का बाला न बालीक न बीमार न ददे ए साथी !

## اے ساتھی !

( بھارتی 'نخیر' بنارس )

کس رانے بولے بولے سے بولے نہ ہوئے اے ساتھی !  
ہس بھولتے ہیں بھولا جس پر دھار نہ ہوئے اے ساتھی !  
کیوں روک رہا ہے بھونے دے اس پریم لاکھ بڑھنے دے !  
بھاتا ہے جو بوس بھونے دے یہ تار نہ ہوئے اے ساتھی !  
بھ کام کرے اس کیوں بھ سے بھارت کے پیتا کا بیل دے !  
بھ کارے اس کیوں بھ کا بھارت نہ ہوئے اے ساتھی !



कल हिम

ए साथी !

कल सर

परलोक की बातें तो बलकर परलोक में समझी जायेंगी,  
एत समझी भूदभवत का बनवन इस पारि न दूटे ए साथी !  
बीला हो कि मरना ए साथी, सब साथ का अच्छा होतह,  
यस दूटे तो दूटे आपस का व्यवहार न दूटे ए साथी !  
हिन्दु, मुस्लिम, सिख, ईसाई, आपस में रहें भाई भाई,  
गँवा है जो बुरे माली ने बह दार न दूटे ए साथी !  
वस बक तलक सुखसागर की लहरों से न खेल जायेगा,  
हर देश द्रोही की जब तक तलवार न दूटे ए साथी !  
मौमसे कहे बच बचके जरा, तूफानसी है और आँधीसी,  
फिर देया की जीवन नैया की पतवार न दूटे ए साथी !  
प्रचार अहिंसा का बैसे करता है बराबर करता बल,  
कुछ दूटे तो दूटे बापू की तलवार न दूटे ए साथी !

دنيا کی باتیں !  
اور سب کی صحبت کا بندھن اس بار نہ لڑے !  
جینا ہو کہ مرنا ! اسے ساتھی ! سب شاعر کا اظہار ہوا  
نہ لڑے نہ لڑے ! آپس کا دلیہ نہ لڑے ! اسے ساتھی !  
وہمہ ! سلم ! سکھ ! عیسائی ! جین میں وہیں بھائی بھائی  
ہر دھما جو جو لڑے ! الی سے وہ لڑے ! اسے ساتھی !  
اس وقت تک شکر ساگر کی لہروں سے نہ کھیل جائے گا !  
دشمن خدا کی جب تک تلوار نہ لڑے ! اسے ساتھی !  
بہتر ہے کہ شکر کے خدا ! طوفان بھی برا اور آندھی بھی  
خیر و شر کی چون تباہی بخلا نہ لڑے ! اسے ساتھی !  
دشمن ! اس کا سے تمنا ہو ! برا بھلا کرتا نہیں !  
بہتر ہے نہ لڑے ! باپو کی تلوار نہ لڑے ! اسے ساتھی !























( भाई रामजी वर )

स्वर्गीय दीनबन्धु एन्ड यज का सारसंग

अमृतसर लौटते पर मुझे स्वर्गीय दीनबन्धु सी० एफ० एन्ड्रयू के सिवाय हासिल हुये. आप पंजाब के ज़रुमी दिल पर मारहम ज़गाने के सिरे पहले लार्ड एलघरीफ लाये और फिर अमृतसर. आप भी वहाँ ठिके थे जहाँ हमारी पार्टी थी. हमारे मेहमान का नाम था बाबा। गिरधारीलालजी. वद जी एक मार्के के व्यक्ति थे. इनकी कारों में आरो करूंगा.

महर्षि साहब किसी राजनैतिक मत या मन्डली से कोई धारणा नहीं रखते थे. इन्सान की खिदमत उनका धर्म था. उनके चेहरे का चक्रया एक खूबसूरत तसवीर थी, जिसमें उनके दिल व हिस्सा की धनमोल खूबियाँ मँलकती थीं.

उनकी बोझी बड़ी नस , बोझी और भीठी थीं। दिख पर औरत ब्रह्मचर करने वाली। इसकी बीबी आबाज में वह बोला कि हूँ नड़े अलग से कमर लगाकर सुनना पड़ता। जी यही चाहता कि उनके पास से कभी न हटें। उनकी राक्षसपत्नी में एक आकर्षण शक्ति थी। इस शक्ति का उपयोग वह हमेशा-भी उनके दिख की सज्जवाई और सभार्य परभाव साधन सामग्री करने का कोट और पतलन पहनने-वे. से करवाते थे।

مجله دانش و اندیشه اسلامی

جمال محمد جی

سورۃ دین بحدوث انڈیا کا سنگ

اور تشریف لے رہے تھے۔ سید گریہ دین بندھو سی۔ ایف۔ انڈیا فورڈ کے  
یاد میں اصل ہوئے کہ آپ پنجاب سے رخصتی دل پر مریم گلخانے کے لئے  
جہاز پر سفر کرتے ہوئے تھے۔ وہیں سے آپ کو پھر امرتسر۔ آپ بھی وہیں چلے گئے جہاں  
ہمارے بانی تھے۔ ہمارے مکان کا نام تھا لالہ گڑھواری لالہ جی۔ یہ  
جی ایک سحر کے لئے بنی تھی تھی۔ ان کی تفریق میں آگے کوئل کا  
دھواں پکڑا صاحب کسی رقی بیچک مت یا منڈلی سے کوئل  
کا سطرہ نہیں رکھتے تھے۔ انسان کی ضرورت ان کا دھرم تھا۔  
ان کے چہرے کا نقشہ ایک خوبصورت تصویر تھی جس میں ان  
کے دل و جلال کی انمول خوبیاں جھلکتی تھیں۔

ان کی لولی بڑی نرم، بھولی اور چٹھی تھی۔ دل بہ خوش  
اور کمرے والی۔ اتنی دھیمی آواز میں وہ بولتے کہ ہمیں بیٹے  
صاحب سے کان لگا کر گفتنا پڑتا، جی یہی چاہتا کہ ان کے  
گھر سے کسی نہ بھیں۔ ان کی شخصیت میں ایک آکرشن تھی جی  
ان کی جی کی اصل و نسب کسی ان کے دل کی سخاوت اور صفائی  
اور ان کے صاحب سے ملی پہلو کا کوٹ اور چٹان جیتے تھے۔  
اسلام تھے۔ بیوہ ان کے پتلون اور کوٹ میں لگے تھے۔











نہا دینے

جلیان والا باغ

نول سب ۱۸۵

بھڑا جلیانوالا باغ کی راہیروں کے کھن سے سبھی بڑے  
جس میں کے پران کرنا۔ باغ تو اس جگہ کی شکل دوسری کی  
جس میں بھڑا ایک کھنڈ سا ماحول تھا جس کے عمارتوں کے  
مکان کی پختہ تھیں۔ کہنے کے یہ باغ تھا۔ شاہی رانے  
جس میں بھڑا بھول کر رہ گئے تھے۔ ایک بڑا ہوا کنواں بھی تھا  
جس میں زمین کے سب کچھ نہ تھا۔ ایک بڑا ہوا کنواں بھی تھا  
جس میں نہ معلوم کتنے لے گئے تھے۔ ہنہستانی زندہ کر کے دفن کیا  
تھے۔ اس میں مرد عورتیں، بچے سب ہی تھے۔

(۱) کہا جاتا ہے کہ جس دن جلیانوالا باغ میں جلاوطن  
کافر نے بھوکا دھڑا ایک پکٹنگ-میڈنگ پر ماریشیا کی گولیوں  
بارسارے کی، اس دن شہر میں ایک مولا بھی تھا۔ اس کی بڑھ سے  
اس میڈنگ میں بھارتوں کی گیندی میں آواز-آواز کے ہوا کی بھی  
ہو رہی تھی۔

گولی پلنے پر اب بھی ہنہستانی زندہ کر کے دفن کیا  
تھے۔ اس میں مرد عورتیں، بچے سب ہی تھے۔

اسے مرنے والے ڈاکٹر کے لئے نشانے لگائے گئے ہیں۔  
ان کے مکان سے تھوڑے فاصلے پر ان ڈاکٹروں کے  
مکان پر بھی ایک کھنڈ ہے۔ کہہ سکتے ہیں کہ یہ

جلیان والا باغ کی شہیدوں کے خون سے چھٹی ہوئی  
میں سے درخت کرنا۔ آج تو اس جگہ کی شکل دوسری کی  
مکان کی پختہ تھیں۔ کہنے کے یہ باغ تھا۔ شاہی رانے  
جس میں بھول کر رہ گئے تھے۔ ایک بڑا ہوا کنواں بھی تھا  
جس میں زمین کے سب کچھ نہ تھا۔ ایک بڑا ہوا کنواں بھی تھا  
جس میں نہ معلوم کتنے لے گئے تھے۔ ہنہستانی زندہ کر کے دفن کیا  
تھے۔ اس میں مرد عورتیں، بچے سب ہی تھے۔

جس میں بھول کر رہ گئے تھے۔ ایک بڑا ہوا کنواں بھی تھا  
جس میں زمین کے سب کچھ نہ تھا۔ ایک بڑا ہوا کنواں بھی تھا  
جس میں نہ معلوم کتنے لے گئے تھے۔ ہنہستانی زندہ کر کے دفن کیا  
تھے۔ اس میں مرد عورتیں، بچے سب ہی تھے۔



遺書

अविनाशनाशना

1980

ਫਰ ਵਰਗੇ ਦੀ ਭਗਤਾ ਹੋ ਗਏ ਸੀ ਫ਼ੌਰ ਫਰ ਪਰ ਚੇ ਸ਼ੀਯੋਂ ਆਗੇ ਹੋ.  
ਗੋਸ਼ੀ ਕੀ ਪਰ ਫਰਕੀ ਮਾਂਝੋਂ ਪਰ ਫਰਕਾ ਰਹੀ ਸੀ.

अखिलभानवावा भावा के भारों तरफ गलियारों की जगहमी खोला बोझ में काको दूर तक दब गलियारों में जाकर बेहोया होकर गिरे जाते. कुछ मरे और कुछ ऐसे ही पड़े रहे.

मैं माराबहा के अखत होने के १ महीने के बाद वहाँ गया था। अगर हम जो वहाँ के रहने वालों ने खास-खास दीवारें दिखाई दिते तो हमारे औसी कोई चीज मिली न। एकका कहना था कि वह दुश्मानों का क़त्ल था जो उस बरकतक मौजूद था।

अतिथानवासा भाग के इर्द-गिर्द के मकानों की दीवारों में भी बसोनागन की गोलियों के फाँसी तिरान मौजूद थे.

हम ये सोचेंगे कि क्या हम के लिए इस तरह के  
 काम करने के लिए, जो हम चाहते हैं, में कोई  
 समस्या है।

हैक नन्दे से कपड़े का जूता मुझे भी भिजा जा और वह जानकी भोरे एक काकीब के बगले के प्रारंग हल में शीशे की कागलमारी में बपी रिजलवत से रक्का है.

22

एक बहाना की

कविबालवाला पापा के बारे में हमने बताया की वही ग्याहूटी भी पापों की सुनी थी.

कर्मवि मूल में प्रभु निज होकर अन्ततः माया को मशानगत का शुभाशुभा किया था. मगर सबसे महानुष्ट हो एक भीर

天

2-2-5

三

وہ افسوس کی بات ہے کہ ان سے آج جاگتے ہیں۔

الحمد لله الذي جعل في كل شيء  
دلالة على قدرته وجلاله

بیتان والہام سے چاروں طرف بھیاں ہیں۔ ریہا

اور کلمہ مرے اور تجھ ایسے ہی بڑے ہے۔

میں مارشل لا کے حکم ہوئے تھے، مہینے کے بعد وہاں کیا تھا۔

در اہل دیار سے رہنے والوں سے خاص خاص دیواریں نکالیں وہ

وہ انوں کا خون تھا جو اس وقت تک موجود تھا۔

میلان والاغ کے ارد گرد کے مکانوں کی دیواروں میں

اس سے لوگوں نے کہا کہ قتل عام کے بعد اس جگہ سے

کون کے جوتے بڑے گھبراہٹ میں چھوڑ کر جاتے تھے ہلکے

[illegible]

الکمزور کے سیکھے تھے وہ انشاک دوم میں جسٹس کی الاری میں

وہ حفاظت سے رکھا ہو۔

ایک سالہ استی

پہلے ان لوگوں کے بارے میں کہیں جنہیں جنگل کی بڑی آبادی کی باتیں معلوم تھیں

انھوں نے شروع میں بہت بُرے اور کج مزاجی کی باتیں کیں

محافظہ کی عطا۔ کہ سب سے پہلے وہ ایک دیر







میں نے مکتوب ہاتھ سے پڑھا۔ "تو کبھی نہ کہہ سکتا تھا کہ یہی ہے؟"

وہ نے کہا "کلیتاً بالکل سچا تھا۔"

"ابھی سوچتی تھی۔ میں نے یہی کہا تھا کہ یہی ہے؟" میں نے کہا "ابھی سوچتی تھی۔ میں نے یہی کہا تھا کہ یہی ہے؟"

"نہی سادہ۔" وہ نے کہا "نہی سادہ۔" میں نے کہا "نہی سادہ۔"

مکان ہاتھ سے پڑا تو میں نے کہا "نہی سادہ۔" میں نے کہا "نہی سادہ۔" میں نے کہا "نہی سادہ۔"

میں نے کہا "نہی سادہ۔" میں نے کہا "نہی سادہ۔" میں نے کہا "نہی سادہ۔"

۱۲

## نور اللغات

ابھی سوچتی تھی۔ میں نے یہی کہا تھا کہ یہی ہے؟"

نور اللغات

دولت علی

نور اللغات

میں نے کہا "نہی سادہ۔" میں نے کہا "نہی سادہ۔" میں نے کہا "نہی سادہ۔"

ابھی سوچتی تھی۔ میں نے یہی کہا تھا کہ یہی ہے؟"

"نہی سادہ۔" وہ نے کہا "نہی سادہ۔" میں نے کہا "نہی سادہ۔"

مکان ہاتھ سے پڑا تو میں نے کہا "نہی سادہ۔" میں نے کہا "نہی سادہ۔" میں نے کہا "نہی سادہ۔"

میں نے کہا "نہی سادہ۔" میں نے کہا "نہی سادہ۔" میں نے کہا "نہی سادہ۔"

میں نے کہا "نہی سادہ۔" میں نے کہا "نہی سادہ۔" میں نے کہا "نہی سادہ۔"

۱۵

## نور اللغات

ابھی سوچتی تھی۔ میں نے یہی کہا تھا کہ یہی ہے؟"











نمایا دینا ... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

... ...



生

अदिन्यान्वाला क्षात्रा

१८८५

बाबा भार न समझता तो ज्यादा बचका होता."

— 47 —

## हमारे अनुष्ठान के मेज़बान की तरीक़

शिवानी मरद श्री गिरधारीलाल जी ने मोर्चालाल जी और  
 भगवती माटी को बगानाल इकट्ठा करने और प्रसन्नी बाकपाल  
 बाबूज करने में की थीं उतनी रायद और कियों ने न की होगी.  
 गिरधारीलाल जी के घर हो में हम लोग काफी दिन अमृतसर में  
 टिके थे. आप ऊद में छोटे थे. मगर बहुत के मजबूत आर काम करने  
 में हर एक मुसीब. आपकी उम्र उस तक रायद ३५ बरस की होगी.  
 जानने के आप खुद बड़े रोज़ीकन थे और मेहसानो की सातिर  
 करने में भी किसी से कम नहीं थे.

बुरा व्यवहार हमारे की रियाया से—परीष न रहके—आप की जगह पहुँचाने की. समाज के हर तबके से आपका भेल था. भारतीयता के जमाने में आपकी बड़े बड़े तज्जरे हुये थे.

अपराध, "तुमने सबके दुःखादा सुखान्त हुआ और काम में सुलत आगर  
दुःखान्त भर में कोई राखत भिला है वो बह गिरवातीलाक बी है।"

बाप भी हर एक बड़े बड़े पदों से सम्बन्धित थे और उनकी सभी सुश्रूषिका से राजा करके मोतीमाला की के पास लाते और उनकी धनधानी मोतीमाला की उनकी सुश्रूषिका की कहानी होती. मोतीमाला के सम्बन्ध में इनके ऊपर बड़ी बड़ी आशयों काई थीं, वह अपने सम्बन्धित हो गये थे कि मोतीमाला की का दिल

خات اور نہ جو اٹا آزیادہ چلے ہوتا۔"



ہمارے امیر کے میزبان کی تعریف

جنتی مند خدی گودھاری لال جی نے موتی لال جی اود  
ان کی یاری کو بیانات اچھا کر کے اود اصل واقعات معلوم  
کرنے میں سعی سعی شایہ اود کسی نے نہ کی ہوگی۔ اودھان لال جی  
کے گھروں میں ہم لوگ کافی دن اترتے رہے تھے۔ آپ قد  
میں ٹھہرتے تھے۔ مگر بدن کے مضبوط اود کام کرنے میں ہر وقت  
مستعد۔ آپ کی عمر کس وقت شایہ ۳۵ برس کی ہوگی۔  
کھانے سے آپ خود بڑے ضعیف تھے اود مہانوں کی خاطر  
کھانے میں بھی کسی سے کم نہیں تھے۔

آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ آپ کی طرف سے جو کچھ آپ نے فرمایا ہے، اس سے میں نے بہت کچھ سیکھا ہے۔ آپ کی طرف سے جو کچھ آپ نے فرمایا ہے، اس سے میں نے بہت کچھ سیکھا ہے۔ آپ کی طرف سے جو کچھ آپ نے فرمایا ہے، اس سے میں نے بہت کچھ سیکھا ہے۔











集賢堂

**अदिवाजाबाजा बाग**

५८

रास का क. था. मैं दुलहा बन रहा था. पगार खाना होने के दौरान बी.

किन्ती ने मुझे सूचना दी, 'कॉर्डे सोह्य आपसे फौरन मिलना चाहते हैं, एक मिनट का काल है।'

मैं हैरान, कीन हूँ और क्या काम हूँ? वह भी ऐसे मौके पर.

मैं बाहर गया। देखा तो हमारे झगड़लसर के मेहरबान मोबा-  
बास दे.

“साक्षात्परकारीबाल जी....आप कब आये ?” मैंने इनका

## स्वागत किंवा

(  
बोले—“मैं जानता हूँ तुम नौशा बने हो जरात फलाने वाली है  
माम मैं भी बची-बची देखान जा रहा हूँ। मेरी भी एक छद्मे  
बाली है।”

मैंने उनसे बहुत हसरार किया कि हमारे मेहमान होकर बरात में राखिला हों, मगर उन्होंने माफ़ी माँगी और कहा—“मारे माई मुझे अपनी बापस कौटना जरूरी है. किसी जरूरी काम से जानन्द मवान आया था. मुझे तुमसे एक जरूरी बात कहनी थी. वह एन्ड्रयूष साहब का पैगाम है. उन्होंने मुझसे ताकीद की थी कि जब कभी रासजी से मिलोगे कह देना, एन्ड्रयूष साहब उस सुपरिन्टेंडेंट पुलिस से मिले थे जिन्होंने तुम्हें बन्दरामणकी दी थी. उसने एन्ड्रयूष साहब से तुम्हारा खिक करते हुये कहा—‘मुझे एक बड़ा संबा, साकनो नौबतान भिला था. मुझे उसकी जरूरी थीर साक बाताचीत बहुत पसन्द आई.’ एन्ड्रयूष साहब ने मुझसे कहा था कि बसबस सर्दिफिकेट तुम्हारे बारे में तुम्हारे कान तक जाकर

بنا ہوا  
خانیان و طوائف  
جولہ خانہ  
برسات رطابہ

ہم نے اس سے کہا کہ: "جی، سوچنا ہی، کون صاحب آپ سے  
 ملنا چاہتے ہیں۔" ایک منٹ کا کام تھا۔  
 میں نے کہا: "اگر آپ اس شخص کا نام لے کر آئیے تو مجھے  
 میں آپ کو لے کر آؤں گا۔" اس نے کہا: "میں نے آپ سے  
 کہا تھا کہ آپ کو لے کر آؤں گا۔" میں نے کہا:

بلے سے میں جاننا چاہتا تھا کہ کونسا پہنچے ہو برات پہنچنے والی ہو کر میں  
 بھی ابھی ابھی پہنچیں جا رہا ہوں میری بھی پہنچنے والی ہو کر  
 میں نے ان سے بہت اصرار کیا کہ ہمارے ساتھ ہونا ہو کر برات  
 میں شامل ہوں، مگر انھوں نے سنا ہی نہیں دیا کہ میں :- ارے بھائی  
 بھگے ابھی واپس لوٹنا ضروری ہو۔ کسی ضروری کام سے آ کر نہ  
 ہو کر آیا تھا۔ مجھے تم سے ایک ضروری بات کہنی تھی۔ وہ انگلیز  
 صاحب کا بیٹا تھا۔ وہ کچھوں نے مجھ سے بات کی تھی کہ میں  
 بھی بلیم میں سے کوئے کہہ دیتا، انگلیز صاحب نے کہا  
 کہ یہ کچھ بے فائدہ ہے۔ میں نے انھیں بتا دیا کہ میں  
 بھی نہیں۔ میں نے انگلیز صاحب سے پتہ لے کر کہہ دیا کہ میں  
 مجھے ایک بلیم کا صاحب گرو دیوان مل گیا۔ مجھے اس کی کھری اند  
 سات بات چیت بہت پسند آئی، انگلیز صاحب نے مجھ سے کہا  
 کہ اگر میں اس کی سرپرستی کرتا ہوں تو مجھ سے کون سا کام ہو



25

सविस्तरम्

५५५

परिभा. द. बस वर्षी कटने जाया था."

“युक्तिवाचकम्” मैत्रे ईदम्बर कृत—“भोगरेख की यह व्याख्यान है. पहले दोष में खलना चाहता है. टका खान्द करत है.”

गिरगरीकाव जी से आज़ारी  
मुलाकात

कई बरसों बाद एक बार श्री गिरधारीलाल जी के अनातक  
राहल की दरबारी जुमाबादा में दर्शन हुये थे. वहाँ मेरे सामने आकर  
बड़े हो गये और मुसकयते हुये मुँह कर कह्योने बन्दगी की.  
मैंने बड़े गौर से उन्हें देखा मगर न पहचाना.

कहा एक समय मैं वह छात्रे लन्दनल और मोटे टाखे मे और  
अब कहियों का भोग.

जाकिर मुक पूजना पदा—“आप अपनी तारीफ कीजिये. मैं आप को नहीं पढ़ाना.”

“मैं गिरवायी जाऊ हूँ” उन्होंने मुसफ़फ़ाते हुये बड़े प्रेम से कहा।

मुझे बताने लाटीर की यह दूरा पैलकर क्या तुम हुआ।  
कहते मने "हे—ने"

“**THE** **WALL**”

हवाई वाद फिर उससे मिलना नहीं हुआ। अगर वाद उनकी  
असमर्थता का कारण बनती है।

三

三三三

二

جنتا مدد، میں نے کھنڈا ہوا تھا۔  
 "ہاں" میں نے نہیں کہا۔ "انگریز کی ہے"  
 خاصیت ہو۔ پتا نہیں میں لانا یا چاہو۔ جو کھا کر قندیر بنا ہو۔"

گرمائی مال میں آخری ملاقات

مردی برسوں بعد ایک بلخری مگر مصداقی لال ہی ہے  
 اور ایک خوشی سچائی تابش میں دلکش ہوتے تھے۔ وہ میرے  
 دل کے لیے ایک سحر ہے اور سچ ہے اور سچ ہے کہ انھوں نے بنائی

کے لئے یہ غلطی سے انہیں دیکھا کر نہ چٹا۔  
 کہ ایک زمانے میں وہ خاصے تعداد اور ہونے لگے۔

وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے آپ

میں نے کہا: "اچھوں نے شکرت جوئے بڑے

میں نے ان کے خیر کی یہ ضمانت کرنا کہ وہ۔  
میں نے ان کے خیر کی یہ ضمانت کرنا کہ وہ۔

۱۲۸۴ هـ



( पंडित सुन्दरलाल जी )

•

पुनः के विवाह जिस तरह का अपहरण दिया है-

महाराष्ट्र विधान की धीरे-धीरे बुनियादों के साथ सुदृढ़ बनाया है.

مكتبة

三、

卷之四











नया दिन्द्  
इस्लाम और मूर्ति-पूजा  
जून सन् '४८

मुसलमानों के मन्के में घुसने से पहले शुद्धमद साहब ने आन्दे हिदायत कर दी थी कि कोष्ठी काम भैसा न करना, न कोष्ठी बात कोसी कहना, जिससे किसी पुराने खयालवाले का दिल दुखे (जुल्लारी) . जिस हिदायत पर पूरा अमल किया गया . यही शब्द की दबादारी थी, दूसरों का दिल न दुखे, जिसका भूँचा खयाल था, जिसे देख आगले चन्द बरसों के अन्दर ही सारा मन्का मुसलमान हो गया.

आगती बार जब सुहम्बद साहब फिर मक्का आये, तो कावे की ३६० मूर्तियों में से ओके ओके मूर्ति, सुहम्बद साहब की आह्ला से, अपनी जगह से हटाकर भाला कर दी गयी. पर यह आह्ला सब ही गयी, जब सारा भक्ता मुसलमान हो चुका था, जब शायद बारह भर में ओके भी आदमी झुन मूर्तियों का पूजनेबाला न रह गया था !

बहुतौ स कर्मियों के लोग पहले 'ओके' 'लकड़ी के लट्टे' की पूजा किया करते थे। तुर्कैत अपने सरदार का नात था। तुर्कैत को भुस लकड़ी के लट्टे को जला देने की भिजावत तब दी गयी, जब सारा कर्मिला मुसलमान हो चुका था और कोभी अब भुस लट्टे को पूजनेवाला न था।

अधारा को यमन के तीन बड़े बड़े कलियों में धारणाम के प्रचार के लिये भेजा गया। चलते चलते सुहृन्मद साहब ने खुसे हिलायल की कि जिन तीन लकड़ियों के सामने वहाँ के लोग दुआओं माँगे हैं, जब कानून से कोषी खुन लकड़ियों का पूजने वाला न रह जाय और सब 'अंक नियाकार अल्लाह' की पूजा करने लगे, तब

تاریخ اسلام اور ہندو مت کا موازنہ

مسلمانوں کے لئے میں گھگھوٹنے سے پہلے محمد صاحب نے فرمادیا کہ ہر آدمی کو یہ بھی کہہ کر کہوں گا کہ ایسا نہ کرنا، نہ کوئی بات ایسی کہنا جس سے کسی نے ہراسے خیال والے کا دل نہ کھٹے (بجاری)۔ اس ہدایت پر پہلے عمل کیا گیا۔ یہی غضب کی سوطا ہو گئی، وہ دوسروں کا دل نہ کھٹے، اس کا اوجھا خیال تھا، جسے دیکھ اگلے چند برسوں کے اندر ہی سارا ملک مسلمان ہو گیا۔

۳۹۰۔ اعلیٰ بار جب محمد صاحب پھر کھڑے ہوئے تو کھڑے کی  
کھڑکیوں میں سے ایک ایک مودائی، محمد صاحب کی کھڑکی سے اپنی  
ہاتھ سے پٹا کر اٹک کر دی گئی۔ یہ نہ اٹکا جب دی گئی، جب سارا  
محمد مسلمان ہو چکا تھا، جب شیخ محمد جبرئیل ایک بھی آدمی  
میں مودعتوں کا لینے والا نہ رہ گیا تھا۔  
نوروزی قیام سے لڑک پہلے ایک دکانی کے لکھے کی  
پٹیا کیا کرتے تھے۔ جنیل ان کے سروا کا نام تھا۔ جنیل کو اس  
دکانی کے لکھے کہ جلا دینے کی اجازت تھی، دی گئی، جب سارا  
عسک مسلمان ہو چکا تھا اور کوئی ایسا آدمی لکھے کو لینے والا  
نہ تھا۔

حاکم کو معین کے تین بڑے بیٹوں میں اسلام کے بہادر کے لئے بھیجا گیا جہانے وقت محمد صاحب نے اسے بلایا۔ اس کی کہہ رہی تھی کہ بیٹوں نے سامنے وہاں کے لوگ دیکھائیں اس لئے جہاں ان میں سے کوئی ان کو طریقوں کا پوچھنے والا نہ ہو۔











نیا دین

ہلالام اور سورتی-پوچا

نور سار ۱۸۷

”جب کہ دنیا کی سب چیزیں اسی ایک رستہ (الستیہ) کی نشان دہی ہیں۔“

”تو ہوتے ہی آواز اور انہیں چیزوں میں سے ایک ہیں۔“

”اسلام کی شریعت میں بت دینے کا ذکر اسی نے کیا۔“

پیشانی پر لکھا گیا

”جو سونے میں سوار ہے اور کچھ نہ دیکھا۔“

”تو بھی اگر بیت کے اندر جیسے آئے (سنتی) وہی۔“

مقامات کو جلدی سے نہیں دیکھا۔

”تو تو بھی مسلمانانہ کلام نے کا حق دار نہ ہوگا۔“

( ’ہرگز نہ سیکھیں‘ سے )

# ’ہندو مسلم ایکتا‘

پادری سندرلال کے

چار لکچر جو انہوں نے

سینٹرل کونسلینٹری بورڈ بریلیہ میں دیے۔

کی کتاب پر بریلیہ میں دیے۔

سوی سے کی کتاب کی کپیماٹ سیکرٹ ہارڈ ہوتے۔

کتاب نامی اور بڑے ہوتے لکھاؤ میں میں لکھ سکتی ہے

—میں نے ’نیا دین‘

۱۸۷۷ء کا نام، ہلالام

# ’ہندو مسلم ایکتا‘

پادری سندرلال کے

چار لکچر جو انہوں نے سینٹرل کونسلینٹری بورڈ بریلیہ میں دیے۔

کی کتاب پر بریلیہ میں دیے۔

”نیا دین“

۱۸۷۷ء کا نام، ہلالام



## बापू के नाम पर

( भाई भगुकर खेर )

अब गांधी जी को हमसे विछड़े काफ़ी समय हो गया पर अब भी उनकी बातें चलने पर हमें उनकी याद आ जाती है और हम अपने में कुछ कभी महसूस करते हैं. एकाएक यह विरवास नहीं होता कि हमारे ही बीच के एक भाइसी ने उनपर गोवियाँ चलाई थी. इसके साथ ही राष्ट्रकवि के जन्मदिन—

“अरे राम. कैसे हम मेंमें अपनी लज्जा उसका शोक.

गया हमारे ही पापों से अपना राष्ट्रपिता परलोक ॥”

हमारे कानों में गूँजते हैं और हम पछताते और शर्मिन्दगी से भर जाते हैं. यह लाहने अभी हमें ठोकर मारती ही रहती है कि सुकुमार कवि ‘नबीर’ की फरियाद हमारे कानों में टकराती है—

“मेरे गाँधी जमीं वालों ने तेरी क्रूर जब कमकी

घटा कर ले गये तुमको जमीं से आसमाँ वाले.”

यह लाहने हमें चेतावनी देने के लिये काफ़ी है. खुर

हमारी आत्मा हमसे कहती है कि हमने अपनी बेबक़ाबी से अपना राष्ट्र पिला गाँवा दिया. पर यह ठोकर हमें चेतावनी देती है कि हमें संभल कर चलना पड़ेगा नहीं तो हमारा राष्ट्र भी मिट जायगा. अपने देश की कुचली और पिछड़ी हुई आत्मा को अपने कुचले पिछड़े हुये राष्ट्र के बापू के नाम पर जितना रखना पड़ेगा. आज देश की रचना बापू के अवसूनों की ही बुनियाद पर होनी चाहिये. हमारे मुँह पर जो कलंक लग गया है वह तो कभी मिट

## बापू के नाम पर

भाई भगुकर खेर

अब गांधी जी को हम से छिड़े काफ़ी से ग़ुज़ा है. अब भी उनकी बातें चलने पर हमें उनकी याद आ जाती है और हम अपने में कुछ कभी महसूस करते हैं. एकाएक यह विरवास नहीं होता कि हमारे ही बीच के एक भाइसी ने उनपर गोवियाँ चलाई थी. इसके साथ ही राष्ट्रकवि के जन्मदिन—

“अरे राम. कैसे हम मेंमें अपनी लज्जा उसका शोक.

गया हमारे ही पापों से अपना राष्ट्रपिता परलोक ॥”

हमारे कानों में गूँजते हैं और हम पछताते और शर्मिन्दगी से भर जाते हैं. यह लाहने अभी हमें ठोकर मारती ही रहती है कि सुकुमार कवि ‘नबीर’ की फरियाद हमारे कानों में टकराती है—

“मेरे गाँधी जमीं वालों ने तेरी क्रूर जब कमकी

घटा कर ले गये तुमको जमीं से आसमाँ वाले.”

यह लाहने हमें चेतावनी देने के लिये काफ़ी है. खुर हमारी आत्मा हमसे कहती है कि हमने अपनी बेबक़ाबी से अपना राष्ट्र पिला गाँवा दिया. पर यह ठोकर हमें चेतावनी देती है कि हमें संभल कर चलना पड़ेगा नहीं तो हमारा राष्ट्र भी मिट जायगा. अपने देश की कुचली और पिछड़ी हुई आत्मा को अपने कुचले पिछड़े हुये राष्ट्र के बापू के नाम पर जितना रखना पड़ेगा. आज देश की रचना बापू के अवसूनों की ही बुनियाद पर होनी चाहिये. हमारे मुँह पर जो कलंक लग गया है वह तो कभी मिट



नया दिन

बापू के नाम पर

जून १९८८

ही नहीं सकता; हमारा पड़तावा भी कम नहीं हो सकता; लेकिन अगर हम हिन्दुस्तान को बापू के असूजों के अनुसार बनाये; अगर बापू का सब स्वल्प पूरा कर दें तो हम किसी हद तक अपना बह कर्ष पूरा कर देंगे जो बापू की तरफ से हमारे विषये है.

बापू ने हिन्दुस्तान को बहुत कुछ दिया. लेकिन देश ने उन्हें कुछ भी नहीं दिया. बापू इन्सान थे इसलिए कभी न कभी उन्हें मौत ज़रूर आती लेकिन उनकी हस बेरहमी और बेदर्दी के साथ हत्या ने हमारे देश के हर एक रहने वाले को इन्सानियत का चुनौती दी है. बापू के हत्यारे के रूप में हमने एक हिन्दुस्तानी आत्मा का गिरना देखा और यह गिरावट इतनी बड़ी है कि हम हत्यारे को इन्सान कहने के लिये तैयार नहीं हैं. यह बेरहमी भरी हत्या हमें यह बताती है कि हिन्दुस्तान में भारकट की

हैं कि हमारी भी हममें यह भावनाएँ या जज्वाल मौजूद हैं। प्रेम, शान्ति और माफ़ी यह तीन बापू के खास गुण थे। इन्हीं गुणों के कारण हम बापू को ईसा और बुद्ध का दर्जा देते हैं। हमें बापू का आदर्श अपने सामने रखना चाहिये, जिनकी आत्मा अब भी अपने हत्यारे के लिये यही कह रही है कि भगवान् तेरा अपराध करे। हमने एक हिन्दुस्तानी को तरक्की की सबसे ऊँची मर्यादा पर पहुँचते देखा और इसके साथ ही हमने एक हिन्दुस्तानी को निरते हुये भी देखा। अगरचे बापू की सहनशीलता और स्वाध्यायी

نیا سہند  
 بالیہ کے نام پر  
 ہی نہیں سکتا؛ ہزار چھٹا وا بھی کم نہیں ہو سکتا؛ لیکن اگر ہم  
 ہندوستان کو بالیہ کے افسار بنائیں، پھر بالیہ کا سب  
 سونپا لیا گوا دیں تو ہم کسی حد تک اپنا وہ فرض پورا کر دیں گے جو بالیہ کی  
 طرف سے ہمارے دے لے لو۔

پلوٹے ہندوستان کو بہت کچھ دیا لیکن دیش نے انہیں کچھ بھی نہیں  
 دیا۔ پلوٹ انسان تھے اس لئے کبھی انہیں موت ضرور آتی لیکن  
 ان کی اس سیر رمی اور بے حد دی سے ساتھ ہتیا نے ہمارے دیش  
 کے سیر ایک سو پہنچا دے مگر انسانیت کا جوتی دی ہو۔ پلوٹ کے ہتیا کے  
 کے وہ پہنچا پہنچا ہم نے ایک ہندوستانی امیر کا گونا دیکھا اور یہ گراوٹ  
 دیکھی جڑی ہو کہ ہم ہتیا سے کو انسان کہنے سے بے ستیار نہیں ہیں۔  
 یہ بے رحمی سب سے زیادہ جڑی ہو کہ جی کہی ہو۔ اس ہتیا اور نفرت کی ہمارے  
 ہم سے ہمارا پلوٹ ہمیں کیا لیکن ہم اپنے بھائے ہیں کہ ابھی بھی ہم  
 میں چہ بھلاؤں یا جذبات موجود ہیں۔ برکت، شافعی اور معافی یہ  
 تین پلوٹ کے خاص صفت تھے۔ انہیں گھڑوں کے کاران ہم پلوٹ کو مہی  
 اور مہیہ کا دھبہ دیتے ہیں۔ انہیں پلوٹ کا آدش اپنے ساتے رکھنا  
 چاہئے، جن کی آواز اب بھی اپنے ہتیارے کے لئے یہی کہ رہی ہو  
 کہ بھلاؤں یہ اٹھا کرے۔ ہم نے ایک ہندوستانی کو قتل کی سب  
 سے اونچی موتی تک سمجھتے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی ہم نے ایک  
 ہندوستانی کو گرتے ہوئے بھی دیکھا۔ انہیں پلوٹ کے حسن چکھا اور  
 یہی تک پہنچا شکل ہی تھی بلکہ انہیں سا اور، پھر بھی







111

SECRET

काका

[illegible][illegible][illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

[illegible]







三三三

**新刊**

जुन सन् ४८

अब हमें यह कहना पड़ेगा कि हमारे मनों में हरिजनों के दासियों के प्रति क्या भाव था, सर्वोच्च को कोशिश के बिना भावार्थ नुसारता की कमी नहीं थी हरिजनों के विषये मंदिर खोल देने का हुक्म मिला। लेकिन जब पर कुछ आस न हुआ। अब कानून पास हो गया और हरिजन मंदिरों में गये तब एक मठ में तो जबरदस्ती हमारी सभी और कुछ भार पीट भी हो गई। दूसरे मठवाले अर्थात् वे कुस्स के लोटते ही पूरा मन्दिर गोमूत्र से साफ करवाया। तब एक रात का गरी हाक है। हरिजनों को सभाओं में और कुलीनी में बगल से जाती है। हम सभाओं में उनके हाथों से रात का चाय पी लेते हैं लेकिन अपने रोजाना जीवन में उन्हें बगल से न हमें हिचकिचाहट होती है। उनकी तरफ से हमारे दिलों की उन्नत और उनकी अपने से नीचा समझने का भाव हमारी

एक वही हुआ है और अक्सर मौकों पर हमारे दिल के वह भाव प्रकट सिक्खते हैं. हरिकर्तों को सराफापी नौकरियाँ मिलाने के लिये हम नौकर हो पड़ते हैं लेकिन सब प्रसिद्धि तो हममें भी सेवा के अभाव में नाम कमाने की किङ्क होती है. क्योंकि उन्हें हमें लोगों को हम अपने घरों में या दुकानों पर नौकर रखने में विश्वसित है. उन्हें अपने घरों में आने देना भी हमारे लिये सुखदिल हो जाता है. अन्धविश्वास और तंग नजरों की तो हम तो नहीं. हमारे घर के एक मंदिर की मूर्तियाँ ही मंदिर से हटा दी गईं गोपा हरिकर्तों का साया पड़ने से टाकुर जी अत्यधिक ही हो जाते. एक दो वही हिन्दू समाज के लिये बड़े कर्त्तब की भाव है कि मंदिर में भी किसी को अतिथि करने के लिये आना

میں ہر چیزوں کے مصلحتوں کے لحاظ سے  
 ہر چیز کے لئے مصلحتوں کو مانگ کر اس کے صدمہ آگاہ کر دیتی ہوں اور بالخصوص  
 ہر چیز کے لئے مصلحتوں کو دیکھ کر حکم دیتا ہوں۔ یہی ان بدیہی  
 کے لئے قانون بن کر رہا ہے جو اس وقت تک نہیں مل سکے ہیں۔ دوسرے  
 کے لئے مصلحت کے لئے ہر چیز کے لئے مصلحتوں کو دیکھ کر حکم دیتا ہوں۔ یہی ان بدیہی  
 کے لئے قانون بن کر رہا ہے جو اس وقت تک نہیں مل سکے ہیں۔ دوسرے  
 کے لئے مصلحت کے لئے ہر چیز کے لئے مصلحتوں کو دیکھ کر حکم دیتا ہوں۔ یہی ان بدیہی  
 کے لئے قانون بن کر رہا ہے جو اس وقت تک نہیں مل سکے ہیں۔ دوسرے











謝 安

THE UNIVERSITY OF CHICAGO PRESS

बापू के दैनिक जीवन के आदर्श ही हमें सत्य और सहृदयिकता का ज्ञान दे सकते हैं। बापू के रास्ते पर चलने ही से अंधेरे में रोशनी की अनेक किरणें फूटेंगी और दुनिया में अगार्ह और नेकी का फैल दौरा होगा। मैं इन व्यापारियों से भी परचाल करूँ जो बापू के नाम का ताजपोश कापड़ा छठाकर गाँधी सोप, गाँधी बटन, गाँधी शराबत बगैरा बेच रहे हैं, कि वह राष्ट्र पिता के नाम को इस्तेमाल करना न बनावें और अपने कापड़े के खिये इतने बड़े और इतने पवित्र नाम का दलाल इस्तेमाल न करें। यह चीजें सभी को हिंस्र रास्ता न्याय देती बलिष्ठ हमें दुनिया की सड़क में चलाव भी करती है।

लेखक—पंडित सुन्दर दास

2000

10

**४८ बार्दे का बाप. इलाहाबाद.**

وہ بالکل اعلیٰ درجے کے دانشور تھے۔ ان کے علمی و ادبی خدمات کو ان کی زندگی میں  
 ہی تسلیم کیا گیا۔ ان کی کتابوں کو ان کی موت کے بعد ہی شائع کیا گیا۔ ان کی زندگی میں  
 ان کی خدمات کو تسلیم کیا گیا۔ ان کی کتابوں کو ان کی موت کے بعد ہی شائع کیا گیا۔

ماہنامہ نسیمی کے بیدار ہے سب

پیشہ - پتہ - پتہ - پتہ

تجربہ حاصل کیا یعنی فریق پرستی کی بیماری پر علاج کا ہی، مذہبی اور آسمانی  
علاج کا اس کا علاج، میں نے آزمایا دینی پناہ مانا کا کافی ہے  
فہمست باقہ اند۔

میں نے یہاں پر ایک اور خط لکھا ہے



# हिन्दुस्तानी कलाकर और संगीत

92

( भाई गणेशप्रसाद द्विवेदी )  
( पिछले अंक से आगे )

हमारे अर्से तक रामपुर दरबार की रोमांग बग़ा कर खाँ साहब ज़्यादातर अमन साहब की इस्टेट बिलसी में ही रहते लगे. हम कह चुके हैं यह ज़्यादातर सोसाइटी और दरबारी तकल्लुक से दूर आते थे, वूस धाम, तबक भटक से इन्हें बिदु.वी. इन्हें अकेलापन बहुत पसंद था. खास मौकों पर दरबार में बत्ते आते और ज़ादा-अर केकमर साहब के साथ बिलसी में ही रहते और उनकी आदरसाज बग़ते.

इस तरह मिली दो बरस रहने के बाद कृष्णन साहब अका-  
दमि कलकत्ता बीमार पड़े और देखते देखते गुजर गये. उनका सिन-  
कलकत्ता जालीस से ऊपर नहीं आ और सेहत भाला दण की थी.  
कोई सबूत तो नहीं मिला पर अयाधाल लोगों को यह यकीन है  
कि इन्हें किसी शकल में अहर दे दिया गया था. इसके दो कारन  
बताए जाते हैं. एक तो यह कि इन्होंने बजोर काँ साहब को नहीं  
बाला, गुजर, बसारे इन्हें सैकड़ों, हजारों की साहब में बचानी याह  
वाला. दूसरा में किसी भी राग का शिक बलते ही बसकी १०—२०  
गुजर का दोरिया गले से टिहापण कर में गाजर मुला देते थे और  
इसके बाद इन्हें के बरिया, बसकी बापी इलाक़ बसाल कर जाते.























नया दिन हिन्दुस्तानी कलमर और संगीत नृत्य वर 'धृष्ट'  
इसके अलावा दिन लोगों से इन्हें बीसों मिलीं वनों से काव  
के नाम यह है—

१. हिज्ज हाइनेस नवाब शमिद अली खां बहादुर, रामपुर.  
२. नवाबजारा प्रिय सभादत अली खां वर्क "कुम्भन साहब"  
रामपुर (बिखरी).

३. खां साहब सुहम्बद, अली खां, कोठीवाल जयपुर, 'मनरंग'  
बराना.

४. खां साहब आदिक अली खां, जयपुर.

५. खां साहब अहमद अली खां, जयपुर

६. खां साहब देवर खां, बार, मराहूर बस्ताद बहाम खां  
के शानिद.

७. खां साहब कैयान खां बन्दोदा, गायकबाद, 'दंशीले'  
बराना.

८. खां साहब अमीर खां, गुलाब सागर, बन्दोदा.

९. रावजी बुवा, बेलबागाकर, बन्दोद. अजदुल्ला खां साहब  
भुयदिये के शानिद.

१०. रामनाथ पंडित, ब्वालियर, मराहूर रांकर पंडित के  
भारं और नयन खां, पीरबरा बराने के प्रतिनिधि.

११. राजा मैया पोंछ बावे, ब्वालियर.

१२. बिष्णु बुवा नामन केशपोंडे, ब्वालियर, मराहूर  
भुयदिये नामन बुवा के बेटे.

१३. कुण्ड राव गोपाळ धोंवे ब्वालियर.

१४. कुण्ड बुवा मोलने, भिरव. मराहूर बस्ताद अमीर खां

مستطابان المير علي  
ان في طاب من المير علي في جيز في ان في

طاب من المير علي في طاب من المير علي

طاب من المير علي في طاب من المير علي

طاب من المير علي في طاب من المير علي

طاب من المير علي في طاب من المير علي

طاب من المير علي في طاب من المير علي

طاب من المير علي في طاب من المير علي

طاب من المير علي في طاب من المير علي

طاب من المير علي في طاب من المير علي

طاب من المير علي في طاب من المير علي

طاب من المير علي في طاب من المير علي

طاب من المير علي في طاب من المير علي

طاب من المير علي في طاب من المير علي

طاب من المير علي في طاب من المير علي

طاب من المير علي في طاب من المير علي



三

हिन्दुतान्त्री कायद और संगीत

आ आ आ

के प्रदान के खास शानिर्द.

१५. **कुष्ण शास्त्री शुक्ल, सचिव.**

१६- मनपात बुवा, भिलवकीकर, सितारा.

२५७। सुहृन्मद अलो खां और वशीर खां साहब तो खास थे ही.

इस देखते हैं पंडित जीने खासकर रायपुर, जयपुर, मालिपूर और बंगाल के वसावों से ही बीजें हासिल कर के उनकी सुरतिपियाँ प्रकाशित कीं। इसर पुरख की ओर दौरा करने और बीजें इकट्ठी करने का मौका उन्हें न मिल सका। पुरख में, जैसा कि इस पहले बता चुके हैं, दिल्ली दरबार दूटने के बाद, बनारस, गया, मिर्जापुर, बंगाल, और उत्तर में नेपाल राज में बहुत से चोटी के संगीत बसाने बस गये थे। इन लोगों की बीजें अभी तक इन्हीं के प्रतिनिधियों तक ही चलती हैं। और फिर पंडित जी ने सिर्फ कंठ संगीत यानी गायकी और खयाल भुपद बगैरा के ही नोटेशन दिये हैं। वह तंत्र या बीन, रबाब, सितार, सरोर बगैरा पर बजने वाले रागों के आलाप और उनकी गतों की ओर ध्यान न दे सके। एक तो इस तरह इनकी तबज़ह कम थी और सुदृढ़ इनका शौक भी नहीं था। पर किसी एक आदमी के किये जो कुछ हो सकता है उससे ज्यादा ही पंडित जी ने किया, इसमें शक नहीं। और आजकल गाने बजाने की इतनी धारणा जो बढ़ रही है इसमें पंडित जी का बहुत बड़ा हाथ है।

एक क्षण और है जिसकी ओर ध्यान दिखे बिना हम आगे

七

10

三

花柳三奇

[illegible]

卷之五

(۱) حضرت علیؓ نے فرمایا کہ

اس کا استعارہ ہے ای جی بی

ہمیں ہیں۔ انہیں کہنا کی آگاہ دینا کہ

جی آہیں : دل سکا : غم میں : غم

۱۰۸

ہے: ان میں سے کچھ

کی جاتی ہیں۔ اور "مخبرین" کی

وہابی اور خیال دہشت و غیرہ

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا

۱۔ اس ظنِ ان کی وجہ سے بھی

اس میں محاورہ ہے کہ ایک آدمی

5. 1. 1954

الحمد لله رب العالمين

... 1990

ایکبات اللہ اور میں کی اللہ و دھیان دے بنا ہم آگے



नया हिन्दु विन्दुस्तानी कल्लषर और संगीत जून सन् '४८

( ५२७ )

تا بہت  
 ہندستان میں اور شہریت  
 ہوں مثلاً  
 میں لکھ سکتے: پبلت جی کی کتابوں میں جو سرلیٹیاں مدق اور  
 انھیں چیزوں کو جب آپ کسی گھرانے دار مشہور استاد سے لکھتے  
 ان تو انھیں کافی فرق دکھائی پڑتا ہو۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ کیا  
 وہ استادوں نے چیزوں کو غلط بتایا یا سرلیٹیاں خشک نہیں لکھی جاسکیں  
 استادوں کو ان خانہ بوجھ کو اب حدسٹ طریقے سے دکھانے تک مجھے وہاں  
 لکھنے پر ہم اکثر غنائی استادوں کو یہ کہتے ہوئے لکھتے ہیں کہ کتابوں  
 پر غلط سرلیٹیاں لکھی ہیں، خشک وہی ہو جے ہم گاتے ہیں۔  
 استادوں کو اس بات کی جیسی شکایت ہو کہ پبلت جی نے ہاکی  
 کرکٹ کو صاب میں بھیج دیا۔ ہاکی کرکٹ کا بیٹ مارا ہو۔ برہماری رائے میں  
 یہ بات نہیں آتی۔ ہاکی تو ایسا خیال ہو کہ ان کتابوں کے پچھلے کے  
 استادوں نے استادوں کی قدر بہت بڑھائی ہو۔ اور دل بردن آن  
 کی شکایت جس قدر ہی جاہلی ہو۔ زمانہ تو ایسا آ رہا تھا کہ یہی وہی  
 کہ کہ وہ دن اندھ پھلتا تو ان استادوں کو سلا کے لئے اپنے خانہ لے  
 دیکر دیکھ لیتے۔ پبلت جی اندھ لکھیں گے زانچے نے ایک حقیر  
 راکھ پبلت۔ وطنہ دیکھ جی کی بدولت ہی شہریت کا برہمچار  
 پھر سے شروع ہوا۔ وطنہ دیکھ جی نے کتابیں لکھ لکھیں بہر  
 علی حد یہ کام بہت کیا۔ یہ قدر بہت بڑے گوئے تھے اور انھوں  
 نے بہت سی خانہ لکھی تھیں اپنی پوری زندگی کے ساتھ جو ہم لکھ رہے  
 تھے ان کے اندر یہ سیکڑوں اسکول قائم کئے تھے جن میں ان کے شاگرد  
 ہونا بوجھا سکتے تھے۔ یہ ال کرکٹ ہاکی کے شاگرد تھے جو گلابیر  
 کے مشہور استاد خان کے خاص شاگرد تھے۔ یہ پبلت جی کی







# विष्णुस्वामी कलाकर कीर संगीत

ॐ नमः शिवाय

( 42 )

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय

مجلس شورای ملی











# मेरा बेटा

( भार्दे विष्णु प्रभाकर )

विशिविह आसताल का नया सरजन बाबुटर हसन जैसे ही कपरे में दाखिल हुआ, उसने किबाह गन कर लिये- ठकरी हवा का नोक, जो उसके साथ-साथ बन्दर खुल आया था, चल भर के लिये उसके पिता को कैपला हुआ गायब हो गया. बाबुटर ने एक गहरी सॉल सीधी और हाथ के दस्ताने खोलते हुये कहा—

“अबका बड़ी खतरनाक हालत है !”

अबका जो पलंग पर लेटे थे, “हूँ” करके रह गये. बाबुटर ने गुस्साय ओवरफोट हथारा और खूँसी पर टॉग दिया. फिर बॉगीसी के पास जा लगा हुआ. बाहर सनसन करती हुई हवा चल रही थी और उस ठंड को जिसके बपेरे लाते हुये वह बभी लौटा था, बाबुटर के उन्हें अब भी कैपकी भा जाती थी. एकाएक अबका बोला उठे—“अब तक कितने आसमी भर चुके होंगे ?”

बाबुटर ने बचाव दिया—“आसताल में कुछ तीस जारों भारे हैं.”

“और आसमी ?”

“बी होसकते हैं.”

“सुसलमान ज्यादा होंगे ?”

बाबुटर चल भर लगा, फिर हाथों को मलता हुआ बोला—

“कुछ नहीं करा जा सकता.”

ط  
میرا بیٹا

( بھارتیہ وینڈیکٹر )

صل انتال کا نیا سرجن ڈاکٹر جس جیسے ہی کمرے میں آئے اس نے کمرے بند کر لیا۔ ٹھیکری آٹا کا جھنڈا، راس کے ساتھ ساتھ اندھنیں آیا تھا، جس طرح کے لئے اس کے کمرے کا آٹا بھانسیا گیا۔ ڈاکٹر نے ایک گہری سانس لی۔ اس نے کمرے کے آگے گئے۔ آٹا بڑی خطرناک حالت میں تھا۔

“ابھی یہ لے گئے،” ابھی “کمرے رو گئے ڈاکٹر نے

کمرے کے آگے گئے۔ آٹا بڑی خطرناک حالت میں تھا۔

“ابھی یہ لے گئے،” ابھی “کمرے رو گئے ڈاکٹر نے

کمرے کے آگے گئے۔ آٹا بڑی خطرناک حالت میں تھا۔

“ابھی یہ لے گئے،” ابھی “کمرے رو گئے ڈاکٹر نے

کمرے کے آگے گئے۔ آٹا بڑی خطرناک حالت میں تھا۔

“ابھی یہ لے گئے،” ابھی “کمرے رو گئے ڈاکٹر نے

کمرے کے آگے گئے۔ آٹا بڑی خطرناک حالت میں تھا۔

“ابھی یہ لے گئے،” ابھی “کمرے رو گئے ڈاکٹر نے

کمرے کے آگے گئے۔ آٹا بڑی خطرناک حالت میں تھا۔

“ابھی یہ لے گئے،” ابھی “کمرے رو گئے ڈاکٹر نے

کمرے کے آگے گئے۔ آٹا بڑی خطرناک حالت میں تھا۔

“ابھی یہ لے گئے،” ابھی “کمرے رو گئے ڈاکٹر نے

کمرے کے آگے گئے۔ آٹا بڑی خطرناک حالت میں تھا۔

“ابھی یہ لے گئے،” ابھی “کمرے رو گئے ڈاکٹر نے

کمرے کے آگے گئے۔ آٹا بڑی خطرناک حالت میں تھا۔

“ابھی یہ لے گئے،” ابھی “کمرے رو گئے ڈاکٹر نے

کمرے کے آگے گئے۔ آٹا بڑی خطرناک حالت میں تھا۔



نیا دین

سیرا پیر

نیل سر' ۱۸۷۷

"پیر مہی؟"

وہ سیمکنا سیرے کھڑے سوچتا تھا۔ اچھا تو اس کے منہ کی طرف دیکھتے رہے۔

اس نے ہاتھ کو آگے کے آگے کیا اور کہا—"تو سب کچھ ہے، دیندہ اچھا ہے۔"

پیر کبھی اس کو نہ دیکھا۔ صرف دھواں دھواں پر بڑھتے آتے رہے۔ اچھا کے سوا اور کچھ بھی نہ تھا۔ اس کے دل میں بڑھتے ہی بڑھتے آتے رہے۔ ایک ایک کھڑے ہو کر آتے رہے۔

"کیسے بات کریں؟" اس نے بے فکر سے پوچھا۔

"کیسے کہیں؟"

"کیسے؟" اس نے بڑھتے ہی بڑھتے آتے رہے۔ اس نے بے فکر سے پوچھا۔ "کیسے؟" اس نے بڑھتے ہی بڑھتے آتے رہے۔ اس نے بے فکر سے پوچھا۔ "کیسے؟" اس نے بڑھتے ہی بڑھتے آتے رہے۔ اس نے بے فکر سے پوچھا۔

"دینکار کرتے ہیں؟"

"ہاں اچھا، میں تو اسے دینکار کرتا ہی مانتا ہوں۔ سب کچھ اچھا ہے، تو اچھا ہی ہے۔"

اچھا نے ایک بار اس کے منہ کی طرف دیکھا، پیر نے—"اچھا تو اسے دینکار کرتے ہیں؟"

"اچھا تو اسے دینکار کرتے ہیں؟" اس نے بڑھتے ہی بڑھتے آتے رہے۔ اس نے بے فکر سے پوچھا۔ "کیسے؟" اس نے بڑھتے ہی بڑھتے آتے رہے۔ اس نے بے فکر سے پوچھا۔

۱۸۷۷

نیل سر

نیل سر' ۱۸۷۷

وہ سیمکنا سیرے کھڑے سوچتا تھا۔ اچھا تو اس کے منہ کی طرف دیکھتے رہے۔

اس نے ہاتھ کو آگے کے آگے کیا اور کہا—"تو سب کچھ ہے، دیندہ اچھا ہے۔"

پیر کبھی اس کو نہ دیکھا۔ صرف دھواں دھواں پر بڑھتے آتے رہے۔ اچھا کے سوا اور کچھ بھی نہ تھا۔ اس کے دل میں بڑھتے ہی بڑھتے آتے رہے۔ ایک ایک کھڑے ہو کر آتے رہے۔

"کیسے بات کریں؟" اس نے بے فکر سے پوچھا۔

"کیسے کہیں؟"

"کیسے؟" اس نے بڑھتے ہی بڑھتے آتے رہے۔ اس نے بے فکر سے پوچھا۔ "کیسے؟" اس نے بڑھتے ہی بڑھتے آتے رہے۔ اس نے بے فکر سے پوچھا۔

"دینکار کرتے ہیں؟"

"ہاں اچھا، میں تو اسے دینکار کرتا ہی مانتا ہوں۔ سب کچھ اچھا ہے، تو اچھا ہی ہے۔"

اچھا نے ایک بار اس کے منہ کی طرف دیکھا، پیر نے—"اچھا تو اسے دینکار کرتے ہیں؟"

"اچھا تو اسے دینکار کرتے ہیں؟" اس نے بڑھتے ہی بڑھتے آتے رہے۔ اس نے بے فکر سے پوچھا۔ "کیسے؟" اس نے بڑھتے ہی بڑھتے آتے رہے۔ اس نے بے فکر سے پوچھا۔



نیا دین

میرا دین

کل سب ۸۵

پوچھا—”کون ہے؟“

وفاغ آیا—”جی، افسر خانہ میں کلاکسٹر رومز نے آپ کو بلایا ہے۔“

”کون؟“

”اے نیا کس آیا ہے، صاحب!“

”جو؟“

”سب، انہیں کھانا ہے، کھانا کی دکان کھانا ہے۔ آپ کا کھانا کھاتی ہے۔“

آپ نے سنا کر غصے سے کھانا—”کھانا کھانا ہے۔ آپ کا کھانا کھاتی ہے۔“

کلاکسٹر رومز—”اگر تو ہے جی! آپ کا کھانا کھاتی ہے۔“

”اور کھانا کھانا ہے۔“

”اور کھانا کھانا ہے۔“

کلاکسٹر نے کھانا کھانا کھانا۔ ”اگر تو ہے جی! آپ کا کھانا کھاتی ہے۔“

میرا دین

میرا دین

کل سب ۸۵

”کون ہے؟“

”کون ہے؟“

”کون ہے؟“

”کون ہے؟“

”کون ہے؟“

”کون ہے؟“

”کون ہے؟“

”کون ہے؟“

”کون ہے؟“

”کون ہے؟“

”کون ہے؟“



آپنا باہر سے کوہ میں گھرے ہوئے ہیں اور نہ جانتے کیا ہوا کہ  
 دھنل کی بات سنا کر ہنس رہے ہیں۔ بولے۔ "میرا ہی بڑی جلدی  
 کہتا ہے کہ یہ ہے۔"

وہ کچھ جواب دینا کہ اس بار اند کے دروازے پر آہٹ اٹھا  
 دیا۔ دیکھا، اس نے اس کی بیوی کھڑی تھی۔ اس نے گم شال  
 ہو کر دیکھی کہ وہ اند اس کے منہ سے یہ کچھ کہہ رہی تھی۔ اس  
 نے اس کے منہ سے یہ کچھ کہہ سنا۔ اس سے بولی۔ "ابھی آئے اور چل دے۔"

"خود جانے کیا ہوتے جانتا ہے، تو گمان۔"

"جانتا نہیں جانتا ہے؟"

"کے سے سارے، جانتا ہے جانتا ہے۔"

تو گمان کے ہاں میں کچھ تھوڑے تھے۔ انہوں نے کچھ کے پاس  
 کی کہ میں جانتے ہوئے تھا۔ "جانتا ہے تو ہی جانتے۔"

کچھ نے کچھ جانتا تھا۔ "تو جانتا ہے، تو گمان۔"

پھر کچھ نے کچھ جانتا تھا۔ "تو جانتا ہے، تو گمان۔"

پھر کچھ نے کچھ جانتا تھا۔ "تو جانتا ہے، تو گمان۔"

پھر کچھ نے کچھ جانتا تھا۔ "تو جانتا ہے، تو گمان۔"

پھر کچھ نے کچھ جانتا تھا۔ "تو جانتا ہے، تو گمان۔"

پھر کچھ نے کچھ جانتا تھا۔ "تو جانتا ہے، تو گمان۔"

پھر کچھ نے کچھ جانتا تھا۔ "تو جانتا ہے، تو گمان۔"

پھر کچھ نے کچھ جانتا تھا۔ "تو جانتا ہے، تو گمان۔"







نہا دینے

میرا کہتا

نہا سن ۱۸۷۷

”جی، سہو؟“ ”میرے پاس ہے کہ کچھ دیکھنا کہہ رہے ہیں“

”جی، اسکا دیکھنا دھنا ضروری ہے؟“ ”اس نے جیسی کہہ

کر ہے۔“ ”اس کے مرنے کے لیے یہ کیا دیکھنا سیدھا آگے، یہاں کہہ

کر تو کہہ رہے ہیں؟“

”جی، جیسا کہ ہے۔“ ”یہ جانتا ہے، یہ کہ کچھ مرنے کے لیے آگے،

یہ کہ کچھ اسے دیکھنا دھنا کا جیسا کہ ہے یہ کہ کیا کہہ رہے ہیں؟“

”جی، جیسا کہ ہے یہ کہ کچھ مرنے کے لیے آگے، یہ کہ کچھ

جیسا کہ ہے یہ کہ کچھ مرنے کے لیے آگے، یہ کہ کچھ

جیسا کہ ہے یہ کہ کچھ مرنے کے لیے آگے، یہ کہ کچھ

جیسا کہ ہے یہ کہ کچھ مرنے کے لیے آگے، یہ کہ کچھ

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

x

”جی، جیسا کہ ہے۔“

x

”جی، جیسا کہ ہے۔“

c

نہا سن

میرا کہتا

نہا سن

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“

”جی، جیسا کہ ہے۔“











世宗

श्री

श्री १८

**“एक धृष्टा हिन्दू है, जब्बे घर का जान पड़ता है।”**

“यहाँ का रहने वाला है ?”

रमाजी ने कहा—“जो नहीं, परदेसी है— जो कपाआवा बसकी जेब में भिसे हैं, बत्तसे पटा न खाता है कि वह कानपुर का रहने वाला है और उसका नाम रामप्रसाद है।”

मया कृत्वा नोक्तं—“मया.....मया कथाया.....राजमसाब्.....  
मया.....”

1601

我愛我

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय

“क्या ये सारा कोई और नहीं है ?”

श्री

हस्ततः और प्राणा वा और अन्वा की बैनीनी को जान से देल  
 रहा वा, बोला—“क्या प्राण उसे जानते हैं ?”

अवस्था का चेहरा तन जाता था और उनकी बाँखों में गरसे की हल्की लकीरें उभर आयी थीं। उन्होंने अनादानों ही तरहकी खे

“第一：‘我’在‘我’？”

दासों ने अपना धिया—“माते में कुछ कसर तो नहीं थी, परन्तु बा० इंसान ने अपनी होशियारी से उसे बचा लिया है।”

अन्धरा ने आप हसन की तरफ गौर से देखा और देखते रहे। हसन को उनका यह रसक बहुत अजीब सा मालूम हुआ। उसने अन्धरा के पास जाकर पूछा—“अन्धरा, क्या आप कर्म जानते हैं ?”

जैसे बिना सुने जर्होने कहा—“रामप्रसाद.... कानपुर.... उसके

١٢٠

一、

1

“ایک ماضی ہندو۔ اچھے گھر کا جان چڑا کر۔“

[illegible]

فرمانے لگا۔ ”جی نہیں، پرستی ہو۔ جو کائنات اُس کی  
میں ہے اُس میں اُن سے پتہ چلتا ہو کہ وہ کائنات کا رہنے والا  
ہو اور اُس کا نام اُس پر ساد ہو۔“

وہی کہیں کہیں ایک بڑا سا دروازہ

五

5

10

五

ہمیں ملے ساتھ کرنا اور نہیں ہوتا

250

وہ کہتا آیا حاکم آباد کی جیتی و دھپوں سے دیکھ کر  
 اللہ کی آفت سے جانچ کر ۱۹۸۱ء

آلہ کا ہر حرف عالمی اللہ کے

وَأَمَّا الْفُلُ فَأُرْسِلَتْ بِرَحْمَةٍ مِنَّا لِيُبَيِّنَ لَكُمْ آيَاتِنَا وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ

10

خوشا ہے جواب دیا۔ "تو نے میں کو کہہ آئیں تھی، یہ سب وہاں کہ

مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ

ابن عربی کی قرآنِ مجید سے دیکھا اور دیکھتے رہا جس

وہاں بہت عجیب سا مسلم ہوا۔ اُس نے آیا کے پاس

[illegible]











نمایا دینے

میرا بھائی

بڑا بھائی

دراڑا اسی طرح کہہ دے۔ "اگر وہ بڑا بھائی نہیں؟"

"اگر وہ....."

"ہاں بھائی ہے؟ تو اسکا نام کچھ تو ہے؟"

انہوں نے کہا۔ "اگر وہ....."

بھائی نہیں ہے؟"

"ہاں....."

"اگر وہ....."

دراڑا نے کہا۔ "اگر وہ....."

بھائی نہیں ہے؟"

دراڑا نے کہا۔ "اگر وہ....."

بھائی نہیں ہے؟"

دراڑا نے کہا۔ "اگر وہ....."

بھائی نہیں ہے؟"

دراڑا نے کہا۔ "اگر وہ....."

بھائی نہیں ہے؟"

دراڑا نے کہا۔ "اگر وہ....."

بھائی نہیں ہے؟"

دراڑا نے کہا۔ "اگر وہ....."

بھائی نہیں ہے؟"

دراڑا نے کہا۔ "اگر وہ....."

بھائی نہیں ہے؟"

دراڑا نے کہا۔ "اگر وہ....."

بھائی نہیں ہے؟"

دراڑا نے کہا۔ "اگر وہ....."

بھائی نہیں ہے؟"

دراڑا نے کہا۔ "اگر وہ....."

بھائی نہیں ہے؟"

دراڑا نے کہا۔ "اگر وہ....."

بھائی نہیں ہے؟"

دراڑا نے کہا۔ "اگر وہ....."

بھائی نہیں ہے؟"

دراڑا نے کہا۔ "اگر وہ....."

بھائی نہیں ہے؟"

دراڑا نے کہا۔ "اگر وہ....."

بھائی نہیں ہے؟"

دراڑا نے کہا۔ "اگر وہ....."

بھائی نہیں ہے؟"

دراڑا نے کہا۔ "اگر وہ....."

بھائی نہیں ہے؟"

دراڑا نے کہا۔ "اگر وہ....."

بھائی نہیں ہے؟"

دراڑا نے کہا۔ "اگر وہ....."

بھائی نہیں ہے؟"











٥٧

(دانشگاه تهران)

(ڈاکٹر سید محمود)

مسلمان جب پہلے پہل اس دین کے کوئی بھاگ میں آئے تو ان کے پاس نہ کوئی سرکار تھی اور نہ وہ کوئی قبیح اپنے ساتھ لائے تھے۔ وہ اس دین میں انسانوں کا آس پاس کا اونچ نیچ کا جید مثالی کے رہتے والدین کے ساتھ بھائی بھائی بن گئے۔ لا سب سے بہت سے بہت سے والدین کے ساتھ بھائی بھائی بن گئے۔ انہوں نے جب اس ملک کو اپنا وطن بنایا تو اسلامی تہذیب اور اسلامی تمدن کو ہندو، جھٹا اور ہندو ہندوستانی سے اس طرح لایا کہ آج کل کے آدمی اس قدر خوش حال ہیں کہ بعد بھی اسلامی تہذیب کو ہندوستانی تہذیب سے جگہ نہیں کر سکتا۔ افسوس ہو کہ سیکڑوں برس تک لوگوں کو ہندوستان کا صحیح و حق اس طرح بڑھنے کا موقع نہیں ملا۔ جب اس دین میں انگریزوں کا بیج قادیان پھینکا تو انہوں نے خاص طور پر ایسی ایسی تاریخ لکھ کر پھیلانے شروع کی کہ مسلمانوں کے دلوں میں میل اور کھوٹ پیدا ہو۔ انہوں نے تاریخ کی کتابوں میں ایسی باتیں اور ایسی ٹھٹھانیں دکھا دیں جن سے ہندو ہندو مسلمان دونوں کے دلوں میں نفرت اور کیر کے بیج پلنے لگے۔

صفحہ ۱۵۶۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج ہندو اور مسلمان ایک دوسرے کے دشمن بن گئے۔ یہ انگریزی احساسوں کا ہی پھل ہے۔ میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ دلیٹ کی شہاد











世宗

# विष्णु सुवर्णमाला

बुद्ध भव '४८

के विचार से मुसलमानों की हकूमत एक तरह की प्रौढी सरकार थीं। हिन्दू मुसलमान मिल कर उस सरकार को चलाते थे और दोनों एक सा प्रायश्चा उठाते थे। उस सरकार की आम मकसद हर तरह जनता और देश को प्रायश्चा पहुँचाना और सब के साथ बराबर इन्साफ करना हुआ करता था। अगर बाहर का कोई दुश्मान मुल्क के अमान को खतरों में डाल देता तो सब मिलकर उसका मुकाबला करते। नादिरशाह के हमले के बक सिंध्या को योधाणा में एक खत लिखा था कि इस देश में दो दुश्मान आ रहे हैं। एक पुर्तगोस और दूसरा नादिर, अगर हमने मिल कर मुकाबला न किया तो बर है कि मुगलों की हकूमत कहीं बरबाद न हो जाय ।

अंगरेजों ने अपनी हकूमत को मजबूत करने के लिये मुसलमानों को कुचलता शुरू किया और सन् १८८५ ई० तक उन्होंने हिन्दुओं को बढ़ाया. अंगरेजी हकूमत के शुरू जमाने से हिन्दुओं को हर क्रिस्म की तरफ़्ती के मौके मिलते रहे और वह धार्मिक बढ़ते गये. जब दौलत और तालीम के कानन हिन्दुओं में काफी तरफ़्ती हो गई और वह संस्कार पर तुल्ला चीनी करने लगे तो अंगरेज हाकिम पचराने लगे. जब सन् १८८५ में कांग्रेस की नींव रखी गई तो अंगरेजों की आँखें खुली और उन्होंने कहा कि शुरू किया कि जब तो 'बाबू' हमारा मुकालफा करना चाहता है. इसके बाद उन्होंने ने मुसलमानों की तरफ़् आल देना शुरू किया. अन्य नौकरियों और कुछ रिजमण्टें देकर अंगरेजों ने हिन्दुओं को बढ़ाया था. फिर मुसलमानों के अपने पिछड़े और

سائنس  
نے علاقہ سے مسلمانوں کی حکومت ایک طرح کی قوی سرکار بنی۔ ہندو  
مسلمان کی رائے سرکار کو چلائے تھے اور دونوں ایک ایک سافلامہ  
اٹھاتے تھے۔ اس سرکار کا حکام مقصد ہر طرح جنتا اور دیش کی کو  
فلامہ پہنچانا اور سب سے ساتھ برابر انصاف کرنا ہوا کرتا تھا۔  
گر باہر کا کوئی دشمن ملک کے امن کو خطرے میں ڈال دیتا تو  
سب کی کو اس کا مقابلہ کرتے۔ نادر شاہ کے حملے کے وقت  
سندھیا کو پیشوا نے ایک خط لکھا تھا کہ اس دیش میں دو  
دشمن آ رہے ہیں۔ ایک پرتگیز اور دوسرا نادرا اگر ہم نے مل کر  
مقابلہ نہ کیا تو وہ ہر کو مشلوں کی حکومت مضبوط کرنے کے لئے مسلمانوں  
کو کھینچ کر شریع کیا اور ہندو تک انھوں نے ہندوئوں  
کو بڑھایا۔ انگریزی حکومت کے شروع زمانے سے ہندوئوں  
کو ہر قسم کی ترقی کے موقع ملتے رہے اور وہ آگے  
بڑھتے چلے۔ جب دولت اند تعلیم کے کارن ہندوؤں  
میں کافی ترقی ہوئی اور وہ سرکار پر کمتر جینی کر سکیں گے  
تو انگریز حکم کو مٹانے لگے۔ جب ہندو میں کانگریس  
کی یہ قائل ہوئی تو انگریزوں کی آنکھیں کھلیں اور انھوں نے  
کچھ شروع کیا کہ اب تو بابو ہمارا مقابلہ کرنا چاہتا  
ہے۔ اس کے بعد انھوں نے مسلمانوں کی طرف دھیان دینا  
شروع کیا۔ چند نوکریاں اور کچھ رعایتیں دے کر انگریزوں نے  
ان کی کو بڑھایا تھا، پھر مسلمانوں میں اپنے آپ کو







नवा दिन

हिन्दू  
महासभा

ਭਾਗ ਸਾਨ '੪੮

है। हमारे पास भी नारा लगाने लगी, जिसकी उनके मुँहों ने अपने मुँह और पसीने से एक बना कर दिखा दिया था। इस मुलक को एक बनाने में मुसलमानों ने बहुत बड़े बड़े काम अंजाय दिये थे और बजाय इसके कि वह इस पर फ़ाज़ करते, सिरे से इस मुलक की एकड़ से इनकार करके इसके बँटवारे पर ही तुल गये। उन्होंने अपनी अमली ताकत और क़ाबिलियत के बदले में एकलव्य की आज्ञा उनमें जो तिरारा और कमजोरी है वह वही एकलव्य है जिसकी उन्होंने आदत डाली है। लोग या क़ौमों ज़सी बसत तरफ़की करता है जब कि वह ख़िरदगी की खींचा तानी में एक दूसरे से टकराती और मुक़ाबला करती रहती हैं। अंगरेजों ने हिन्दुओं के मुक़ाबले से मुसलमानों को डराया। मुसलमानों ने कभी अपनी तादाद के कम होने का खयाल नहीं किया था लेकिन अंगरेजों ने वह खयाल पैदा कर दिया। मुसलमानों के दिमागों में हिन्दुओं का ज़्यादा तादाद का हर बैठया और नौकरियाँ बँटोरा में जगहें मंजूर (सुरचित) रखने की लोहे की दीवारें खड़ी कर दीं जिसमें कि उनको मुक़ाबले की हवा भी न लगे। यह ज़रा इस तरह पिताया गया कि आजकल छतर न सका। नौकरियाँ और सीटें, बस इसी पर उनकी नज़रे ज़मी रहें। छतरने ऊँची ऊँची चीज़ों पर से उनकी नज़रे हटा दीं। हिन्दुओं का हर और ज़्यादा रियायतें दासिल करने की कोशिश, बस खड़ी दो चीज़ें उनके सामने रहें। पिछले इस बारह बरस में मुसलमान, और भी गिरते गये, मैं किसी खास आदमी पर इस आदमी का इल्जाम नहीं करता। जहाँ लोग पालती करते हैं वहाँ

[illegible]







नवा द्वि

**हिन्दु सुसत्त्वमान**

बुद्ध धम्म '४८

किया है वह सिर्फ अल्लाही बनाम होकर न रह जाय. मर्या न वह भीख माग्यथा तौर पर दोनों सरकारों के गौर के लिये पेश की जाय. पं० अबाहर लाख नहर ने भी कई बार ऐसा किया है. मिले जुले बचाव के बाद बाहरी पालिसी. के भी एक करवा चल रही होगी. यह दोनों देशों के लिये अच्छा होगा कि इस आपदे के साथ इस मसले को पेश करके आपस में सय कर लें, अगर यह हो जाय तो कारभार का मसला कोई अहमियत न रखेगा, वह आपसे आप हल होजायगा.

दीवरी जंग का झटारा सात नज़र आ रहा है, कल अखबार में यह खबर थी कि इंग्लैंड का भाषाई कलाबा चला जायागा, यह जंग फिर झुग्रा के झूठ या भाकात की सूत्र में आने वालो है, अगर हिन्दुस्तान व पाकिस्तान में से एक देश ने भी किसी लड़ाई देश का साथ दिया तो दोनों देश पचाह और बरबाद हो जायेंगे, सलामती इसी में है कि हिन्दुस्तान व पाकिस्तान दोनों लड़ाई से अलग रहें, पं० जवाहर लाल नेहरु की राय आपको मालूम हो है कि वह इस आने वाली लड़ाई से कोई सरोकार नहीं रखना चाहते, दोनों ( पाकिस्तान व हिन्दुस्तान ) आने वाली मुसीबत से अपने को बचा सकते हैं, अगर हमने यह पढ़ले सोचा होता तो इस मुसीबत से खुद भी बचे होते और दूसरे देशों को भी बचा लेते, आज जिस लड़ाई का हमें डर है उसके कारनों को दूर करके हम खुद अपनी हज्जत और दीकीर बढ़ाते, हिन्दुस्तान का अगर बँटवाया न होता तो मुमकिन था कि हिन्दुस्तान की धोखा में इतना बचन होता कि उसकी आवाज दीवरी लड़ाई को रोक सकती, आज किस मुंह से दूसरे

میں آئے۔  
 یہاں وہ حرف اخباری بیان ہو کر نہ رہ جائے، کہیں نہ یہ خبر  
 پہنچاؤں طور پر یہ دونوں سرکاروں کے خود کے لئے پیش کر  
 گئے۔ پبلٹک جوائن لال نہرو نے بھی کئی بار ایسا خیال ظاہر  
 کیا ہو۔ بے جے بجایڈ کے بعد باہری باغیسی کو بھی ایک کوٹا  
 ضروری ہوگا۔ یہ دونوں دیشوں کے لئے اچھا ہوگا کہ ہم  
 اس حد سے کے ساتھ اس مسئلے کو پیش کر کے آپس میں ملے  
 کمیشن، اگر یہ ہو جائے تو شعیر کا مسئلہ کوئی اہمیت نہ رکھے گا،

شہسوی جنگ کا خطرہ صاف نظر آ رہا ہو۔ کل اخبار میں یہ خبر  
میں نے کہ انگلینڈ کا بادشاہ کناڈا چلا جائے گا۔ یہ جنگ پھر ضد  
ہو کر یا آفت کی صورت میں آنے والی ہو۔ اگر ہندوستان و  
پاکستان میں سے ایک دیش نے بھی کسی لڑاکو دیش کا ساتھ دیا  
تو دونوں دیشیں شاہ اور بر باد ہو جائیں گے۔ سلاطین ایسی ہیں جو  
کہ ہندوستان و پاکستان دونوں لڑائی سے الگ رہیں۔ یہ سخت  
جواہر لال نہرو کی رائے آپ کو معلوم ہی ہو کہ وہ اس آنے والی  
لڑائی سے کوئی سروکار نہیں رکھتا جاتے۔ دونوں پاکستان و ہندوستان  
آنے والی مصیبت سے اپنے کو بچا سکتے ہیں۔ اگر آپ نے یہ خطا سوچا ہوگا  
تو اس مصیبت سے خود کو بچیں گے جو تے اور دوسرے دیشوں کو بھی بچا  
لیتے۔ آج جس لڑائی کا ہمیں ڈر ہو اس سے کارروائی کو دور کر کے ہم  
خود اپنی عزت اور قوم پر جاتے۔ ہندوستان کا اگر جوارہ نہ ہوتا تو  
میں سمجھتا کہ ہندوستان کی طاقت میں اتنا وزن ہوتا کہ اس کی  
کاروائی کسی لڑائی کو دیکھ سکتی۔ آج کس منہ سے جالوسے







शास्त्रों का मायावत् स्वरूप, जो अंग्रेजों ने उनके विरुद्ध प्रयोग कर दिया है, दूर हो जायगा, इसी तरह हिन्दुस्तान को यह अवसर प्राप्त हो जायगा कि वह पूर्वी व पश्चिमी परिभाषा और इसी अक्षरीय के बारे में लोगों का तीव्र गन्धर्व श्रुति में अपनी मायावत् बना सकता है कि उसकी मुहूर्त और शक्ति की पुकार को योग्य और अमरीका वाले ठुकरा नहीं सकेंगे। लेकिन इसमें जल्दी करने की जरूरत है। इसी पहली कड़ी हिन्दुस्तान और पाकिस्तान के मिले जुले बवाल के मामले का तय हो जाना है। इसके बाद किसी जुली बाहरी पाकिस्तान और पाकिस्तान का किसी हो जायगा। और इसके बाद हिन्दुस्तान और पाकिस्तान के सामने शक्ति और अहिंसा का संदेश पर और और ताकत के साथ पहुँचा सकते हैं।

हिन्दुओं के दिल में मुसलमानों की तरफ से जो राक और बेवफावानी पैदा हो गई है उसे दूर करने की कोशिश मुसलमानों को करनी चाहिये। पिछले दस बरस की मुसलमानों की पाकिस्ती और बर्खास्त से मुसलमानों की तरफ से आराज तोर पर हिन्दुओं का भरोसा खट गया है। वह समझने लगते हैं कि मुसलमान उनके अपना भाई नहीं समझते और न इस देश को अपना देश समझते हैं। मुसलमानों को अपने अमल से, अपने अच्छे न्यायहार से, अपनी सेवाओं से उनके इस राक का दूर करना चाहिये और एक बार फिर यह साबित करना चाहिये कि हिन्दुस्तान उनका भी देशा हो देश है जैसा हिन्दुओं का और इस देश के लिये वह अपनी आत्मावा दखलत करना सब कुछ फुराना करने के लिये तैयार है।

साम धुँवां खजारे हूँ



نمایا دینار

ہندو مسلمان

بڑے سار ۱۵۷

موسلمانوں کو دیکھا دیا میں رہتا ہے۔ وہ پہلے بھی ہندوؤں کے ہمارے نکات پر رہے اور اب بھی اسی طرح رہ سکتے ہیں۔ کھلے ہاتھوں سے ہندوؤں اور مسلمانوں میں نفرت اور بے اعتنائی بہت زیادہ بڑھ چکی۔ اتنے دنوں کی نفرت کھلنے کے لئے بھی کچھ وقت چاہئے اور اس کے لئے مسلمانوں کو صبر اور مصرت کے ساتھ خوش کرنا چاہئے۔ اگر وہ ہندوؤں سے محبت کریں تو ہم بھی ان سے پیار کرنے لگیں گے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب کسی نے ان سے بدپہچانیا تو وہ اس کی پوجا کرنے لگے۔ مسلمانوں کو محبت کے ساتھ ان کی طرف بڑھنا چاہئے۔ وہ مسلمانوں کو آپ ہی گئے

## مہاتما گاندھی کے بلیڈن سے سبک

لکھنؤ—پہلے سنہ ۱۹۳۱ء

سارنیا میں ایک بلیڈن کی بلیڈن پر راجا جی، بلیڈن اور بلیڈن پھر سے بلیڈن اور بلیڈن بلیڈن سے بلیڈن میں دیکھا گیا مہاتما گاندھی تاکہ کو ہمارے بلیڈن میں رہنے دیا۔

بلیڈن بلیڈن اور بلیڈن بلیڈن میں بلیڈن بلیڈن

بلیڈن بلیڈن

۱۵۷ بلیڈن کا نام۔ بلیڈن

بلیڈن

بلیڈن

بلیڈن

مسلمانوں کو اسی دین میں رہنا ہے۔ وہ پہلے بھی ہندوؤں کے بلیڈن میں رہے اور اب بھی اسی طرح رہ سکتے ہیں۔ کھلے ہاتھوں سے ہندوؤں اور مسلمانوں میں نفرت اور بے اعتنائی بہت زیادہ بڑھ چکی۔ اتنے دنوں کی نفرت کھلنے کے لئے بھی کچھ وقت چاہئے اور اس کے لئے مسلمانوں کو صبر اور مصرت کے ساتھ خوش کرنا چاہئے۔ اگر وہ ہندوؤں سے محبت کریں تو ہم بھی ان سے پیار کرنے لگیں گے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب کسی نے ان سے بدپہچانیا تو وہ اس کی پوجا کرنے لگے۔ مسلمانوں کو محبت کے ساتھ ان کی طرف بڑھنا چاہئے۔ وہ مسلمانوں کو آپ ہی گئے

## مہاتما گاندھی کے بلیڈن سے سبک

لکھنؤ—پہلے سنہ ۱۹۳۱ء

سارنیا میں ایک بلیڈن کی بلیڈن پر راجا جی، بلیڈن اور بلیڈن پھر سے بلیڈن اور بلیڈن بلیڈن سے بلیڈن میں دیکھا گیا مہاتما گاندھی تاکہ کو ہمارے بلیڈن میں رہنے دیا۔

بلیڈن بلیڈن



## بابو اسکول ماسٹر کے روپ میں

(کھاٹی پی۔ بی۔ چندانی)

جب میں ڈھیر کے انت میں بابو سے ملا، ان کا پہلا سوال یہ تھا کہ میں ہندی جانتا ہوں یا نہیں۔ میں نے جواب دیا۔ "نہیں۔" وہ بولے ہندی جاننے سے میری اُپکھٹا پڑھ جاوے گی۔ اور جب انھوں نے خود مجھے ہندی پڑھانا شروع کیا، تو میرے پیش کا ٹھکانا نہ رہا۔ اس سے مجھے جھوٹا اطمینان ہوا، مگر میں نے اپنے آپ سے بوجھا، بابو کے سر پر اتنے بوجھ اور آتی ذمہ داریاں ہیں، ان میں ایک اس کو اور بڑھا دینا کیا ٹھیک ہے؟ اگر وہ روزانہ میرے لئے کچھ منٹ دے سکتے ہیں، تو میں اپنے بچوں کی مسکراہٹوں اور اُلجھنوں کے لئے ان سے رہنمائی پانے میں ان کا اُپیکر کیوں نہ کروں؟ آخر ہندی تو میں کسی دوسرے سے بھی اتنی ہی اچھی طرح — شاید زیادہ اچھی طرح سیکھ سکتا ہوں۔ مگر جب وہ مجھے پڑھاتے یا مجھ سے بولتے تھے، تو ان کے تبادو کے بجائے، ان کا اُچال کھ اور اتلا ہی ڈھنگ ہی مجھے زیادہ دیر خوش کرتے تھے۔

"میں نے اس وقت میں بابو سے کوئی دلیل نہیں کی اور مجھے جلدی ہی بہ چل گیا کہ ایک اسکول ماسٹر کا کام کرنا؟" انھیں اچھا لگتا ہے۔ پہلے چند روزوں میں انھوں نے دیکھا کہ یہ سچا بابو ہے (بابو کے لئے سچا مجھے بہت ہی دانا۔ میرے دلوں پر بڑے بڑے اثر ہوئے)۔ وہ اچھا ہی لگتا ہے، مگر میرا سوا کرتے تھے، جسے میں کریم

## बापू स्कूल मास्टर के रूप में

(मार्ह पी० बी० चन्द्रवानी)

बापू मैं हिस्सवर के घाँव में बापू से मिला, उनका पहला सवाल था कि मैं हिन्दी जानता हूँ या नहीं। मैंने जवाब दिया— "नहीं।" वे बोले कि हिन्दी जानने से मेरी उपयोगिता बढ़ जावेगी। फिर जब उन्होंने खुद मुझे हिन्दी पढ़ाना शुरू किया, तो मेरे तबल का ठिकाना न रहा। इससे मुझे झूठा अभिमान हुआ, तब मैंने अपने आपसे पूछा, बापू के सिर पर इतने बोझ और ज़ती खिन्नेदारियाँ हैं, वनमें एक इसको और बढ़ा देना क्या ठीक है? बापार वे दोखाला मेरे खिचे कुछ भिन्न दे सकते हैं, तो मैं अपने जीवन की समस्याओं और जलमलों के खिचे वनसे रहनु-मार्ह पाने में उनका उपयोग क्यों न करूँ? अखिर हिन्दी तो मैं किसी दूसरे से भी इतनी ही अच्छी तरह—रायद ज्यादा अच्छी तरह सीख सकता हूँ, क्योंकि जब वे मुझे पढ़ाते या मुझसे बोलते थे, तो उनके राव्यों के बजाय, उनका उज्जल मुख और कसाही दंग ही मुझे ज्यादा आकर्षित करते थे।

बापार मैंने इस विषय में बापू से कोई दलील नहीं की और मुझे जल्द ही पता चल गया कि एक स्कूल मास्टर का काम करना उन्हें अच्छा लगता है। पहले पंद्रह दिनों में उन्होंने वार्षिक नियमितता (मासिकवारी) के साथ मुझे सबक दिया। मेरे वहाँ पहुँचने पर वे अक्सर "बापू", "हिन्दी" और "मैं" जैसा आवाज करते थे, जिसे मुझ पर हम



ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥

सबको बना भन्ना आता था. वे चाहते थे कि मैं घर पर ही अपना काम पूरा कर दूँ। दिनों सीखने में बिताऊँ और कुछ समय बाद अपने इस बात को रियेक्ट दूँ कि यहाँ के काम के घंटों के बाद मैं अपना बक़ किस तरह बिताया. मैंने कहा—“बापू, मैं मन लगाकर काम करते हुये काफी घंटे यहाँ बिताता हूँ, और जब मैं घर आता हूँ, तो कभी कभी कुछ न करने का संतोष पाने की भैरी दृष्टि होती है.” तब सुविधा की भावना से उन्होंने घर पर यह काम करने से मुझे छुड़ा दे दी, आगराचे अपने सुल और कायरे के लिये कभी कभी मैं घर पर अपने परिवार वालों को हक़ुम करके उनके बापू के, आत्मा पर असर डालने वाले, प्रार्थना समा के भाषण पढ़कर सुनावा करता था.

अमर्षी नगर से मेरी एक भी गलती नहीं बचती थी. कुछ दिनों में मैंने श्रीमती रामेश्वरी नेहरू को लिखा हुआ अपना अपना पढ़ाया दिल्ली जब उन्हें अभिमान के साथ दिखाया. मुझे उत्पीड़ था कि इसे देखकर वे गुरु और वेले दोनों की तारीफ करेंगे, अगर वे किसी अप्रसी बीज से जुड़ा होने वाले व्यक्ति नहीं थे. उन्होंने पढ़ाई ही लकीर में मेरे एक बुरी गलती थाराई. उसमें मैंने श्रीमती नेहरू को "वेन" की जगह "वेन" लिखकर सम्बोधित किया था. उन्होंने कहा कि जल्दी जल्दी और बेहतरमीनानी के साथ काम करने के बजाय बीसे बीसे और हलमीनान के साथ काम करना ज्यादा अच्छा है. मैं बोला कि मैं एक गलती करने वाला नभा हूँ और आप साख रखना चाहते हैं.

ਭਾਰਤ ਦੇ ਸੌਂ ਪਾਥਰੀ, ਭਾਖਰਾ, ਸਿਕਦੀ ਪਰ ਸੋਧਰਾ ਚੀਨ ਨਿਕਾ ਭਾਖਰਾ



میا حسد باپو رسول ماسٹر روپ میں جوں مشر

اس لئے کہ ان کے خد کے اکثر بہت اچھے نہیں تھے۔ انہیں شہسوار نے کے لئے وہ مجھ کو باریک سے باریک طریقے بتاتے تھے۔

مثال کے لئے انہوں نے مجھے کہا تھا کہ "ا" بنا آٹ سے میں ۴۵ ڈگری کا کون (زاویہ) بنائوں۔ وہ چاہتے تھے کہ میں اچھے

اکثر کھیل کر دے چکے ہوں۔ اکثر وہ بڑے بڑے کھیلوں سے اٹھ لے سکیں۔ جب میں نے اپنی اچھلتا پھرتی دلیل دی، تو انہوں نے کہا کہ جامع جتنی

مشکلیں ہوں، ہیں اسے آدھن تک پہنچنے کی کوشش جاری رکھنی ہی چاہئے، انہوں نے دوسری انگریزی پیش کی جس میں مجھے ہونے

لوسی اللہ دیا ستھین کے ادا کرنے دینے ہوئے کہا کہ جب تک لوسی نے اپنا مقصد حاصل نہیں کر لیا، تب تک وہ برابر کوشش کرتی رہی اور

دو یا ستھین نے، جو کبھی کھلاتے ہوئے ہوتا تھا، منہ میں ککڑی بکھڑکندی کرتا دے ہونے کی کلا کا اچھاس کیا، اور انت میں وہ

لئے زمانے کا سب سے بڑا دیکھا (مقرر) بن گیا۔ میں نے دیکھی کیا کہ میرے اکثر کم سے کم ان کے اکثروں سے لڑا چکے تھے۔ ان کے اکثروں کی اہمیا میں جتنی اکثروں سے دیتا تھا، ہاں میرا

چاہا تھا کہ ان کے اور جتنی اکثروں میں صرف لڑی فرق تھا۔ گاندھی جی سے ہندی پڑھنا میرے لئے بڑے قدرتی کی بات

تھی اور جیسا کہ میں نے پایا، ان کو اس سے کچھ خدائی لگتی تھی۔ میں نے یہ کہہ دیا کہ یہ بڑھاپی ہنسی خوشی میں ہوتی تھی، اس لئے یہ کہہ دے

تھی نزدیک سے آجی حسدہ قاکو کرے کا کام کرتی تھی۔ حسب انہوں نے اپنا اپنا شہسوار کیا، تب بھی وہ بڑھاپے کا کام بہت دیکھا تھا۔ ایک بار میں نے دیکھا کہ ان سے کہہ دیا،

نمایا دیند باپو بھلا ماسٹر کے रूप में जूल वर्ष १८

रुबनिये कि उनके सुद के अक्षर बहुत अच्छे नहीं थे. उन्हें सुधारने के लिये वे मुझको बारीक से बारीक तरीके बताताते थे.

मिसाल के लिये उन्होंने मुझे कहा था कि 'अ' बानते समय मैं ४५ डिग्री का कोण (बाधिया) बनाऊँ. वे चाहते थे कि मैं इसने अच्छे

अक्षर लिखूँ कि वे छोटे हुये अक्षरों से होर ले सकें. जब मैंने अपनी अयोग्यता की वलीव दी, तो उन्होंने कहा कि चाहे जितनी

सुधिकर्तें हों, इसमें अपने अक्षरों तक पहुँचने की कोशिसा बारी रकनी ही चाहिये. उन्होंने दूसरी अंग्रेजी पुस्तक में छोटे हुये खूनी

और हेमरथनीव के उदाहरण देते हुये कहा कि जब तक खूनी ने अपना मकसद हासिल नहीं कर लिया, तब तक वह बारबार

कोशिसा करती रही और हेमरथनीव ने, जो कभी इकलताते हुये बोलता था, मुँह में कंकड़ रख कर नदी किनारे बोलने की कलाका

अभ्यास किया, और अन्त में वह अपने अमाने का सबसे बड़ा बखसा (सुकरि)वन गया. मैंने दावा किया कि मेरे अक्षर कम से कम

उनके अक्षरों से तो अच्छे थे. उनके अक्षरों की उपमा में चीनी अक्षरों से देता था. हाँ, मेरा यही विचार था, मगर उनके और

चीनी अक्षरों में सिकं यही कर्क था. गांधी जी से दिन्दी पढ़ना मेरे लिये बेहद खुरी की बात थी और जैसा कि मैंने पाया, उनको इससे कुछ शांति मिलती थी.

चूँकि वह पढ़ाई दूधी खुरी में होती थी, इस लिये यह हमारे बीच नखरीक के आपसी सम्बन्ध अप्रम करने का काम करती थी. जब उन्होंने अपना उपवास शुरू किया, तब भी वे पढ़ाई का काम जारी

रखता था. उनके दो भाई और तीन बहन और एक बहन थी.







कुब क्रि।वि.

मानवी भाषा—सिखते वारेले श्री श्री० रामचन्द्रन्, एक  
 भद्र, सिखावट दिल्ली, काम एक राणा, पता—दिल्ले विठ्ठल सिमि-  
 लेड, २२६-२६२ दार्जेली रोड, बम्बई.

श्री श्री रामानुज २५ वरस तक गान्धी जी के साथ रहे हैं और एक प्रेमी की दृष्टिगत से उन्होंने गान्धी जी का आभयान या मुखाभा किया है.

इस किताब में उन्होंने गांधी जी से पानखुं रक्तने वाली १५ कथाओं को कहानियों के रूप में लिखा है जिसके फारस इन्होंने बहुत लिखवली पैदा होगई है.

शुरू में एक सर्कें की भूमिका है जिसमें श्री राजगोपालचन्द्र ने बहुत ठीक लिखा है कि “अगर सभी नायायें न लिखी जातीं तो हर का कि इस विषय पर ईत कबाएँ ( रवायतें ) गढ़ी जातीं.” लेकिन गांधी जी ने इतने आद्यमियों को मिलाने का, बात करने का भौक़ा मिठा है कि यह हर अब भी बना रहेगा कि कौन क्या बात कर दे और उसे गांधी जी से जोड़ दे. इस बारे में लोगों को हमेशा अपनी समझ से भी काम लेना पड़ेगा और गांधी नाया जैसी किताबें भी लोगों की रहनुमाई करेंगी, जिनको पढ़कर गांधी जी का जीवन और बनाका मिजाज समझने में मदद मिलती है और लिखकी सबाई पर भी कोई राक नहीं किया जा सकता.

किवान का हिररी लड्डू माओ रुद्रनाथरायण शुभ्र ने किया है-  
 बरं सरसीरं माँ किवान में हैं जो अब, जब कि गानधी जी नहीं रहे-  
 माँकी एक भाव आनितर लकी है.

۱۳۹۹-۱۳۹۸ ہجری بمقام ایک مذہبی پیر - ہندوستان میں  
 شری جی۔ رام چندر ۲۵ برس تک گاندھی جی کے ساتھ رہے  
 وہ اب ایک پریمی کی حیثیت سے انھوں نے گاندھی جی کا اذیت  
 کا سوا کر دیا۔

اس کتاب میں انھوں نے گانوی جی جہ خلق رخصت والی  
گاہکوں کو کہیں کہیں کے روپ میں لکھا ہو جس سے کاروائی میں  
بہت دیریں پیدا ہوگئی ہو۔

شروع میں ایک سے لی محدود تھا کہ جس میں کسی اور نیا لفظ نہ بہت خشک تھا اور کہ اگر سچی لکھائیں نہ کسی باتیں تو ڈھکا کہ اس وقت بے دقت گفتائیں (روایتیں) گودھی حاتمہ۔ "سیکین طریدی می سے اپنے آدھیل کو لٹے لائے کہنے کا موقع ملا کہ یہ طریدی بھی بنا سہجہ کہ کون کیا بات کہہ دے اور اسے گودھی جی سے جوڑ دے۔ اس بارے میں گویا کہ ہمیشہ اپنی نگہ سے بھی لگم لینا پڑے گا اور گودھی لکھتا جیسی کتابیں بھی گویا کی مثال کریمانی و من کو پڑھ کر گودھی جی کا جوت اور ان کا مزاج غصے میں نہ ملتی ہو اور من کہ مثال پر بھی کوئی خشک نہیں کہ جاسکتا۔ کتاب کا پہلی ہی ترجمہ شری اور ان کے انداز میں لکھ کر دیا ہو۔ چار تصویریں بھی کتاب میں دی گئی ہیں جسے لکھ گودھی کی کتاب اور چار کتاب خاص اسے گودھی کی کتاب







21546

کتابخانہ اور مدرسہ خانہ میں لکھائی

لوگوں کو پاکستان اور ہندوستان کے بیچ لڑائی چھیڑ جانے کا ارادہ ہو۔ اہمید کی جانی ہو کہ عدول طرح کی سرکاریں لڑائی سے بچنے کی کوشش کریں گی۔ بہت سے لوگ لڑائی کی باتیں اس طرح کرتے ہیں جیسے لڑائی کوئی ایسی چیز ہو۔ ایسے سوچنے پر اہم یہ دیکھیں کہ ہم کس طرح کا بی یا فوجی لگائے۔ پہلے عدول معاہدوں میں سے کسی نہ کسی کو شروع کرنے اور جاری رکھنے میں سب سے زیادہ احتیاط رکھنا، ان میں سے کچھ نے بعد میں اپنی کارگزاری پر کیا رائے قائم کی۔ قبیلہ اراذل سرور دیم یا برہمن پہلے معاہدہ کے خاص "معاہدوں میں سے تھے۔ سلسلہ میں انھوں نے کس

پہلا کبھی کوئی نے اتنے عام طور سے اس بات کو نہیں سمجھا  
 تھا جناب کرکھیں ملکوں یا قوموں قوموں کے بیچ  
 جنگوں کو طے کرنے کے لئے ہوائی کا طریقہ ایک غلط اور  
 نامکمل طریقہ ثابت ہو چکا ہے۔ یہ بات دل پر مدلل خطا ہے  
 ہوائی جارہی ہو کہ اصل میں کوئی قوم غیر قوم ہو ہی نہیں  
 سکتی سب کا نتیجہ نقصان ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح  
 ہوتا ہوا ہو کہ اگر کینت قوم یا ایک ملک کو نقصان ہوتا ہو تو ہم  
 زیادہ سب کو نقصان پہنچا دیتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ















क्या था चापकपाटी और क्या वह नवरा के साथ, आपने आप को पाक करने, डंढा के जाने और क्या वह नेक बनाने के काम में लगा चारोंपै, इसलाने समाज के साथ दुखों का यही एक असली हलाक है- नई मिश्री.

—मुन्दराव

**एक ही दिनांक**

अतीतिष्ठ सुस्मिन् भुतिर्वासी के इतिहास के प्रोफेसर आई ओहलर द्वाबी अपने मजमून के बहुत बड़े विद्यान हैं। 'हिन्दुस्थानी जीवन की एकता' के बारे में उनका विश्वास इतना अटल है कि बड़ी-बड़ी भाष्यकारों और सुविक्तों भी उसे नहीं हिला सकी। पिछले हिस्सन में बम्बई में इदियन हिस्सद्री कॉमेस की दूसरी बैठक हुई थी, जिसमें सत्तर की दैवियत से जर्हने कहा कि—'हिन्दुस्थान एक मुल्क है, यह नैतिक दृष्टि से हिन्दुस्थान में एक बुनियासी सम्पन्न माना गया है। द्वायों बर्ष से और हर जमाने में हिन्दुस्थान के समस्तदार राजकाजी लोग हमेशा बड़ी चाहते और कोशिश करते रहे हैं कि देश भर में एक हिन्दुस्थानी सरकार का एक कोने से दूसरे कोने तक राज हो। हिन्दुस्थान की इस एकता को तोड़कर मुल्क के अन्दर दो अलग अलग हकूमतें कायम करना, जो अलग अलग अपने कानून बनावें, और जिनमें एक हकूमत में रहने वाला दूसरी में परदेसी माना जाय,.... और इस तरह निरी मजहबों या किराके बन्दी की बुनियाद पर अलग अलग राज कायम करना एक ऐसा बोर अन्वय है, जो हमारे मुल्क के इतिहास में कभी नहीं हुआ गया था।'

स्वर्णि कि कि—'दुमरा सवसे पदला मकसुद नद होन

रुवा पृथक् ग्रीक भाषा

انسانی علاج کے سبب تکلیف کا یہی ایک اصلی علاج ہے۔  
— سندھ لائی —

[illegible]

۱۰۰



















جوانی میں جاتی

جوانی کے بارے میں ابھی کچھ نہیں ہے کہ جو بچی تو لڑکی نہیں۔ پر اس کو دیکھ کر بڑے سنجیدہ کر دیکھنا ہوگا۔ اور یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ عورتوں کے گوش میں اسے کھانا پکھنا دینا نہیں چاہیے۔

جوانی میں جاتی۔ ابھی کچھ نہیں ہے کہ جو بچی تو لڑکی نہیں۔ پر اس کو دیکھ کر بڑے سنجیدہ کر دیکھنا ہوگا۔ اور یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ عورتوں کے گوش میں اسے کھانا پکھنا دینا نہیں چاہیے۔

جوانی میں جاتی۔ ابھی کچھ نہیں ہے کہ جو بچی تو لڑکی نہیں۔ پر اس کو دیکھ کر بڑے سنجیدہ کر دیکھنا ہوگا۔ اور یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ عورتوں کے گوش میں اسے کھانا پکھنا دینا نہیں چاہیے۔

جوانی میں جاتی

جوانی کے بارے میں ابھی کچھ نہیں ہے کہ جو بچی تو لڑکی نہیں۔ پر اس کو دیکھ کر بڑے سنجیدہ کر دیکھنا ہوگا۔ اور یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ عورتوں کے گوش میں اسے کھانا پکھنا دینا نہیں چاہیے۔

جوانی میں جاتی۔ ابھی کچھ نہیں ہے کہ جو بچی تو لڑکی نہیں۔ پر اس کو دیکھ کر بڑے سنجیدہ کر دیکھنا ہوگا۔ اور یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ عورتوں کے گوش میں اسے کھانا پکھنا دینا نہیں چاہیے۔

جوانی میں جاتی۔ ابھی کچھ نہیں ہے کہ جو بچی تو لڑکی نہیں۔ پر اس کو دیکھ کر بڑے سنجیدہ کر دیکھنا ہوگا۔ اور یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ عورتوں کے گوش میں اسے کھانا پکھنا دینا نہیں چاہیے۔















●

सर्वज्ञानसिद्धि

卷之二

下

2154

2

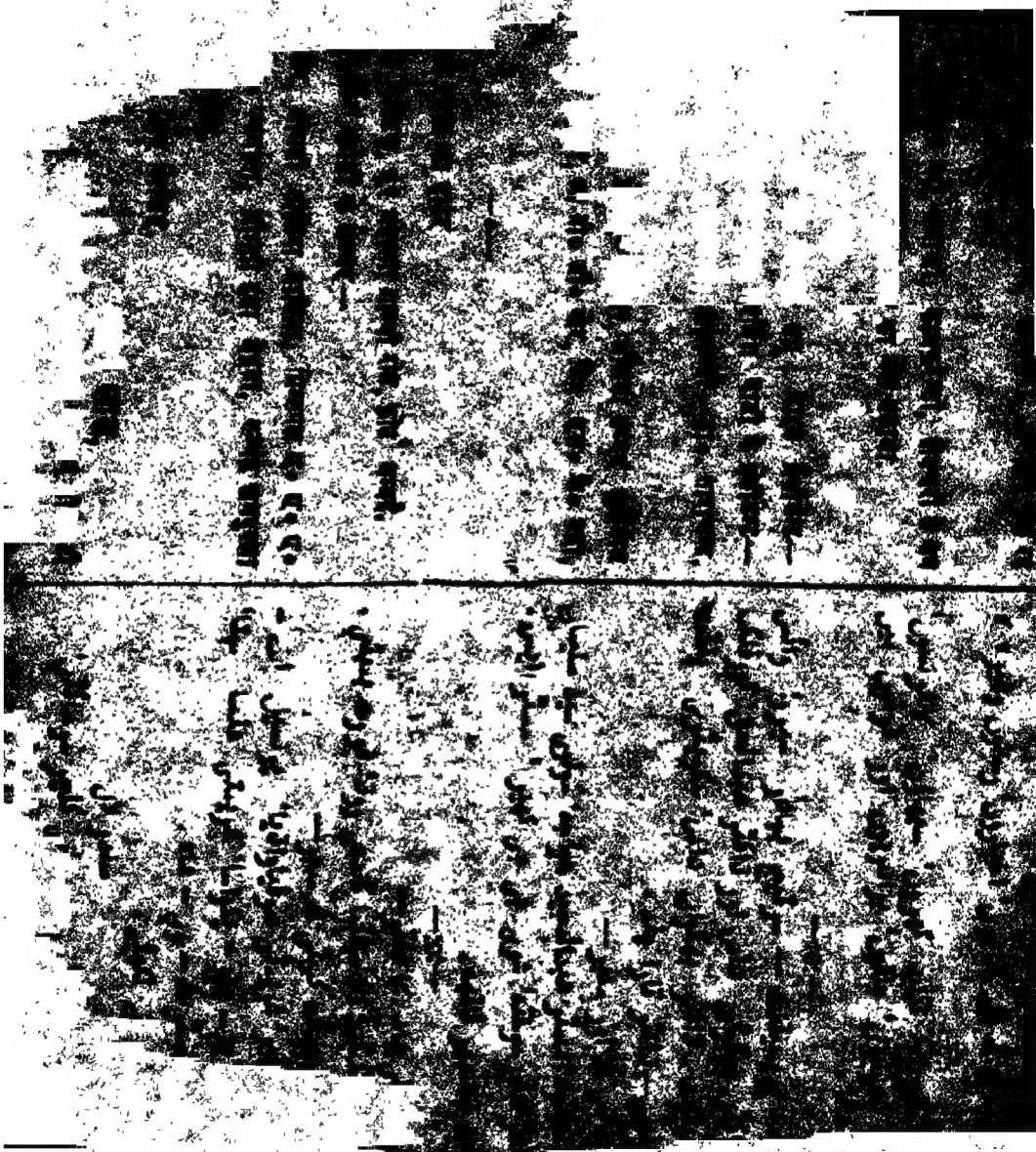
क्या हुआ कहीं है, जब है इतना बड़ा हाँ। पर तुममें यह पूरा बला हुआ है। तुम को वो बड़ा काम के बचाव से बचने की तरह हुआ होगा, और तुम बचने की तरह एक पैर के अंगूठे पर घट्टों पर चढ़ोगे। वस, यही तस्वीर तुम्हारी दुनिया के दिव पर खिंच बाँधी, दुनिया तुम्हें इसी शक्त में यह रखेगी, तुम्हारी यही तस्वीर पर पर में जगह पायेगी, राम और कृष्ण की बूढ़ी तस्वीरें तुमने क्या देखीं ? बर्जुन और भीम की कमर मुकी मूरत तुम्हारी आँखों के सामने क्या आई ? आने दो पुरानी बातें, शंकर और रामचरी के बिना कहीं सकेद वालों वाले मिले ? और आगे बलो, भगवत्सिंह और राजगुरु की जवानी कभी जा पाई ? और क्या दोस फकीरक बचान नहीं है ? वस, तुम अपने कमलों से दुनिया की आँखों में आबाली का बिज झोड़ आओ, और नीले आसमान पर झुंझरे फरशरी में यह लिख जाओ कि "जवानी आकर कभी नहीं आती"।

## —भाषाज्ञान ध्वनि

مجله انجمن

جب اہل ان کا یہ حال۔ یہ قسمیں دے رہا تھا کہ وہ اس سے بڑھ کر کبھی اور بھی نہیں ہوگا۔ تب اہل ان کا یہ حال۔ یہ قسمیں دے رہا تھا کہ وہ اس سے بڑھ کر کبھی اور بھی نہیں ہوگا۔ تب اہل ان کا یہ حال۔ یہ قسمیں دے رہا تھا کہ وہ اس سے بڑھ کر کبھی اور بھی نہیں ہوگا۔







## ”گیتا اور کوران“

### لےکھک-پڈیت سندر لال

اس کتاب کے شروع میں دنیا کے سب بڑے بڑے مہوروں کی ایکٹ کو دکھایا گیا ہے اور سب مہوروں کی کتابوں سے حوالے دیے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جتنی بنیادی سچائیوں کو بیان کیا گیا ہے، اس کے بعد گیتا کے لکھے جانے کے وقت کی اس پیش کی حالت

گیتا کے بڑے اور ایک ایک اہمیت کو لیکر گیتا کی تعلیم کو بتلایا گیا ہے۔

آخر میں قرآن سے پہلے عرب کی حالت، قرآن کے بڑے اور ایک ایک بات پر قرآن کی تعلیم کو بیان کیا گیا ہے۔ اس میں قرآن کی پہلی سورہ و آیتوں کا لفظی ترجمہ دیا گیا ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے قرآن میں جہاں ’عاقبت‘ آخرت‘ جنت‘ جہنم‘ کافرو وغیرہ سے ملتا ہے۔

جو لوگ سب مہوروں کی ایکٹ کو سمجھنا چاہیں وہ مہوروں اور اسلام دونوں ہی ان لوگوں میں سے ہیں جن کی حاصل کرنا چاہیں انہیں اس کتاب کو ضرور پڑھنا چاہیے۔

کتاب دستاویزی زبان میں لکھی گئی اور اردو دونوں لکھنؤ میں ایک ایک مل سکتی ہے۔ پورے تین سو صفحے کی سند جلد پڑھنے والی کتاب کی قیمت صرف دو روپے۔ قیام خراج ایک

## ”گیتا اور قرآن“

### لےکھک - پڈیت سندر لال

اس کتاب کے شروع میں دنیا کے سب بڑے بڑے مہوروں کی ایکٹ کو دکھایا گیا ہے اور سب مہوروں کی کتابوں سے حوالے دیے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جتنی بنیادی سچائیوں کو بیان کیا گیا ہے، اس کے بعد گیتا کے لکھے جانے کے وقت کی اس پیش کی حالت

گیتا کے بڑے اور ایک ایک اہمیت کو لیکر گیتا کی تعلیم کو بتلایا گیا ہے۔

آخر میں قرآن سے پہلے عرب کی حالت، قرآن کے بڑے اور ایک ایک بات پر قرآن کی تعلیم کو بیان کیا گیا ہے۔ اس میں قرآن کی پہلی سورہ و آیتوں کا لفظی ترجمہ دیا گیا ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے قرآن میں جہاں ’عاقبت‘ آخرت‘ جنت‘ جہنم‘ کافرو وغیرہ سے ملتا ہے۔

جو لوگ سب مہوروں کی ایکٹ کو سمجھنا چاہیں وہ مہوروں اور اسلام دونوں ہی ان لوگوں میں سے ہیں جن کی حاصل کرنا چاہیں انہیں اس کتاب کو ضرور پڑھنا چاہیے۔

### میں نے ”نیا دھرم“

بندھاؤ کا نام، دلائی لاما



